

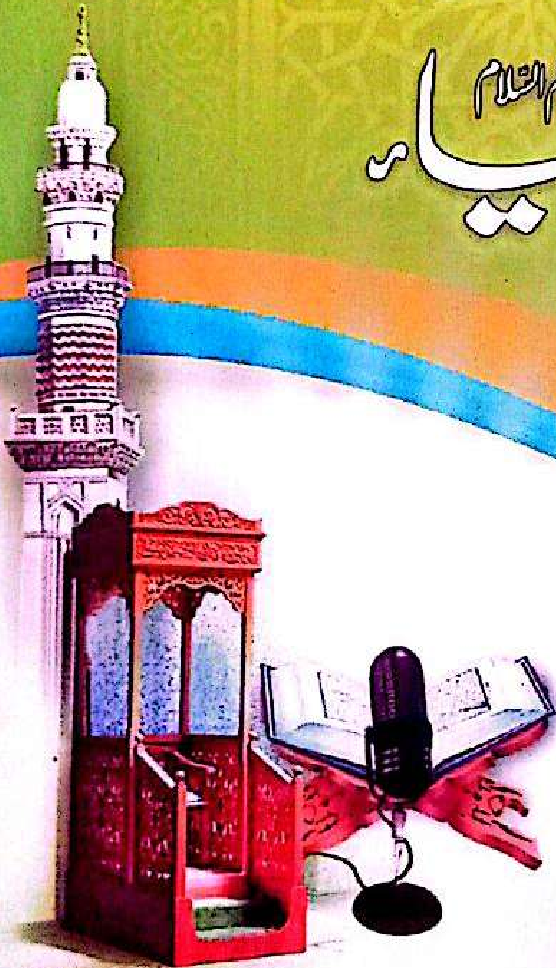
لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ

"یقیناً ان کے قصوں میں عقل والوں کے لیے عبرت ہے۔"

خطباتِ الٰہ آبادی

خطیبِ دلنشین، حضرت مولانا محمد شریف الٰہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

انبیاء علیہم السلام



جمع وترتیب

حافظ محمد ربانی

مکتبہ ربانیہ

دینی کتابوں
کا مرکز

پی ڈی ایف گروپ میں

شامل ہونے کے لیے اس نمبر پر واٹس اپ کریں

محمد تنویر لطیف

03053674125

سلطان بھائی

الیاس سلفی بھائی

0345 3205533

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾
(الذاریات)
''آپ نصیحت کیجیے کیونکہ نصیحت اہل ایمان کے لیے نفع بخش ہوتی ہے۔''

خطبات الٰہ آبادی

فضائل انبیاء علیہم السلام

جلد پنجم

مولانا محمد شریف الٰہ آبادی رحمہ اللہ

جمع وترتیب

میاں حافظ محمد ربانی

ناشر

مکتبہ ربانیہ

منڈی عثمان والا ضلع قصور 0300-6595304

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق اشاعت برائے مکتبہ ربانیہ محفوظ ہیں

نام کتاب .... خطبات الٰہ آبادی جلد پنجم

مصنف .... مولانا محمد شریف الٰہ آبادی رحمہ اللہ

جمع و ترتیب .... میاں حافظ محمد ربانی

تعداد 800

ناشر .... مکتبہ ربانیہ

قیمت .... -/450 روپے

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

- لاہور: نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔ مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔ دار الکتب السلفیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔ اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، اُردو بازار لاہور مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔ محمدی کیسٹ ہاؤس، ایوانِ علم پلازہ، اُردو بازار لاہور
- فیصل آباد: مکتبہ اہل حدیث، امین پور بازار۔ مکتبہ اسلامیہ، بیرون امین پور بازار
- گوجرانوالہ: والی کتاب گھر، اُردو بازار۔ مکتبہ نعمانیہ، اُردو بازار
- چیچہ وطنی: اسلامی کتب خانہ، ڈاکخانہ بازار، چیچہ وطنی، ضلع ساہیوال۔ اشفاق کیسٹ ہاؤس، پل بازار ساہیوال
- قصور: مکتبہ طیبہ، منڈی کنگن پور، مکتبہ دار الاندلس، الٰہ آباد۔ یزدانی کیسٹ ہاؤس، الٰہ آباد۔ محمدی کیسٹ ہاؤس، کھڈیاں خاص

ضروری تحریر

فہرستِ مضامین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

مولانا محمد شریف صاحب الٰہ آبادی رحمہ اللہ مسلک کے بلند پایہ خطیب، عظیم مبلغ اور بے باک ترجمان تھے۔ آپ شہسوار میدانِ خطابت اور نہایت عالی شان قابل قدر تبلیغی خدمات سر انجام دے رہے تھے۔ آپ کا انداز ساحرانہ پہلے ہی عوام علمی سطح پر دادِ تحسین حاصل کرچکا ہے۔ یہ خطبات مولانا شریف الٰہ آبادی رحمہ اللہ کی دین سے بے انتہا محبت کا ثبوت ہے۔ اس خطبات میں اُن کے خطبات جمعتہ المبارک جن میں انبیاء کے تذکرے ہیں۔ یہ اُن کی دن رات محنت کا نچوڑ تھا۔ جو انھوں نے عوام الناس تک پہنچانے کے لیے دن رات تگ ودو کی۔ آج کے دور میں شاید ہی کوئی ایسا خطیب ہو جس نے اتنے زیادہ انبیاء کے تذکرے بیان کیے ہوں۔ یہ شرف بھی مولانا محمد شریف الٰہ آبادی رحمہ اللہ کو حاصل ہے کہ انھوں نے قرآن وسنت کی روشنی میں بہت سے انبیاء کے بارے میں عوام الناس کو مطلع کیا۔ اللہ پاک ان کی اس محنت کا اجر اُنھیں جنت الفردوس میں عطا کرے۔ آمین

مولانا کی مصروفیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ تقریباً پورے سال کے مختلف مقامات پر آپ کی تقاریر کے پروگرام ہوتے رہتے تھے۔ دور دراز شہروں کے لوگ چمنستان اسلام کے اس پھول کی خوشبو سے مستفید و مستفیض ہونے کے لیے جوق در جوق آ کر اپنی دینی پیاس بجھاتے تھے کہ ادھر سے مولانا کی طرف حکم الٰہی آ گیا اور مولانا اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون.

تو میں نے بتوفیق الٰہی یہ سوچا کہ کیوں نہ مولانا مرحوم رحمہ اللہ کی تقاریر کو کتابی شکل دے دی جائے تا کہ ابھرتے ہوئے خطباء اور علماء کے لیے مشعل راہ ثابت ہو۔ جو کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ الحمد للہ مولانا مرحوم رحمہ اللہ کے کئی خطبات شائع ہوگئے ہیں مزید بتوفیق الٰہی اس کام کو اور آگے بڑھایا جائے گا۔

اس کے ساتھ ہی پاکستان کے عظیم علمائے کرام کے خطبات کو بھی منصۂ شہود پر لانے کی سعی کی جائے گی۔ ان شاء اللہ خطبات ترتیب دیتے وقت اس بات کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے کہ اصلاح معاشرہ کے پہلو سامنے رکھے جائیں۔ تاکہ معاشرہ میں موجود بدعات وخرافات کفر لادینی و جہالت کا خاتمہ ہو سکے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھ جیسے ناتواں کو اپنے دین کی خدمت کے لیے منتخب کیا۔ میری اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ اسے قبول فرمائے اور عوام الناس کو اس سے پورا نفع پہنچائے۔ آمین ثم آمین! دین اسلام کی اشاعت ایک فریضہ بھی ہے اور سعادت بھی، جہاں اس فریضہ کو ادا کرنے کے لیے افراد اور ادارے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق کتب، کیسٹ اور دیگر ذرائع سے اس فریضہ کو سرانجام دے رہے ہیں، وہاں الحمد للہ **مکتبہ ربانیہ** بھی اپنی استطاعت کے مطابق اس فریضہ کو بحسن و خوبی سرانجام دے رہا ہے۔ بفضل اللہ تعالیٰ پورے خلوص اور جذبہ سے سرگرم عمل ہیں۔

ربّ کریم کی مہربانیوں اور اس کے فضل و کرم سے روز بروز ان کے جذبہ کے ساتھ ساتھ ان کا اشاعتی پروگرام بھی ترقی کے منازل طے کر رہا ہے۔ علاقہ قصور ہی نہیں بلکہ پاکستان بھر کے مذہبی ذوق رکھنے والے احباب ان کی خدمات سے بہرہ مند ہو رہے ہیں۔ **مکتبہ ربانیہ** کی دن رات تگ و دو سے جو خطبات منظر عام پر آ رہے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور آپ بھائیوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ دن بہ دن نئے خطبات کے منظر عام پر آنے کی وجہ سے **مکتبہ ربانیہ** لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ امید ہے ان شاء اللہ **مکتبہ ربانیہ** مزید کام کو بڑھا کر اپنی عوام تک قرآن وسنت کی آواز پہنچانے کے لیے کوشاں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی کوششوں کو شرفِ قبولیت سے نواز کر ہمیں دنیا اور آخرت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین!

خلیق الرحمٰن ربانی برادر میاں حافظ محمد ربانی

26-12-2011ء



از تعارف

حضرت مولانا محمد شریف الٰہ آبادی صاحب رحمہ اللہ

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیَاةَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَمَنْ تَبِعَهٗ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ."

مولانا محمد شریف مرحوم الٰہ آبادی مرحوم لکھنے پر یقین نہیں آ رہا کیوں کہ ٹیپ ریکارڈر اور سی ڈیز میں سے اُن کی آواز مرحوم کے اس فانی دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد کچھ زیادہ سنائی دی جا رہی ہے۔

مولانا مرحوم ومغفور کا اور میرا رشتہ اُن کے تمام دوستوں سے الگ ہے کیونکہ ہمارا بچپن اکٹھا پرائمری سکول کی تعلیم اور پھر مکمل درسِ نظامی اور جوانی اور تادمِ ممات تعلقات انتہائی قریبی رہے ہیں۔ مولانا مرحوم 1961ء کو موضع مجاہد آباد (جنگا سنگھ والا) تحصیل چونیاں ضلع قصور میں پیدا ہوئے۔

چھ سات سال کی عمر میں اُن کے والد گرامی نے انھیں گاؤں کے ہی سکول میں داخل کروادیا۔ میں اُس سکول مین مولانا سے ایک سال پہلے داخل ہو چکا تھا۔ میں نے جماعت پنجم کا امتحان پاس کیا اور مولانا نے جماعت چہارم کا تو ہمارے مشفق و مربی حضرت الاستاذ مولانا محمد یعقوب صاحب خطیب روڈے حفظہ اللہ نے ہمیں ہمارے والدین سے مانگ لیا۔ ہمارے والدین نے بخوشی ہمیں حضرت الاستاذ کے حوالے کردیا۔ چار سال کے عرصہ میں ہم نے قرآن کریم کا ترجمہ اور مشکوٰۃ المصابیح اور دیگر صرف ونحو کی کتب کی تکمیل کے بعد حضرت

الاستاذ مولانا محمد یعقوب صاحب حفظہ اللہ ہمیں شیخ الحدیث ولی کامل مولانا عبدالرشید صاحب مجاہد آبادی (رام گڑھ) کے پاس لے گئے حضرت شیخ جی سے اکتساب علم کے ساتھ ساتھ جو کچھ روحانی غذا ملی اُس کا کچھ اپنا ہی لطف تھا جو کہ کسی اور سے حاصل نہیں ہوسکی۔ 1979ء میں حضرت شیخ جی سے صحیح بخاری شریف پڑھی اور سند فراغت حاصل کی۔ بعدازاں میں ایک فاضل عربی وغیرہ کے لیے دیگر مدارس میں تعلیم حاصل کرتا رہا۔ لیکن مولانا مرحوم چونکہ ایک اچھے مقرر بن چکے تھے آپ نے حکایت کے جوہر دکھانے شروع کردیئے۔ شامکوٹ نوضلع قصور کوٹ ارجن اور پھر تادمِ حیات الہ آباد ضلع قصور میں اپنے انوکھے اندازِ تکلم میں عوام عزم کو محظوظ کرتے رہے۔ 10-6-2009 بروز بدھ صبح 7.30 بجے مولانا مرحوم نے داعی حق کو لبیک کہا اور اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ نماز جنازہ کا اعلان 5 بجے سہ پہر کیا جاچکا تھا۔ مولانا مرحوم کی وفات کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔ قرب و جوار کے لوگ تو فوراً پہنچ گئے۔ لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، سرگودھا، فیصل آباد، ملتان، اور دیگر شہروں سے قافلوں کی شکل میں علماء طلباء اساتذہ اور عوام الناس جنازہ میں شرکت کے لیے آنا شروع ہوگئے سخت گرمی کے باوجود جوق در جوق آرہے تھے۔ انسانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا مولانا کے گھر کے آس پاس گلیوں میں اور مرکز جو 710M کنال دس مرلہ پر محیط ہے میں پاؤں دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ شیدائی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب تھے۔ جگہ تنگ ہونے کی بناء پر مولانا مرحوم کی نماز جنازہ 3 مرتبہ ادا کی گئی۔ پہلی نماز جنازہ مولانا سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری نے، دوسری مرتبہ شیخ الحدیث ولی کامل حضرت الاستاذ شیخ جی عبدالرشید صاحب حفظہ اللہ نے اور تیسری مرتبہ قبرستان کے قریب مجھے امامت کی سعادت نصیب ہوئی۔ کئی روز تک لوگ صبح سویرے مولانا مرحوم کی قبر پر دعا کے لیے حاضری دیتے نظر آئے۔

لوگوں نے جنازہ پر تبصرہ کیا کہ ضلع قصور کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ آج تک نہیں دیکھا گیا تو یوں قرآن وسنت کی روشنی بکھیرنے والا چاند ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جدا ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی زندگی کی تمام نیکیاں قبول فرمائے اور انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ مولانا مرحوم انتہائی ملنسار، خوش اخلاق، خوش باش خوش لباس، مہمان نواز اور فیاض تھے۔

مولانا مرحوم نے لواحقین میں ایک بیوہ ایک بیٹی جو کہ ماشاء اللہ مکمل دینی تعلیم اور بی۔ اے ہے۔ چار بیٹے مولانا عمران شریف، عثمان شریف، رضوان شریف اور سلمان شریف چھوڑے ہیں۔

مولانا عمران شریف بحمد للہ ابھرتے ہوئے مقرر ہیں۔ دینی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ایم اے اسلامیات کی تیاری کر رہے ہیں اور مولانا مرحوم کے بحمد للہ خلف رشید ہیں اور مولانا مرحوم کے مرکز میں مسلسل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں۔

مولانا محمد شریف مرحوم کی زندگی پر تفصیلی کتاب لکھ رہا ہوں جو کہ ان شاء اللہ جلد ہی منظر عام پر آنے والی ہے۔ وما توفیقی الا باللہ!

سردار عبد الرؤف

ازھر آف مجاہد آباد

(جنگا سنگھ والا ضلع قصور)

دسمبر 2011ء



بابا جی آدم علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفْثِهٖo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

﴿وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَo وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْبِئُوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَo قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُo﴾ (البقرۃ:30تا32)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار ان گنت درود و سلام سید الاولین و الآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو بزرگو بھائیو قرآن کریم میں سے سورہ البقرہ کی چند آیات تمہارے سامنے پڑھی ہیں اللہ مالک سے دعا ہے اللہ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے مجھے اور تم سب کو مولائے کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ان آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ساری دنیا کے باپ انسانوں کے باپ جناب آدم علیہ السلام کا قصہ بیان فرمایا ہے اور آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے پیدا فرمایا اور کیسی شان عطا فرمائی اور کیسے مقام عطا فرمائے اصل میں اس زمین پر جب اللہ پاک نے یہ زمین بنائی اس زمین پر آدم علیہ السلام سے پہلے دو ہزار سال قبل اس زمین پر جنات آباد تھے جن رہتے تھے اور جن زمین پر خون ریزیاں کرتے تھے یہ فساد دھندہ کرتے تھے کیونکہ یہ آگ سے پیدا کیے گئے تھے اور

زمین پر خون خرابہ کرتے تھے اللّٰہ اکبر اللہ تعالیٰ نے اپنی جماعت بھیجی فرشتوں کی جماعت جن میں ابلیس بھی تھا اس کا نام عزازیل علیہ السلام تھا انہوں نے جنوں کو مار مار کر دور بھگا دیا اور زمین پر یہ فرشتے رہنے لگے اور یہ جو ابلیس تھا اس نے اللہ تعالیٰ کی اتنی عبادت کی اتنی عبادت کی حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں زمین کے کونے کونے میں اس نے قریباً اسّی ہزار سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اللہ تعالیٰ نے اس کی عبادت دیکھ کر فرمایا تو جنت کا دربان ہے تو جنت کا چوکیدار ہے یعنی کہ اس کو جنت کا فارم بنا دیا اور اللہ پاک نے زمین پر ایک خلیفہ ایک نائب بنانے کا پروگرام بنایا اور فرشتوں کے سامنے یہ بات پیش کی اے میرے فرشتوں میں زمین پر ایک خلیفہ بنانے لگا ہوں ایک نائب بنانے والا ہوں جب وہ بن جائے تو ﴿فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ﴾ تو سب اُس کو سجدہ کرو قرآن نے کہا ہے فرمایا ﴿وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرہ:30) اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے محبوب نبی جناب محمد ﷺ پیار محبت سے درود پڑھا کرو نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ بخیل بندہ ہے جس کے پاس محمد ﷺ کا نام لیا جائے اور وہ درود نہ پڑھے۔

اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے محبوب نبی ﷺ وہ وقت یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا فرشتوں کو فرمایا ﴿اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً﴾ میں زمین پر ایک انسان بنانے والا ہوں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں تو فرشتے کہنے لگے یا اللہ تو زمین پر خلیفہ بنائے گا وہ زمین پر فساد کرے گا اللہ سوہنیا اگر صرف مقصد عبادت ہی ہے ﴿وَنَحْنُ نُسَبِّحُ﴾ اللہ ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں ہم تیری حمد یں بیان کرتے ہیں ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں سبحان اللہ و بحمدہ پڑھتے ہیں ﴿وَنُقَدِّسُ لَكَ﴾ اللہ تمہاری تعریفیں اور تمہاری پاکیاں بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ جن باتوں کا علم مجھے ہے وہ تمہیں نہیں پتہ اُن میں بڑے نیک بندے بھی ہوں گے عابد بھی ہوں گے

متقی بھی ہوں گے پرہیز گار بھی ہوں گے نبی بھی ہوں گے ولی بھی ہوں گے اللہ والے بھی ہوں گے ایسے بھی ہوں گے۔

حدیث پاک کے اندر موجود ہے نبی ﷺ نے فرمایا آسمان سے فرشتے آتے ہیں کس وقت آتے ہیں عصر کی نماز کے وقت ان کی ڈیوٹی تبدیل ہوتی ہے صبح کی نماز کے وقت جو بندہ باتیں کرتا ہے یہ لکھ کر لے جاتے ہیں اللہ کے دربار میں پیش کرتے ہیں صبح کو آتے ہیں وہ لکھ کر لے جاتے ہیں اور دربار میں پیش کرتے ہیں اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے فرشتوں بتاؤ جب تم زمین سے آئے تھے اور جب تم زمین پر گئے تھے تو اس وقت میرے بندے کیا کر رہے تھے فرشتے جواب دیتے ہیں یااللہ جب ہم گئے تھے تب بھی نمازیں پڑھ رہے تھے جب آئے ہیں تب بھی نماز پڑھ رہے تھے اللہ خوش ہو جاتے ہیں "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" یہ فرشتوں کو نہیں پتہ تھا اللہ پاک نے سب سے پہلے قلم پیدا کر کے اللہ پاک نے حکم سے فرمایا لکھ اس نے لوح محفوظ میں وہ ایک تختی ہے اتنی بڑی تختی ہے حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں اور صحیح مسلم یہ روایت موجود ہیں اللہ کے نبی فرماتے ہیں وہ لوح محفوظ اتنی بڑی تختی ہے فرمایا اس کی جو لمبائی ہے وہ شمال سے لے کر جنوب تک ہے اور اس کی چوڑائی مشرق سے لے کر مغرب تک ہے وہ ایک سفید موتی ہے اللہ پاک نے قیامت تک جو ہونا ہے وہ قلم سے لکھ دیا ہے اور قلم لکھ کر خاموش ہو چکی ہے اور اس تختی پر کیا لکھا ہے حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے تفسیر ابن کبیر چوتھی جلد میں کتنی پیاری بات لکھی ہے فرماتے ہیں اُس تختی کے اوپر لکھا ہے "لا الہ الا اللہ وحدہ دینہ اسلام و محمد عبدہ ورسولہ فامن باللہ و صدق بوعدہ" اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اس تختی پر لکھا ہے لا الہ الا اللّٰہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں کوئی مشکل کشا نہیں اس کا دین اسلام ہے محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جو بندہ اللہ پر ایمان لے آیا اپنا وعدہ پورا کر دیا۔

اللہ نے آسمان بنائے ہیں زمین آسمان پہاڑ سمندر سب سے پہلے بنا لیے بنا سکتے تھے نا اللہ پاک نے تو کہنا تھا کُنْ ہماری طرح آدمی نہیں رکھے اکٹھے کرنے پر جمع نہیں کرنے پڑتے

چندہ اکٹھا نہیں کرنا پڑتا اللہ نے تو فرمانا ہے کُنْ کام ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کُن بھی نہیں کہتے اور کام پہلے ہی ہو جاتا ہے سبحان اللہ زمین و آسمان بنانے میں اللہ تعالیٰ نے چھ دن لگائے ہیں اور بتایا گیا ہے فرمایا میرے بندوں جلدی نہ کیا کرو گھبرایا نہ کرو میں اتنا بڑا اللہ ہو کر زمین آسمان پر سب چیزیں چھے دن میں پیدا کیں ہیں تو تم بھی گھبرایا نہ کرو جب جمعہ کا دن تھا تو جمعے کے بعد یعنی پچھلے وقت پچھلی گھڑی میں اللہ پاک نے بابا جی آدم علیہ السلام کو بنایا اور بنایا کس طریقے سے سبحان اللہ مؤرخین لکھتے ہیں پوری زمین میں سے جتنی بھی اللہ پاک کی زمین ہے پوری زمین میں سے اللہ تعالیٰ نے مٹی اکٹھی کی اس لیے کوئی بندے کالے ہیں اور کوئی بندے گورے ہیں کوئی چھوٹے ہیں کوئی کیسے ہیں کوئی کیسے ہیں اور یہ سب بابا جی کی اولاد ہے ساری زمین کی مٹی اکٹھی کر کے پھر دیکھو انسانوں تمہاری شان کتنی ہے تمہارا مقام کتنا ہے تم نے کبھی غور نہیں کیا فرشتے بنائے کُن کہہ کر جن بنائے کُن کہہ کر انسان بنائے کُن کہہ کر زمین بنائی کُن کہہ کر پہاڑ بنائے کُن کہہ کر تمہاری باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے مٹی منگوا کر اس میں پانی ڈال کر قدرت کے ہاتھوں سے گوندھ کر اللہ تعالیٰ نے تمہیں بنایا تمہیں اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے قرآن کہتا ہے میں نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے سبحان اللہ کیا یہ فضیلت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہاتھ لگے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے ہاتھوں سے گوندھ گوندھ کر بنایا ہے ساری کائنات کو کُن کہہ کر اور تمہیں گوندھ کر یہ جو کمہار ہے جو برتن بناتے ہیں یہ اپنے آپ کو اس لیے رحمانی کہلاتے ہیں مٹی گوندھ کر اللہ پاک نے جناب آدم علیہ السلام کا ڈھانچہ بنا لیا اُس مصور نے تصویر کھینچی بابا جی کا مٹی کا ڈھانچہ بنا کر پھینک دیا کہ یہاں پڑے رہو بابا جی پڑے ہوئے ہیں فرشتے پاس سے گزرتے ہیں یہ شیطان جو ابھی دھتکارہ نہیں گیا ہے یہ بھی پاس سے گزرتا ہے فرشتے دیکھ کر ڈرتے ہیں کہ اللہ نے یہ کیا بنا دیا ہے شیطان کہتا ہے میں تمہیں بتاتا ہوں یہ منہ سے داخل ہوتا ہے اور پیچھے سے نکل جاتا ہے اور کبھی یہ بے ایمان پیٹ پر ہاتھ مار کر کھٹکھٹاتا ہے یہ بہت کو کھنکھناتا ہے کہتا ہے اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر مسلط کیا تو میں اسے پیٹ سے ہی قابو کروں گا یہ پیٹ سے نرم لگتا ہے اگر اللہ پاک نے مجھے

فرمایا کہ اس کی قدر کرو تو میں نے اس کی قدر نہیں کرنی یہ فرشتوں سے کہنے لگا تم کیا کرو گے فرشتے کہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کہا تو ہم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کریں گے ہم جیسے اللہ کہے گا ویسے کریں گے اللہ اکبر اللہ اب بابا بننے لگا ہے تو کیسے بنا ہے کسی صاحب نے بڑی پیاری بات لکھی ہے اور بات سمجھا دی ہے اللہ کرے تمہاری سمجھ میں بھی آ جائے فرماتے ہیں۔

اوئے مٹی تو توں پانی بنیو

یہ سب مٹی کے باوے بیٹھے ہیں رب کہتا ہے۔ یہ چوہدری سیٹھ اور سردار اپنا شجرہ تو دیکھو تم کس سے پیدا ہوئے ہو تمہارا اثر کیا ہے جو کہتا ہے نا کہ میں ایسے کر دوں گا میں فلاں ہوں تم مجھے جانتے نہیں ہو رب کہتا ہے تم کیا چیز ہو۔

مٹی تو توں پانی بنیو
مڑ جوکوں تے جوکو بوٹی
فرشکم مائی وچ وقت معین
تیری صورت بنی چنوٹی
فر بچہ بن کے تو دنیا تے آئیو
پھر بنی پھریں لنگوٹی
مڑ شیر جوانہ بڈھیا ہوئیوں
تے ٹر نہ سکیں بن سوٹی

اگلی بات سن لیں!

او فر جو سکھیا مل گیا تینوں

پہلے بچہ بن کے آیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اپنا شجرہ نسب تو دیکھ تم انسان بن کر آئے ہو تمہاری مائیں ننگا لٹا دیتی تھی کبھی لنگوٹ پہنا دیتی تھی کبھی پاؤں سے ننگا ہی بھاگ رہا تھا کبھی چلتا پھرتا تھا اب جوان ہو گیا ہے اب اپنے سائے کو دیکھ دیکھ کر چلتا ہے اب جناب بوڑھا ہو چکا ہے اب بابا کسی کام کا نہیں رہ گیا۔

او فرشیر جوانہ بڈھا ہوئیوں
تے ٹر نہ سکیں بن سوٹی،
دنیا تے ضائع کرلئی او بندیا
اللہ تیری آخرت کرے نا کھوٹی

اب تو بابا لاٹھی کے بغیر چل ہی نہیں سکتا اس کو کیا ہوا ہے یہ بابا جی بن گیا ہے یہ بابا ستر بہتر سال کا ہو چکا ہے اس بابا کو پتہ نہیں چلتا کہ یہ کہتا کیا ہے اللہ اکبر اللہ اللہ پاک نے بابا جی آدم علیہ السلام کو مٹی کا ڈھانچہ بنا کر گوندھ کر پھینک دیا ہے چالیس سال تک یہ ڈھانچہ پڑ رہا چالیس سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے روح پھونکنی شروع کر دی روح پھونکی تو روح جناب آدم علیہ السلام میں داخل ہوئی آنکھیں کھلی آنکھوں میں روح آئی بابا نے دیکھا وہ کہیں نہیں گئے ہیں کہیں انگور لگے ہیں جنت کے پھل لگے ہیں آنکھوں سے دیکھا بابا جی کا دل بھی کر رہا ہے سیب کھانے کو امرود کھانے کو جنت کے پھل کھانے کو اب جناب روح جوتھی سارے منہ میں داخل ہوگئی تو بابا جی کو چھینک آ گئی جو مارتے ہو نا چھینک اللّٰہ اکبر اللّٰہ تو بابا نے کیا پڑھا الحمد للہ چھینک آئے تو کیا پڑھنا چاہیے الحمد للہ۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں ان میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ جب چھینک مارو تو پڑھو الحمدللہ اور تم کہو یَرْحَمُكَ اللہ بابا جی کو آئی چھینک بابا جی نے پڑھا الحمدللہ اور اللہ پاک نے فرمایا یَرْحَمُكَ اللہ کہ تم پر میری رحمت نازل ہو اور جب روح سارے جسم میں پہنچ گئی تو بابا جی اُٹھنے لگے لیکن کھڑا نہ ہوا گیا اللہ پاک نے فرمایا ﴿خُلِقَ الْاِنْسَانَ عَجُوْلًا﴾ انسان بہت جلد باز پیدا کیا گیا ہے کہ روح ابھی پورے جسم میں داخل نہیں کی گئی تو پہلے ہی بابا جی اٹھنے کی کوشش کرنے لگے اللّٰہ اکبر اللہ ساری روح پھونک دی گئی اللہ پاک نے فرمایا آدم وہ فرشتے چل رہے ہیں اُن کو جا کر کہو السلام علیکم بابا جی آدم علیہ السلام گئے اور فرشتوں سے جا کر کہتے ہیں السلام علیکم تو فرشتوں نے کہا وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ و برکاتہ اللہ پاک نے فرمایا آدم یہ تمہاری اولاد کا

تحفہ ہے اور قیامت تک رہے گا **السلام علیکم و علیکم السلام** یہ تحفہ ہے اور جب بابا جی بن گئے اب اللہ تعالیٰ نے شان دینی تھی اور اللہ نے مقام دینا تھا فرشتوں کو فرمایا کہ سب میرے آدم کو سجدہ کرو سارے فرشتے سجدے میں گر گئے اور جو شیطان تھا عزازیل اُس نے سجدہ نہیں کیا اللہ پاک نے فرمایا ﴿مَا مَنَعَكَ﴾ تجھے کس نے روکا ہے کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرو یہ سب تو سجدہ کر رہے ہیں لیکن تم نے کیوں نہیں کیا؟ یہ شیطان پتہ ہے کیا کہتا ہے اسے کہو کہ مجھے سجدہ کرے میں اس سے اچھا ہوں میں آگ سے بنا ہوں آگ اوپر کو جاتی ہے اور یہ مٹی کا بنا ہے مٹی نیچے کو جاتی ہے تو میں اسے کیسے سجدہ کروں حالانکہ حکم تو اللہ تعالیٰ کا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے شیطان ابلیس تم نے میرے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا جاؤ تم پر قیامت تک لعنت ہی پڑتی رہے گی پھٹکار ہی پڑتی رہے گی قرآن کہتا ہے اللہ پاک نے فرمایا اے شیطان تم نے سجدہ کیوں نہیں کیا کیا بات ہے؟ تم نے میرے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیوں نہیں کیا اللّٰہ اکبر اللہ قرآن کہتا ہے ﴿قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ۝﴾ مولا کریم فرماتے ہیں تمہیں میں نے حکم دیا تھا کہ سجدہ کرو اور تم نے سجدہ کیوں نہیں کیا ﴿قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ﴾ ابلیس کہتا ہے میں اس سے اچھا ہوں ﴿خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ﴾ میں آگ سے بنا ہوں یہ مٹی سے بنا ہے میں اسے کیسے سجدہ کرو یہ کئی لوگوں کو میں ہی لے کر بیٹھ جائے گا میں کوئی اتنا گرا ہوا ہوں میں کوئی معمولی چیز ہو کئی مولویوں کو مَیں لے کر بیٹھے گا میں اتنا بڑا مولوی ہوں میں بہت بڑا عالم ہوں، میں بہت بڑا چوہدری ہوں لے کر بیٹھ جائے گا کئی بادشاہوں کو میں لے کر بیٹھ جائے گا کئی لوگوں کو میں لے کر بیٹھ جائے گا اور جس نے بھی میں کی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے ذلیل کیا ہے۔

مَیں وچ نیں میں میری
تے میں کی میں نوں کرنا
میں میں کر دی پکڑ قصائیاں

ہتھ چھری دے دھرنا

میں میں نہ کیا کرو تکبر نہ کیا کرو چاوڑھ اور وڈھیائی نہ کیا کرو فخر نہ کیا کرو اللہ پاک فرماتے ہیں تکبر میری چادر ہے اور جس نے تکبر کیا اُس نے میری چادر کو ہاتھ لگایا اللہ کے نبی نے فرمایا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے جتنا بھی تکبر ہے وہ کبھی جنت میں نہیں جا سکتا متکبر انسان ذلیل ہی ہوتا ہے ہمیشہ خوار ہی ہوتا ہے اللہ پاک فرماتے ہیں جب تمہیں میں نے کہا کہ تم سجدہ کرو تو تم نے کیوں نہیں کیا یا اللہ میں اچھا ہوں یہ مجھ سے ہلکا ہے میں اس سے بہتر ہوں میں نے بہت عبادتیں کی ہیں میں نے تمہیں بہت سجدے کیے ہیں میں نے کونے کونے پر سجدے کیے ہیں میں بہت عبادت کرنے والا ہوں میں اس کو جس کو ابھی کچھ پتہ ہی نہیں اسے سجدہ کیسے کرو اللہ پاک فرماتے ہیں۔آنکھوں سے دور ہو جاؤ تم ذلیل ہو گئے ہو یہ شیطان کہتا ہے یا اللہ پھر مجھے لمبی زندگی دے دو قیامت تک کی زندگی دے دو ﴿قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ﴾ جاؤ تمہیں قیامت تک کی زندگی دی ہے۔اللہ مجھے تو پھٹکار مل چکی ہے میں تو دھتکار دیا گیا ہوں لیکن میں تمہارے بندوں کا راستہ روک کر بیٹھوں گا اگر کوئی مسجد میں آئے گا میں روکوں گا نیکی کرے گا میں روکوں گا فقیر ہو جائے گا غریب ہو جائے گا بچے رک جائیں گے اللہ پاک فرماتے ہیں ابلیس تم میرے بندوں کو گمراہ کرتے رہنا جب تک وہ مجھ سے معافیاں مانگتے رہیں گے میں انہیں معاف کرتا رہوں گا ان شیطانوں کو شیطان کہے اور کئی بندے ہی شیطان ہے اس کے چیلے اتنے ہیں اللہ ہی معاف کریں وہ شیطان سے بھی زیادہ تیز ہے کئی بندے شیطان سے بھی زیادہ تیز ہیں اللہ پاک ہدایت نصیب فرمائے اور دین کی سمجھ عطا فرمائے اللہ تعالیٰ نے سجدہ کیوں کروایا اس لیے آدم علیہ السلام کی شان بتانی تھی آدم علیہ السلام کا مقام بتانا تھا آدم کی فضیلت بتانی تھی۔

مفسرین رحمہم اللہ لکھتے ہیں حقیقت میں سجدہ اللہ تعالیٰ کو ہی تھا بابا جی کو اللہ تعالیٰ نے قبلہ بنایا تھا سجدہ اللہ تعالیٰ کو ہی تھا بعض بندے کہتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ ہو سکتا ہے اور اب کے پیروں فقیروں کو نہیں ہو سکتا آدم علیہ السلام کی شریعت علیحدہ ہے ہماری شریعت علیحدہ ہے آدم کی

شریعت تو یہ ہے کہ آدم کے اندر سے پیدا کی ہوئی حواء سے آدم کا نکاح کیا تم کرو بھی اگر آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا جائز سمجھ کے اب سجدہ کرنا جائز سمجھتے ہو بابا جی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم عیش کرو جنت میں کھاؤ پیو جیسے مرضی چلتے پھرتے رہا کرو اب اکیلے بندے کا دل کیسے لگتا ہے بابا جی اکیلے بیٹھے تھے اور تھوڑی سی اونگھ آئی تو اللہ تعالیٰ نے بابا کی بائیں پسلی پھاڑ کر بابا جی کو تکلیف نہیں ہونے دی کچھ محسوس نہیں ہونے دیا بابا کی بائیں پسلی میں سے حواء پیدا کی بابا جی اٹھے تو سیّدہ حواء علیہا السلام بہت خوبصورت تھی بابا جی نے دیکھا تو فرمایا تم کون ہو انہوں نے کہا "اَنَا اِمْرَءَۃٌ ." اِمْرَءَۃٌ عربی میں عورت کو کہتے ہیں اِمْرَءَۃٌ اس لیے کہا ہے اَلْمَرْءُ کہتے ہیں مرد کو اور آدمی کے اندر سے حواء بنی ہے اس لیے اس کا نام حواء ہے پوچھا تمہارا نام کیا ہے فرمایا میرا نام حواء ہے حواء کے معنی ہے زندہ میں سے پیدا کی گئی بابا جی چونکہ زندہ ہی تھے اس لیے بابا جی کی بائیں میں سے پیدا کی ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا آدم علیہ السلام یہ تمہاری بیوی ہے یہ آدم علیہ السلام کی شریعت ہے پھر آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے بہن بھائیوں کا نکاح جائز تھا سگے بھائی کا سگی بہن سے نکاح جائز تھا اور اگر اب آدم کی شریعت لی جائے تو بہن بھائی کا نکاح جائز ہے اُن کی شریعت علیحدہ تھی ہماری شریعت علیحدہ ہے۔

سیدنا معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ یہ یمن میں گئے یمن کے سپاہی بن کر وہاں گئے دیکھا کہ لوگ بڑوں کو سجدہ کرتے ہیں آ کر میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جی وہاں لوگ بزرگو کو سجدہ کرتے ہیں میرا بھی دل کرتا ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کروں میرے نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو کہتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے یہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہے میرے بھائیو انبیاء علیہم السلام کی شریعتیں علیحدہ علیحدہ ہیں آگے سنیں اس بے ایمان ابلیس کے فریب بہت بڑے ہیں یا تو دور سے ہی وسوسے ڈالیں یا پھر بے ایمان جناب چالاک بہت تھا اللّٰہ اکبر اللّٰہ اماں جی سے کہنے لگا میں تمہارا بہت خیر خواہ ہوں بی بی میرا کہنا مان لو میں تمہارا خیر خواہ ہوں پھل کھالو اللہ تعالیٰ تمہیں جنت سے نہیں نکال سکتے اماں صاحبہ نے پھل توڑا وہ دانہ سا تھا اُسے کھایا اور اماں جی بابا جی سے جا کر کہنے لگیں

میں نے وہ دانہ کھا لیا ہے مجھے کچھ نہیں ہوا آپ بھی وہ دانہ کھا لیں چلیں فرشتے بن جائیں گے ہمیشہ جنت میں رہیں گے بابا جی نے بھی کھا لیا وہ وعدہ جو اللہ پاک نے حکم دیا تھا وہ بھول گئے اور جب بابا جی نے ایک دانہ کھایا ایک من نہیں دو من نہیں دس من نہیں لوگوں کے حق کھانے والو لوگوں کی جائیدادوں پر قبضہ کرنے والوں سنوں بابا جی نے اللہ کے حکم کے بغیر ایک دانہ کھایا تو جنت کے ریشم کے سارے لباس اُتر گئے بابا جی ننگے ہو گئے لباس گم ہو گئے بابا جی نے دوڑ لگا دی اماں جس نے بھی دوڑ لگا دی ننگے بابا جی کی طرح اماں جی کا بھی لباس گم ہو گیا بابا جی کا بھی لباس گم ہو گیا جنت میں کبھی ادھر بھاگ رہے ہیں کبھی ادھر بھاگ رہے ہیں اللہ پاک فرماتے ہیں آدم مجھ سے بھاگ کر کہاں جا سکتے ہو اس طرح درختوں کے پتے لے کر بابا جی نے شرم گاہ ڈھکنی شروع کر دی۔

اللہ پاک فرماتے ہیں انہوں نے درختوں سے شرم گاہ ڈھکنی شروع کر دی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے آدم کیا میں نے نہیں روکا تھا کہ اس درخت کا پھل مت کھانا تو آدم علیہ السلام کہنے لگے اللہ جی شیطان کے فریب میں آ گئے ہیں اس کے دھوکے میں آ گئے ہیں اللہ پاک فرماتے ہیں جاؤ تم بھی زمین پر چلے جاؤ یہ شیطان بھی زمین پر چلا جائے جاؤ تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے گی جس نے اُس ہدایت کو مان لیا وہ دنیا میں بھی کامیاب ہیں اور آخرت میں بھی کامیاب ہیں جاؤ زمین پر چلے جاؤ اور ویسے اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے ہی بنائے تھے بابا جی کو بنایا ہی زمین کے لیے تھا جنت دکھائی کہ یہ جنت دوں گا پیر با ہو نے بہت پیاری بات لکھی ہے۔

بے بن چلا جا طرف زمین دے
تے فرشوں ٹکایا ھو
گھر ہی ملیا دیس نکالا
اساں لکھا جولی پایا ھو
جانی دنیا مگروں لے جا

ساڈا اگے ہی من گھبرایا ہو

یہ عارضی زمین ہے اصلی جنت میں ہمارے باپ کی وراثت ہے اللہ جی نے جنت میں بابا جی کو بتایا تھا کہ یہ بھول کی وجہ سے ہے نبی ﷺ فرماتے ہیں آدم علیہ السلام بھول گئے اس کی اولاد بھی بھول جائے گی آدم علیہ السلام بھول گئے اس کی اولاد بھی بھول جائے گی ہم بھی بھولتے ہیں اور سارے نبی بھولنے والے ہیں ہر بندہ ہی بھول سکتا ہے بھولا وہ نہیں جو شام کو گھر آ جائے اب بابا جی بھی زمین پر اماں جی بھی زمین پر ابلیس بے ایمان بھی زمین پر بابا جی جنت میں سے آتے ہوئے کچھ چیزیں بھی لیتے آؤ۔

بعض مؤرخین نے لکھا ہے نہیں اللہ جانتا ہے بنی اسرائیل کی روایت ہے ایک ڈنڈا لے آؤ کوئی درخت لیتے آؤ درختوں کے پتے لے آؤ بہر حال اللہ پاک نے بابا جی آدم علیہ السلام کو ہندوستان میں پھینکا اور اماں کو جدہ پھینکا وہ جدہ جسے ہم جدہ کہتے ہیں بابا جی ادھر اور اماں جی اُدھر اب بابا جب زمین پر آیا تو گھبرا گیا اور اوں اماں کو ڈھونڈنے لگے خود گھبرا ہوئے ہیں اور حواء کو ڈھونڈنے لگے اکیلے جو تھے اور ساتھ بابا جی اللہ تعالیٰ سے معافیاں مانگیں تو کہتے ہیں سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بابا جی نے ہندوستان سے بیت اللہ کے پیدل چل کر چالیس حج کیے بابا جی ہندوستان سے پیدل چل پڑھتے تھے مکے چلے جاتے تھے ایک نہیں دو نہیں چالیس حج کے ساتھ بابا روتا ہے اللہ تعالیٰ سے معافیاں مانگتا ہے اور ساتھ اللہ کے گھر کا حج کرتا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ اور جہاں جہاں بابا جی نے اپنے قدم رکھے اللہ نے شہر آباد کر دیئے ساتھ بابا جی حج کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ اماں حواء کو ڈھونڈتے ہیں جب چالیسویں حج کو بابا جی گئے تو وہاں عرفات کے میدان میں بابا جی اماں جی کو مل گئے اور اماں جی بابا جی کو مل گئی وہ جوڑی جو علیحدہ ہوئی تھی جدائی پڑی تھی یہ کون سا بابا آدم علیہ السلام ہے جامع ترمذی میں یہ روایت موجود ہے اللہ کے نبی فرماتے ہیں اللہ پاک نے بابا کو پیدا کر کے بابا جی کی کمر پر ہاتھ رکھا تو قیامت تک جتنے روح آنے تھے سب پیدا کر دیے ساری روح ساری اولاد بابا جی کے سامنے کر دی بابا جی اپنی کو دیکھتے جا رہے ہیں بعض کے چہرے چاند کی طرح چمک رہے ہیں

بعض کو سیاہیاں پڑی ہوئیں ہیں ایک بیٹے پر نظر پڑی فرمایا یا اللہ یہ کون ہیں اللہ پاک فرماتے ہیں یہ تمہارا بیٹا داوٗد ہے بابا جی فرماتے ہیں اللہ اس کی عمر کتنی ہے اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے آدم علیہ السلام اس کی عمر چالیس سال ہے یا اللہ میری عمر کتنی ہے فرمایا تمہاری ہزار سال ہے اللہ اس کو تھوڑی عمر دی ہے مجھے زیادہ دے دی ہے اس کی عمر کم ہے یا اللہ میری عمر میں سے اسے ساٹھ سال لے کر سو پوری کر دو بیٹوں سے پیار تو ہوتا ہے نا اچھی اولاد سے ماں باپ کا پیار ہوتا ہے اللہ پاک نے فرمایا فرشتوں عمر کی ایک سانس دینا بھی بہت مشکل ہے ایک دن عمر دینا بہت مشکل ہے لکھ لو کہیں بابا کل کو انکار نہ کر دے آدم کا انگوٹھا لگوا لو دستخط کر والو فرشتوں نے تحریر لکھ لی بابا جی سے سائن کروا لیے بابا جی کی عمر نو سو چالیس پوری ہو گئی تو عزرائیل علیہ السلام آ گیا بابا جی السلام علیکم عزرائیل کیسے آئے ہو حضرت آپ کی زندگی ختم ہو چکی ہے نو سو چالیس سال پورے ہو چکے ہیں تو بابا جی کہنے لگے میری عمر تو ہزار سال ہے نو سو چالیس سال کہاں سے آ گئی وہ ساٹھ سال کہاں ہیں عزرائیل علیہ السلام وہ کتاب ساتھ ہی لے آئے وہ تحریر ساتھ لائے تھے بابا جی دیکھو یہ آپ کے سائن ہوئے ہیں یہ آپ کا انگوٹھا لگا ہے بابا جی کہنے لگے جی ہاں یہ تحریر میری ہے میں نے ہی لکھ کر دیا ہے عزرائیل کہتے ہیں پھر کیسے کہتے ہو ساٹھ سال باقی ہیں بابا جی کہتے ہیں میں نہیں جانتا تم پیچھے ہٹو میں نے ساٹھ سال اور زندہ رہنا ہے اللہ یہ زندگی کتنی پیاری ہے زندگی کتنی اچھی لگتی ہے بابا جی سے پوچھ لوں اللہ کی قسم مرنے کو کس کا دل کرتا ہے اوپر اوپر سے کہتے ہیں یا اللہ اچھی موت دینا بیوؤں کے ستائے ہوئے کئی بوڑھے کہتے ہیں اللہ ہمیں دنیا سے اٹھا لیں اندر سے کہتے ہیں مولوی جی دعا کرو اللہ تندرستی دیں کوئی اور چال سال جی لوں یہ زندگی نعمت ہے اللہ کی قسم زندگی نعمت ہے۔

دعا مرن دی مُول نہ کریے
تے جیون نعمت بھاری
کر کچھ عمل کما کچھ نیکی
تے فیر نہ دیسی باری

مرنے کی دعا نہ کیا کرو اگر دعا کرنی ہے تو اس طرح کیا کرو اللہ سوہنیا مجھے اس وقت تک زندہ رکھو جب تک میری زندگی بہتر ہے اور مجھے اُس وقت موت دینا جب میری موت بہتر ہوں دعا ایسے نہیں اس طرح کیا کرو یا اللہ مرنا بہتر ہے تو مار دو اگر زندہ رہنا بہتر ہے تو زندہ رکھو دو بندے فوت ہو گئے بلکہ ایک شہید ہو گیا اللّٰہ اکبر اللہ ایک اس کے کئی سالوں بعد یا دو سال بعد فوت ہو گیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں وہ اچھا رہ گیا ہے جو پہلے شہید ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نہیں نہیں میرے صحابہ یہ اس کے بعد دو سال زندہ رہا ہے اس نے نمازیں پڑھی ہیں روزے بھی رکھے ہیں اس لیے یہ اس شہید سے بہتر ہے بابا جی کا آخری وقت ہے اور جنت کے پھل کھانے کو دل کر رہا ہے بیٹوں سے کہتے ہیں جاؤ پھل ڈھونڈھ کر لاؤ بیٹے چل پڑے بابا کے لیے جنت کے پھل ڈھونڈنے چل پڑے آگے کیا دیکھتے ہیں فرشتوں کی جماعت چل رہی ہیں جبرائیل چل رہا ہے ساتھ میکائیل ہے ساتھ عزرائیل ہے اور فرشتے کہتے ہیں ان کے پاس کفن بھی ہے اُن کے پاس غسل کا انتظام بھی ہے اُن کے پاس کہی اور کلہاڑی بھی ہے ان کے پاس ہر چیز ہے یہ بابا کی اولاد ہے پوچھتے ہیں آدم علیہ السلام کے بیٹوں کہاں جا رہے ہو بابا کے بیٹے کہتے ہیں ہمارے بابا کا جنت کے پھل کھانے کو دل کر رہا ہے ہم پھل ڈھونڈنے کے لیے جا رہے ہیں دل کرتا ہے نا جنت کے پھل کھانے کو اللہ پھل قسمت میں فرمائے اللہ کی قسم یہ تو نقل ہے نقل یہ پھل تو جنت کی نقل ہے کہتے ہیں ہمارے باپ کا جنت کے پھل کھانے کو دل کرتا ہے اچھا واپس چلو تمہارا باپ جنت میں پہنچ چکا ہے بیٹے واپس مڑ گئے حواء علیہا السلام نے فرشتوں کو دیکھا تو ایک طرف ہو گئی فرشتوں نے بابا جی کی روح نکال لی بابا فوت ہو گیا دعا کرو اللہ مرتے وقت کلمہ نصیب فرمائے جاتے وقت نیک خواہش دل میں نصیب فرمائے یہ نہیں کہ بیٹوں سے کہا کہ حقے میں تمباکو ڈال کر پلاؤ یا کوئی اچھا سا گانا سنا دو یا کوئی اچھی فلم دکھا دو یہ نہیں کہ کوئی اچھی سی خواہش ہو بابا جی فوت ہو گئے بیٹے اب حیران کہ کیا کریں اس سے پہلے کوئی فوت ہوا ہی نہیں تھا اب بابا جی کے ساتھ کیا کریں فوت ہو گئے ہیں جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ پانی میں بیری کے پتے ڈال کر بابا جی

کو غسل دوں انہوں نے غسل دے کر دکھایا پھر جبرائیل علیہ السلام نے طریقہ بتایا کہ چار تکبیروں کے ساتھ جنازہ پڑھو پھر بابا جی کا جنازہ پڑھا گیا اور بابا جی کو دفن کیا گیا اللہ اکبر اللہ بھائیوں یہ ہے پوری دنیا کا باپ جناب آدم علیہ السلام جو ہزار سال کی زندگی گزار کر اپنے رب کے پاس جنت میں اصل ٹھکانے میں پہنچ گیا ہم بھی بابا کی اولاد ہیں ہم سب ہی بابا کی اولاد ہیں سب کا ایک ہی باپ اور ایک ہی ماں ہیں سب نے جانا ہے جہاں بابا گئے وہاں ہم نے بھی جانا ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اچھے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



جنابِ نوح علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ o اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ o﴾

(هود: 25تا26)

"البتہ تحقیق ہم نے نوح علیہ السلام کو بھیجا اس کی قوم کی طرف آپ فرماتے ہیں لوگو میں تمہیں ڈرانے کے لیے آیا ہوں، اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو، میں تم پر بڑے عذاب والے دن سے ڈرتا ہوں۔"

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے، بے شمار اَن گنت درود وسلام سیّد الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر ہوں۔ دوستو، بزرگو! آج کے خطبہ جمعہ میں سورۃ ھود کی دو آیات پڑھی ہیں اللہ مالک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

دوستو! اللہ پاک کا بڑا فضل اور کرم ہے کہ اللہ پاک نے رحمت کی بارش نازل فرمائی ہے، آج میں انشاء اللہ، اللہ کی توفیق سے اس نبی کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں جس کو اللہ پاک نے یہ توفیق عطا فرمائی تھی کہ جناب نوح علیہ السلام ہر لقمہ اور پانی کے ہر گھونٹ کے بعد الحمد للّٰہ پڑھتے تھے۔ اللہ پاک ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ہم نے تو کبھی پیٹ بھر کر کھانے کے بعد بھی الحمد للّٰہ نہیں پڑھا۔ حافظ محمد یحییٰ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تڑپتی مچھلی کو نمک لگا کر

بھون کر کھا کر بھی ہم کہتے ہیں کوئی مزہ نہیں آیا اس کی جان نکل گئی تو جناب نوح علیہ السلام ہر لقمہ کے بعد الحمد للّٰہ پڑھتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لوگو میرا نوح نبی ﴿عَبْدًا شَكُورًا﴾ ہے۔ شکر گزار بندہ، اور جس کو اللہ نے توفیق دی ہے وہ ہر دکھ مصیبت میں الحمد للّٰہ پڑھتے ہیں، ویسے ہر مسلمان کو یاد ہونا چاہیے کھانا کھانے کے بعد پڑھنا چاہیے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ یعنی کہ اللہ پاک کا شکر ہے، جس نے کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا اور حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھا ہے فرماتے ہیں! جناب نوح علیہ السلام نے پوری زندگی روزے رکھے، سوائے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن جناب نوح علیہ السلام نے باقی پوری زندگی روزے رکھے۔ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑتے اور ابراہیم علیہ السلام ہر ماہ کے تین روزے رکھتے، لیکن جناب نوح علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے کہ ساری زندگی روزے رکھتے رہے۔

اللہ پاک نے نوح علیہ السلام کا انتخاب کب کیا؟ جناب نوح علیہ السلام جناب آدم علیہ السلام سے تقریباً ایک ہزار سال بعد پیدا ہوئے۔ نوح علیہ السلام اور جناب آدم علیہ السلام کے درمیان دس قرون کا وقفہ تھا اور ایک قرن ایک سو سال کا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ پیارے آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ۱۰ قرون اور ہزار سال کا ہزار سال ہی اسلامی سال تھا۔ یعنی کہ کوئی مشرک یا نافرمان نہیں تھا۔ سارے اللہ والے تھے اور ان میں پانچ اللہ کے ولی تھے۔ ان کو جیسے ہماری بولی میں پنجتن پاک کہتے ہیں ایسے ان میں پانچ اللہ کے ولی تھے اور قرآن نے تذکرہ کیا ہے:

﴿وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا﴾ (نوح: 23)

جناب نوح علیہ السلام کی قوم جناب نوح علیہ السلام سے پہلے پانچ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ وہ پانچ بت اللہ کے پانچ ولی تھے۔ جن میں پہلے کا نام ودّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر پانچ تن پاک لوگ تھے۔ اللہ کے ولی کہتے تھے یہ اللہ کے ولی فوت ہو گئے لوگوں کو ان سے بہت پیار،

محبتیں تھیں جن کے ساتھ لوگ اللہ کی عبادتیں کیا کرتے تھے ان کے پاس نہ رہ گئے۔ شیطان نے چکر چلایا کہتا ہے جو اللہ کے ولی گزر گئے ان کی تصوریں بنالو، اور مسجدوں میں لگا کر ان کو دیکھ کر اللہ کی عبادت کرنے لگو۔ تمہیں وہی لذت نصیب ہوگی، اس شیطان نے داؤ لگایا ان اللہ کے ولیوں کی تصویریں بنا دیں جو پہلے لوگ تھے وہ تصویریں دیکھتے رہے کہ یہ اللہ کے ولی ہیں۔ اس کے جو بعد آئے ان پر شیطان نے چکر چلایا کہ تم ان کی پوجا شروع کردو۔ اور انہوں نے بت بنا کر ان کو پوجنا شروع کردیا، انہوں نے اللہ کے ولیوں کے بت بنا کر پوجنا شروع کردیا۔ اللہ نے جناب نوح علیہ السلام کا انتخاب فرمایا! جب بھی کوئی نبی آتا ہے اللہ کے قرآن کا فیصلہ ہے نبی اس قوم میں سے ہوتا ہے، اس برادری سے آتا ہے، اس زبان میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ﴾ ہم نے نوح نبی علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ جناب نوح علیہ السلام فرماتے ہیں ﴿اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝﴾ اے میری قوم میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذابوں سے ڈرانے کے لیے آیا ہوں۔ میں تمہارے لیے نذیر بن کر آیا ہوں ﴿اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ﴾ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو، ہر نبی کی پہلی وعظ یہی ہے۔ صرف اور صرف اللہ کی عبادت کرو، یہ معاملہ بہت مشکل ہے، کئی لوگوں کو بہت مسئلہ ہے کہ اللہ ایک کیوں ہے؟ استغفر اللّٰہ حالانکہ یہ بات درست نہیں، اللہ کو شریک کیسے گوارہ ہوسکتا ہے؟

گل ایہو ای ویرا ٹھیک
رب ہے لا شریک

اگر رب دو یا تین ہوتے معاذ اللّٰہ۔ ایک کہتا میں نے جمعہ والے دن بارش بھیجنی ہے اور دوسرا کہتا میں نے جمعرات والے دن بھیجنی ہے۔ پھر کیا ہوتا؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے اگر زمین و آسمان میں دو رب ہوتے تو سارا نظام ختم ہو جاتا تھا:

گل ایہو ای ویرا ٹھیک رب ہے لا شریک لا شریک من لے
قل ھو اللّٰہ احد نالے اللّٰہ الصمد لاشریک من لے

زکریا تائیں بڈھے وارے کون بچے عطاندا اے
بیوی بڈھی نالے بانجھ کون رونقاں لاندا اے
پتر نبی نالے سید لا شریک من لے
گل ایہو ای ویرا ٹھیک رب ہے لا شریک لا شریک من لے

جناب نوح علیہ السلام فرماتے ہیں ﴿ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ ﴾ لوگو اللہ کی عبادت کرو، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہ پوجو، اولاد اللہ دیتا ہے، دے کر چھینتا ہے تو اللہ، بارش اللہ بھیجتا ہے، بیماری اللہ لگائے اور شفا بھی اللہ دے، رزق دے تو اللہ دے، نہ دے تو اللہ، وہ اپنی مرضی والا ہے، وہ جیسے چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایک عورت چرخہ کات رہی تھی اس کو ایک اللہ کا نیک بندہ پوچھتا ہے کہ اے بی بی تم چرخہ ہی کات رہی ہو کہ کچھ اللہ کا بھی پتہ ہے کہتی ہے مجھے چرخے سے معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ ایک ہے وہ کہتا ہے تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے؟ کہتی ہے میں چرخہ سیدھا کات رہی ہوں، اگر میرے ساتھ ایک اور عورت ہوتی تو وہ چرخہ اُلٹا چلاتی، چرخے نے ٹوٹ جانا تھا، اسی طرح زمین و آسمان میں بھی ایک اور رب ہوتا، تو زمین اور آسمان بھی ٹوٹ جاتے، اس طرح نوح علیہ السلام فرماتے ہیں ﴿ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ ﴾ لوگو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی ہے، اللہ تعالیٰ ہر گناہ معاف کر دے گا، شرک نہیں معاف کرے گا، کچھ ایسے ہیں جو وضو کرنے سے معاف اور کچھ ایسے جو کہ نماز میں معاف اور کچھ گناہ ایسے ہیں حج کرنے سے معاف، روزہ رکھنے سے معاف، زکوٰۃ دینے سے معاف ہو جائیں گے۔ لیکن شرک ایسا گناہ ہے۔ قرآن کہتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغۡفِرُ اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ وَ يَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ ﴾
(النساء: 48)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے مشرک کو معاف نہیں کرنا اور جس کو چاہوں گا معاف کردوں گا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنی توحید کی سمجھ عطا فرمائے۔ جناب نوح علیہ السلام فرماتے ہیں:

﴿فَقَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ مَا نَرٰكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثۡلَنَا وَ مَا

نَرٰكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ وَ مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ٥﴾ (هود: 27)

چوہدری اور سردار کہتے ہیں تم بھی ہمارے جیسے انسان ہو، تم بھی بشر ہو، ہم جیسے انسان ہو، اور یہ بات بھی ہے کہ کلمہ پڑھنے والے بے وقوف بندے ہیں، کام کرنے والے لوگ بے وقوف کلمہ پڑھ رہے ہیں، اور ہم پر تم کو کوئی فوقیت نہیں، ہم تمہیں سچا نہیں مانتے، تم جھوٹے ہو۔ جب اللہ پاک نے نوح علیہ السلام کو بھیجا بعض نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چالیس سال بعد نبوت دی، بعض نے ۵۰ سال لکھا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ ۹۵۰ سال نوح علیہ السلام نے وعظ کی۔ اور کیسے کی؟ قرآن بتا رہا ہے۔ جناب نوح علیہ السلام فرماتے ہیں: ﴿اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا٥﴾ نوح علیہ السلام نے دن کو بھی اور رات کو بھی وعظ کی۔ اکیلے اکیلے اور اکٹھے لوگوں کو بھی وعظ کی، سارے لوگوں کو وعظ کی ﴿فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا٥﴾ جناب نوح علیہ السلام فرماتے ہیں یا اللہ میں جیسے جیسے وعظ کرتا ہوں یہ بھاگ رہے ہیں، نبی سے زیادہ کون پرہیز گار ہو سکتا ہے؟ اور نبی بھی وہ جو عبداً شکوراً ہے اور وہ نبی کہ قیامت تک اس کے بعد جتنے نبی آئے اللہ نے نوح علیہ السلام کی لڑی سے پیدا فرمائے۔ اور نوح علیہ السلام جب بازار میں آتے اس قوم کے سردار اور چوہدری نوح علیہ السلام کو دیکھ کر منہ پر کپڑا ڈال لیتے۔ کہتے ہیں (معاذ اللّٰہ) نوح علیہ السلام کی شکل ہی ہمیں منحوس نظر آتی ہے (استغفر اللّٰہ) اور اینٹیں مارتے۔ جناب نوح علیہ السلام زخموں سے چور ہو جاتے، جناب نوح علیہ السلام کے گلے میں کپڑا ڈال کر دبا دیتے، اور مار کر پھینکتے، لیکن اللہ کے نبی بچ جاتے اور پھر وعظ کرتے، اللہ کے کام دیکھو ۹۵۰ سال وعظ کی۔ اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے صرف ۶۳ سال دیئے۔ اُدھر ساڑھے نو سو سال اور صرف ۷۲ لوگ مسلمان ہوئے۔ کئی لوگوں نے لکھا ہے کہ صرف ۷ بندے مسلمان ہوئے۔ بعض نے لکھا ہے ۱۰ بندے مسلمان ہوئے۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جناب نوح علیہ السلام کی وعظ پر صرف ۷۲ یا ۸۰ بندے مسلمان ہوئے۔ مرد اور عورتیں اور اب کیا کہیں کہ نوح علیہ السلام کی زبان میں اثر نہیں تھا (معاذ اللّٰہ) اور دیکھو جناب نوح علیہ السلام کا بیٹا مسلمان نہیں

ہوا، بیوی پر کچھ اثر نہیں ہوا۔ قرآن نے بیان کیا ہے جناب نوح علیہ السلام کے بارے میں ﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوحٍ وَّامْرَاَتَ لُوطٍ﴾ جناب نوح علیہ السلام کی بیوی اور جناب لوط علیہ السلام کی بیوی نے بھی کلمہ نہیں پڑھا۔ یہ اللہ کے اختیار میں ہے، بیویاں نبیوں کی ہیں اور کلمہ نصیب نہیں ہوا، مولانا نے لکھا ہے:

دو بھرا نے ماں پیو جائے
مشرک اِک مواحد آ
اِک مندا کئی خداواں نوں
اِک آکھے اللہ واحد آ
اِک بزدل تے ڈرپوک بڑا
اِک غازی تے مجاہد آ
اِک رند پنے وچ گھتا اے
اِک زہد پورے وچ زاہد آ
اِک بدعتاں تے مرجاندے نے
اِک سنتاں اُتوں کٹے نے
ہے اکو ای ول انگوراں دی
کجھ کھٹے نے کجھ مِٹھے نے
کِتے ویل نیں ملدا بدیاں توں
کِتے نیکیاں کردے تھکدے نئیں
کِتے کجھ نئیں کردے کمبدے نے
کِتے کردے نے پر چکدے نئیں
کِتے شکر زبانی مشکل اے
کِتے سجدے پے او اکدے نئیں

کِتے مال پرایا چھڈ دے نئیں
کِتے مال پرایا تکدے نئیں
کِتے سچے سرے نئیں آوندے نے
کِتے جھوٹے پاندے رٹے نے
ہے اکو ای ول انگوراں دی
کجھ مِٹھے نے کجھ کھٹے نے

ایک باپ کی اولاد ہے ایک مشرک اور دوسرا کلمہ گو ہے، ایک نمازی اور دوسرا بے نماز، میاں نمازی اور بیوی بے نماز، بیگم نماز پڑھے تو خاوند نے کبھی مسجد نہیں دیکھی، باپ نبی اور بیٹا کافر ہے، اور اگر بیٹا نبی تو باپ مشرک ہے۔ اللہ بتا رہے ہیں میں جیسے چاہوں کرسکتا ہوں، بیوی کو کلمہ نصیب نہیں بلکہ بیوی خاوند کو کہتی ہے نوح علیہ السلام کو کہتی ہے (معاذ اللّٰہ) تو پاگل ہے۔

جناب نوح علیہ السلام کی بیوی نے اطاعت اور فرمانبرداری نہیں کی، جناب نوح علیہ السلام تنگ آ گئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے نبی نوح علیہ السلام پریشان نہ ہو، جنھوں نے ایمان لانا تھا لے آئے ہیں، اب اپنی قوم سے امید نہ رکھو کہ کوئی اور بھی کلمہ پڑھے گا، یا اللہ پھر میں کیا کروں؟ میں نے ۹۵۰ سال وعظ کی ہے اور قیامت والے دن یہ قوم کہے گی یا اللہ نوح علیہ السلام نے ہمیں ایک دن بھی وعظ نہیں کی۔ جناب نوح علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ تمہارا کوئی گواہ ہے؟ جناب نوح علیہ السلام فرمائیں گے یا اللہ اپنے محبوب کی امت سے پوچھ لیں۔ اللہ تعالیٰ پھر ہم سے پوچھیں گے کہ نوح علیہ السلام نے وعظ کی ہے؟ ہم ہاں کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم تو ہزاروں سال بعد آئے ہو؟ تو مومن کہیں گے یا اللہ ہم نے تمہارے قرآن میں پڑھا ہے کہ نوح علیہ السلام نے ۹۵۰ سال وعظ کی ہے۔ اب نبی نے بد دعا کر دی کہتے ہیں ﴿ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴾ یا اللہ ان کافروں کا بیج مار دو ان کا کوئی گھر نہ بچے۔ جناب نوح علیہ السلام نے بد دعا کر دی۔ اللہ پاک نے فرمایا اے میرے نبی نوح علیہ السلام یا اللہ کیا حکم ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اب اس طرح کرو، اب کشتی بنانی شروع کر دو۔ جناب نوح علیہ السلام کو

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا وَ لَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ۝﴾ (هود: 37)

کشتی بناؤ اور پھر میری وحی کا انتظار کرو، انبوس ایک درخت ہوتا ہے اس کی لکڑی بڑی قیمتی ہوتی ہے۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب مسجد نبوی ﷺ بنی تو ہندوستان سے اپنے پیسوں سے لکڑی منگوا کر اسی درخت کی بنوائی، مستریوں کی مزدوری بھی خود ادا کی۔ جناب نوح علیہ السلام کو حکم ملا کہ کشتی بناؤ۔

مفسرین رحمۃ اللہ علیہم نے بڑے اقوال نقل کیے ہیں کہتے ہیں پہلے انہوں نے انبوس کا درخت بویا پھر درخت اُگا کئی سال لگ گئے پھر انہوں نے کاٹ کر پھینکا پھر اس کے تختے بنائے اور کشتی بنانی شروع کر دی۔ یا اللہ میں کشتی کیسے بناؤں؟ میں کون سا ترکھان ہوں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم بناؤ میں دیکھتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا تم طریقہ بتاؤ، میرا نوح علیہ السلام کشتی بنا رہا ہے، کام تو سارے اُس اللہ نے خود کرنے ہیں، مرضی تو اس اللہ کی چلتی ہے، کئی لوگ کہتے ہیں اگر آدم علیہ السلام دانہ نہ کھاتے تو جنت میں رہتے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے زمین کے لیے بنایا تھا دانہ کیسے نہ کھاتا؟ موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں اگر مجھے بابا جی ملے تو میں بات کروں گا کہ ہمیں مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ تو پھر موسیٰ علیہ السلام اور بابا جی آدم علیہ السلام کی ملاقات ہوگئی، موسیٰ علیہ السلام پوچھتے ہیں حضرت جی آپ وہی ہیں جس نے دانہ کھا کر ہمیں مصیبت میں ڈالا ہے بعض کہتے ہیں موسیٰ علیہ السلام کو جناب آدم علیہ السلام نے فرمایا تم نے قتل کیوں کیا تھا؟ یعنی میرے بھائیو جو بھی کام ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہی ہوتا ہے۔

جناب نوح علیہ السلام کو حکم ہوگیا ﴿وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا﴾ کشتی بناؤ، جناب نوح علیہ السلام نے آری لے لی، میں نے پڑھا ہے وہ جہاں آری مارتے وہیں لگتی، نشانہ خطا نہیں جاتا تھا۔ نوح علیہ السلام کشتی بنا رہے تھے جبرائیل علیہ السلام نگرانی کر رہے تھے اور اللہ دیکھ رہا تھا۔ قرآن کہتا ہے ﴿بِاَعْيُنِنَا﴾ جناب نوح علیہ السلام نے ہماری آنکھوں کے سامنے کشتی تیار کی۔ جناب کشتی

ایسی تیار ہوئی اس کی لمبائی کتنی تھی؟ بعض نے لکھا ہے تین سو ہاتھ لمبی تھی، بعض نے لکھا ہے ۶۰ ہاتھ لمبی تھی، اور تیس ہاتھ اونچی تھی، نبی نے تین حصے بنائے، ایک حصہ میں جانور، درندے، چرندے اور دوسرے میں انسان اور اوپر والا جانوروں کے لیے، اوپر سے بھی کشتی کی چھت تھی، تینوں حصوں میں ایک دروازہ تھا۔

نبی نوح علیہ السلام کشتی بنا رہے ہیں قرآن کہتا ہے یہ چوہدری اور سردار پاس سے گزر رہے ہیں۔ کہتے ہیں ﴿ وَ يَصْنَعُ الْفُلْكَ وَ كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ﴾ جناب نوح علیہ السلام کشتی بناتے پاس سے چوہدری سردار گزرتے اور نوح علیہ السلام نبی کو مذاق کرتے کہ حضرت جی کشتی ریت میں چلانی ہے؟ پانی تو مویشیوں کو پلانے کو نہیں ملتا، اور آپ اتنی بڑی کشتی کہاں چلاؤ گے؟ اللہ کے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں ﴿قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ ﴾ آج تم مذاق کر رہے ہو ایک وقت آئے گا ہم تمہیں مذاق کریں گے۔ آج تم مذاق کرلو۔ اللہ پاک نے فرمایا! اے میرے نبی نوح علیہ السلام کشتی تیار کرلو۔ اللہ کے نبی ۴۰ سال کشتی تیار کرتے رہے، کشتی بن گئی قوم کے مذاق اور تکلیفیں برداشت کیں۔

اللہ پاک نے فرمایا! اے میرے نبی نوح علیہ السلام اب سن لو ﴿حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ﴾ اب میرے حکم کا انتظار کرو تم نے اپنی قوم کے لیے بددعا کی ہے یا اللہ آپ کے حکم کا کیسے پتہ چلے گا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن تندروں سے آگ نکلتی ہے ان سے پانی نکلے گا یا اللہ پھر کیا کروں؟ ﴿ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب پانی نکلنا شروع ہو جائے پھر تم اپنی کشتی میں ہر قسم کا جوڑا بٹھا لینا ﴿وَ اَهْلَكَ﴾ اور اپنے گھر والوں کو بھی بٹھا لینا ﴿اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مگر تمہارے اہل سے بھی کچھ لوگ تمہاری کشتی میں بیٹھنے پر آمادہ نہیں ہوں گے۔ کون نہیں بیٹھے گا؟ تمہاری بیوی اور بیٹے نے نہیں بیٹھنا، یہ مشرک ہیں، بندر، ہاتھی، سور، تمہاری کشتی میں بیٹھ سکتے ہیں لیکن تمہارا بیٹا اور بیوی مشرک ہے وہ نہیں بیٹھیں گے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ توحید کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین! بابا جی بلھے شاہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

علم پڑھیاں کدی اشراف نئیں ہوندے
جیہڑے ہوون اصل کمینے
تے پیتل توں کدی سونا نئیں بندا
پاویں جڑیے لعل نگینے
تے شوم توں کدی نئیں صدقہ ہوندا
پاویں ہوون لکھ خزینے
تے بلھیا باجھ توحید نجات نئیں ہونی
پاویں مریے وچ مدینے

کشتی تیار ہوگئی آسمان سے بارش شروع ہوگئی، زمین سے پانی نکلنا شروع ہوگیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنی کشتی میں ہر چیز کا جوڑا بٹھالو۔ مفسرین رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہے سب سے پہلے کیڑا بھاگ کر کشتی میں بیٹھا، ہر چیز کا جوڑا ہے اور سب سے آخر میں گدھا بیٹھا۔ جناب نوح علیہ السلام گدھے کو فرماتے ہیں کشتی میں چڑھ شیطان نے بھاگ کر دم پکڑ لی۔ نوح علیہ السلام گدھے کو فرماتے ہیں کشتی میں چڑھو اور گدھے سے چڑھا نہیں جا رہا، آخر تنگ آ کر کہتے ہیں چڑھ جاؤ چاہے تمہارے ساتھ شیطان ہی کیوں نہ ہو؟ اور شیطان بھی چڑھ گیا۔ اور پانی کتنا آیا؟ زیادہ بارش ہو تو لوگ اذان دینے لگتے ہیں حالانکہ مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن لوگ اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرتے ہیں اور اگر بارش نہ ہو تو لوگوں کا اتنا انصاف ہے کہ دلیے کی دیگ پکاتے ہیں۔ ہر طرف پانی ہی پانی ہے بچنا کس نے تھا؟ اتنا تو پانی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے بچانا ہوتا تو اس عورت اور اس کے بچے کو بچاتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کس عورت کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت اپنے بچے کو لے کر پہاڑی پر چڑھ گئی، پانی اتنا تھا کہ پہاڑی پر بھی چڑھ گیا۔ جب اس کے گھٹنوں پر آیا تو ماں نے بچہ اونچا کر دیا، کمر تک آیا اور اونچا کر دیا، گردن تک آیا اور اوپر کر لیا، ماں پہلے اور بچہ بعد میں ڈوبا، فرمایا! اگر اللہ کو کسی پر رحم آنا ہوتا تو اس بچے اور عورت پر آتا۔ پانی آیا اللہ کا عذاب آیا، جناب نوح علیہ السلام کشتی میں بیٹھ گئے

کہتے ہیں کشتی میں سوار ہو جاؤ اور پڑھو ﴿ وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ اللہ کا نام لے کر کشتی چل پڑی، اس کا چلنا بھی اللہ کے نام سے، اس کا رکنا بھی اللہ کے نام سے اور ٹھہرنا بھی اللہ کے نام سے کیونکہ اللہ بڑا غفور رحیم ہے اور جب کشتی چلی۔ حافظ لکھوی رحمہ اللہ بڑی پیاری بات لکھتے ہیں۔ رجب کی ۱۰ تاریخ تھی جب طوفان آیا، پانی کا سیلاب تھا، کشتی کہاں سے کہاں گئی؟ فرماتے ہیں:

دسویں ماہ رجب دی کشتی
تے چڑھیا نوح علیہ السلام پیارا
تے ماہ محرم روزہ شورے
ساتھ اتاریا سارا

محرم تک کشتی پانی میں چلتی رہی۔ اور کہاں گئی؟ عراق کے شہر بابل سے کشتی چلی اور کہاں گئی؟

جاں کشتی چڑھے تے اول کشتی
کعبے دے ول آئی
کعبے گرد طواف کیتے ست
اگے پھر سدائی

پہلے کشتی نے کعبۃ اللہ کے طواف کیے۔ مؤرخین نے لکھا ہے جناب نوح علیہ السلام کی کشتی چالیس دن بیت اللہ کا طواف کرتی ہے۔ اور جب پانی وہاں پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟

تے کعبہ اوتاں اُٹھایا اللہ
تے غرقوں آپ بچایا
تے جاں روزہ شورے نوح لتھا
پھر رب دا شکر بجایا

دس محرم تک کشتی تیرتی رہی۔ رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذی قعد، ذوالحج اور پھر

محرم یعنی کہ چھ، سات ماہ نوح علیہ السلام کی کشتی پانی پر تیرتی رہی۔ جب پانی آیا نوح علیہ السلام کا بیٹا جس کا نام کنعان تھا۔ کنعان زیادہ ننھیال رہتا اور ماں کی عقل لیتا تھا، ماں اپنے بھائیوں کا زیادہ خیال کرتی، بیٹا بھی مشرک ماں کے پیچھے ہے، جب طوفان آیا جناب نوح علیہ السلام اپنے بیٹے کو آواز دیتے ہیں یٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا بیٹا طوفان آرہا ہے آجاؤ میرے ساتھ۔ بیٹا کہتا ہے سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ابو جی کتنا پانی آنا ہے، میں پہاڑی پر چڑھ جاؤں گا تمہاری کشتی میں نہیں بیٹھنا اور جان بچالوں گا۔ باپ کہتا ہے ﴿لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ﴾ آج دل سے یہ بات نکال دو آج اللہ کے عذاب سے کوئی نہیں بچ سکے گا۔ ابھی کشتی وہیں ہے اور بیٹا پہاڑی پر چڑھ گیا اور جب پانی پہاڑی پر آیا باپ نے کشتی نزدیک کردی ابھی بھی آجاؤ۔ وہ نالائق کہتا ہے میں نے سوار نہیں ہونا۔ بیٹا پہاڑی پر چڑھا دو چار غوطے آئے تو ڈوبنے لگا اور باپ کا دل نرم ہوگیا اور اللہ کی عدالت میں اپیل کردی ﴿اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ﴾ یا اللہ تمہارا وعدہ تھا کہ میں تمہارے گھر والوں کو بچا لوں گا۔ اب میرا بیٹا ڈوب رہا ہے اس کو کیوں نہیں بچا رہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ﴾ یہ تمہارا بیٹا نہیں ہے کیونکہ اس کے کام اچھے نہیں جو اچھے کام نہ کرے میں نبی کی آل سے نکال دیتا ہوں۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کی بیوی مشرکہ تو ہوسکتی ہے لیکن زانیہ نہیں ہوسکتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے۔

جناب نوح علیہ السلام کا حقیقی بیٹا تھا لیکن اس کے کام اچھے نہ تھے۔ اللہ نے اُسے نوح علیہ السلام کی آل سے نکال دیا، آخر بیٹا تھا، نبی علیہ السلام کہتا ہے یا اللہ پھر بھی میرا بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾

اب تو کہہ دیا کہ اس کو بچالو ﴿اِنِّیْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ﴾ اب تو کہہ لیا ہے اگر دوبارہ کہا تو میں انبیاء علیہم السلام کی لسٹ سے تیرا نام ہی خارج کردوں گا۔ نالائق بیٹے نے باپ کو ڈانٹ پڑوا دی۔ اللہ اولاد دے تو نیک دے۔ جناب نوح علیہ السلام نے بیٹا آنکھوں

کے سامنے ڈوبتا دیکھا اور برداشت کیا۔ اب نبی کی کشتی جا رہی ہے اور پڑھ رہی ہے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِيهَا وَ مُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ o﴾ اللہ کو اتنا غصہ آیا کہ پہاڑوں سے ۸۰، ۸۰ میل اونچا پانی کر دیا، جب قوم گناہوں میں آ جائے، شرک کرے اللہ کی بغاوتیں کرے اللہ تعالیٰ کو غصہ آ جاتا ہے، اتنا پانی برسا کہ پہاڑوں سے پانی، زمین سے پانی، تندروں سے پانی، ہر طرف پانی ہی پانی تھا۔ ساری قوم تباہ ہوگئی، صرف وہ لوگ بچے جو جناب نوح علیہ السلام کے ساتھ تھے۔

مفسرین رحمۃ اللہ علیہم نے بڑے اقوال نقل کیے ہیں، لوگوں نے کہا شیر کشتی میں بیٹھا تو باقی جانور کیسے بیٹھیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں شیر کو بخار چڑھا دیتا ہوں وہ سویا رہے گا، پھر چوہے تھے جو چوہوں کا کام ہے اللہ نے فرمایا! نوح علیہ السلام شیر کے ماتھے کو ہاتھ لگاؤ شیر نے چھینک ماری تو اس سے اللہ نے بلیاں پیدا کیں اور چوہوں کا کام تمام ہوگیا۔ یہ مفسرین رحمۃ اللہ علیہم نے اقوال نقل کیے ہیں۔ نوح علیہ السلام کشتی میں محفوظ ہیں جیسے جیسے پانی اونچا جا رہا ہے کشتی بھی اونچی جا رہی ہے۔ محرم کی ۱۰ آئی اور کشتی ایک جودی پہاڑ پر آ کر رُک گئی۔ اللہ پاک نے فرمایا ﴿وَ قِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَ يٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ﴾ جب ساری قوم ڈوب گئی اور کوئی نہ بچا۔ اللہ پاک نے آسمان کو حکم دیا پانی روک دے اور زمین کو حکم فرمایا پانی خشک کر دو، زمین نے پانی خشک کر دیا۔ جناب نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر رُکی، صرف یہ پہاڑ بچا باقی سارے ڈوب گئے۔ یہ پہاڑ اپنی عاجزی اور انکساری کی وجہ سے بچ گیا۔ جناب نوح علیہ السلام نے کوّے کو فرمایا جاؤ پتہ کرو پانی خشک ہوگیا ہے یا نہیں۔ اب کوّا گیا اس نے ایک مردار دیکھا اور اس کے دھیان لگ گیا۔ نوح علیہ السلام انتظار میں ہیں پھر کبوتر کو بھیجا یہ جا کر زیتون کے درخت سے پتہ توڑ کر لایا اور اپنے پنجے مٹی سے بھر لایا۔ نوح علیہ السلام سمجھ گئے پانی خشک ہوگیا ہے۔

مفسرین رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہے نوح علیہ السلام نے کبوتر کے گلے کو بل دیا جو کالا نشان ہے وہ پڑ گیا۔ نوح علیہ السلام نے کبوتر کے حق میں دعا اور کوّے کے حق میں بد دعا کی۔ جناب نوح علیہ السلام نے جودی پہاڑ سے اُتر کر بستی قائم کی جس کا نام ثمانین یعنی کہ ۸۰ لوگوں نے بستی تعمیر کی۔ جناب

نوح علیہ السلام کی ساری قوم رات سوئی اور صبح اُٹھی تو سب کی زبان مختلف تھی۔ یعنی کہ کوئی عربی، کوئی فارسی کوئی پنجابی بولے۔ جناب نوح علیہ السلام سب کی زبان سمجھ جاتے پھر سب کو سمجھاتے۔ اللہ پاک نے اس کے بعد نوح علیہ السلام کے تین بیٹوں حام، سام اور یافث ان سے پوری کائنات پیدا فرمائی۔

یافث کی اولاد سے یاجوج ماجوج کی قوم ہے اور حام، سام کی اولاد سے عربی اور سارے دوسرے ملکوں والے ہیں تو جناب نوح علیہ السلام ۹۵۰ سال وعظ کر کے گئے اور صرف ۸۰ لوگوں نے کلمہ پڑھا اور اللہ سے نوح علیہ السلام اتنا ڈرتے تھے کہ نوح علیہ السلام کے رونے کی وجہ سے نام بھی نوح علیہ السلام رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ڈر نصیب فرمائے اور اپنے عذابوں سے محفوظ رکھے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



جناب صالح علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

﴿وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ o وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ o﴾ (الاعراف: 73تا74)

ہم نے ثمودیوں کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ جناب صالح علیہ السلام نے فرمایا! اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمہارا کوئی الہٰ نہیں کوئی مشکل کشا، حاجت روا نہیں تمہارے پاس اللہ پاک کی نشانیاں آ چکی ہیں، اللہ پاک کی اونٹنی تمہارے لیے نشانی ہے، اس کو اللہ کی زمین میں کھلا پھرنے دو، اسے کچھ نہ کہنا ورنہ تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہو جائے گا، اور یاد کرو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عاد کے بعد زمین پر خلیفہ بنا دیا ہے۔ اور تم لوگوں کو زمین میں جگہ دی تم نے پہاڑ تراش تراش کر اپنے محل بنا لیے اور اللہ پاک کی نعمتوں کو یاد کرو۔ اللہ کی زمین میں فساد کرنے والے نہ بنو۔

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے، بے شمار ان گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

دوستو، بزرگو! آج کے خطبہ جمعہ میں سورۃ الاعراف کی چند آیات پڑھی ہیں، اللہ تعالیٰ

سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو اللہ پاک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آج انشاء اللہ، اللہ مالک کی توفیق سے ثمودیوں کا تذکرہ کیا جائے گا، جناب نوح علیہ السلام کے بیٹوں میں سے ایک بیٹے کا نام سام تھا۔ اللہ پاک نے اس کی لڑی سے ثمود پیدا کیا۔ جس کی لڑی سے ایک قوم پیدا ہوئی جس پر اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ نبی تو سارے ہی نیک ہوتے ہیں لیکن ان کا نام بھی نیک ہے اور وہ خود بھی نیک تھے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے:

﴿وَ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا﴾ (الاعراف:73)

جناب صالح علیہ السلام کی قوم بگڑ گئی، بتوں کی پوجا کرنے لگی، زمین میں فساد کرنے لگے، اللہ پاک نے ان کی راہنمائی اور ان کو سمجھانے کے لیے جناب صالح علیہ السلام کا انتخاب کیا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے ثمودیوں کو سمجھانے کے لیے صالح علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ ثمودی بڑے طاقتور اور مضبوط قوم تھی۔ انہوں نے سردیوں کے لیے الگ مکان بنائے تھے جو پہاڑوں کو تراش تراش کر تعمیر کئے گئے تھے اور گرمیوں کے لیے زمین میں محلات بنائے تھے۔ ان کا نظریہ تھا یہاں زمین پر ہمیشہ رہنا ہے۔ موت نہیں آنی اور نہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش ہونا ہے۔ وہ کتوں کی پوجا کرتے تھے، ان کو سمجھانے کے لیے صالح علیہ السلام تشریف لائے۔ اور پہلی وعظ کیا کی ہے جناب صالح علیہ السلام کیا فرماتے ہیں ﴿یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ﴾ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں کوئی معبود نہیں، کوئی مشکل کشاء، حاجت روا نہیں اس کی پوجا کرو اس سے اولاد مانگو، اس کے سامنے عاجزی انکساری کرو ﴿قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ اور تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیلیں اور نشانیاں آ چکی ہیں وہ نشانیاں کیا تھیں؟ جناب صالح علیہ السلام کی قوم کا میلہ تھا، سالانہ تہوار تھا، جناب صالح علیہ السلام کو ان کی قوم کہتی ہے صالح ہم اپنے بتوں کو لے کر میلے پر جا رہے ہیں آؤ تم بھی چلو۔ تم اپنے رب سے دعا کرنا ہم اپنے بتوں سے دعا کریں گے جس کی دعا قبول ہوگئی اس کے دین میں داخل ہو

جائیں گے۔ ہم اپنے بتوں سے دعا کریں گے اگر قبول ہوگئی تو تم ہمارے بتوں کو مان لینا اور اگر ہماری دعا قبول نہ ہوئی تو تم اپنے رب سے دعا کرنا اگر قبول ہوئی تو ہم تمہارے دین میں داخل ہو جائیں گے۔

جناب صالح علیہ السلام اپنی قوم کو سمجھانے کے لیے میلے پر چلے گئے، ویسے تو انبیاء علیہم السلام کا اور نیک لوگوں کا میلوں میں کوئی کام نہیں۔ جناب ابراہیم علیہ السلام نے (صحیح بخاری میں لکھا ہے) میلے پر جانا پسند نہیں کیا اور بہانہ بنا کر فرمایا میں نے میلے پر نہیں جانا ہمارے مسلمان تو بڑے شوق سے میلے میں جاتے ہیں کہ وہاں بڑی بہار ہوگی۔ جناب صالح علیہ السلام قوم کو سمجھانے کے لیے میلے پر چلے گئے۔ انہوں نے بت رکھے ہیں یہ بتوں سے مانگتے ہیں لیکن بت کوئی چیز نہیں دیتے وہ نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں اور نہ دعائیں قبول کر سکتے ہیں۔ ایک اللہ کے بندے کو ۶۰ سال بیت گئے کیا وظیفہ کر رہا ہے کہتا ہے یَا صَنَمُ ، یَا صَنَمُ اے بت میری بات سنو، میری پکار سنو یَا صَنَمُ ، یَا صَنَمُ۔ ۶۰ سال پکارتا رہا، ایک دن بھی آواز نہ آئی ایک دن بھول کر زبان سے نکل جاتا ہے، یَا صَمَدُ یَا صَمَدُ اس کا مطلب ہے اے اللہ بے پرواہ آواز آئی لَبَّیْکَ عَبْدِیْ میرے بندے بتاؤ کیا چاہتے ہو؟ کہتا ہے اسے پوجتے، اسے پکارتے ۶۰ سال بیت گئے ہیں ایک دن بھی آواز نہیں آئی اور ایک دفعہ بھول کر منہ سے نکل گیا ہے یَا صَمَدُ تو آوازیں آنی شروع ہوگئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر اب میں تمہاری آواز پر لَبَّیْکَ نہ کہتا تو میرا اور اس پتھر کا فرق کیا تھا؟ جب بھی اُسے بلاؤ تب ہی سنتا ہے۔ دعا قبول کرے یا نہ کرے آواز ضرور سنتا ہے۔ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ ہے۔ ان پتھروں سے جواب نہیں آیا۔ ان سرداروں نے کہا اب تم اپنے رب کو پکارو، صالح علیہ السلام نے فرمایا کیا پکاروں؟ وہ سردار کہتے ہیں یہ جو پتھر کی چٹان ہے۔ اس پتھر کی چٹان پر ان کا میلہ لگتا تھا وہ چوہدری اور سردار کہتا ہے تم اپنے رب سے کہو اس میں سے ایک پلی ہوئی اونٹنی دس ماہ کی ہو، اور حاملہ ہو، اس میں سے نکلے، بہت پیاری ہو، اور دودھ بھی دے، اگر وہ نکل آئے تو تمہیں ہم اپنا نبی تسلیم کرلیں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ہو سکتا ہے۔

سنن ابی داؤد میں لکھا ہے میرے نبی ﷺ کا ایک صحابی رضی اللہ عنہ جنگل میں بیٹھا ہے اور جیب خالی تھی۔ اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کی ظاہر جیبیں خالی اور دل ایمان سے منور ہوتے تھے۔ ان کو یقین تھا کہ جس رب نے پیدا کیا ہے وہ روزی بھی ضرور دیتا ہے۔ جنگل میں بیٹھا کہتا ہے یا اللہ جیب خالی ہے اور پاس ایک چوہے کا بل تھا، یہ صحابی رضی اللہ عنہ دیکھ رہا ہے، بل میں سے ایک موٹا چوہا نکلا اور چوہے کے منہ سے سونے کا دینار نکلا جو اس نے لاکر صحابی رسول کے گھٹنے کے پاس رکھ دیا۔ صحابی بڑے غور سے دیکھ رہا ہے یہ بھاگ کر سوراخ (بل) میں گیا ایک اور دینار لے آیا۔ پھر گیا ایک اور لے آیا۔ صحابی رضی اللہ عنہ دیکھ رہا ہے۔ ۱۸ دینار چوہا لایا، ۱۷ دینار لاکر اٹھارہواں لایا وہ سرخ رنگ کے رومال میں بندھا تھا۔ لاکر رکھ دیا اور دم ہلاتا واپس چلا گیا۔ اٹھارہ دینار ہوں تو سات تولے سونا بن جاتا ہے۔ یہ صحابی رضی اللہ عنہ تھا اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم جیسا ایمان نصیب فرمائے۔ آمین! دینار ہاتھ میں پکڑے ہے گھر نہیں گیا، بازار نہیں گیا، یہ دینار پکڑ کر میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس چلا گیا جا کر کہتا ہے پیارے نبی یہ چوہے کے بل سے اٹھارہ دینار ملے ہیں، یہ میرے لیے جائز ہیں یا نہیں۔ یہ میرے لیے حلال ہیں یا حرام؟ نبی ﷺ فرماتے ہیں یہ دینار چوہے نے نکالے ہیں یا تم نے؟ کہتا ہے پیارے نبی ﷺ جی میں نے ہاتھ بھی نہیں لگایا سب کچھ اسی نے کیا ہے۔

ہر چیز تے قادر قدیر ہیں تو
جو چاہیں سوکر کے وکھا دینا ایں
پانی اتے زمین کھلار دیناں ایں
تھماں باج آسمان ٹکا دیناں ایں
کرن لئی آرام توں بندیاں دے
دن ختم کرکے رات پا دینا ایں
ایسے طرح ضرورت دے تحت مڑ کے
توں رات چوں دن چڑھا دیناں ایں

ہوئے اُو جو تینوں منظور ہووے
ٹکڑے ماڑیاں کولوں مروا دیناں ایں
کتے پتر دے منہ نوں کوئی ترسدا اے
توں بیٹیاں ای بیٹیاں چا دیناں ایں
کتے بٹی دا چا کوئی رکھدا اے
توں منڈیاں دی میٹر پا دیناں ایں
یوسف تائیں یعقوب توں جدا کرکے
چالیس سال تک چیتا بُھلا دینا ایں
اَج موسیٰ نوں ماں توں جدا کیتا
کل دونواں دا میل کروا دیناں ایں
مولا تیری تعریف تاں مکنی نئیں
میں اپنی گل ای مکا دینا ایں

صحابی رضی اللہ عنہ کہتا ہے محبوب جی میں نے نہیں نکالے یہ صحابی آپ ﷺ سے کہتا ہے آقا کچھ بیت المال میں رکھنے ہیں تو رکھ لیں اور باقی مجھے اجازت دیں میں استعمال کرلوں۔ اِسے پتہ تھا کہ اگر نبی ﷺ کی اجازت کے بغیر کھائے تو کہیں حرام نہ بن جائیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں ہم لوگوں کو تمہارے دیناروں کی ضرورت نہیں تم دینار لے جاؤ۔ میں محمد ﷺ برکت کی دعا فرما دوں گا۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی یا اللہ میرے صحابی کے دیناروں میں برکت فرما دے۔ اور پھر کتنی برکت ہوئی۔ غالباً ابن ماجہ میں لکھا ہے اس صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا میں جب تک زندہ رہا وہ دینار خرچ کرتا رہا۔ لیکن دعا کی برکت کی وجہ سے وہ دینار ختم نہیں ہوئے۔

صالح علیہ السلام کی قوم کہتی ہے اگر آپ نبی ہیں تو اس چٹان سے اونٹنی نکلے۔ صالح علیہ السلام کہتے ہیں اچھا تم لوگوں کا یہ مطالبہ ہے۔ انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی، یہ مانگنے کا طریقہ ہے پہلے بندہ اللہ کو کہے یا اللہ آپ پاک ہو، سارے جہاں کے داتا ہو، ہم فقیر ہیں، اور منگتے ہیں،

آپ جیسے سخی کے دروازے سے اگر کوئی مڑ جائے تو بات نہیں بنتی، ایک آدمی نے حج کے موقع پر اللہ سے کہا، یا اللہ آج تک میرے دروازے پر جو بھی آیا میں نے اُسے خالی واپس نہیں بھیجا اب آپ مجھے واپس نہ بھیجنا، مانگنے کا انداز ہے۔

جناب صالح علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھی اور رونے والا منہ بنا لیا، جیسے بچہ ماں سے مانگتا ہے، پہلے ویسے مانگتا ہے، کہ ابو جی، امی فلاں چیز لینی ہے ماں نہ مانے تو رونے لگتا ہے، اور اگر رونے سے بات نہ بنے تو لیٹنا شروع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر تم بھی کبھی اپنا سر جھکا دو اور میں نہ مانوں تو پھر مجھے اللہ کس نے کہنا ہے۔ صالح علیہ السلام بھی دعا کر رہے ہیں، کہتے ہیں یا اللہ معجزہ دیکھا دیں، اللہ جی آپ کے سامنے کیا مشکل ہے آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں، پتھر کی چٹان نے حرکت کی اور اس میں سے پلی ہوئی اونٹنی نکلی، اچھی موٹی تازی ہے، دودھ بھی دیتی ہے اور دس ماہ کی حاملہ بھی ہے۔ صالح علیہ السلام اپنی قوم سے کہتے ہیں ﴿ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً ﴾ تم نے جو معجزہ کہا تھا وہ ظاہر ہو گیا ہے۔ یہ اللہ کی اونٹنی ہے ﴿فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ ﴾ اس کو چھوڑ دو کوئی اسے نہ روکے، یہ اللہ کی زمین سے جہاں سے مرضی کھائے ﴿وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ ﴾ اور کوئی اسے تکلیف نہ دے ﴿فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ اور جس نے اسے تکلیف دی اللہ تم پر عذاب نازل کرے گا۔ یہ قوم شام اور حجاز کے درمیان جگہ ہے یہ مقام حجر پر آباد تھی۔ وہاں ایک میٹھے پانی کا کنواں تھا، صالح علیہ السلام نے فرمایا ایک دن پانی اونٹنی پیئے گی اور ایک دن تم اپنے جانوروں کو پلانا اور استعمال کے لیے بھرنا ہے۔ یہ قوم کہتی ہے حضرت جس دن اونٹنی پیئے گی اس دن ہم کیا کریں گے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں اس دن تم پانی کی بجائے دودھ پینا، یہ اتنا دودھ دے گی کہ ساری بستیوں والے بھر جائیں گے لیکن اس کا دودھ ختم نہیں ہوگا، یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔

جناب صالح علیہ السلام کی اونٹنی جا کر ایک راستے سے جا کر اپنا منہ کنویں میں لٹکاتی اور سارا پانی پی جاتی، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش تھی، ایک راستے سے جاتی اور دوسرے راستے سے واپس آتی تاکہ لوگوں کو دقت نہ ہو، یہ بستی میں جا کر کھڑی ہو جاتی، صالح علیہ السلام فرماتے

جس کا دل چاہتا ہے جتنا دل چاہتا ہے دودھ پی لے، سارے برتن بھر جاتے لیکن اس کا دودھ ختم نہ ہوتا، ویسے بھی اونٹنی کے دودھ میں اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھی ہے۔

میرے بھائیو! دودھ پی کر پڑھو ﴿اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ﴾ یا اللہ آپ کی بنائی ہوئی بھینسوں کا دودھ پیا ہے۔ اللہ جی اس میں برکت فرما دو، جناب صالح علیہ السلام کی قوم سے کافی لوگ مسلمان ہوگئے۔ اونٹنی کا دودھ پئیں اُس اونٹنی سے حیوان ڈرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اونٹنی کو ایسا رعب دیا تھا اللہ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام معبد رضی اللہ عنہا کی سوکھی بکری کو ہاتھ لگا دیں تو اللہ تعالیٰ اس سے دودھ نکال دیں اور کتنی دیر دودھ دیا ایک کمزور بکری نے کتنی دیر دودھ دیا۔ کائنات کے سردار نبی ہجرت کر کے مدینہ طیبہ گئے راستے میں بھوک پیاس لگ گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ پتہ کرو ایک جھونپڑی نظر آ رہی ہے کچھ کھانے کو مل جائے تو خرید کر کھالیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ گئے تو کائنات کے سردار بھی پیچھے چلے گئے۔ کافی بڑی حویلی تھی اور ایک بوڑھی عورت بیٹھی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اماں ہم مسافر ہیں ہمیں کچھ کھلاؤ پلاؤ۔ اماں کہتی ہے ہمارے گھر کوئی چیز نہیں ہے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی طرف دیکھ کر کہتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت پیارے ہو لیکن ہماری قسمت کہ ہمارے گھر کچھ نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک سوکھی بکری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اماں اس بکری کا دودھ دھو کر پلا دو، اماں کہتی ہے اگر یہ دودھ دیتی تو یہ بھی ریوڑ کے ساتھ چرنے گئی ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

آکھیں تے چھو لیے سرکار فرماؤندی
صدقے میں جاواں چولو مائی سُناؤندی
سوہنے دی ذات ہتھ تھناں نوں لاؤندی
تے بکری نہر وانگوں دُدھ او لیر دی

میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام معبد رضی اللہ عنہا کی بکری کو نبوت والا ہاتھ لگایا تو بکری کا دودھ بہنے لگا، مؤرخین لکھتے ہیں اتنا دودھ دیا کہ گھر کے سارے برتن بھر گئے اور اتنی برکتیں پڑ گئیں۔ ابن ہشام لکھتے ہیں یہ بکری پھر اٹھارہ سال زندہ رہی اور دودھ دیتی رہی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو چلے

گئے ابو معبد آئے تو گھر سے مہک آ رہی تھی۔ کائنات کے سردار کے پسینے سے بھی تو خوشبو آتی تھی۔ لوگ ڈھونڈ لیتے تھے کہ ادھر سے محمد ﷺ گزر کر گئے ہیں، آ کر بیوی کو کہتا ہے کون آیا تھا؟ بکریاں تو میرے پاس تھیں دودھ کہاں سے آیا ہے؟ خاوند کا حق ہے کہ بیوی سے پوچھ سکتا ہے۔ خاوند کہتا ہے۔

ہوندا اے معلوم مرد کامل کوئی آیا اے
رونق تے برکت ساڈا ڈیرا سوایا اے
بیوی نے دن دا سارا حال سنایا اے
کہندا سواری لنگ گئی بدر منیر دی
جوک وسیندی ڈٹھی جگاں دے پیر دی
او بیوی نوں کہندا اوہ تے نبی غفاری سی
جس دی خاطر میں ایتھے عمر گزاری سی
روک لینی سوہنی اسواری سی
کردا زیارت سچے ہادی منیر دی
جوک وسیندی ڈٹھی جگاں دے پیر دی

جناب صالح علیہ السلام کی اونٹنی اتنا دودھ دیتی ہے کہ پوری بستی سے دودھ ختم نہیں ہوتا اور کچھ لوگوں نے ایمان نہ لایا اور کچھ بدکار عورتیں تھیں۔ امام سعدی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں جناب صالح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ اس سال جو بچہ پیدا ہوگا وہ اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دے گا۔ اس کو مار دے گا قوم جناب صالح علیہ السلام کی بات سن کر تعجب کرتی ہے کہ اونٹنی کی ٹانگیں کیوں کاٹے گا۔ قوم نے سوچا کہ بچہ پیدا ہی نہ ہونے دو، جو بچہ پیدا ہوا اُسے مار دیں۔ ۸ بچے مار دیئے، نواں بچہ پیدا ہوا تو وہ آدمی کہتا ہے کہ میں اپنا بیٹا نہیں ماروں گا وہ بچہ بڑھتا گیا حتیٰ کہ جوان ہوگیا اس بستی میں ایک جوان اور فاحشہ عورت رہتی تھی، بڑی خوبصورت تھی، اس کو پیغام بھیجتی کہ میرے پاس بہت مال و دولت ہے۔ صالح علیہ السلام کی اونٹنی جدھر جاتی ہے سب خالی

کر دیتی ہے، اس کو تم مار دو تو میں تمہارے ساتھ نکاح کرلوں گی اور سارا مال تمہارا ہوگا۔ قرآن کہتا ہے:

﴿وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ﴾ (النمل:48)

نواں یہ اور آٹھ بندے وہ جن کے بچے مرے تھے انہوں نے پروگرام بنایا کہ صالح نبی علیہ السلام نے ہمارے بچے مروائے ہیں اس کی اونٹنی کو مار دو، اس کی ٹانگیں توڑ دو، ایک اور بدمعاش عورت جس کی بیٹیاں بڑی خوبصورت تھیں ان میں ایک چوہدری کو بلا کر کہتی ہے اگر تم صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو مار دو تو میری بیٹیوں میں سے جس کو کہو گے تمہیں پیش کر دوں گی۔ انہوں نے ان عورتوں کے لالچ میں آ کر جناب صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو مارنے کے پروگرام بنا لیے۔ اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کو بتا دیا اگر انہوں نے اونٹنی کو کچھ کہا تو ان پر اللہ کا عذاب آئے گا۔ یہ بے ایمان چھپ کر بیٹھ گئے اللہ کی اونٹنی کنویں سے پانی پینے گئی یہ بے ایمان چھپ کر بیٹھ گئے۔ ان میں سے جو ایک حرام زادہ تھا، ولد الزنا تھا، وہ چٹان کی اوٹ کے پیچھے بیٹھا تھا۔ جناب صالح علیہ السلام کی اونٹنی واپس آئی تو اس نے تیر مارا، صالح نبی کی اونٹنی کی پنڈلی پر لگا، اونٹنی گر گئی، آگے آ کر اس نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں دوسرے جو چھپ کر بیٹھے تھے۔ انہوں نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی گردن اتار دی۔ جناب صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے ساتھ اس کا بچہ تھا اس نے آواز دی یہ بچہ دوڑ کر پہاڑی پر چڑھ جاتا ہے۔ یہ آدمی بچہ مارنے کے لیے پیچھے چڑھتے ہیں، لیکن اللہ مرضی والا ہے یہ جیسے جیسے پہاڑی پر چڑھتے ہیں اللہ پہاڑی کو اونچا کرتے جاتے ہیں، جناب صالح علیہ السلام کو کسی نے بتایا حضرت جی ان نو لوگوں نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دی ہیں۔ جناب صالح علیہ السلام آئے اونٹنی کو دیکھ کر روئے جا رہے ہیں پھر پوچھتے ہیں اونٹنی کا بچہ کہاں گیا ہے؟ یہ کہتے ہیں پہاڑی پر کھڑا ہے یہ بچہ صالح نبی علیہ السلام کو دیکھ کر رونے لگتا ہے، یہ تین مرتبہ روتا اور آوازیں نکالتا ہے، صالح نبی علیہ السلام کہتے ہیں اے میری قوم سن لو یہ تین دفعہ آوازیں لگاتا ہے، تین دن بعد تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ہوگا۔ اللہ اپنے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ آمین! اس امت کے لیے تو اللہ کے نبی علیہ السلام کی دعا ہے ورنہ جو یہ کرتی

ہے پتہ نہیں اللہ تعالیٰ ان کے بندر اور سور کے منہ بنا دیتا، یہ محبوب کبریا کی دعا ہے۔

جناب صالح علیہ السلام فرماتے ہیں تین دن تک عذاب آئے گا، انہوں نے پروگرام بنایا اگر ہم نے ہلاک ہونا ہی ہے تو اپنے ہاتھ سے بدلہ کیوں نہ لے لیں، یہ رات کی تاریکی میں جناب صالح علیہ السلام کے مکان کا محاصرہ کر لیتے ہیں، ان کا پروگرام ہے کہ جیسے اونٹنی کو مارا ہے صالح علیہ السلام کو بھی مار دیں۔ اللہ کے نبی علیہ السلام کو بھی مار دیں، یہ حملہ کرنے کو تیار ہیں اللہ پاک نے ان پر پتھر برسائے ان کے سر پھاڑ دیئے گئے، دن ہوا صبح ہوئی صالح علیہ السلام نے فرمایا اے میری قوم اب تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوگا، کس دن عذاب ہوگا؟ فرماتے ہیں بدھ والے دن تم پر عذاب الٰہی آئے گا۔ یہ کہتے ہیں اس کی نشانی کیا ہے؟ صالح علیہ السلام فرماتے ہیں بدھ والے دن تمہارے منہ پیلے ہو جائیں گے اس دن یہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں، چہروں پر رنگ چڑھے ہیں، کہتے ہیں دو دن باقی ہیں، اگلا دن آیا ان کے چہرے سرخ ہو گئے۔ تیسرا دن آیا ان کے منہ کالے ہو گئے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اتوار والے دن ان پر عذاب نازل کیا، یہ خوشبو لگا لیتے ہیں کہ اب ہم نے مرنا ہے۔ ان کی بدقسمتی کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیتے تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دینا تھا۔ اللہ کے عذاب کے انتظار میں ہیں۔

قرآن کہتا ہے:

﴿فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوّٰهَا۝﴾

(الشمس: 14)

کہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ﴾ (الاعراف: 77)

اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کیں، اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں، صالح نبی کو کہتے ہیں ﴿وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ لاؤ جس عذاب سے ہمیں ڈراتے ہو وہ عذاب لاؤ؟ صالح علیہ السلام کو کہتے ہیں جس عذاب کی دھمکیاں دیتے ہو وہ عذاب لاؤ ﴿فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ۝﴾ دن ہوا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو

حکم دیا زمین کانپ گئی، زلزلہ آ گیا، آسمان سے کڑک دار آواز آئی اللہ کا قرآن کہتا ہے:
سب کے کلیجے پھٹ گئے اور سارے گر گئے، تباہ و برباد ہو گئے۔ صالح علیہ السلام فرماتے ہیں:

﴿فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَ نَصَحْتُ لَكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ۝﴾ (الاعراف:79)

اے میری قوم میں نے بہت وعظ و نصیحت کی تھی لیکن تم نے میری بات نہیں مانی، جیسے بدر کے مقام پر ستر کافر مارے گئے تو اٹھا کر کنویں میں ڈالے گئے۔ آپ پاس سے گزرے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں شکست دی ہے۔ مجھے محمد (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پاس کھڑے تھے کہتے ہیں آقا کیا وہ سن رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اتنا تم نہیں سن سکے جتنا اللہ نے ان لوگوں کو سنوایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ذلیل و رسوا کرنے کے لیے میری بات سنوا دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محمد ﷺ کو عزت عطا فرمائی ہے اور تمہیں ذلیل کر دیا ہے۔ عذاب آیا اور چلا گیا۔

جناب صالح علیہ السلام سے ہزاروں سال بعد میرے مصطفیٰ ﷺ آئے میرے نبی تبوک کو جا رہے ہیں حجر نامی جگہ سے گزرے صحابہ رضی اللہ عنہم گے جا کر مکانات دیکھتے ہیں، اللہ کے پاک نبی ﷺ کو اطلاع ملی صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کے کنوؤں سے پانی پیا ہے، آٹا گوندھا ہے، اونٹوں کو پانی پلایا ہے، میرے نبی فرماتے ہیں لوگوں یہاں سے نہیں گزرنا تھا کیوں کہ اللہ پاک کا ابھی تک ان پر عذاب ہو رہا ہے، اگر گزرنا ہو تو رُو رُو کر اللہ تعالیٰ سے معافیاں مانگ کر گزرنا تھا۔ اور پانی تو پانی ہے لیکن میرے بھائیو! سن لو اس قوم پر اللہ پاک اتنا ناراض ہے کہ میرے نبی ﷺ نے فرمایا جس نے اس کنویں کے پانی سے آٹا گوندھا ہے وہ آٹا نہ کھانا، کہیں تم پر بھی اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل نہ ہو جائے، صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں اس آٹے کا کیا کریں؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں اونٹوں کو کھلا دو، اور جو ہانڈیاں ہیں، پانی بھرا ہے وہ سب گرا دو، ہزاروں سال بعد بھی ان پر اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہو رہا تھا۔ مقام حجر صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھے بہت بڑے بڑے محلات تھے، اور اللہ نے سب کی تباہیاں مچا دیں، صرف ایک بندہ بچا اس کا نام

ابو رغال تھا، یہ حرم میں تھا، کعبۃ اللہ کے سامنے تھا، اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ﴿مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا﴾ جو حرم میں داخل ہو گیا وہ امن میں داخل ہو گیا۔ یہ مکہ میں ہے، عذاب نہیں نازل ہوا، اس کے پاس سونے کی ایک چھڑی تھی، یہ جتنی دیر حرم میں رہا اسے کچھ نہیں ہوا، جیسے ہی حرم سے نکلا اللہ نے پتھر کو حکم دیا وہ اس کے سر میں لگا اور اس کے ٹکڑے ہو گئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم پتہ ہے یہ قبر کس کی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں ہم نہیں جانتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ابو رغال کی قبر ہے وہ یہاں دبایا گیا ہے، اس کے ساتھ سونے کی چھڑی دبائی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے وہ چھڑی نکال کر آپس میں تقسیم کرلی، میرے نبی، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کے میدان سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! صحابہ رضی اللہ عنہم یہ وہ جگہ ہے جہاں جناب ہود علیہ السلام اور جناب صالح علیہ السلام بھی کعبۃ اللہ کا حج کرنے کے لیے یہاں سے گزرے تھے۔ جب بھی کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور ان کے ساتھیوں کو بچالیا، اور انبیاء علیہم السلام نے مکہ جا کر کعبۃ اللہ میں پناہ لی، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے گھر کی زیارت نصیب فرمائے۔ مدینہ کی زیارت نصیب فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



جناب ادریس علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفْثِهٖ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا o وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا o اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّ مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْرَآءِيْلَ﴾

(مریم: 56تا58)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے، بے شمار اَن گنت درود و سلام سیدالاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

دوستو بزرگو سورۃ مریم کی چند آیات پڑھی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! جناب آدم علیہ السلام کے بعد ان کے جانشین جناب شیث علیہ السلام بنے اور ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے جناب ادریس علیہ السلام کو نبوت عطا فرمائی۔ ادریس علیہ السلام وہ نبی ہیں جو بہت زیادہ درس دیا کرتے تھے ان کے درس کی وجہ سے ان کا نام ادریس علیہ السلام پڑ گیا بلکہ مفسرین رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہے کہ جناب ادریس علیہ السلام ایک وقت میں ستر قوموں (جن کی الگ الگ زبانیں تھیں) پر اللہ تعالیٰ نے انھیں ملکہ عطا فرمایا تھا کہ وہ ہر قوم کے ساتھ ان کی زبان میں وعظ کرتے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اس کی قوم کی زبان میں بھیجا ہے آمنہ کے لال جناب محمد ﷺ عرب میں آئے عربی زبان لے کر آئے اللہ تعالیٰ نے اپنے مصطفیٰ ﷺ پر عربی میں قرآن نازل فرمایا اور یہ زبان جنتیوں کی ہے اور یہ ساری زبانوں کی سردار زبان ہے۔ ان شاء اللہ

اللہ کی توفیق سے جب ہم جنت میں جائیں گے وہاں عربی زبان ہوگی، سب عربی بولیں گے، ویسے بھی اللہ کا کرم ہوگا۔

جناب آدم علیہ السلام کا قد ٦٠ ہاتھ تھا، یعنی کہ نوے فٹ تھا اللہ پاک نے جب جنتیوں کو جنت دینی ہے تو باباجی کا قد عطا فرمانا ہے۔ اور ۳۳ سال کی جوانی عیسیٰ علیہ السلام کی عطا فرمانی ہے اور حسن جناب یوسف علیہ السلام کا اور میٹھی آواز داؤد علیہ السلام کی عطا فرمانی ہے عربی زبان ہوگی اور اخلاق آمنہ کے لال کا ہوگا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ نصیب فرمائے۔ آمین! اس مقام پر اللہ ذوالجلال والاکرام نے اپنے پیارے نبی کا تذکرہ فرمایا۔ جناب ادریس علیہ السلام کا تذکرہ فرمایا ہے کچھ لوگ کہتے ہیں جناب ادریس علیہ السلام جناب نوح علیہ السلام کے دادا تھے۔ کچھ لوگ اس طرف بھی گئے ہیں کہ جناب ادریس علیہ السلام اسرائیلیوں کے نبی تھے۔ بہرکیف اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر ادریس علیہ السلام کا قصہ بیان فرمایا ہے۔ فرمایا: ﴿ وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے محبوب نبی محمد ﷺ میرے ادریس نبی کا قصہ پڑھ کر دیکھو ﴿ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴾ میرا ادریس سچا نبی تھا۔ اللہ پاک فرماتے ہیں پیارے اس کی داستان یاد کر کے دیکھو کتنا قیمتی نبی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے کیا کیا عطا فرمایا تھا؟ سب سے پہلے علم النجوم اللہ تعالیٰ نے ادریس علیہ السلام کو عطا فرمایا اور ادریس وہ نبی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے کرتہ سیا تھا۔ جناب ادریس علیہ السلام درزیوں کا کام کرتے تھے۔ سوئیوں سے ٹانکے لگاتے تھے، جناب ادریس علیہ السلام جب ایک ٹانکا لگاتے اور ساتھ سبحان اللّٰہ پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ہمارے مسلمان ڈیک لگاتے ہیں، ساتھ کاروبار کیا ساتھ ہی گانے سنتے ہیں، اور انبیاء علیہم السلام کا کام کیا تھا کاروبار کرتے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے، اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہتے، بھائیو! جس کاروبار میں اللہ کا ذکر کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرماتا ہے بندہ دوکان پر بیٹھ کر سبحان اللّٰہ، الحمد للّٰہ اللہ کا ذکر کرے اللہ تعالیٰ کا کوئی ذکر کرے کلمہ پڑھے، کاروبار میں برکت پڑتی ہے اور زبان اللہ کے ذکر سے تازہ رہتی ہے، کام کرنا منع نہیں ہے کاروبار کرنا بھی عبادت ہے، رزق حلال کما کر کھانا بھی عبادت

ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! تین بندے ایسے ہیں جن کی دعا اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتے، وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اَکْلُ الْحَرَامِ" جو حرام کھاتا ہے، سود کھاتا ہے، رشوت کھاتا ہے۔ حرام کی کمائی کھانے والے کی اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں کرتے اور دوسرا بندہ کونسا ہے؟ فرمایا جو بندہ کسی کی غیبت کرتا ہے، چغل خور۔

نبی ﷺ نے فرمایا! اس کی دعا بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے اور تیسرا بندہ جس بندے کے دل میں کسی مسلمان کے بارے میں حسد اور بغض ہو۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس کی دعا بھی قبول نہیں فرماتے۔ جناب داؤد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی ہاتھ سے رزق حلال کما کر کھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے سارے نبی محنت مزدوری کر کے رزق کھانے والے اللہ تعالیٰ کے فضل تلاش کرنے والے تھے۔

جناب ادریس علیہ السلام سوئی سے ایک ٹانکا لگاتے ہیں اور ساتھ پڑھتے ہیں **سبحان اللّٰہ، سبحان اللّٰہ**، اللہ جی آپ پاک ہو، آپ پاک ہو، جب بندہ ایک دفعہ **سبحان اللّٰہ** کہتا ہے اللہ کے نبی نے فرمایا: اس کے **سبحان اللّٰہ** کہنے سے جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے، اتنا بڑا درخت کہ اگر کوئی گھڑ سوار سو سال تک گھوڑا دوڑائے تو اس کی ایک ٹہنی کی چھاؤں ختم نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین! زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یہ کلمہ اتنا پیارا ہے صحیح مسلم کی روایت ہے اللہ کے پاک نبی نے فرمایا: جو بندہ صبح کی نماز پڑھ کر اور شام کی نماز کے بعد سو دفعہ یہ کلمہ پڑھتا ہے **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ** بس اتنا کلمہ ویسے تو کلمہ اتنا ہے۔ بخاری شریف کی آخری حدیث سیّدنا ابو ہریرہ سے روایت ہے "کَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ" فرماتے ہیں دو کلمات اللہ کو بڑے پیارے ہیں وزن میں بھاری ہیں۔ اور زبان پر آسان ہیں" سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ" اور جو بندہ صبح و شام کی نماز کے بعد یہ

کلمہ سو(۱۰۰) دفعہ پڑھتا ہے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ب اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں چاہے سمندر کی جھاگ جتنے ہی ہوں۔ یہ تسبیح ہے شتوں کی خوراک ہے، وہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' پڑھتے ہیں ان کو نہ بھوک لگتی ہے ور نہ پیاس لگتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ جب دجال آئے گا تو مومنوں کی روزی بند کر دی ائے گی صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ پھر لوگ کیا کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا مومنوں کی زی بھی وہ ہوگی جو آسمان والوں کی روزی ہے۔ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' فرشتے پڑھ رہے ہیں کوئی رکوع میں، کوئی سجدے میں ان کو نہ بھوک لگتی ہے اور نہ پیاس لگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کلمہ اتنا قیمتی بنا دیا ہے۔ ادریس علیہ السلام نے جب یہ کلمہ سبحان اللّٰہ ہر ٹانکے کے ساتھ پڑھا حافظ صاحب رحمہ اللہ نے تفسیر محمدی میں لکھا ہے مختلف مفسرین نے لکھا ہے جب انہوں نے یہ کلمہ پڑھا، تو ان کا ایک دوست فرشتہ تھا، جب بندہ صحیح معنوں میں مومن بن جائے تو اس کے فرشتے بھی دوست بن سکتے ہیں۔

حدیث پاک میں آتا ہے سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ پریشان تھے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو پوچھا حنظلہ رضی اللہ عنہ کیا بات ہے؟ حنظلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابوبکر مجھے لگتا ہے کہ میں منافق ہو گیا ہوں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیسے؟ پہلے لوگ ایسے نہیں تھے کہ کسی کے عیب ڈھونڈیں بلکہ اپنے عیب تلاش کرتے تھے کہ مجھ میں کیا نقص ہے؟ اب چاہے لوگ سو دفعہ چوری کرے، ہیرا پھیری کرے اور آکر کہے گا مجھ جیسا کوئی حاجی نہیں ہے۔ اس کو کہتے ہیں نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔ پہلے لوگ خود کو دیکھتے تھے کہ مجھ میں کیا خامی ہے؟

سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں منافق ہو گیا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں وہ کیسے؟ کہتے ہیں جب نبی پاک ﷺ سے جنت دوزخ کے تذکرے سنتے ہیں تو لگتا ہے جیسے یہ جنت کھڑی ہے اور جب دوسری طرف بیوی بچوں میں جاتے ہیں تو نقشہ ہی بھول جاتا ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! اگر یہ بات ہے تو پھر میں بھی منافق ہوں، دونوں اللہ کے نبی ﷺ کے پاس گئے،

جا کر کہتے ہیں پیارے ہمیں خطرہ پڑ گیا ہے کہ ہمارے میں نفاق آ گیا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کیا بات ہے؟ ابوبکر اور حنظلہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں پیارے جب آپ کے پاس ہوتے ہیں جہنم اور جنت کے تذکرے ہوتے ہیں اور جب بیوی بچوں میں جاتے ہیں تو سب بھول جاتا ہے۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا! جو حالت تمہاری میری پاس ہوتی ہے گھر جا کر بھی ویسی رہے۔ "لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ" پھر آسمان کے فرشتے آ کر تم سے مصافحہ کرتے۔ جناب ادریس علیہ السلام کا ایک دوست فرشتہ تھا، اطلاع ملی سرکار آپ کے عمل ساری دنیا سے زیادہ آسمان پر جاتے ہیں، ساری دنیا کے عمل ایک طرف اور آپ اکیلے کے عمل ایک طرف۔ ادریس علیہ السلام کہتے ہیں عزرائیل علیہ السلام سے پتہ کرتے ہیں کہ میری زندگی کے کتنے دن باقی ہیں؟ تاکہ اللہ کی عبادت کرلیں اور اللہ راضی ہو جائے۔ یہ تو کسی کو نہیں پتہ کہ موت کب آنی ہے؟ یہ تو انبیاء علیہم السلام کو بھی نہیں پتہ، پچھلے دنوں اخبار میں لکھا تھا کہ کسی پیر نے اپنے مریدو میں اعلان کردیا کہ میں جمعہ کے روز دو بجے فوت ہو جاؤں گا۔ نوائے وقت کی خبر ہے سارے مرید اکٹھے ہوگئے، اخبار والوں نے لکھا ہے اس کے اکثر مریدین اخبار والے تھے، پولیس والے تھے، وہ سارے روئیں، اور وہ مولوی صاحب کو کہتا ہے کہ دس منٹ جمعہ پہلے ختم کردیں میں نے دو بجے فوت ہو جانا ہے۔ وہ سارے اپنے رشتہ داروں سے مل کر سجدے میں پڑ گیا، مرید رو رہے ہیں، کچھ دیر سجدے پڑ کر سر اُٹھالیا اور کہتا ہے آپ لوگوں کو مبارک ہو اور مہلت مل گئی ہے، زندگی اور مل گئی ہے۔ "استغفر الله ، لا حول ولا قوة الا بالله" دعا کرو اللہ تعالیٰ صحیح عقیدہ نصیب فرمائے۔ آمین! یہ تو انبیاء علیہم السلام کو نہیں پتہ، جناب ادریس علیہ السلام فرماتے ہیں پتہ کرتے ہیں زندگی کتنی باقی ہے اور نیک عمل کرلیں۔ اللہ کا ذکر کرلیں، کیونکہ اللہ کے ذکر کے بہت فائدے ہیں، اللہ کا ذکر مردہ دلوں کو زندہ کرتا ہے۔ بے سکون لوگوں کو سکون عطا کرتا ہے، کسی کہنے والے نے کہا ہے:

اللہ ہی اللہ ۔ بول بندیا
سدا نہ رہنا کسے تیرے کول بندیا

اللہ ہی اللہ بول
ذکر اللہ دا بڑا نرالا
ٹُٹے دلاں نوں جوڑن والا
توں ذکر دے موتی رول بندیا
اللہ ہی اللہ بول
بڑے بڑے ایتھے پھیرا پا گئے
آخر نوں وچ خاک سما گئے
بستر کر گئے ای گول بندیا
اللہ ہی اللہ بول
وچ قبر دے بڑا ہنیرا
تے اوتھے کوئی نئیں ساتھی تیرا
اوئے ساتھی قبر دا ٹول بندیا
اللہ ہی اللہ بول بندیا

اللہ کے نبی ادریس علیہ السلام کو فکر پڑ گئی کہتے ہیں پتہ کرتے ہیں کتنی زندگی رہ گئی ہے؟ تاکہ اللہ کا ذکر اور زیادہ کرلوں۔ سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ پوچھتے ہیں اے کعب رضی اللہ عنہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے ﴿وَّ رَفَعۡنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ ہم نے اپنے نبی ادریس علیہ السلام کو بڑا اونچا مقام عطا فرمایا ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اے کعب رضی اللہ عنہ یہ تو بتاؤ اس سے کیا مراد ہے؟ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جی سن لیں جناب ادریس علیہ السلام کا دوست ایک فرشتہ تھا، انہوں نے جب پوچھا کہ میری نیکیاں سارے جہان سے زیادہ جاتی ہیں تو عزرائیل علیہ السلام سے پتہ کرتے ہیں کہ کتنی زندگی رہ گئی ہے؟ اس فرشتے نے اپنے پروں پر بٹھایا اور چوتھے آسمان پر لے گئے اور چوتھے آسمان پر عزرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔

حدیث پاک میں ہے بخاری کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چوتھے آسمان پر

میری جناب ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، وہاں عزرائیل علیہ السلام مل گئے۔ یہ فرشتہ پوچھتا ہے ابھی ادریس علیہ السلام کی کتنی عمر باقی ہے؟ عزرائیل علیہ السلام کہتے ہیں ادریس علیہ السلام کہاں ہے؟ اس نے اپنا دیوان دیکھا جہاں لکھا ہے کہ فلاں کی فلاں وقت روح قبض کرنی ہے، کہتا ہے اس کی جان قبض ہونے میں ایک منٹ رہ گیا ہے، میں سوچ رہا تھا کہ اللہ نے حکم دیا ہے جاؤ چوتھے آسمان پر میرے نبی ادریس علیہ السلام کی روح قبض کرلو، میں سوچ رہا تھا ادریس علیہ السلام کہاں اور میں کہاں؟ واہ اللہ میں پہنچا تو اللہ نے اپنا نبی بھی وہاں پہنچا دیا ہے۔ یہ ہے ﴿وَّ رَفَعۡنٰهُ مَکَانًا عَلِیًّا﴾ ہم نے اپنے نبی کو اونچے مقام پر پہنچا دیا، ان لوگوں کے نیک عمل آسمان پر جائیں اور کچھ لوگوں کے برے اعمال، کئی لوگوں کی نیکیاں، نمازیں، قرآن جاتا ہے اور کئی لوگوں کے گناہ جاتے ہیں۔ جو خون ریزیاں، شراب پینا، زنا کاری سب آسمان پر جاتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں یا اللہ ان لوگوں کو آپ نے ہم پر فضیلت دی تھی۔ ان کو ہم سے سجدہ کروایا ہے ان کے گناہ دیکھو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! جو چیزیں میں نے انسانوں میں ڈالی ہیں اگر تم میں ہوتیں تو تم بھی ایسے ہی کرتے، بھول جانا کوئی بڑی بات نہیں انسان کا مطلب ہی بھولنے والا ہے، رحمان نہیں بھولتا انسان بھول جاتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بھول جاتے تھے، انبیاء علیہم السلام بھول جاتے تھے، کہاں لکھا ہے؟ بخاری مسلم پڑھ کر دیکھو، ایک دن میرے اور آپ کے پیرو مرشد کائنات کے سردار نبی نے ایک دن ظہر یا عصر کی چار رکعتوں کی بجائے دو پڑھ کر سلام پھیر دیا۔

صحیح حدیث ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم آپس میں باتیں کریں، پتہ نہیں سرکار بھول گئے ہیں یا نماز کم ہوگئی ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی نہ بولے، عمر فاروق اور عثمان رضی اللہ عنہما بھی نہ بولے کوئی صحابی رضی اللہ عنہ نہ بولا، ایک ذوالیدین لمبے لمبے ہاتھوں والا بندہ تھا یہ آیا، صحابہ رضی اللہ عنہم باتیں کر رہے ہیں، کہتے ہیں پتہ نہیں سرکار بھولے ہیں یا نماز کم ہوگئی ہے۔ یہ کہتا ہے میں پوچھتا ہوں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر جا چکے تھے۔ اللہ کے نبی کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے جا کر دروازہ کھٹکھٹایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے؟ ذوالیدین رضی اللہ عنہ کہتا ہے میں ذوالیدین رضی اللہ عنہ

ہوں " اَنَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ" پیارے ایک بات ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کیا بات ہے؟ کہتا ہے آقا ﷺ آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہوگئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! اے ذوالیدین رضی اللہ عنہ میں بھی نہیں بھولا اور نماز بھی کم نہیں ہوئی، سرکار پھر دو کیوں پڑھائی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں نے دو رکعت نماز پڑھائی ہے؟

یہ حدیث پاک کے الفاظ ہیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، صَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ رضی اللہ عنہ سوہنے ذوالیدین رضی اللہ عنہ جو کہہ رہا ہے سچ کہہ رہا ہے آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی ہے، انسان بھول جاتا ہے، ہر انسان بھول سکتا ہے، میرے مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا! جو بندے اپنے گھروں اور کاروبار کو چلے گئے ہیں ان کو لاؤ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم واپس آگئے میرے نبی ﷺ نے دو رکعتیں اور پڑھائیں، پڑھا کر آمنہ کے لال علیہ السلام نے دو سجدے کئے، سجدے کرنے کے بعد مسئلہ ثابت ہوگیا۔ اللہ پاک نے رہتی دنیا کے لیے قانون بنا دیا، اللہ کو پتہ تھا مولوی بھی بھول سکتے ہیں، نبی بھولا تو اللہ نے ہمارے لیے رحمت بنا دی۔ لیکن کئی بندے معاف کرنے کو تیار نہیں کئی بندوں نے انبیاء علیہم السلام کو معاف نہیں کیا۔ میرے نبی ﷺ مدینہ گئے اللہ کے نبی ﷺ کے پاس یہودیوں کا مولوی آیا۔ بہت بڑا عالم، اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا لوگو! جس نے زمین پر جنتی دیکھنا ہے، میرے عبداللہ بن سلام کو دیکھ لو، یہ جنتی ہے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ میرے مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آکر میرے نبی ﷺ سے چند سوالات کئے۔ سوالوں کے جواب میرے مصطفیٰ ﷺ نے دیے اس کو پتہ تھا ان سوالوں کے جواب نبی کے علاوہ کوئی نہیں دے سکتا۔ آقا نے جواب دے دیے، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کلمہ پڑھ کر مسلمان بن جاتے ہیں، کہتے ہیں سرکار میری جماعت پیچھے آرہی ہے ذرا ان سے پوچھنا میرا مقام کیا ہے؟ ان میں میرا مرتبہ کیا ہے یہودیوں کی جماعت آگئی۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے وعظ اور درس سننے والے آگئے۔ حدیثیں سننے والے آگئے، اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں یہودیو! بات سنو، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو تمہارا عالم ہے اس کی کیا شان اور مقام ہے؟ یہ سارے یہودی کہتے ہیں جاؤ حدیث پڑھ کر دیکھ لو۔ یہ کہتے ہیں "خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا ." حضرت جی

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا پوچھتے ہو؟ وہ بھی اچھا ہے، اس کا باپ بھی اچھا ہے اور اس کا دادا بھی اچھا ہے، سرکار اس کی کیا بات ہے؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں، یہودیو! اگر وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان بن جائے، میری نبوت کا اقرار کرلے تو یہ سارے کہتے ہیں یہ نہیں ہوسکتا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ پڑھا لکھا عالم تمہارا کلمہ پڑھ لے، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر آجاتے ہیں، پڑھتے ہیں ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُـهٗ'' کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ یہ یہودی وہیں مدینہ میں، مسجد نبوی ﷺ میں بیٹھ کر کہتے ہیں شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا حضرت جی اس کی کیا بات کرتے ہو؟ یہ بھی گندا ہے اس کا باپ اور دادا بھی گندے تھے، اس کی کیا بات کرتے ہو؟ ایک منٹ میں بندے بدل گئے، میرے محبوب کا کلمہ پڑھنے سے پہلے اچھے اور بعد میں فوراً ہی گندا ہوگیا، بندے بھول گئے، آسمان پر کئی لوگوں کے گناہ گئے، فرشتوں نے کہا یا اللہ دیکھیں۔ حافظ لکھوی رحمہ اللہ نے تفسیر محمدی میں لکھا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم بھی دو فرشتے چن لو، اور دیکھ لو۔ انہوں نے دو فرشتے چنے ایک کا نام ہاروت اور دوسرے کا نام ماروت، اب کیا کہیں کہ فرشتہ نیک نہیں ہوتا، قرآن نے بتایا ہے

﴿وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَ مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَ مَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ وَ مَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ﴾ (البقرۃ:102)

فرمایا جاؤ، دو فرشتے چن لو، ہاروت اور ماروت چن لیے گئے۔ حافظ صاحب رحمہ اللہ تفسیر محمدی میں لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان میں کوٹ کوٹ کر انسانی خواہشات بھر دیں۔ فرمایا جاؤ،

زنا نہیں کرنا، شراب نہ پینا، جوا نہ کھیلنا، قتل نہ کرنا، اللہ تعالیٰ نے سمجھا دیا، زمین پر آئے، ایک مرد اور عورت میں جھگڑا ہوگیا، فیصلہ لینے آئے۔ انہوں نے عورت کو دیکھا تو دل بے ایمان ہوگیا، اس کو برائی کی دعوت دی، اس نے انکار کیا کہتی ہے میرے خاوند کو قتل کرو، یا شراب پیو، یہ بھول گئے اور جو لوگوں کو سکھاتے تھے۔ قرآن کہتا ہے ﴿ وَ مَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ ﴾ کوئی ان سے علم سیکھنے آتا جو اللہ تعالیٰ نے ان کو سکھایا تھا، تو یہ کہتے ﴿ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ﴾ جادو سیکھنے والے ہمیں اللہ تعالیٰ نے بطور آزمائش بھیجا ہے۔ تم کیوں کفر میں پڑتے ہو، معلوم ہوتا ہے جو جادو سیکھتا ہے وہ کفر کرتا ہے، اس کا ایمان سے کوئی تعلق نہیں ﴿فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا﴾ ان سے وہ چیزیں سیکھی جاتیں ﴿مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ ﴾ ان سے وہ علم سیکھا جاتا جس سے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالی جاتی، یہ کہتے یہ علم تم نہ سیکھو، یہ جادو تم نہ سیکھو، یہ جادو چل جاتا ہے، نظر ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نظر انسان کو پہاڑ کی چوٹی سے اُٹھا کر پھینک دیتی ہے۔

صحیح بخاری میں لکھا ہے، امی جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی پاک ﷺ پر جادو چل گیا۔ کائنات کے سردار پر جادو کا اتنا اثر ہوا، کہ نبی ﷺ نے اگر کوئی کام کیا ہوتا تو کہتے میں نے نہیں کیا، اور اگر نہ کیا ہوتا تو فرماتے میں نے کیا ہے یعنی کہ جادو کا اتنا اثر ہوگیا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے کیا علاج اتارا؟ فرماتے ہیں کئی لوگ کہتے ہیں جادو کا علاج جادو والا ہی کرسکتا ہے (استغفر اللّٰہ) اللہ نے اس کا حل نازل کیا ہے۔ بخاری کی حدیث ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا! میری پیاری عائشہ رضی اللہ عنہا میں سو رہا تھا، ایک بندہ سر کی طرف آ کر کھڑا ہوگیا اور دوسرا پاؤں کی طرف۔ ایک بندہ کہتا ہے اس ہستی کو کیا ہوا ہے؟ دوسرا کہتا ہے "اِنَّهٗ مَسْحُوْرٌ" اس پر جادو کا اثر ہے۔ پہلا کہتا ہے کس نے جادو کیا ہے؟ یہ کہتا ہے لبید بن اعصم یہودی نے۔ دوسرا کہتا ہے کس پر کیا ہے؟ یہ کہتا ہے میرے نبی ﷺ کے بال لے کر کیا ہے، بالوں پر گیارہ گرہیں لگا کر جادو کیا گیا ہے، جادو کہاں دبایا ہے؟ دوسرا کہتا ہے بیر معونہ کنویں کے پانی کے نیچے دبایا گیا ہے، پتھر کے نیچے۔ اب سوال یہ پیدا ہوا کہ نبی ﷺ کے بال یہودی کے پاس

کیسے گئے؟ یہودی کا بچہ نبی ﷺ کی خدمت کرتا تھا، اسے ورغلا کر طمع لالچ دے کر اس یہودی نے نبی ﷺ کے بال لیے، اور گیارہ گرہیں لگا دیں اور پھر اس کنویں میں پتھر کے نیچے دبا دیئے۔ نبی ﷺ پر جادو ہوگیا۔

دوستو! جادو کا علاج کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! جبرائیل علیہ السلام میرے محبوب پر جادو ہوگیا ہے جاؤ جادو کا توڑ لے جاؤ ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ o﴾ یہ پانچ آیات کی سورت ہے۔

﴿مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ o وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ o وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ o وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴾ (الفلق: 2تا5)

اے میرے محبوب کہہ دو میں صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں ﴿ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ جو چیز اس نے پیدا کی اس کی برائی سے ﴿ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ o﴾ اور جو پھونک پھونک کر جادو کی گرہیں لگاتے ہیں ﴿ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ o﴾ اور فرمایا! حاسدوں کی برائی سے جو حسد کرتے ہیں میں پناہ مانگتا ہوں۔

اگلی آیت ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ o﴾ اے میرے محبوب کہہ دو ﴿ مَلِكِ النَّاسِ o اِلٰهِ النَّاسِ o مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ o الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ o مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ o﴾ (الناس: 2تا6) لوگوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں، لوگوں کے مالک، لوگوں کے الٰہ کی پناہ مانگتا ہوں ﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ o﴾ شیطان کے وسوسوں کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں، یا اللہ کون سے شیطان؟ ﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ o﴾ فرمایا: جنوں اور انسانوں سے جو شیطان ہیں۔ ان کی برائی سے بھی پناہ مانگتا ہوں، یہ گیارہ آیات ہیں۔ اللہ نے یہ گیارہ آیات بھیجی اور جبرائیل علیہ السلام نے پڑھائیں۔ میرے مصطفیٰ ﷺ نے پڑھیں۔

ایک آیت پڑھی ایک گرہ کھل گئی، دوسری پڑی دوسری کھل گئی، تیسری، چوتھی اور گیارہ آیات پڑھیں اللہ تعالیٰ نے گیارہ گرہیں کھول دیں۔ اور اپنے محبوب کو شفا عطا کی۔ یہ ہے جادو کا علاج۔ صبح و شام کی نماز پڑھ کر آخری تین سورتیں پڑھو۔

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۵ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾

تینوں سورتیں پڑھ کر دم کرو، صبح بھی اور شام بھی تین تین مرتبہ یہ بندہ اللہ کی حفاظت میں ہے۔ اس پر نہ جادو اثر کرتا ہے، نہ نظر بد کا اثر ہوگا اور نہ کوئی اور کسی قسم کا اثر ہوگا۔ وہ ہاروت اور ماروت لوگوں کو سکھاتے وقت کہتے تھے بھائی ہم آزمائش میں ہیں ﴿فَلَا تَكْفُرْ﴾ تم کفر نہ کرو۔ پھر بعض نے لکھا ہے ان سے غلطی ہوگئی تو ادریس نبی علیہ السلام کے پاس گئے کہ حضرت ہماری غلطی کی اللہ سے معافی لے کر دیں۔ غلطی ہر بندے سے ہوسکتی ہے کسی سے بھول ہو جائے تو فتویٰ نہ لگایا کرو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھ کر دیکھو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ایک بندہ سفر پر جا رہا تھا ایک اونٹنی پر اس کا سامان تھا۔ جنگل میں درخت کے نیچے لیٹ گیا، پانی، کھانا اونٹنی پر ہے، زادِراہ بھی اونٹنی پر ہے، یہ سو رہا ہے اونٹنی گم ہوگئی، یہ اُٹھ کر تلاش کرتا ہے اونٹنی نہیں ملتی یہ تھک جاتا ہے کہتا ہے موت تو آنی ہی ہے۔ اُسی درخت کے نیچے لیٹ گیا۔

جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اُٹھ کر دیکھتا ہے وہی اونٹنی وہی سامان موجود ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس کو اتنی خوشی ہوئی کہ اس نے کہنا تھا ''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ''۔ یا اللہ تم میرے رب اور میں تمہارا بندہ ہوں۔ یہ کہتا جا رہا ہے ''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّكَ''۔ یا اللہ آپ میرے بندے اور میں تمہارا رب، ایک دفعہ نہیں کہا، رٹ لگا لی ہے ''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّكَ''۔ یا اللہ تم میرے بندے میں تمہارا رب۔ آگے ایک صوفی مل گیا وہ کہتا ہے غور کرو کیا کہہ رہے ہو؟ وہ کہتا ہے میں تو بھول گیا ہوں، میں نے تو یوں کہنا تھا، اوپر سے آواز آتی ہے میرے بندے کی کال ملی تھی تم نے توڑ دی ہے۔ اس کا دل یہ ہی کہہ رہا ہے کہ یا اللہ تم میرے رب اور میں تمہارا بندہ ہوں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ دین سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



جناب یونس علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥ مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

﴿وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ٥ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ٥ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ٥ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ٥ فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ٥ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ٥﴾ (الصافات: 139تا144)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے، بے شمار اَن گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

بھائیو! انسان کا معنی بھولنے والا ہے، ہمارے والد جی جناب آدم علیہ السلام بھول گئے نبی علیہ السلام نے فرمایا! بابا جی بھول گئے اور انسان بھولتے رہیں گے، غلطیاں ہوتی رہیں گی، آمنہ کے لال ساری کائنات کے سردار علیہ السلام نے فرمایا:

﴿كُلُّ بَنِيْ آدَمَ خَطَّاءٌ وَ خَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ﴾

آدم کی ساری اولاد غلطی کر سکتی ہے لیکن سب سے اچھا وہ ہے جو غلطی کے بعد توبہ کر لے، جو بندہ غلطی کے بعد توبہ کرتا ہے، اس بندے پر اللہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے شیطان ابلیس کہنے لگا یا اللہ میں تو خسارے میں ہوں مجھ پر آپ کی لعنت برس رہی ہے، یا اللہ میں کوشش کروں گا آپ کے بندوں کو گمراہ کرنے کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! ابلیس تم میرے بندوں کو گمراہ کرتے رہنا اور جب تک وہ مجھ سے معافیاں مانگتے رہے گے میں معاف کرتا رہوں گا، اور جب انسان معافی مانگتا ہے یا پڑھتا ہے (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، یَارَبِّ

اغْفِرْلِیْ) یا اللہ مجھے معاف کردیں۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں فرشتو! دیکھو میرے بندے کو پتہ ہے کہ میرا رب ہے۔ وہ مجھ سے معافی مانگ رہا ہے۔ اور تم گواہ ہو جاؤ میں نے معاف کردیا ہے۔ ایک صحابی اللہ کے رسول کے پاس آیا اور کہتا ہے "کَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ" کہتا ہے سرکار جی ہم اپنے خادم کی روز کتنی غلطیاں معاف کریں؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں اے میرے صحابی رضی اللہ عنہ اگر تمہارا غلام ستر غلطیاں کرے تو اسے معاف کردیا کرو، یہ کہتا ہے پھر مجھے کیا ملے گا؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں تم بھی ستر دفعہ غلطیاں، گناہ کر کے معافی مانگو گے وہ تمہیں بھی معاف فرما دے گا۔ اللہ پاک مجھے اور آپ کو سچی توبہ کی ہمت نصیب فرمائے۔ آمین!

حدیث پاک میں ہے ایک بندہ جنگل میں جا رہا تھا اونٹنی پر اس کا سامان تھا، ایک درخت کے نیچے اونٹنی باندھ کر سو گیا جب جاگا تو اونٹنی نہیں تھی، سارا سامان اونٹنی پر تھا بڑا پریشان ہوا ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گیا، لیکن یہ اونٹنی نہ ملی۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تھک کر پریشان ہو کر اسی درخت کے نیچے لیٹ گیا اور سو گیا۔ جب دوبارہ اُٹھا تو دیکھتا ہے وہ اونٹنی بھی کھڑی ہے اور سامان بھی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اس بندے کو اتنی خوشی ہوئی کہ اس نے کہنا تھا "اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ" یا اللہ آپ میرے رب اور میں آپ کا بندہ اس کو خوشی اتنی ہوئی کہ کہتا جا رہا ہے یا اللہ آپ میرے بندے اور میں آپ کا رب، چلتا جا رہا ہے ایک مسافر مل گیا، کہتا ہے صوفی تم کیا کہہ رہے ہو، تم کفریہ کلمہ کہہ رہے ہو۔ یہ کہتا ہے او ہو یہ کیا کہہ دیا میں نے؟ اوپر سے آواز آتی ہے تم نے میرے بندے کی کال ملی ہوئی توڑ دی ہے:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝﴾ (الزمر: 53)

اللہ نے اپنے نبی یونس علیہ السلام کو نینوای نامی بستی میں نبی بنا کر بھیجا۔ موصل شہر کے قریب جناب یونس بن متّی رسول بن کر آئے، یونس علیہ السلام نے نو سو سال وعظ کی، یہ اللہ کی مرضی ہے وہ کسی کو چاہے تو ایک منٹ میں ہدایت دے دے۔ اور چاہے تو سینکڑوں سال کی وعظ کا بھی

کچھ نفع نہ آئے ساڑھے نو سو سال وعظ کی اور ستر، اسی بندے مسلمان ہوئے نبی گھبرا گیا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے مصطفیٰ حبیب کبریا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو فرمایا! پیارے نبی تم نہ گھبرانا جیسے میرا یونس علیہ السلام گھبرایا تھا تم نہ گھبرانا۔ سورۃ القلم میں فرمایا:

﴿فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُومٌ ۝ لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ۝ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝﴾

(القلم: 48تا50)

سوہنے نبی ﷺ صبر سے کام لینا، گھبرانا نہیں جیسے مچھلی والا گھبرا گیا تھا، حوصلہ سے کام لینا، اور پھر کتنے حوصلے سے کام لیا، قوم پتھر مار رہی ہے اور نبی ﷺ دعائیں دے رہا ہے۔ یونس علیہ السلام نے بڑا سمجھایا، سوا لاکھ بندہ جس کو نبی علیہ السلام سمجھانے آیا سمجھا سمجھا کر نبی علیہ السلام تھک گیا اور ابھی حکم نہیں آیا تھا اور نبی علیہ السلام غصہ میں آ کر اپنی قوم کو کہتا ہے تیار ہو جاؤ اب تین دن کے اندر تم پر عذاب الٰہی آئے گا، تین دن رہ گئے ہیں۔ نبی علیہ السلام ایک دن ان میں رہا، دوسرے دن رہا، وہ قوم کہنے لگی آج تیسری رات ہے اور نبی علیہ السلام نے کہا تھا کہ آج عذاب کا آخری دن ہے، اگر اللہ کا نبی علیہ السلام آج بستی چھوڑ گیا تو سمجھ لینا کہ آج عذاب آئے گا اور اگر نہ گیا تو عذاب نہیں آئے گا۔ رات ہو گئی جناب یونس علیہ السلام اپنے بیوی بچوں کو ساتھ لے کر بستی سے بھاگ جاتے ہیں بستی والوں کو پتہ چلا تو کہتے ہیں، پتہ کرو اللہ کا نبی یونس علیہ السلام کہاں گیا ہے؟ لوگ ڈھونڈ رہے ہیں لیکن جناب یونس علیہ السلام نہیں ملتے قوم کہتی ہے اب اللہ تعالیٰ کا عذاب آنا ہے، جلدی کرو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لو، اپنی غلطیوں کا اعتراف کر لو اللہ بڑا غفور رحیم ہے۔ یہ ساری قوم جنگل میں چلی گئی، مویشی بھی باہر نکال دیے، شہر سے باہر چلے گئے۔ انہوں نے بچے ماؤں سے جدا کر دیئے، اپنے کپڑے بوسیدہ پہن لیے یہ میدان میں جا کر اللہ تعالیٰ سے رُو رُو کر معافیاں مانگنے لگے، عورتیں، بچے، نوجوان، بوڑھے سب رو رہے ہیں اور جب آنکھ سے اللہ کے ڈر سے آنسو نکل آئیں تو اللہ کی طرف سے آواز آتی ہے جو جہنم کی آگ

سارے سمندروں کے پانی نہیں بجھا سکتے وہ اس آنکھ کے آنسو سے بجھ جاتے ہیں۔ لیکن یہ آنسو جو اللہ سے ڈر کر گرتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخاری کی حدیث ہے اکیلے بیٹھ کر رونے سے اللہ تعالیٰ عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے، یہ قوم رو رو کر اللہ تعالیٰ سے معافیاں مانگ رہی ہے، سچی توبہ کر رہے ہیں، اور سچی توبہ پچھلے گناہوں کو دھو دیتی ہے، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے صحیح بخاری میں لکھا ہے، ایک انسان نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا، اور ہاتھ میں تلوار پکڑی ہے، یہ جا رہا ہے اور ایک صوفی اَن پڑھ، جاہل کو کہتا ہے بات سنو، ڈرنے کی ضرورت نہیں صرف ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ کہتا ہے ۹۹ انسانوں کو قتل کیا ہے اب فکر ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف کرے گا یا نہیں؟ مجھے بتاؤ یہ صوفی ان پڑھ تھا کہتا ہے توبہ، توبہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے معاف نہیں کرنا۔ اس صوفی کو علم نہیں تھا اس لیے بابا جی باہو رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

علم باجوں کریں فقیری
تے جاہل مریں دیوانہ ہو
سو وریاں بھاویں کریں عبادت
پر اللہ کولوں بیگانہ ہو

یہ کہتا ہے تمہیں اللہ تعالیٰ نے معاف نہیں کرنا وہ اللہ کہتا ہے جب تک تمہاری موت نہ آئے میں معاف کردوں گا، توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ ستر سال بندہ سفر کرے جتنا سفر طے ہوتا ہے اتنا لمبا توبہ کا دروازہ ہے، اتنا چوڑا توبہ کا دروازہ ہے جو آج کھلا ہے اور جب تک جان نہیں نکلتی بند نہیں ہونا، توبہ کرلو عرش والا تمہیں معاف کردے گا، اس نے کہا اچھا اگر معافی نہیں ملنی تو تم بھی نہ رہو۔ اس نے تلوار ماری اور اس کا سر بھی اتار دیا کہتا ہے اگر پچھلوں میں پھنس گیا تو تمہارا اللہ نہیں پوچھے گا چلو سو (۱۰۰) پورا ہوا۔

بخاری کی حدیث ہے اس کو بہت فکر ہے کہ ۱۰۰ بندہ قتل کیا ہے اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دوں گا؟ آگے جا رہا ہے، تلوار پکڑی ہے، آگے ایک اور صوفی ہے، لیکن اس کے پاس علم تھا۔

کہتا ہے صوفی بات سنو اُسے ساری بات سنائی کہ اب کیاں کروں، یہ کہتا ہے تمہاری توبہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی ہے۔ یہاں بستی میں توبہ کرنے والے کم ہیں وہ سامنے بستی ساری اللہ والوں کی ہے وہ صبح وشام توبہ کرتے ہیں تم وہاں چلے جاؤ۔ یہ اس بستی کی طرف دیکھ رہا تھا جو نیک لوگوں کی بستی ہے، یہ اس طرف چلنا شروع کردیتا ہے، ابھی قدم اُٹھائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عزرائیل علیہ السلام اس کی جان قبض کرلو، روح پرواز کرلی۔ اب نو فرشتے جنتی اور نو فرشتے دوزخی ہیں جنتی کہتے ہیں ہم نے جنت میں لے کر جانا ہے اور دوزخی کہتے ہیں ہم نے دوزخ میں لے کر جانا ہے۔ وہ کہتے ہیں اس نے توبہ کی نیت کرلی تھی۔ لہٰذا توبہ قبول ہوگئی، وہ کہتے ہیں ابھی نیت کی ہے توبہ نہیں، چلو اللہ سے فیصلہ کرواتے ہیں، اللہ کے دربار میں فیصلہ گیا، آسمانوں والا رب کہتا ہے، زمین ماپ لو، اگر پیچھے زمین زیادہ ہے تو جنتی اور اگر آگے زیادہ ہے تو جہنمی۔ وہ آسمانوں سے چل پڑے اور ادھر اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دے دیا، کہا اے زمین پیچھے سے لمبی اور آگے سے چھوٹی ہو جاؤ، یہ ماپ رہے ہیں زمین پیچھے سے بڑھ گئی، سو کے قاتل کو اللہ تعالیٰ نے جنت عطا فرمادی۔ یہ رو رہے ہیں، بوڑھے جوان سب رو رہے ہیں میدان میں گونج پیدا ہوگئی، رو رو کر انہوں نے برا حال کرلیا، میرے بھائیو! تم بھی آدھی رات کو اُٹھ کر رولیا کرو۔ عرش والا خود تمہارے آنسو صاف کر کے پوچھے گا بتا میرے بندے کیا کہتا ہے؟ لیکن ہمیں کوئی طریقہ ہی نہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ مانگنے کا طریقہ عطا فرمائے۔ آمین! قرآن کہتا ہے جس قوم پر عذاب الٰہی آیا ہے کسی قوم سے عذاب نہیں ٹلا "اِلَّا قَوْمَ یُوْنُسَ" صرف یونس کی قوم ایسی تھی جنہوں نے گڑ گڑا کر معافیاں مانگیں اللہ تعالیٰ نے عذاب ہی ٹال دیا۔ قوم بچ گئی ابھی اللہ کا حکم نہیں آیا تھا کہ نبی علیہ السلام شہر چھوڑ گئے۔ اللہ کی قدرتیں ہیں، اللہ کے نبی کو پتہ چلا کہ قوم پر عذاب ٹل گیا ہے۔ جناب یونس علیہ السلام فرماتے ہیں، قوم کہے گی کہ ہمیں دھمکیاں لگائی ہیں، اپنے ذہن میں یہ بات بٹھالی۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ نے تفسیر محمدی میں لکھا ہے اللہ کے نبی علیہ السلام بیوی بچوں کے ساتھ جا رہے ہیں۔ اللہ راستے میں عجیب باتیں پیش آئیں نبی جا کر کشتی میں بیٹھ گیا، کشتی چل پڑی

دریا کے درمیان میں گئی تو کشتی خود ہی کھڑی ہوگئی یہ نہ آگے جاتی ہے نہ پیچھے۔ یہ کہتے ہیں یہ کہتے ہیں قرعہ ڈال لو، ملاح بہت سمجھدار تھا، کہتا ہے ہماری کشتیاں تب رکتی ہیں جب کوئی غلام اپنے مالک سے بھاگ کر آجائے۔ یونس علیہ السلام نے فرمایا وہ میں ہی ہوں، اب نبی کا چہرہ سبحان اللہ نبی علیہ السلام سارے جہان سے پیارا ہوتا ہے، داڑھی بڑی پیاری ہے، کہتے ہیں حضرت آپ بھاگ کر آئے ہیں، ہاں میں بھاگ کر آیا ہوں۔ قرآن کہتا ہے: انہوں نے قرعہ ڈال لیا، اور نبی علیہ السلام کا نام نکل آیا، بات عقیدہ کی سن لو، قرآن کہتا ہے: نبی علیہ السلام کشتی میں بیٹھا کشتی بھنور میں آگئی نبی علیہ السلام کو اُٹھا کر دریا میں پھینک دیا، کشتی چلنے لگ گئی۔ نبی علیہ السلام سے بابرکت ہستی کوئی ہوسکتی ہے، یہاں لوگ کہتے ہیں بابے بارہ بارہ سال کی ڈوبی تار لیتے ہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ توحید کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین! یہ نبی علیہ السلام ہے کہتے ہیں حضرت جی یہ بات نہیں ہوسکتی دوبارہ قرعہ ڈالیں۔ پھر نام جناب یونس علیہ السلام کا نکلا تیسری مرتبہ قرعہ ڈالا، قرعہ ڈالنا جائز ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ قرعہ ڈالا تھا۔ ایک دفعہ تب جب سفر میں جاتے تو بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالا، ایک صحابی آیا اس کا اور ورثہ نہیں تھا اس کے چھ غلام تھے کہتا ہے سارے اللہ کی راہ میں تقسیم کرنے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب تم سارے تقسیم نہیں کرسکتے تمہارے ورثاء کا بھی حق ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چھ میں سے دو تقسیم کرسکتے ہو، ان میں قرعہ ڈالا اور دو آزاد کردیئے اس طرح ایک دو اور موقعوں پر قرعہ ڈالا۔ جناب یونس علیہ السلام کشتی میں بیٹھے تو ان ملاحوں نے قرعہ ڈالا تو یونس علیہ السلام کا نام نکلا پھر قرعہ ڈالا، پھر نام نکلا، پھر قرعہ ڈالا پھر نام نکلا کہتے ہیں اب کیا کریں؟ اللہ کے نبی علیہ السلام نے فرمایا اب تم مجھے اُٹھا کر دریا میں پھینک دو۔ تم بچ جاؤ گے کیا بات ثابت ہوئی؟ کہ جس کشتی کو اللہ ڈبونے پر آئے اُسے نبی علیہ السلام بھی نہیں بچاسکتا:

اللہ باجوں کوئی مار دا نئیں
کوئی ڈبیاں بیڑیاں تار دا نئیں
کوئی بگڑے کم سنوار دا نئیں

اور اگر اللہ تعالیٰ ڈبونے پر آئے تو کوئی بچا نہیں سکتا، ابوجہل کا بیٹا عکرمہ رضی اللہ عنہ مکہ فتح ہوا تو بھاگ گیا، کشتی میں بیٹھ گیا کشتی ڈوبنے لگی، ملاح کہتا ہے۔ اب بتوں کو نہ پکارنا اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کو آوازیں دینا، اب پانی میں کوئی کام نہیں آ سکتا، سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے الٰہ کے۔ کہتا ہے کشتی واپس کرو، ملاح کہتا ہے کیا بات ہے؟ کہتا ہے اگر پانی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب کام آ سکتا ہے تو باہر بھی وہی کام آئے گا۔ آ کر میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم بن کر کلمہ پڑھ لیتا ہے۔

لیکن آج کل لوگ پوچھتے ہیں کوئی اماں گیارہویں کی کھیر دیتی تھی ایک دفعہ بھول گئی تو اس بزرگ نے اُس اماں کے بیٹے کی بارات والی کشتی ڈبو دی (استغفر اللّٰہ) نبی چیونٹی مارے اللہ اس کو پوچھتا ہے اب چیونٹی کتنی سی مخلوق ہے ایک نبی علیہ السلام بیٹھا تھا چیونٹی نے کاٹ لیا، نبی علیہ السلام کو غصہ آ گیا اس نے چیونٹیوں کے پورے گروہ کو (بل کو) آگ لگا دی۔ اللہ نے وحی نازل کی اے میرے نبی علیہ السلام یہ بھی میری مخلوق ہے جس کو تم نے جلایا ہے یا اللہ اس نے مجھے کاٹ لیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سب نے کاٹا ہے یا ایک نے؟ نبی چیونٹی مارے تو اللہ پوچھ لے اور بابا پچپن (۵۵) انسان ڈبو دے اور اللہ نہ پوچھے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ درست عقیدہ نصیب فرمائے۔ آمین!

نبی علیہ السلام کو انہوں نے دریا میں پھینک دیا اس کشتی کے اردگرد ایک مچھلی منہ کھول کر کھڑی تھی ان لوگوں نے سوچا اِدھر مچھلی ہے یونس علیہ السلام کو دوسری طرف پھینکتے ہیں، جدھر پھینکنے لگیں مچھلی اُدھر آ جائے۔ نبی علیہ السلام کہتا ہے تم مجھے پھینک دو، بعض نے لکھا ہے نبی علیہ السلام نے سمجھا بات حد سے گزر گئی ہے اس کے بغیر کوئی گزارا نہیں اس نے خود چھلانگ لگا دی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے مچھلی منہ کھول لے میرے نبی علیہ السلام کو ثابت اندر لے جاؤ، اس کا بال بھی بیکا نہیں کرنا، تمہارا پیٹ میں نے اس کے لیے جیل خانہ بنایا ہے، اس کو تمہاری غذائیں نہیں بنایا۔ مچھلی نے منہ کھولا تھا جناب یونس علیہ السلام کو مچھلی نے اپنے پیٹ میں لے لیا، آخر نبی علیہ السلام تھے، اور نبی بڑی شان والے ہوتے ہیں، اس مچھلی پر بہار آ گئی یہ کبھی ادھر جاتی ہے اور کبھی اُدھر، یہ مچھلی پانی کی تہہ کے نیچے جناب یونس علیہ السلام کو لے جاتی ہے، اللہ کے نبی یونس علیہ السلام کو یہ مچھلی

اتنا نیچے لے گئی کہ جو دریا کے نیچے کنکریاں تھیں انہوں نے جو **سبحان اللّٰہ** پڑھا اس کی آواز نبی علیہ السلام کے کانوں میں مچھلی کے پیٹ میں چلی گئی، ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے، کنکریاں، درختوں کے پتے، زمین سب کچھ **سبحان اللّٰہ** پڑھ رہی ہیں۔ قرآن کہتا ہے:

﴿وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ﴾ (بنی اسرائیل: 44)

اس کائنات کا کوئی ذرا ایسا نہیں جو اللہ کی تسبیح بیان نہ کرتا ہو، ہر چیز **سبحان اللّٰہ** پڑھتی ہے اور یہ کلمہ بہت قیمتی کلمہ ہے، انسان ایک مرتبہ پڑھے تو اللہ زمین اور آسمان کی درمیانی جگہ نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔ بابا جی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

سبحان شاناں تیریاں
کِتے کاٹھے سیونے بیریاں
گنے تے نال گنڈیریاں
ہور لال دوھانے سو بسو
سبحانہ ، سبحانہ
کِتے مجاں گائیاں گھر دیاں
دُھداں دے بھانڈے بھر دیاں
وچ بارہ ہرنیاں چر دیاں
کوئی جم دیاں کوئی مر دیاں
ہور ڈنگر ہزاراں سو بسو
سبحانہ سبحانہ
کِتے کنک چھولے کھان نوں
کِتے اَمب نالے جام نوں
انگور دل پرچان نوں
کس کس توں ہوواں سرخ رو

سبحانہ سبحانہ

کِتے کونلاں پیلاں پائیاں

کِتے بلبلاں چھکائیاں

سب تینوں گاون سائیاں

کِتے کُوگی آکھے ہو بہو

سبحانہ سبحانہ

پر سب تھیں بہتر آدمی

مخلوق بہت ہیں لیکن سب سے اچھے تم ہو، پانچ قسمیں کھا کر تمہیں بنایا گیا ہے:

پر سب تھیں بہتر آدمی

ہر چیز کردی اے خادمی

کسے جو لوّے کسے کو لوّے

کسے بچیاں توں کھوکے چولوے

اس اَگے سکدا اے کون کو

سبحانہ سبحانہ

جناب یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں کنکریوں کی آواز سن رہے ہیں، **سبحان اللّٰہ** کی آواز آتی ہے نبی نے پڑھنا شروع کردیا، قرآن نے یوں بیان کیا ہے۔ سورۃ الانبیاء میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ٥﴾

(الانبیاء: 87)

نبی علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں پڑا سوچ رہا ہے کہ میں فوت ہوگیا ہوں کیونکہ مچھلی کی غذا بن گیا ہوں۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں پاؤں ہلایا تو ہل گیا سمجھتے ہیں زندہ ہوں، ادھر سے

سبحان اللہ کی آواز کان میں پڑی نبی علیہ السلام نے بھی پڑھنا شروع کردیا ﴿فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ﴾ پانی کی تہوں کے اندھیرے رات کے اندھیرے، مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے، نبی علیہ السلام وہاں پڑھ رہا ہے:

﴿اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۝﴾

یا اللہ آپ کے علاوہ کوئی مشکل کشا نہیں کوئی الٰہ نہیں، تم پاک ہو ﴿اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ یا اللہ مجھ سے ہی بھول ہوگئی ہے اگر آپ معاف نہ کرو تو کون معاف کرے گا؟ یا اللہ میں غلطی کر بیٹھا ہوں، مجھے معاف کردیں، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی معاف فرمائے۔ آمین! اللہ کے نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک جگہ کھڑے ستر، ستر دفعہ پڑھ لیا کرتے تھے (رَبِّ اغْفِرْلِیْ) یا اللہ مجھے معاف کردیں۔ یہ بڑا قیمتی وظیفہ ہے۔ کئی لوگ اپنی بیویوں اور کئی اپنے خاوند سے بڑی تنگ ہیں مجھے باب بلال رضی اللہ عنہ پر بیٹھ کر ایک آدمی نے بات سنائی کہتا ہے مولوی صاحب میری بیوی میری عزت نہیں کرتی تھی۔ میں بڑا پریشان تھا، چھوٹے بچے ہیں، کہتا ہے مجھے کسی نے وظیفہ بتایا کہ تم نے عشاء کی نماز پڑھ کر دو رکعت نفل پڑھ کر سجدے میں سو دفعہ پڑھنا ہے (رَبِّ اغْفِرْلِیْ) کہتا ہے میں ساتھ روؤں اور پڑھوں بھی، صبح ہوئی تو میری بیوی میرے آگے پیچھے اور ساتھ کہے اللہ کے بندے جواب تک مجھ سے گستاخی ہوگئی ہے مجھے معاف کردو۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین! سید میر رحمہ اللہ نے بڑی پیاری بات کہی ہے کہ اللہ سے رات کو رُو رُو کر معافی مانگا کرو:

چھڈ منجی نیند نہ پیاری کر
اُٹھ سجاتے اسواری کر
وچ سجدے دے رو رو زاری کر
اوندا رو رو تخت ہلا دے توں
سائیں وحدت ناد وجادے توں
دل قدسیاں دے تڑپا دے توں

ربا کردے معاف فقیراں نوں
نہ پھول پھدو دیاں لیراں نوں
پادے خیر ایناں فقیراں نوں
اِک خیر دا چٹکا پادے توں
سائیں وحدت ناد وجادے توں
دل قدسیاں دے تڑپا دے توں

آدھی رات کا وقت ہو اور تم اللہ سے دعا کرو، دعا کرو اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائے۔ آمین! نبی کے کلمے ﴿اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ o﴾ یہ دعا ہر مرد عورت کو یاد ہے، لوگ اس کو آیت کریمہ کہتے ہیں حالانکہ سارے قرآن کی ساری آیات ہی آیت کریمہ ہیں۔ کئی لوگ کہتے ہیں یہ گرم ہوتی ہے، فلاں کو آیت کریمہ الٹی ہوگئی میں کہتا ہوں پاگلو یہ آیات بھلا الٹی ہونے والی ہیں؟ یہ تو الٹے لوگوں کو سیدھی کرنے والی ہیں۔ اور بات یہ ہے کہ کئی لوگ اپنی طاقت سے زیادہ پڑھ لیتے ہیں اس کے دماغ والا پرزہ الٹا ہو جاتا ہے لوگ کہتے ہیں اس کو آیت کریمہ الٹی ہوگئی ہے۔ یہ پڑھو لیکن اتنا پڑھو جتنا دماغ اجازت دے، دماغ تھک جائے تو بس کرو، پھر نہ پڑھو اور سن لو جس مقصد کے لیے یہ آیت پڑھو گے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں وہ مقصد حل کروں گا۔ تمہارے پڑھنے میں فرق ہوسکتا ہے اس اللہ کے کام میں نہیں۔ یہ کلمات پانی کی تہہ سے نکلے اور اللہ کے عرش کے طواف کرنے لگے۔ جن فرشتوں نے عرش اٹھایا ہے وہ کہتے ہیں یا اللہ بھینی بھینی پیاری سی آواز آتی ہے اور کوئی بندہ نظر نہیں آتا نہ آسمان پر اور نہ زمین پر۔ آواز کہاں سے آتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو میرا اُایک نبی علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں ہے اور یہ اس کے کلمے ہیں، وہ پڑھ رہا ہے ﴿لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ o﴾ فرشتے کہتے ہیں یا اللہ یہ تو وہی نبی لگتا ہے جس کی تسبیح تمہید اور عبادت آسمان پر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہاں وہی نبی علیہ السلام ہے اس سے بھول ہوگئی ہے اور میں نے اسے مچھلی کے پیٹ میں قید کردیا ہے۔ اور فرشتے کہتے ہیں یا

اللہ اُسے معاف کر دیں۔ اللہ وہ اقرار کر رہا ہے، اُسے معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ مچھلی کو حکم دیتے ہیں میرے نبی علیہ السلام کی قید پوری ہوگئی ہے، اللہ کتنی قید تھی؟ چالیس دن تھی یا سات دن یا تین دن تھی، بعض نے لکھا ہے صبح سے شام تک تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے مچھلی میرے نبی علیہ السلام کی سزا پوری ہوگئی ہے اب تم دریائے دجلہ کے کنارے آ کر میرے نبی علیہ السلام کو اُگل دو۔ یہ مچھلی پانی کے اندر چل کر دریا کے کنارے آتی ہے اور جناب یونس علیہ السلام کو اُگل دیتی ہے۔ اللہ کا نبی علیہ السلام خشک جگہ پر چلا جاتا ہے قرآن کہتا ہے نبی علیہ السلام کی حالت اب ایسی ہیں جیسے ماں کے پیٹ سے ابھی نکلے ہیں۔ ان کی جلد اتنی نرم ہوگئی ہے۔ یونس علیہ السلام اب مچھلی کے پیٹ سے یوں باہر آتے ہیں اب نبی علیہ السلام کو پانی پلانے والا کوئی نہیں، کھانا کھلانے والا بھی کوئی نہیں اور ان پر چھاؤں کرنے والا بھی کوئی نہیں اللہ تعالیٰ نے کدو کی بیل کو حکم دیا کہ سیکنڈوں میں اُگ جاؤ اور تمہارے پتے اتنے بڑے ہو جائیں کہ میرے نبی پر چھاؤں ہو جائے۔ آیت کریمہ جو پڑھی تھی اب نبی پتوں میں چھپا ہے محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کدو میں شفا ہے۔ صحابی رضی اللہ عنہ کہتا ہے جس سالن میں کدو ہوتے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے ''يُحِبُّ الدُّبَّاءَ'' سرکار کدو سے پیار کرتے تھے۔ یا اللہ اب چھاؤں تو ہوگئی اب غذا کون کھلائے گا؟ گرمی سے یونس علیہ السلام بالکل کمزور ہو چکے تھے۔ اللہ پاک نے ایک ہرنی کی ڈیوٹی لگا دی کہ جنگل سے جڑی بوٹیاں کھا کر، گھاس کھا کر میرے نبی کو دودھ پلانے جایا کرو، بھینس کے دودھ میں پانی ڈالیں تو اس کی تاثیر ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور بھینس سے گائے کا دودھ ٹھنڈا ہے اور گائے سے بکری کا اور بکری سے ہرنی کا دودھ ٹھنڈا ہے۔ کدو کی بیل میں نبی چھپا ہے اور ہرنی نے آ کر اپنے تھن نبی کے منہ میں ڈال دیئے، فرمایا پی لو، نبی علیہ السلام نے پیٹ بھر کر پی لیا، وہ صبح بھی آئے اور شام بھی آئے جب نبی کو بھوک لگے ہرنی آئے اور دودھ پلا کر چلی جائے۔ اور جب صحت اچھی ہوگئی تو ہرنی بھی نہ آئی اور کدو کی بیل بھی خشک ہونے لگی۔ یا اللہ وہ دودھ پلانے والی نہیں آئی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کے بھی بچے ہیں وہ اب نہیں آ سکتی، یا اللہ کدو کی بیل کے پتے سوکھ رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے ہی

سکھائے تھے تم کیوں پریشان ہو رہے ہو؟ یا اللہ میں اس کی چھاؤں میں رہا ہوں مجھے اس لیے پریشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ بیل کے پتے جن پر تمہارا کچھ خرچہ نہیں ہوا، اس کے پتے خشک ہوئے ہیں اور تمہیں افسوس ہونے لگا ہے اور تم مجھے کہتے تھے لاکھ انسان مار دو تو کیا مجھے افسوس نہیں تھا؟

نبی علیہ السلام صحیح ہوگیا، فرمایا میرے نبی یونس علیہ السلام اب چلو اور راستے میں جو دیکھو وہ مجھے بتانا، یونس نبی علیہ السلام جا رہے ہیں اور دیکھتے ہیں ایک کمہار برتن بنا رہا ہے۔ یا اللہ کمہار نظر آیا ہے، اس کو کیا کہنا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کو کہہ دو ایک گھڑا توڑ دے یا سارے توڑ دے۔ جناب یونس علیہ السلام کہتے ہیں بھائی اپنے گھڑے توڑ دو، یہ کہتا ہے حضرت جی آپ بہت سمجھدار لگتے ہیں دماغ تو ٹھیک ہے؟ ان گھڑوں پر میں نے بڑی محنت کی ہے یہ میری کمائی ہے آپ کہتے ہیں کہ میں اِسے توڑ دوں۔ میں نہیں توڑوں گا۔ یا اللہ یہ تو گھڑے توڑنے کو تیار نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے نبی علیہ السلام یہ کچے گھڑے توڑنے کو تیار نہیں اور تم مجھ سے پکے بندے مروانے لگے تھے۔ جاؤ اپنی قوم کی طرف جاؤ میں نے ان کی توبہ قبول کر لی ہے۔ یونس علیہ السلام چلے گئے اب کہیں کہ میں ان کو جا کر کیا کہوں کہ میں یونس علیہ السلام ہوں، ایک چرواہا ملا اسے کہتے ہیں سناؤ قوم کا کیا بنا ہے؟ کہتا ہے یونس علیہ السلام بھاگ گئے تھے عذاب کا وعدہ دے گئے تھے، انہوں نے اللہ سے معافی مانگ لی ہے اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا ہے۔ فرمایا جاؤ ان کو جا کر بتاؤ میں یونس نبی علیہ السلام ہوں، میں ان کو ملوں گا، کہتا ہے حضرت آپ یونس علیہ السلام ہو؟ کہتے ہیں ہاں جی میں یونس ہوں۔ کہتا ہے اگر میں نے جا کر کہا کہ میں مل کر آیا ہوں تو انہوں نے مجھے مار دینا ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں، کوئی دلیل؟ فرمایا یہ درخت گواہی دے گا کہ تم ملے ہو اور یہ زمین کا ٹکڑا بھی بول کر بتائے گا۔ کہتا ہے میرے سامنے بلوا دو، درخت کی طرف نبی علیہ السلام نے اشارہ کیا درخت بھی بولا اور زمین بھی بولی، یہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا گیا، کہتا ہے حضرت جی میں یونس علیہ السلام سے مل کر آیا ہوں کہتا ہے کوئی گواہی؟ کہتا ہے بندے ساتھ بھیجو،

درخت نے بھی گواہی دی اور زمین نے بھی گواہی دی۔ بادشاہ نے بات سنی تو لڑکے کو بازو سے پکڑ کر کہا کہ اس تخت کا حق دار میں نہیں تم ہو۔ اس لڑکے کو تخت پر بٹھایا اور اس نے چالیس سال حکومت کی۔ اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کو اپنی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔ بھائیو! توبہ کا بڑا مقام ہے۔ آج وقت ہے سچی توبہ کرلو اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



جناب ایوب علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفَثِهٖo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

﴿وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍo اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌo وَوَهَبْنَا لَهٗ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِo وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌo﴾ (ص: 41تا43)

تمام قسم کی تعریفیں اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار ان گنت درود وسلام جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں بھائیو! اس سورۃ کا نام سورۃ ص ہے قرآن پاک کا تیئسواں پارہ ہے اس مالک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور تم سب کو مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین! اللہ پاک نے اس مقام پر اپنے صابر بندے کا ذکر فرمایا ہے نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ آزمائش انبیاء علیہم السلام پر ہوتی ہے اس کے صالحین کی نیک بندوں کی جتنا جس کا ایمان ہو اس کے ایمان کے مطابق اس کی آزمائش کی جاتی ہے اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر یہ آزمائش کی ہے کوئی بندہ یہ مت سمجھے کہ جس بندے پر آزمائش ہے اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہے ناراض نہیں بلکہ قرآن نے بتایا ہے جس چیزوں میں اپنے بندوں کا امتحان کرتا ہوں وہ کون سی چیزیں ہیں۔ قرآن پاک میں ہے: ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ

الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴾o (البقرة:155) اللہ پاک فرماتے ہیں ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں ﴿بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ﴾ دشمن کا ڈر ڈال کر دشمن کا ڈر ڈال کر ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں کلمہ پڑھا ادھر دھمکیوں والے آ گئے نماز پڑھی قرآن پڑھا دوسری چیز ﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ﴾ بھوک دے کر فاقے دے کر دیکھو میری مصطفیٰ علیہ السلام کی آزمائش اتنی بھوک لگی ہے اتنی بھوک لگی ہے کائنات کے آخری نبی نے اپنے پیٹ پر دو پتھر باندھے ہیں کیا خیال ہے اللہ اپنے نبی کو پہچان سکتا تھا دو دو پتھر اور بیٹی کے گھر کا یہ حال تھا کہ چھے چھے دن فاقے ہوتے تھے چھے چھے دن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری آزمائش سے ناراض نہ ہونا۔ ﴿وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ﴾ مال میں گھاٹا دے کر دوکان ڈالی تھی نقصان ہو گیا کاروبار چلتا چلتا بند ہو گیا اللہ پاک فرماتے ہیں گھبرانا مت میں نے تمہیں آزما کر دیکھنا ہے تم صبح نماز پڑھنے لگے تھے میرے حکم کی پابندی کرنے لگے تھے اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے کہا آزما کر دیکھتا ہوں کچا ہے یا پکا ہے میں آزمانے لگا ہوں نمازی ہے دوکان کا روبار رک گیا ﴿وَ الْاَنْفُسِ﴾ اور جانوں کی کمی کر کے بھی میں آزماتا ہوں کسی کا بیٹا کسی کا بھائی فوت ہو گیا کسی کی بیوی فوت ہو گئی کسی کے والدین فوت ہو گئے عرش والا رب کہتا ہے گھبرنا مت اگر تمہیں زیادہ پریشانی آئے تو میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ لینا میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لینا باپ کوئی نہیں ماں بھی چلی گئی چچا دادا بھی چھوڑ گیا ہے اور فرمایا پھل پک کر تیار ہو گئے ہیں میں نے گڑھا بھیج کر یا اندھیری بھیج کر تمام باغ کو تباہ کر دیا عرش والا رب کہتا ہے میرے بندے پریشان نہ ہونا میں نے تمہیں آزما کر دیکھنا ہے اے بھائیو دعا کرو اللہ تعالیٰ کوئی آزمائش نہ کریں اگر کریں تو اسے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے یہ انبیاء علیہم السلام ہی تھے جو آزمائش پر پورا اترتے تھے جو آزمائش پر پورا اترتے تھے دیکھو ایوب علیہ السلام بعض نے لکھا ہے کہ جناب ایوب علیہ السلام روم کے رہنے والے تھے بعض نے لکھا ہے بنو اسرائیل سے تعلق تھا بہرحال اللہ تعالیٰ نے بہت بہار لگائی مال بہت ہیں سات بیٹے سات بیٹیاں بعض نے آٹھ بیٹے اور آٹھ بیٹیاں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ایوب

کو عطا فرمائے تھے بیلوں کی جوڑیاں کہیں گائے بھینسوں کے اجڑ کہیں اونٹ چر رہے ہیں کہیں لمبی بھیڑ بکریوں کے اجڑ پھر رہے ہیں اتنا مال ہونے کے باوجود سب کچھ ہونے کے باوجود دنیا بھی ہے اور دین بھی ہیں اس کے باوجود جناب ایوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی اتنی عبادت کرتے ہیں جب ان کی عبادت آسمان پر جاتی تھی تو فرشتے حیران رہ جاتے تھے یہ نہیں کہ دوکان نہ چلے بندہ پھر بھی مسجد میں آئے نماز پھر ہی پڑھے نہیں ہر حالت کے اندر قرآن نے پتہ کیا فرمایا ہے اللہ پاک فرماتے ہیں ﴿ وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِيْدٌo﴾ (ابراھیم :7) میرے بندوں اگر میرا شکر کروں گے تو میں اور دوں گا میں نے کم دیا ہے تم نے شکر کیا ہے مولانا کریم فرماتے ہیں میں اور دوں گا ﴿وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ ﴾ اور اگر تم میرا کھا کر بھی میرا پہن کر بھی میری زمین پر رہ کر بھی میرا شکر نہیں کرو گے میرے ساتھ کفر کرو گے ﴿اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِيْدٌo﴾ پھر یاد رکھ لینا میرا عذاب بہت سخت ہے ناشکرے انسان کو اللہ تعالیٰ نے کبھی معاف نہیں کرنا کھا پی کر بھی انسان اللہ تعالیٰ کی ناشکری کریں یہ بات اچھی نہیں تو میرے بھائی لطف کی بات یہ ہے کہ انسان ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر کریں یہ دیکھنا بخاری شریف میں لکھا ہے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں تین بندے اللہ تعالیٰ کو بڑا یاد کرتے ہیں ہر وقت ہی سبحان اللّٰہ الحمد للّٰہ کبھی دیکھو سجدے میں پڑے ہیں کبھی دیکھو اللہ کی عبادت میں مصروف ہیں اللہ پاک نے جبرائیل علیہ السلام کو فرمایا جبرائیل علیہ السلام یہ مجھے بڑا یاد کرتے ہیں پتہ تو کرو بات کیا ہے جبرائیل علیہ السلام آئے ایک نابینا تھا۔ کہتے ہیں سناؤ بھائی کیا حال ہے نابینا کہتا ہے میرا کیا حال ہے میں ٹھوکریں کھا رہا ہوں جناب جبرائیل علیہ السلام نے کہا تمھاری کوئی خواہش ہو تو بتاؤ یہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ میری بینائی واپس لوٹا دے جناب جبرائیل علیہ السلام نے اس طرح اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا قدرتاں والے رب نے آنکھیں عطا کر دی جو اللہ آنکھیں دے سکتا ہے وہ اسے چھین بھی لیتا ہے جو چھین سکتا ہے وہ دے بھی سکتا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ پیدا ہوئے تو نابینا تھے آنکھیں کسی وجہ سے خراب ہو گئیں ماں کہتی ہے یا اللہ میری خواہش تو اور ہے میں نے تو آپ کے دین کا خادم بنانا تھا دعا شروع

کر دی دیکھو ماں دعا کر رہی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ماں سے دعا لینے کی توفیق دیں ماں دعا کر رہی ہے یا اللہ میرے بیٹے بخاری کو آنکھیں دے دوں ایک طرف ستر ولی بیٹھ جائیں جو پانچ وقت کے نمازی ہوں تہجد گزار ہوں یہ دعا کرنی شروع کر دیں ایک طرف اکیلی ماں دعا کرنا شروع کر دیں اللہ پاک فرماتے ہیں کہ میں ستر ولیوں سے پہلے تمہاری ماں کی دعا قبول کروں گا ماں کی دعا بہت لگتی ہے ماں دعا کر رہی ہے یا اللہ میرے بخاری کی آنکھیں ٹھیک کر دیں کس لیے، اس لیے نہیں کہ یہ بدمعاشیاں کرے گا عیاشیاں کرے گا ڈاکے ڈالیں گا ماں کا نظریہ ہے یا اللہ میں تیرے دین کا خادم بناؤ ں گی کہاں دعا ہو رہی ہے روس میں اور روس کے شہر بخارہ میں امام بخاری کی ماں دعا کر رہی ہے روس میں کتنی دعا کی ایک مہینہ کی دو مہینے کی امام بخاری کی ماں مسلسل دو سال دعا کرتی رہی مسلسل دو سال اور کبھی اکتاہٹ محسوس نہیں کی ہماری طرح نہیں ایک دن دعا کی نہیں جی ہماری تو رب سنتا ہی نہیں میری بہن اس نے قبول کرنی ہے امام بخاری کی ماں مسلسل دو سال دعا کرتی رہی یا اللہ میرے بیٹے کی آنکھیں ٹھیک کر دیں تو پتہ ہے کیا ہوتا ہے خواب میں جناب ابراہیم علیہ السلام آتے ہیں خواب میں اللہ کے نبی ابراہیم علیہ السلام ملتے ہیں کہتے ہیں بیٹا تمھیں مبارک ہو خوش ہو جاؤ تمہاری زیادہ دعا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے بیٹے کو آنکھیں دے دیں ہیں یہ ہے ماں کی دعائیں دیکھو جناب جبرائیل علیہ السلام آئے کہتے ہیں سناؤ بھائی کیا حال ہے وہ نابینا ہے کہتا ہے میری بھی کیا زندگی ہے جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کوئی خواہش ہو تو بتاؤ کہنے لگا اللہ تعالیٰ میری بینائی واپس لوٹا دیں جبرائیل علیہ السلام نے ہاتھ پھیرا آنکھیں ٹھیک ہو گئیں فرمایا تمھیں کوئی چیز چاہیے کہتا ہے مجھے بھیڑ بکریوں کے مال سے بہت پیار ہیں خواہش ہوتی ہے نا کسی کی کوئی خواہش ہوتی ہے کسی کی کوئی خواہش ہوتی ہے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا سرکار آپ کی جاہلیت کے زمانے میں کیا خواہش تھی اور اسلام کے بعد آپ کی کیا خواہش ہے عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جاہلیت کے زمانے میں اسلام سے پہلے میری یہ خواہش تھی کہ میں سو اونٹ کا مالک بن جاؤ۔ اسلام سے پہلے کی خواہش اور مسلمان ہونے پر بھی میری یہ خواہش تھی کہ میں سو اونٹ کا مالک بنوں

فرمایا جب آپ مسلمان ہو گئے اب تو آپ سینکڑوں نہیں لاکھوں اونٹوں کے آپ مالک ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی بڑی حکومتِ عطا فرمائی ہیں اب آپ کی کیا خواہش ہیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اب میری یہ خواہش ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام پہنچ جائیں خواہش ہوتی ہے کہتا ہے جی مجھے تو اونٹوں کے مال سے پیار ہیں جبرائیل علیہ السلام نے ایک اونٹ لا دیا اور اونٹ اتنے زیادہ ہو گئے کہ اجڑ ہی بن گیا پہلے ہر وقت اللہ، اللہ سبحان اللہ الحمد للہ اللہ کا ذکر اللہ کی عبادت نماز میں مصروفیت اب جب کام چل پڑا تو نماز چھوڑ دی پہلے جماعت کے ساتھ اب جماعت بھی گئی ہمارے آدمیوں کا یہ حال ہے کاروبار نہیں چلا تو بہت فکر مند اللہ کے حضور بہت سجدے تسبیح پکڑی کاروبار چلا ہے تو پھر کچھ بھی نہیں پھر سب کچھ ہی گیا اللہ پاک فرماتے ہیں جبرائیل علیہ السلام جاؤ اُن کو آزما کر آؤ یہ دیکھ لو اللہ آزمانے لگے ہیں ہمارے لیے حکم ہو رہا ہے۔

﴿ یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ۝﴾ (المنافقون: 9)

اے ایمان والوں تمہارے مال اور تمھاری اولاد کہیں تمھیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں معلوم ہوتا ہے انسان اللہ کے ذکر سے اس وقت غافل ہوتا ہے جب اس کا کاروبار چل پڑے جب دوکان چل پڑے جب پیسے ہاتھ میں آ جائیں اولاد مل جائیں اس وقت انسان کا فکر اتر جاتا ہے عرشاں والا کہتا ہے اے میرے جبرائیل علیہ السلام جاؤ اب جا کر پتہ کرو۔ جبرائیل گنجے کے پاس آتا ہے کہتا ہے جبرائیل آ کر کہتا ہے میں ایک مسافر ہوں اور سفر بہت دور ہے اور جس اللہ نے تمھیں ان نعمتوں سے مالا مال کیا ہیں دنیا کی دولت دی ہے یار میں اس اللہ کا نام لے کر تم سے ایک سوال کرتا ہوں ایک اونٹ دے دو میں نے سفر کرنا ہے یہ پتہ ہے کیا کہتا ہے کہتا ہے ایک اونٹ تمھیں دے دو کوئی اور آ جائیں تو ایک اس کو دے دوں ایک اور آ جائے ایک اس کو دے دوں میں تو شام تک خالی ہو جاؤ گا پھر جبرائیل علیہ السلام نے پچھلا وقت یاد کروایا کہتا ہے نہیں نہیں تم جاؤ ہم تو جدّی پشتی سے ہی ایسے چلے آ رہے ہیں ہمارے شروع

ے خزانے ہیں ہماری دکانیں چلتی تھی کاروبار چلتا ہے ہمارے ملازم نوکری کرنے والے جبرائیل علیہ السلام کہتا ہے یا اللہ اس کو پچھلا وقت بھول چکا ہے اسے پہلے جیسا ہی کر دوں۔ اسے پچھلا وقت بھول گیا ہے اونٹ اور مال سب کچھ ختم ہو گیا پھر کوڑھی کے پاس چلے گئے کہتا ہے یار ایک گائے ہی اللہ کے لیے دے دوں۔ اللہ نے تمھیں اتنا مال دیا ہے اس کے نام کی ایک گائے ہی دے دوں کہتا ہے واہ بھئی واہ مانگنے والے بھی منہ اٹھائے پھرتے ہیں اب گائے ہی کا سوال کر دیا تمھیں ایک گائے دوں پھر ایک اور آ جائے گا اور ایک گائے اس کو دوں جبرائیل علیہ السلام نے پچھلا وقت یاد کروایا کہتا ہے تم پتہ نہیں کس وقت کی بات کر رہے ہو ہم پہ وہ وقت کب تھا کہتا ہے یا اللہ اسے بھی پہلے جیسا کر دے ویسا ہی ہو گیا نابینے کے پاس گیا اسے کہتا ہے اللہ کے نام پہ ایک بکری دے دو اور نابینے نے پچھلی ٹھوکریں یاد رکھی تھیں جو پیچھے اسے ٹھوکریں ملی تھی اسے یاد تھیں پتہ ہے کیا کہتا ہے کہتا ہے اے آنے والے نام کتنی بڑی ذات کا لیا ہے اور مانگتے ہو ایک بکری نام عرش والے کا اور ایک بکری مانگتے ہو کہتا ہے اگر مجھے کہو تو اللہ کے نام پہ ساری بکریوں کے ساتھ بکریں چرانے والے اور ساتھ میں بھی چلا جاؤ اللہ کے نام پر۔ یہ ہے جس کو پچھلا وقت نہیں بھولا دیکھو ایوب علیہ السلام کہیں بیلوں کی جوڑیاں تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اللہ کے نبی ایوب علیہ السلام کے پاس پانچ ہزار بیلوں کی جوڑیاں تھیں کہیں اونٹوں کے اِجڑ کہیں بھیڑ بکریاں اس کے باوجود اللہ کی اتنی عبادت کرتے ہیں اللہ کا اتنا ذکر کرتے ہیں اتنی عبادتیں اللہ کے پاس جاتی ہیں اتنی عبادت اللہ کے پاس جاتی ہے آسمان کے فرشتے دیکھ کر حیران ہے یا اللہ تیرے نبی کی کتنی عبادتیں آ رہی ہیں اور کیسا نبی ہے ادریس نبی کے پاس وحی آئی حضرت جی آپ کی عبادت اللہ کے پاس اتنی جاتی ہے اتنا ذکر جاتا ہے کہ سارے جہاں کی عبادت ایک طرف اور آپ اکیلے کی عبادت ایک طرف ایک طرف سارے جہاں کے نیک اعمال اور ایک طرف ادریس آپ اکیلے کے اعمال۔ اللہ ہمیں نیکیاں کمانے کی توفیق دیں۔ آزمائش آ گئی ابلیس کہتا ہے یا اللہ مال دیا ہے اولاد دی پھر نماز ادا نہ کریں تو اور کیا کریں بھلا یہ چھین کے دیکھو مال چھین لوں اِجڑ چھین لو اس سے مراد غریبی

میں مبتلا کر دوا سے فقیری میں مبتلا کر دوں اللہ پھر میں دیکھوں گا تمہاری عبادت کرتا ہے یا نہیں اللہ کریم نے فرمایا تم ابھی بھی باز نہیں آتے۔ ابلیس بڑا فریب تم نے آدم سے کیا ہے اب بھی باز نہیں آتا اللہ کریم نے فرمایا جیسے تمہارا دل کرتا ہے ویسے کرلو تو پتہ کیا گیا کہ اب بھی زمین میں بھیڑ اور بکریاں چر رہی تھیں آگ کا بگولہ بنا کر ایسی آگ بھیجی سب بھیڑ اور بکریاں جلا دیں سارے جانور جلا دیئے اللّٰہ اکبر اللّٰہ تھوڑا سا اندازہ کروں اونٹ بھی مار دیئے بھیڑ بکریاں جلا کر مار دیں۔ بیلوں کی جوڑیاں ختم کر دیں سارا مال مار کر نوکر کی شکل میں بن کر چھیڑو کی شکل میں بن کر غلام کی شکل میں بن کر جناب ایوب علیہ السلام کے پاس آ گیا آ کر پتہ ہے کیا کہتا ہے یہ دیکھو کیسے فریب کرتا ہے آ کر کہتا ہے۔

جس مال تے ڈنگر تیرا

جناب ایوب علیہ السلام سے کہتا ہے:

جس مال تے ڈنگر تیرا اک نئیں چھڈیا
تو اس دے اگے اینویں چولہ ہے اڈیا
جس مال تے ڈنگر تیرا اک نئیں چھڈیا
تو اُس دے اگے اینویں، چولہ ہے اڈیا
کہندا ایوب وہموں رب نے کڈھیا
ہن ہو گیا دل اک تھائیں

کہتا ہے سارا مال مر گیا ہے سارے جانور مر گئے ہیں تم پھر اسی اللہ کو سجدہ کر رہے ہو اس نے تو تمہارا سب کچھ ختم کر دیا ہے ایوب علیہ السلام کہتے ہیں ایسے ہی نہیں لوگ ایوب نبی کو صابر کہتے ہیں ایسے ہی نہیں اللہ نے کہا ﴿وَجَدْنَاهُ صَابِرًا﴾ ہم نے ایوب کو صابر پایا ہے اللہ کے نبی کہتے ہیں اللہ کے نبی ایوب علیہ السلام فرماتے ہیں:

کسے ویلے اگے چیتا ڈنگراں دا آوندا
لگن پیارے میرا دل گھبراوندا

ہُن اُدھروں خلاصی ہو گئی شکر الاوندا
ہُن ہو گیا دل اک تھائیں

جناب ایوب علیہ السلام کہتے ہیں پہلے جانور تھے جانوروں کے لالچ لگ جاتا تھا کبھی بھیڑ بکریاں پیاری لگتی تھی کبھی دنبے پیارے لگتے تھے کبھی بیل پیارے لگتے تھے کبھی گائے کے دھیان لگ جاتا تھا وہ مر گئے ہیں۔اُدھر سے توجہ ہٹ گئی ہے تو اب دل مولا کے ساتھ جڑ جائے گا دل تو پہلے بھی لگا تھا لیکن کبھی کبھی جانوروں کے دھیان لگ جاتا تھا شیطان کہتا ہے پتہ نہیں اللہ تعالیٰ نے اسے کس طرح کا بنایا ہے اتنے مضبوط ایمان والا اور اللہ کو بھی پکے بندے اچھے لگتے ہیں کچے نہیں کچے بندوں کا اللہ بھی وارث نہیں بنتا وہ بھی اللہ کو اچھے نہیں لگتے پکے بندے اچھے لگتے ہیں دعا کرو اللہ پکے بندے بنالیں۔لیکن ہمارے ایمان ڈولنے میں ایک منٹ لگتا ہے باہر کوئی ایمان والا آجائے وہ ایمان چھین کر چلا جاتا ہے اللہ ہدایت نصیب فرمائے۔آمین! اس طرح کمرے میں بیٹھے ہیں بہت بہار لگی ہوئی ہے سات، آٹھ بیٹے ہیں بیٹیاں ہیں۔ابلیس نے زلزلہ لاکر مکان کی چھت گرادی بیٹے بھی فوت ہو گئے اور بیٹیاں بھی فوت ہو گئیں۔ذرا اندازہ لگاؤ نا تصور کی دنیا میں آؤں ایک بیٹا مر جائے بندے کا دل ٹوٹ جاتا ہے کئی بندوں کو ہارٹ اٹیک ہو جاتا ہے اگر ایک بیٹا فوت ہو جائے ایوب نبی علیہ السلام کے آٹھ بیٹے اور آٹھ بیٹیاں ایک وقت میں فوت ہوئے تو کیا پڑھتے ہیں۔"**الحمدللہ**" عرش والے ہزار شکر ہے تمہارا مال تھا تم ہی لے گئے اللہ جی میرا کیا اختیار ہے مولا کریم تم نے ہی دیا تھا اور تم نے دے کر چھین لیا ہے یا اللہ تیرا شکر ہے مولا کریم میں تمہارا شکوہ نہیں کروں گا۔سینہ کوبی نہیں کروں گا سر کے بال نہیں نوچوں گا اللہ میں تو تمہارا شکر ہی کروں گا اللہ ہمیں بھی صبر کرنے کی توفیق دے کتنا صبر ہے ایوب علیہ السلام میں یہاں کسی کی ایک بکری مر جائے تو وہ سر پر بازو رکھ لیتا ہے کہ یہ ہو گیا فلاں ہو گیا ایوب نبی علیہ السلام کا مال بھی ختم اور اولاد بھی ختم پھر بھی کہتے ہیں عرش والے ہزار شکر ہے مولا کریم تمہارا شکر ہے آگے عبادت کرتا تھا لیکن مال کا بھی فکر ہوتا تھا اولاد کا بھی یا اللہ اب کچھ نہیں رہ گیا میں ہوں تو ہے میں تمہاری عبادت کروں

گا تم خوش ہونا ابلیس کہنے لگا واہ اللہ اسے کتنا مضبوط بنایا ہے اور ایمان والوں کے دل نہیں ڈولتے اُن کو پتہ ہوتا ہے کہ مال تو اللہ کا ہی ہے اللہ دے کر چھین لے اس کا اختیار ہے میرا کیا اختیار ہے۔ اللہ کا اختیار ہے شیطان نے پھر کیا کیا جناب ایوب علیہ السلام کے جسم میں پھونکیں مارنی شروع کر دی اللہ کے نبی علیہ السلام مال، بیٹے لُٹا کر سجدے میں پڑے ہوے ہیں نبی علیہ السلام سجدے میں پڑا ہے اللہ کے نبی سجدے میں پڑے ہوئے ہیں ابلیس آتا ہے جناب ایوب علیہ السلام کی ناک میں پھونک مار دیتا ہے جسم پر اتنے کیڑے پڑ جاتے ہیں جیسے دُنبے کی چکلیاں ہوتی ہیں جسم پھول جاتا ہے بیماری پھیل جاتی ہے اللہ کے نبی کے جسم پر بیماری پھیل جاتی ہے بیمار ہو جاتے ہیں ایسے بیمار ہوئے کہ اللہ کے نبی کی چار بیویاں تھیں چاروں بیویوں کو بلا کر فرمانے لگے اے میری بیویوں اب شاید میں تمہارے حق ادا نہ کرسکوں میں اللہ کا نبی ہوں کوئی بھی کسی کا حق چھین لے قیامت والے دن حق والوں نے اپنے حق لینے ہیں اللہ کے نبی فرماتے ہیں اب تم مجھ سے طلاقیں لے کر اپنے اپنے میکے چلی جاؤں مجھ سے طلاق لے لو یہ نبی اپنی بیویوں سے کہہ رہا ہے نبی کو پتہ تھا کہ بیوی کا حق مارا تو قیامت والے دن پوچھا جائے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو بیویاں ہوں ایک کا کوئی حق ادا نہیں کرے گا تو قیامت والے دن وہ ایک طرف سے سوکھا ہوا ہوگا یہ اللہ کا قانون ہے انصاف والا نبی علیہ السلام کی ایک وقت میں نو بیویاں تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب کے ساتھ انصاف کرتے انصاف کرتے اور دل زیادہ اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا پھر فرمایا یا اللہ میں اپنی طرف سے پوری کوشش کرتا ہوں لیکن دلوں پر قبضہ تیرا ہے۔ میرا دل زیادہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف ہے لیکن میں تمام بیویوں کے حقوق اچھی طرح ادا کرتا ہوں۔

لیکن اے میرے اللہ میرا دل زیادہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیار کرتا ہے اس لیے اے میرے اللہ اس بارے میں مجھ سے سوال نہ کرنا۔ کیونکہ دلوں پر قبضہ تیرا ہے وہ سب بیویاں ایوب علیہ السلام کو چھوڑ کر چلی گئیں۔ لیکن جو چوتھی بیوی تھی وہ بہت نیک بیوی تھی۔ اُس کا خاندان بہت اچھا تھا چوتھی بیوی کا خاندان انبیاء کا خاندان تھا مولانا صاحب نے لکھا ہے فرمایا:

چوتھی جو بیوی آئی حضرت ایوب علیہ السلام دی
یوسف دی پوتی آتے پڑپوتی یعقوب دی
صابراں دی لڑی ابراہیم علیہ السلام محبوب دی
تے صبر دا ورثہ جناں تائیں

سارا خاندان ہی صابروں کا دیکھو ابراہیم علیہ السلام بھی صابر بیٹے کو جنگل میں چھوڑا صبر ہے یا نہیں باپ کو چھوڑا ماں کو چھوڑا پھر وقت آیا اللہ نے فرمایا بیٹے کو ذبح کر دو کہتا ہے یا اللہ یہ بھی کر کے دکھا دیتا ہوں بیٹے سے پوچھا تمہاری کیا صلاح ہے فرماتے ہیں:

﴿یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ o﴾

(الصافات: 102)

ابو جی میں تو صبر کر کے دکھاؤ گا آگے چلے آؤ جناب یعقوب علیہ السلام کے پاس بیٹے یہ خبر لے کر آئے کہتے ہیں ابو جی تمہارے بیٹے یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے تو آپ نے کیا فرمایا:

﴿بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ o﴾ (یوسف: 18)

میرا تو صبر ہی ہے اللہ ہمیں بھی صبر کی ہمت نصیب فرمائے دیکھو خاندان بہت اچھا ہے نبی کی بیٹی جناب ابراہیم علیہ السلام کی بھی پڑپوتی کیسا خاندان ہے سبحان اللہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((اَلدُّنْیَا كُلُّهَا مَتَاعٌ)) دنیا ایک سامان ہے۔ ((وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْءَةُ الصَّالِحَةِ .)) بی کریم ﷺ نے فرمایا سارے جہاں کا بہترین سامان نیک عورت ہے یہ نہ ہو بندہ باہر سے تھکا ٹوٹا ہوا آئے اور ویسے چاہے سارا شہر پھر کر آ جائے اسے کچھ نہیں ہوتا بندہ آ جائے سر پر پٹی باندھ لی سر پر کپڑا باندھ کر لیٹ گئی کیا ہوا ہے جی میرا سر درد کر رہا ہے ویسے سارا شہر پھر لیا ہے اتنی اتنی دور تک گئی ہے کچھ نہیں ہوا یہ بے چارہ تھکا ٹوتا آتا ہے آتے ہی سر کو درد شروع ہو گئی ہے اس طرح کی عورت ہو تو بات نہیں بنتی اس طرح کی عورت ہو بات پھر بنتی ہے

نبی علیہ السلام فرماتے ہیں جب کوئی عورت پانچ نمازیں پڑھتی ہیں ماہِ رمضان کے روزے رکھتی ہے اپنے وجود کی حفاظت کرتی ہے اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی ہے اللہ کے نبی فرماتے ہیں:

((فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ.))

جس وقت یہ عورت فوت ہوتی ہے اللہ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتے ہیں آٹھو دروازے ایسے ہی نہیں کھلتے کچھ کرو تو کھلتے ہیں اپنے خاوند کو راضی کرنا نبی علیہ السلام فرماتے ہیں ایک بیوی اپنے خاوند کو گھر بیٹھے راضی کرتی ہے اپنے بچوں کا خیال رکھتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں گھر بیٹھے ہی ستر ولیوں کے درجے تک پہنچ جاتی ہے وہ شہیدوں والا مقام گھر بیٹھے لے سکتی ہے شہیدوں والا مقام اگر کوئی لے تو اور اگر خاوند باہر ہے اس نے گھر سے برقع پہنا اور باہر نکل گئی نبی کریم علیہ السلام پتہ ہے کیا فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اس نے گھر سے باہر قدم رکھا ہے جب تک واپس لوٹ کر نہیں آئے گی اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر لعنت ڈالتے رہیں گے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنتیں برستی رہتی ہیں یہ دیکھو جن کی صفات اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمائی ہے اللہ کے نبی کا صحابی باہر دوسری جگہ جانے کا پروگرام بنا اس کی بیوی کہنے لگی اے اللہ کے بندے تم تو جا رہے ہو میرے لیے کیا حکم ہے یہ اپنی بیوی سے کہتا ہے جب تک میں گھر واپس نہ آ جاؤ تم نے میرا گھر کے دروازے سے باہر قدم نہیں رکھنا تمہارے لیے یہ حکم ہے جب تک میں نہ آ جاؤں میرے گھر چھوڑ کر نہیں جانا یہ عورت بھی نیک اس کا خاوند بھی نیک اس عورت کا خاوند باہر چلا گیا پیچھے اللہ تعالیٰ کی آزمائش آ گئی اللہ اپنوں کو ہی آزماتے ہیں یہ باہر چلا گیا پیچھے سے پیغام آ گیا اے عورت تیرا باپ بہت سخت بیمار ہے اپنے ابو کی آ کر بیمار پرسی کر لو یہ پیغام لانے والے سے کہتی ہے میرے بھائی میرے باپ سے جا کر کہنا جس کے ساتھ تم نے میری شادی کی ہے جس کے ساتھ تم نے میرا نکاح کیا ہے وہ گھر میں موجود نہیں گھر سے جاتے وقت مجھے پابند کر گیا تھا کہ جب تک میں گھر واپس نہ آ ؤ میرے گھر کی دہلیز سے باہر قدم مت رکھنا "اللہ اکبر اللہ" تھوڑی دیر گذری اس کے باپ کی وفات کی خبر آ گئی اطلاع آئی تیرا باپ

فوت ہو چکا ہے تیرا باپ فوت ہو گیا ہے یہ عورت پیغام لانے والے سے کہتی ہے میرے بھائیوں سے جا کر کہنا جس کے ساتھ تم نے نکاح کر دیا ہے وہ مجھے باہر نکلنے سے پابند کر گیا ہے ہاں البتہ ایک بات ہے اللہ کا رسول ﷺ موجود ہے اللہ کے نبی کی عدالت میں جا کر اپیل کر دو سپریم کورٹ میں جا کر اپیل کر دو اگر مجھے اللہ کے نبی کی اجازت مل جائے تو میں جا کر اپنے ابو کی آخری زیارت کر لوں میرا خاوند تو مجھے پابند کر گیا ہے اللہ کے رسول ﷺ سے اجازت لے لوں ہو سکتا ہے اجازت مل ہی جائے اگر آج کی عورت ہوتی اس نے دوپٹہ پکڑنا تھا وہ جا رہی ہے میں اب اپنے مرے ہوئے باپ کو چھوڑ دوں دیکھو جس میں ایمان موجود ہے جس میں اللہ کا خوف موجود ہے باپ کی وفات کی خبر ملی کہتی ہے خاوند کی اجازت نہیں اللہ کے پاک نبی ﷺ اجازت دے دیں تو میں چلی جاؤ گی میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس وہ آدمی گیا کہتا ہے آقا ﷺ فلاں فلاں بندہ ہے اپنی بیوی کو پابند کر گیا ہے اپنی بیوی کو باہر جانے سے روک گیا ہے آقا ﷺ اس کا باپ فوت ہو گیا ہے کیا وہ اپنے باپ کا آخری بار جا کر منہ دیکھ سکتی ہے یا نہیں اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اے آنے والے جس کا خاوند اسے پابند کر گیا ہے اُسے میں محمد ﷺ بھی اجازت نہیں دے سکتا جس کا خاوند اُسے پابند کر گیا ہے میں محمد ﷺ بھی اسے اجازت نہیں دیتا یہ اپنے بھائیوں سے کہنے لگی تم پھر ایسے کرنا میرے باپ کا جنازہ میرے دروازے سے گزارنا میں اپنے باپ کا چہرہ گھر بیٹھے دیکھ سکتی ہوں اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے گھر کی دہلیز سے باہر قدم نہیں رکھ سکتی یہ ہے ایمان والی عورتیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے ہیں بندے پیچھے کو دیکھیں گے یہ پہلے جنت میں چلی جائیں گی اور اگر برابری کی یہ کہنا کہ مردوں اور عورتوں کے حقوق برابر ہونے چاہئے قرآن کی عدولی کی تو پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب ہی نازل ہو گا پہلے بارش نہیں ہوتی تھی اب سیلاب اب اخبار والے لکھتے ہیں قیامت خیز بارشیں قیامت خیز اُدھر سے بھی عذاب اور ادھر سے بھی عذاب دعا کرو اللہ تعالیٰ اس ملک کے حال پر رحم فرمائے یہ دیکھوں نبی کے پاس کیسا انصاف ہے آپ فرماتے ہیں میں بیمار ہو گیا ہوں تم طلاقیں لے لو ہمارے ملک کا تو

یہ رواج ہے کہ کئی کئی سال طلاق ہی نہیں ہوتی کئی کئی سال بندے کہتے ہیں نہ طلاق دینی ہے نہ اس کی جان چھوڑنی ہے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے اس انسان کو ظالم کہا ہے جو اپنی بیوی کو طلاق بھی نہیں دیتا اور رکھتا بھی نہیں بعض بندے ایسے ہوتے ہیں وہ صرف حق مہر کھانے کی خاطر اپنی بیوی سے بے چاری کو درمیان میں لٹکائے رکھتے ہیں نہ طلاق دیتے ہیں نہ حق مہر۔ حالانکہ قرآن کا فیصلہ ہے اگر بیوی طلاق لے تو حق مہر چھوڑ دو خاوند طلاق دے اُس کا حق مہر کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اگر اپنی بیوی کا حق کھائے گا تو حرام کھائے گا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اسے مصیبت میں مت ڈالو یا اپنے گھر میں آباد کرو یا طلاق دے کر فارغ کر دو کئی بندے قیامت والے دن صرف اسی وجہ سے گرفتار ہو کر جہنم میں جائیں گے جنہوں نے اپنی بیویوں کے حق کھائے ہوں گے اور کئی عورتیں اس معاملے میں قابو آئیں گی تو بھائی دیکھو نبی ﷺ کا فیصلہ کیسا ہے فرمایا طلاقیں لے لو سب طلاقیں لے کر چلی گئیں۔

جس کا خاندان اچھا تھا جس کی تربیت اچھی تھی جس کی کڑیاں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے ملتی تھیں وہ اپنے خاوند کو تسلیاں دیتی ہیں حوصلے دیتی ہیں کہتی ہیں حضرت جی

سنیا جا مائی رحمت چانگراں نے ماریاں
رب دے حبیبا تھیتھوں صدقے میں واریاں
لے کے طلاقاں چلیاں گئیاں جو ساریاں
کھٹیا تے اوہناں کجھ نائیں
میں کراں گی خدمت جد تک رب نبھاوے گا
یا کڈ لوّے جان یا فیر آرام عطاوے گا
یا مولا پھر مینوں اپنے کول بلاوے گا
اینویں چھڈ کے تہانوں جاندی نائیں

اور ساتھ تسلی دی:

حضرت میں زخماں تائیں نک ناں وٹاں گی

جے روئی نال پیڑ ہوئی تاں جِب نال چٹاں گی
خاوند دیاں خدمتاں کر کے جنت کھٹاں گی
ہن موقع لیاندا اللہ سائیں

تاریخ کے اندر لکھا ہے علامہ منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے تیرے پیرومرشد ﷺ کے پاس ایک عورت آئی کہتی ہیں سوہنیا ہمارے خاوندوں کے ہمارے اوپر کیا حق ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں آنے والی سن لے اس عورت کو میرے نبی فرماتے ہیں اے بی بی سن لے تیرے خاوند کے جسم سے پیپ نکل رہی ہو خون نکل رہا ہو زخموں سے چور ہوا ہو تمہارا خاوند تمہیں کہے میرے جسم کو چاٹ لیں اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اپنے خاوند کے جسم سے تم اپنی زبان سے وہ پیپ صاف کر دو تو پھر بھی تم اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کر سکتی حق اب بھی ادا نہیں ہوا۔" اللّٰہ اکبر اللّٰہ" یہاں کیا ہے خاوندوں کو بیویوں کی فرمانبرداری کرنی پڑتی ہے اُن کے کہنے پر بی بی صاحبہ نے آگے آگے بیگ پکڑا ہوا ہے اور میاں جی پیچھے پیچھے جا رہے ہیں جیسے نوکر جا رہا ہے جیسے گھر کی حویلی صاف کرنے کے لیے پیچھے جا رہا ہے کیسے وہ قوم کامیاب ہو اب تو ویسے بھی بوڑھی عورتوں کو حوصلہ ہے کہ حکومت ہی ہماری ہے اس لیے حوصلہ ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے اللّٰہ اکبر اللّٰہ یہ بھی نہ ہو کہ میاں جی باہر عیش کر رہے ہیں اور بیوی بے چاری گھر میں بھوکی فاقوں سے گزارہ کرتی ہے یہ نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جیسے خاوندوں کے حق ہیں ویسے بیویوں کے بھی تم پر حق ہیں اللہ نے ان کے بھی حق رکھے ہیں بہر حال نبی کی تین بیویاں چھوڑ گئیں چوتھی کہنے لگی حضرت میں نہیں چھوڑ کر جاؤں گی جان جائے تو جائے لیکن نبی کا ساتھ نہ جائے اللّٰہ اکبر اللّٰہ'' ایوب علیہ السلام بیمار جسم کے ہر حصے میں بیماری اب لوگ طعنے دیتے ہیں باتیں کرتے ہیں کوئی ادھر سے کہتا ہے ایوب نبی علیہ السلام کی نمازیں کیا کہتی تھیں اس کی عبادتیں کیا کہتی تھیں یہ خود کیا کہتا تھا معلوم ہوتا ہے ایوب نبی لوگوں کو وعظیں کرتا تھا اور اندر سے اتنا پاپی تھا اندر سے پتہ نہیں کیسے پاپ کرتا تھا گناہ کرتا تھا یہ نہیں پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی آزمائش آئی ہوئی ہیں "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" مائی رحمت

سے کہنے لگے اے بی بی رحمت اپنے خاوند ایوب کو یہاں سے لے جاؤ اسے ہماری بستی سے لے جاؤ ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں اس کی بیماری ہماری بستی میں نہ پھیل جائے اماں جی رحمت صبر شکر کر کے اپنے خاوند ایوب کو ہڈیوں کا پنجرہ ہے ہڈیوں کے ڈھانچے ہے ان کو اپنے ٹوکرے میں ڈال لیتی ہیں اور ٹوکرا سر پر اٹھا لیتی ہیں دوسری بستی میں لے جاتی ہیں دوسری بستی والے بھی کہتے ہیں رحمت اسے یہاں سے لے جاؤ ہمیں خطرہ ہے یہ تو کسی گناہ میں مبتلا ہوا ہے کہیں اس کی بیماری ہمارے گاؤں میں بھی نہ پھیل جائے کتنی آزمائش پر آزمائش پہلے مال مر گیا پھر اولاد مر گئی بیویاں بھی ساتھ چھوڑ گئیں پھر جناب گاؤں والوں نے گاؤں سے نکال دیا پھر آپ دوسری بستی میں گئیں وہاں بھی نہ رہنے دیا مائی صاحبہ جناب ایوب علیہ السلام نبی کو اُٹھا لیتی ہیں جنگل میں ڈیرہ لگا لیتی ہیں صبر شکر کر کے اللہ کا شکرانہ ادا کر کے جو عورت جس کو جناب پہلے عزت ملتی تھی جس کے کام کرنے کے لیے غلام موجود تھے آج اس بی بی کا یہ حال ہے کہ نبی ایوب علیہ السلام جنگل میں بیٹھے ہیں بی بی رحمت لوگوں کے گھر جا کر کام کرتی ہیں اور شام کو جناب ایوب علیہ السلام کو کھانا پیش کرتی ہیں کہتے ہیں تین آدمی مسلمان ہوئے تھے ایوب علیہ السلام کی وعظ سے تین آدمی دو بوڑھے ایک نوجوان اُن بوڑھوں کو پتہ چلا کہ ایوب علیہ السلام بیمار ہو گئے ہیں وہ بیمار پرسی کرنے آئے اور دیکھ کر کہنے لگے پتہ نہیں بے چارہ کس گناہ میں پکڑا گیا ہے اپنے ہی باتیں کرنے لگے غیر تو کرتے ہی ہیں جب کوئی مشکل وقت آ جائے تو غیر تو غیر اپنے بھی باتیں کرتے ہیں اللہ یزادنی کی قبر نور سے منور فرمائے وہ کہا کرتے تھے اپنی تقریر میں اللہ اس پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے پتہ کیا کہتے تھے فرمایا کرتے تھے:

ڈگ پین آسمان توں نئیں مر دے
او ڈگ پوے آسمان توں نئیں مر دا
بُوٹا جیناں دے رزق دا ہریا ہووے
اونوں دریا وی کدی نئیں روڑھ دے نے
ہتھ قدرت نے جس دا پھڑیا ہووے

خنجر دس وجن پانوے لکھ وجن
او نہیں مردا جے ربوں نہ مریا ہووے
ساتھ چھوڑ جاندے سارے یار بیلی
اوئے اوکھا ویلہ جے جند تے بنیا ہووے

اُس وقت اپنے بھی پرائے ہو جاتے ہیں جب اس طرح کی کوئی بات بن جائے تو پھر کہتے ہیں پتہ نہیں کتنا پاپی تھا وہ بوڑھے کہنے لگے پتہ نہیں کس گناہ میں قابو آ گیا ہے کہتے ہیں حضرت جی اللہ سے معافی مانگوں اللہ سے معافیاں مانگوں آپ پتہ نہیں کس گناہ میں قابو آ گئے ہیں جو نوجوان تھا وہ کہتا ہے پاگلوں تمہیں پتہ ہے کہ نبی کا گناہ ہے نبی کا تو کوئی گناہ ہی نہیں ہے نبی کا تو کوئی گناہ ہی نہیں ہوتا اللہ نے نبی کو گناہوں سے پاک پیدا کیا ہوتا ہے ہاں نبی میں گناہ نہیں اللہ اپنے نبی کو آزما کر دیکھتا ہے اس نے اُن کو جھڑک دیا اور اللہ کے نبی کو دلاسہ دیا اماں جی رحمت خدمتیں کر رہی ہیں۔ ''سبحان اللّٰہ'' لوگوں کے کام کر کے محنت کر کے مزدوری کر کے نبی کی بیوی نبی کی بیٹی نبی زادی لوگوں کی محنت کر کے جناب کھلا رہی ہے۔ ''اللّٰہ اکبر اللّٰہ'' کام کرنا کوئی طعنہ نہیں کوئی عیب نہیں نبی کام کرتے رہے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ یہودیوں کے باغ کو پانی دیتے رہے وہ مزدوریاں کرتے رہیں اللہ رزق حلال کھانے کی توفیق دیں ایک بندہ ٹھوٹا پکڑ کر سارا جہاں مانگ کر کھاتا ہے اور ایک بندہ اپنی محنت اور مزدوری کر کے کھاتا ہے کیا وہ برابر ہو سکتے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا: مسلم کی صحیح روایت ہے آپ فرماتے ہیں جو رزقِ حلال کما کر کھاتا ہے قیامت والے دن اس کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو گی اس کا چہرہ ایسے چمکے گا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے ایک وہ بندہ ہے جو بھیس بدل کر پچیس تیس مسجدوں سے روز مانگتا ہے ایک وہ بندہ ہے جو محنت کر کے کھاتا ہے پھر یہ برابر ہیں اللہ تعالیٰ رزق حلال کھانے کی توفیق دے اماں جی محنتیں کر رہی ہیں لوگوں کے کام کر رہی ہیں ایوب علیہ السلام نبی کو کھانا پیش کرتی ہیں ایک دن کی بات نہیں دو دن کی بات نہیں مہینے کی بات نہیں میرے بھائیو! سال کی بات نہیں تفاسیر والوں نے لکھا ہے تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے

ایوب علیہ السلام نبی کے اٹھارہ سال بیماری میں گزر گئے جب بیماری لگی اس وقت اسی سال کی عمر اٹھارہ سال اوپر گزر گئے ایسے سمجھو اٹھانوے سال کی عمر ہوگئی اماں جی رحمت ایک دن آ کر کہتی ہیں ایوب علیہ السلام بہت مدت گزر گئی ہے بیمار ہوئے اب تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اللہ شفاء دے دیں اللہ کے نبی کہتے ہیں بی بی رحمت اسّی سال میں تندرست رہا ہوں صحت مند رہا ہوں اب اگر میں اللہ سے کہو شفا دے دیں مجھے اُمید ہے کہ شفاء دے دیں گے مجھے شرم آتی ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اسّی سال تندرست رہے ہو اور اٹھارہ سالوں میں تنگ آ گئے ہو جب تک اسّی سال میری بیماری میں نہ گزر جائیں میں اللہ سے نہیں کہوں گا کہ اللہ مجھے شفاء دے دیں میرے بھائیو! بیماریاں آ جائیں تو گھبرایا نہ کروں دکھ آ جائیں پریشانیاں آ جائیں دل برداشتہ نہ ہوا کروں گھبرایا نہ کرو یہ دیکھ لو ایک بی بی میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر کہتی ہیں سوہنا میری بیماری کی دعا کرو اللہ تعالیٰ شفاء دے دیں اللہ کے نبی کہتے ہیں اے بی بی دعا نہ کروا بیماری کی حالت میں زندگی بسر کرو تو بغیر حساب کے جنت میں لے دوں گا بغیر حساب کے جنت لینی ہے تو دعا نہ کرواؤ یہاں ہمارے مسلمان کہتے ہیں شفاء لینی ہے چاہے مُصلی کے ہاتھوں سے ہو چاہے جادو ٹونا کر کے کسی کی جھونپڑی جلا کر ہو کئی عورتوں کے نظریے یہ ہوتے ہیں انہیں بے وقوف آدمی اس طرف لگا دیتے ہیں کوئی چھوٹا سا بچہ فوت ہوا ہوا سے قبر سے نکال کر اس کے اوپر کھڑے ہو کر نہاؤ گی تو بیماری ختم ہو جائے گی ہمارے مسلمانوں کی عورتیں ایسا کرتی ہیں کئی بے غیرت ایسے کہہ دیتے ہیں کہ قرآن پر کھڑے ہو کر نہاؤ گی تو ٹھیک ہو جاؤ گی وہ پھر قرآن پر کھڑے ہو کر نہاتی ہیں کئی بے غیرت کہتے ہیں مسجدوں کو گندگی سے ڈھانپ دو شفاء مل جائے گی وہ کہتی ہے ایمان جاتا ہے تو جائے لیکن کسی بھی طریقے سے اولاد ملنی چاہیے یہ ایمان ہے ہمارے لوگوں کے اللہ تعالیٰ ایمان نصیب فرمائے۔آمین! اماں جی ایک دن باہر گئیں اور ابلیس نے ایک دن چیخ ماری سارے شیطان اکٹھے ہو گئے کہنے لگے کیا بات ہے کہتا ہے ایوب نبی علیہ السلام کسی طریقے سے قابو نہیں آتا بہت زور لگایا ہے قابو نہیں آیا کہنے لگے بابا جی آدم کو کیسے قابو کیا تھا کہتا ہے اماں جی حواء کے ذریعے میں نے اماں حواء کو

فریب دیا تھا بابا بھی قابو آ گیا کہتا ہے اب اگر ایوب نبی بھی قابو آئے گا تو اماں جی کے ذریعے آئے گا یہاں فریب دیا تھا بابا بھی قابو آ گیا کہتا ہے اب اگر ایوب نبی بھی قابو آئے گا تو اماں جی کے ذریعے آئے گا یہاں فریب لگاؤ اگر چل جائے تو عورتوں کے ایمان کمزور ہوتے ہیں وہ تمہارا کہنا مان لے گی پتہ ہے کیا کیا۔ اماں جی سے کہنے لگا میں زمینوں کا رب ہوں ابلیس کہنے لگا شیطان کہنے لگے جیسے اماں حواء کے ذریعے بابا جی آدم کو قابو کیا تھا اسی طرح اماں جی رحمت کے ذریعے ایوب علیہ السلام نبی کو قابو کرو ابلیس کہنے لگا تمہاری بات ٹھیک ہے اس طرح ایک دن ابلیس اماں جی رحمت کے سامنے آ گیا کہتا ہے میں زمینوں کا رب ہوں اور تمہارا ایوب آسمان کے رب کو سجدہ کرتا ہے اس لیے وہ بیمار ہے اُسے میں نے بیمار کیا ہے اماں جی رحمت سے کہتا ہے ایوب نبی کو میں نے بیمار کیا ہے اور تمہارا خاوند آسمان کے رب کو سجدہ کرتا ہے تم ایسے کرو مجھ سے یہ جانور لے لو بکرا چھترا لے لو اور ایوب نبی سے کہہ دو کہ میرے نام پر اسے ذبح کر دیں تو میں اُسے ابھی شفاء دے دوں گا جاؤ اُسے کہو میرے نام پر ذبح کر دو اب مائی صاحبہ تھی وہ جانور پکڑ کر لے گئی اور جناب ایوب علیہ السلام سے کہنے لگی اس طرح مجھے ایک آدمی ملا ہے وہ کہتا ہے میں زمینوں کا رب ہوں اور ایوب نبی آسمان کے رب کو سجدہ کرتے ہیں یا تو مجھے سجدہ کر دیں یا یہ بکرا میرے نام پر ذبح کر دیں ایوب علیہ السلام نے پتہ ہے کیا فرمایا فرمایا تم شیطان کے فریب میں آ گئی ہو وہ شیطان بے ایمان ہے اس نے تمہیں فریب دیا ہے کہتے ہیں میں ساری زندگی بیمار رہنا برداشت کر لوں گا لیکن کسی غیر کو سجدہ کرنا ہرگز برداشت نہیں کروں گا ساری زندگی بیماری منظور ہے اور ساتھ ہی دھمکی دے دی فرمایا بی بی رحمت تم مجھے اس طرف لاتی ہو اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت دے دی تو تمہیں سو کوڑا لگاؤ گا سو کوڑا تم شیطان کے فریب میں مجھے لاتی ہو بی بی رحمت کہنے لگیں ایوب اللہ تعالیٰ تمہیں ابھی صحت دے میں دعا کرتی ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں ابھی شفاء دے دیں میں سو کوڑا ابھی کھانے کو تیار ہوں ایوب نبی علیہ السلام نے جب یہ کام دیکھا یا اللہ ہر طرف آزمائش ہی آزمائش ہے سجدے میں گر جاتے ہیں اللہ کا نبی سجدے میں گر جاتا ہے تو کیا کہتا ہے:

﴿وَ اَيُّوبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۝﴾

(الانبیاء: 83)

یا اللہ مجھے پتہ ہے شفاء آپ کے پاس ہے عرش والے مجھ پر رحم فرما دے مجھے اپنی بارگاہ سے شفاء عطا فرما دے۔ نبی نے کسی غیر اللہ کو سجدہ نہیں کیا غیر اللہ کے نام پر چڑھاوا نہیں چڑھایا کسی قبر پر جا کر دیگیں تقسیم نہیں کی پھلیاں تقسیم نہیں کی قبر کے ملنگوں کو راضی نہیں کیا۔ ڈائریکٹ کال ملائی ہے تو عرش والے سے ملائی ہے اور کیا کہا ہے کہتے ہیں ﴿نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ﴾ اللہ جی اب مجھے تکلیفوں نے بہت ہی پریشان کر دیا ہے اگر کوئی اللہ کو پکارے تو اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں سمندر کی تہوں میں یونس نبی علیہ السلام نے اللہ کو پکارا قرآن کہتا ہے:

﴿فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۝﴾ (الانبیاء: 87)

یا اللہ غلطی ہو گئی ہے معافیاں دے دو تو دیکھو نا یہ کلمے سمندر کی تہہ سے نکلے اللہ کے عرش کے طواف کیے فرشتے کہتے ہیں یا اللہ مدہم مدہم آواز آتی ہے کوئی بندہ نظر نہیں آتا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا ایک نبی مچھلی کے پیٹ میں قابو آیا ہے وہاں سے آوازیں یہاں آرہی ہے اللہ نے مچھلی سے فرمایا اُٹھا کر باہر پھینک دو مچھلی نے باہر پھینک دیا وہ ساٹھ سال مچھلی کے پیٹ میں رہ کر ماس اوپر ہو گیا سینہ ختم ہو گیا اب دیکھوں اس جلن کو ختم کرنے کے لیے کسی ٹھنڈی چیز کا اللہ تعالیٰ نے انتظام کرنا تھا لوگ کہتے ہیں بھینسوں کے دودھ میں پانی ڈال دو تو وہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور اگر اس سے بھی زیادہ ٹھنڈے دودھ کی ضرورت ہو تو گائے کا دودھ ٹھنڈا ہوتا ہے اور اگر اس سے بھی زیادہ ٹھنڈے دودھ کی ضرورت ہو جس کی تاسیر ٹھنڈی ہو تو بکریوں کا دودھ ٹھنڈا ہوتا ہے اور اگر اس سے بھی زیادہ ٹھنڈے دودھ کی ضرورت ہو اور جس کی تاسیر ٹھنڈی ہو وہ ہرنی کا دودھ ہوتا ہے ہرنیوں کا دودھ نبی باہر پڑا ہے نبی سمندر کے دریا کے کنارے کے باہر پڑا ہوا ہے اُٹھ نہیں سکتا بیٹھ نہیں سکتا اللہ نے فوراً کدو کی بیل اُگا کر

پتوں سے کہا تم چھاؤں کر دوں اور ہرنی سے فرمایا اب تم نے اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلانا تھن پسما کر جا کر میرے نبی کے منہ میں ڈال دو یہ ہے اللہ جو انتظام کرتا ہے جو بندو بست کرتا ہے کوئی اللہ کو پکارے تو سہی اللہ کہتا ہے کوئی مجھے بلائے تو سہی میں انتظار کر رہا ہوں کہ کوئی میرے دروازے پر آئے میرے در پر آ کر آواز دے میرا دروازہ چوبیس گھنٹے کھلا ہے کوئی جب مرضی آئے اللہ کے نبی کہتے ہیں یا اللہ تھک گیا ہوں جبرائیل علیہ السلام آ جاتا ہے آ کر کان سے منہ لگا لیتا ہے کہتا ہے ایوب سر سجدے سے اُٹھا دو کیا کروں فرمایا:

﴿ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ﴾ (ص:42)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے نبی ایوب علیہ السلام اپنی ایڑی زمین پر مارو یا اللہ ایڑی مار کر کیا ہو گا اللہ پاک فرماتے ہیں آگے روز چلتے ہو آج میرا کہنا مان کر چلوں ایوب نبی اس طرح اپنی ایڑی زمین پر مارتے ہیں تو چشمہ چل پڑتا ہے پانی کا تالاب بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے نبی اگر پانی پی لو گے تو اندر کی ساری بیماریاں اور اگر نہا لو گے تو باہر کی ساری بیماریاں ختم ہو جائیں گی دیکھا شفاء دینے پر آئے تو پانی سے شفاء لوگ کہتے ہیں صواء کی پڑیا ہے شفاء یہ اللہ کے اختیار میں ہے ایوب علیہ السلام نبی نے پانی پیا نبی کا معجزہ تھا نبی کا اعتماد دیکھو کیسا ہے اللہ کے نبی پانی پیتے ہیں اندر کی بیماریاں ختم نہاتے ہیں تو باہر کی بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں دُکھ ختم ہو گئے سارا جسم صاف ہو گیا وہ جوانی جو پہلے ہوتی تھی اللہ نے وہی جوانی عطا فرما دی وہ جو نبی کا حسن بیماری کھا گئی تھی وہ اللہ نے دوبارہ حسن دے دیا بی بی رحمت آئی تو دیکھا ایوب علیہ السلام نبی بیٹھے ہیں سج کر بیٹھے ہیں جنت سے جبرائیل علیہ السلام ریشمی لباس لا کر پہنا دیتے ہیں اللہ اکبر اللہ بیماریاں ختم ہو گئیں ایوب نبی پر پہلے جیسی بہار آ گئی نہائے تو جو پانی جسم سے گرا تھا وہ سونے کی چیونٹیاں بن گئی سونا بن گیا سونے کی ایک چیونٹی تھوڑی سی دوسری طرف گئی تو ایوب نبی علیہ السلام پیچھے بھاگ کھڑے ہوئے جبرائیل علیہ السلام آ گئے آ کر کہنے لگے یہ جو سونے کا ڈھیر لگا ہوا ہے یہ کم تھا کہنے لگے میں اللہ کا عبد اشکور یعنی شکر گزار بندہ نا بنوں ٹھیک ہے سونا پہلے ہی بہت ہے لیکن اللہ کی رحمت سے کسی کا دل بھرتا ہے یہ اللہ کی رحمت ہے

سونے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں کہیں چاندی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں قرآن کہتا ہے ہم نے ایوب علیہ السلام کو اُس کا مال بھی دیا اور اس سے زیادہ بھی دیا۔ بعض نے اس کی تفسیر اس طرح کی ہیں اللہ پاک نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا جاؤ میرے نبی کو بتاؤ کہ کیا لالچ میں آ گئے ہو تو جناب ایوب علیہ السلام کہنے لگے اے اللہ میں لالچ میں نہیں آیا ہوں۔ بلکہ یہ تو تیری رحمت ہے۔ میں تو اس رحمت کو اکٹھا کر رہا ہوں۔ یہ رحمت جتنی بھی اکٹھی کرلوں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو تندرستی بھی دے ی اور مال و جائیداد بھی دے دی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر و شکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



جناب شمویل علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ o وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ۭ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۭ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ o﴾ (البقرۃ: 246 تا 247)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ رب رحمٰن کے لیے ہے بے شمار اَن گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ بھائیو! قرآن کریم کی سورہ بقرہ میں سے دو آیات پڑھی ہیں اللہ مالک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور تم سب کو مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

جناب موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیلی جو تھے وہ کچھ دیر تک اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب تورات پر عمل کرتے رہے لیکن کچھ دیر کے بعد ان کے اندر بدعات جاری ہو گئیں رسم و رواج شروع ہو گئے حتیٰ کہ اگر ان میں کوئی امیر آدمی کوئی سردار یا چوہدری کوئی جرم کر لیتا تو اسے جناب کوئی

پیسوں کا جرمانہ کر دینا کوئی تھوڑی بہتی سزا دے دینی اگر کوئی کمزور آدمی کوئی غریب آدمی کوئی جرم یا کوئی غلطی کر لیتا تو اس پر حد نافذ کر دینی جیسے آج موجودہ دور کے اندر ہمارے تھانوں میں نظام ہے اگر کوئی بے چارہ غریب آدمی قابو آ جائے اس پر سارے قانون لاگو اگر کوئی امیر آدمی جو مرضی کرتا پھرے اسے کوئی پوچھنے والا نہیں یہ ہی حال بنی اسرائیل کا ہو گیا اور انھوں نے دین اسلام کو چھوڑ دیا یا آسمانی کتاب تورات کو چھوڑ دیا تو پھر نتیجہ یہ نکلا کہ دوسری قوموں نے ان پر حملے کر دیے ان کے بچے عورتیں قیدی بنا لیے نوجوان مار دیئے اللہ اکبر اللہ اور ان کی نظریں ایک عورت یعنی کہ جناب یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے ایک بیٹا جس کا نام یہودہ تھا یا یخورہ تھا اس کی لڑی میں سے جو پیدا ہوتے تھے وہ ان کے بادشاہ ہوتے تھے سردار ہوتے تھے اور ان کا ایک بیٹا لاوا تھا اس کی لڑی میں سے نبی پیدا ہوتے تھے بنی اسرائیل کی ایک خاتون یعنی کہ اس لاوے کی نسل میں سے ایک خاتون حاملہ تھی اور سارے بنی اسرائیلیوں کی نظریں اس خاتون پر لگی تھی وہ خاتون بھی اللہ سے دعا کرتی تھی کون سی دعا کرتی تھی یا اللہ جو بچہ مجھے عطا فرمانا اللہ ایک تو بیٹا عطا فرمانا اور دوسرا نبی عطا فرمانا یعنی کہ میرا بیٹا نبی ہو۔ اللہ نے اس خاتون کی دعائیں سن لیں اللہ پاک نے بیٹا عطا فرمایا اور اس کی ماں نے اس بیٹے کا نام شمویل علیہ السلام رکھا یا شمعون رکھا شمویل کا معنی ہے اللہ سے دعائیں کر کے بیٹا لیا ہے اللہ نے میری دعائیں قبول فرما لی ہیں یہ نبی جب جوان ہوا تو نبی شروع سے ہی اللہ کی حفاظت میں ہوتا ہے وہ لوگ جہاد کرتے تھے لیکن اس وقت انہوں نے جہاد چھوڑ دیا تھا اور جو قومیں جہاد چھوڑ دیتی ہیں وہ قومیں ذلیل ہو جاتی ہے جو قوم جہاد چھوڑ دے وہ قوم ذلیل ہو جاتی ہے اللہ پاک نے قرآن پاک کے تیس پاروں میں سے دس پارے جہاد کے لیے نازل فرمائے ہیں یہ قوم اپنے نبی سے کہنے لگی جناب شمویل علیہ السلام سے قوم کہنے لگی اللہ پاک نے قرآن مجید کے اندر اس طرح فرمایا ہے مولا کریم فرماتے ہیں ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى﴾ اے میرے محبوب نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم موسی علیہ السلام کے بعد جو بنی اسرائیل کی جماعت تھی اس کی داستان کا آپ کو نہیں پتہ یعنی کہ آپ نے دیکھا نہیں ہے

کہ ان کا کیا حال تھا ﴿إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ﴾ جس وقت وہ ساری قوم اپنے نبی جناب شمویل علیہ السلام کے پاس آئی اور آ کر کہنے لگی اللہ کے نبی سے کہنے لگے ہمارا کوئی بادشاہ مقرر کر دیں امیر مقرر کر دیں قوم کہنے لگی ﴿ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ نبی کہنے لگا پھر کیا کرو گے یہ کہنے لگے: ہم اللہ کے راستے میں لڑیں گے اور جہاد کریں گے کوئی امیر مقرر دیں ہم اس کی زیر عمارت اس کی نگرانی میں اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے لڑیں گے اللہ پاک ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ اور نبی بہت عقلمند ہوتے ہیں اللہ نبی بناتا ہی اس کو ہے جو ساری قوم سے عقلمند ہو جو ساری قوم سے خوبصورت ہو کانوں اور لولے لنگڑوں کو اللہ نبی نہیں بناتے۔ جناب شمویل علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہہ دیا: ﴿وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ﴾ پہلے تو نبی نے اپنی قوم سے یہ وعدہ لیا کہ اے میری قوم مجھے خطرہ ہے تم پر لڑائی فرض کر دی جائے جہاد فرض کر دیا جائے تو تم پھر اللہ کے راستے میں لڑائی نہ کرو جہاد نہ کر سکوں قوم کہنے لگی حضرت جی ایسے بھلا کیسے ہوسکتا ہے ہمارے بچے انہوں نے چھین لیے ہیں ہماری عورتیں وہ قیدی بنا کر لے گئے ہیں ہم گھر سے بے گھر ہو گئے ہیں یہاں علاقے پر ہمارے گھروں پر ہمارے ملک پر اور "مَلِكَہ" ایک بہت جابر قوم تھی انہوں نے قبضہ کر لیا تھا کہنے لگے ہماری زمین انھوں نے چھین لی ہیں ہمارا ملک چھین لیا ہے ہمارے آدمی قیدی بنا لیے تھے ہمارے بچے قیدی بنا لیے ہیں تو ہم کیوں نہیں جہاد کریں گے تم ہم پر ایک امیر منتخب کرو ہم اللہ کے راستے میں لڑیں گے قربانیاں پیش کریں گے جہاد کریں گے اپنی جان اور مال کا نظرانہ پیش کریں گے کہنا آسان ہے لیکن کرنا بہت مشکل ہے کہنے کو تو بہت کچھ کہہ دیتے ہیں آدمی کہہ سکتا ہے بات کہنی بہت آسان ہوتی ہے اور ادا کرنی بہت مشکل ہے اللہ کے نبی کہنے لگے: ﴿قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا﴾ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں تم پر جہاد فرض نہ ہو جائے اور اگر فرض ہو جائے تو پھر تم نہ لڑو یہ کہنے لگے حضرت جی کیوں نہیں لڑیں گے آپ ہمارا امیر منتخب کریں۔ امیر مقرر کریں ہم لڑائی کریں گے جناب شمویل علیہ السلام فرماتے ہیں: جناب شمویل علیہ السلام کہنے لگے ﴿وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا﴾

اے میری قوم اللہ پاک نے تم میں سے طالوت نامی آدمی کو تم پر امیر مقرر کر دیا ہے جاؤ تمہارا بادشاہ طالوت ہے یہ طالوت کون تھا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

اللہ تیری مرضی ہے طالوت اس لڑی میں سے نہیں تھا جس میں سے بادشاہ ہوتے تھے تفسیر والوں نے لکھا ہے کہ طالوت پانی بھرتا تھا لوگوں کا پانی بھرتا تھا ماشکی یا پھر وہ جوتیاں مرمت کرتا تھا موچی یا پھر وہ کپڑے رنگ کرتا تھا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ جیسے ہماری بولی میں لوگ کہتے ہیں فلاں کمی ہے فلاں موچی ہے فلاں ترکھان ہے فلاں نائی ہے ایسے ہی وہ کہنے لگے نبی کہنے لگے وہ فلاں طالوت ہے جسے تم موچی کہتے ہو جسے تم چپڑاسی کہتے ہو جسے تم ماشکی کہتے ہو وہ تمہارا بادشاہ ہے ان سب نے سر پکڑ لیے بھلا وہ کیسے ہمارا حکمران ہوسکتا ہے سارے کہنے لگے ﴿قَالُوٓا اَنّٰی یَکُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ﴾ حضرت جی فیصلہ عجیب کیا ہے اسے بادشاہی کیسے مل سکتی ہے وہ تو حقدار ہی نہیں وہ بادشاہ ہی کا اہل ہی نہیں اس کے پاس مال نہیں ہے اس کے پاس کاروبار نہیں ہے۔ ایک چوہدری کہتا ہے یہ حق میرا تھا دوسرا کہتا ہے سرداری کا حق مجھے تھا وہ تو اس کا اہل ہی نہیں اور آپ نے اسے بادشاہ بنا دیا ہے وہ کیسے ہوسکتا ہے یہ تو ہمیں ملنی چاہیے تھی سرداری ہمارے پاس ہو عہدہ ہمارے پاس ہو سب کچھ ہم کریں اور وہ ہمارا چپڑاسی ہو کر ہمارا حکمران بن جائے۔ "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" حسد میں آ گئے ان کے دل میں حسد آ گیا انھوں نے طالوت کے ساتھ حسد کیا اور جس نے بھی حسد کیا وہ ذلیل ہو جاتا ہے دونوں جہانوں نے سردار نے فرمایا ہے کہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" رو کر دعا مانگا کرو کہ اللہ حسد اور بغض کی بیماری سے محفوظ فرمائے۔ آمین! اور حاسد بندے کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا لوگ کہتے ہیں ہنڈیا اگر ابلے گی تو اپنے کنارے ہی جلائے گی کئی بندے حسد میں جل جل کر کوئلہ ہوتے ہیں ایسے جیسے کئی پھٹنے کو تیار ہوتے ہیں جیسے ابھی پھٹ جائے گا لیکن حسد ہوتا ہے امام غزالی رحمۃ اللہ نے ایک بہت عجیب واقعہ لکھا ہے ایک اللہ کا بندہ ایک بادشاہ کے دربار میں جا کر وعظ کرتا تھا تقریر کرتا تھا نیک بندے کو نیکی کا بدلہ دو بُرے کو سزا دو ایک حاسد اٹھا کہنے لگا اس

کی بہت قدر ہے اس کی بہت عزت ہے وہ بادشاہ سے کہنے لگا بادشاہ ہ یہ جو بندہ دربار میں تبلیغ
کرتا ہے یہ تم سے نفرت کرتا ہے اسے کل بلا کر دیکھ لینا یہ کہتا ہے مجھے بادشاہ سے بد بو آتی
ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ دوسرے دن اس نے اللہ کے نیک بندے ولی کی دعوت کر دی اور اسے
کچا لہسن کھلا دیا وہ بادشاہ کے دربار میں گیا اس نے وعظ کی تبلیغ کی بادشاہ کہنے لگا اسے میرے
پاس لاؤ امام غزالی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اسے جب بادشاہ کے پاس لایا گیا تو اس نے اپنا ہاتھ
اپنے منہ پر رکھ لیا کہ بادشاہ کو بد بو نہ آئے کہیں نفرت نہ کرے بادشاہ سمجھ گیا کہ کل والے
آدمی کی بات سچی ہے یہ واقعی مجھ سے نفرت کرتا ہے بادشاہ نے ایک دستی رقعہ بنا دیا کہ یہ جو
چھٹی ہے فلاں گورنر کے پاس لے جاؤ جو حاسد تھا اسے پتہ تھا کہ بادشاہ جسے دستی رقعہ دیتا تھا
اس پر یہ لکھا ہوتا ہے کہ میں اس پر راضی ہوں اسے فلاں جاگیر عنایت کر دو اتنے مربع دے دو
یا فلاں جگہ اسے دے دو یہ چیزیں دے دو وہ حاسد کہنے لگا حضرت آپ اتنی دور جاؤ گے کیا
تکلیف کرنی ہے یہ رقعہ مجھے دے دو میں پہنچا دیتا ہوں وہ اللہ کا بندہ تھا اسے دنیا کا لالچ ہی
نہیں تھا وہ کہنے لگا چلو پھر اگر آپ نے لے کر جانا ہے یہ لو رقعہ میں نے نہیں جاتا تم لے جاؤ
وہ رقعہ لے کر گورنر کے پاس پہنچا تو گورنر نے رقعہ دیکھا کہنے لگا جلدی جلدی تیار ہو جاؤ
بادشاہ نے حکم دیا ہے کہ یہ جو بندہ تمہارے پاس رقعہ لے کر آیا ہے اس کی چمڑی اتار کر اس
میں توڑھی بھر کر میرے پاس بھیج دو اس نے بہت منت کی کہ مجھے رقعہ کسی اور نے دیا ہے لاؤ
میں رقعہ واپس لے جاؤ، وہ کہتا ہے بادشاہ کے حکم کی عدولی نہیں ہوسکتی جب دوسرا دن ہوا تو
اللہ کا نیک بندہ پھر دربار میں گیا اس نے جا کر وعظ کی تبلیغ کی بادشاہ بہت حیران ہوا کہ میں
نے تو رقعہ لکھ کر اس کے ہاتھ بھیجا تھا اتنی دیر میں وہ کھال اور توڑھی بھی آ گئی بادشاہ کہنے لگا
بات کیا ہے تم میرے دربار میں آئے تھے تو رقعہ میں نے تمہیں دیا تھا وہ کہنے لگا وہ شکایت
کرنے والا جو بندہ تھا وہ مجھ سے رقعہ چھین کر فوراً گیا تھا اُس نے حسد کیا تھا کل مجھے لہسن
کھلایا تھا بد بو آ رہی تھی اس لیے میں نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تو ثابت ہوا، جو حاسد ہے حسد
کرنے والا وہی ذلیل ہوتا ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ حسد کی بیماری سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

سب سے پہلے شیطان نے حسد کیا اور آج کل مولوی حسد کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے جلتے رہتے ہیں کہ اتنا مجمع میرے پاس ہو تو کیا کہنا ہے کہ تم روؤ اپنی پیدا کرنے والی کو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ ایسے خواہ مخواہ حسد کئی مولوی ایسے ہی فتویٰ دیے جا رہے ہیں کہ فلاں مولوی تعویذ لکھتا ہے اس کے پیچھے نمازیں نہیں ہوتیں فلاں مولوی راگ لگا کر وعظ کرتا ہے اس کے پیچھے نمازیں نہیں ہوتیں حیران ہوں اللہ جانتا ہے کہ یہ لوگ کن کن پر فتویٰ لگا رہے ہیں؟ یہ فتاویٰ اہلحدیث جو حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ کا لکھا ہوا ہے اس کے اندر حافظ صاحب کیا لکھتے ہیں؟ صفحہ نمبر ایک سو اٹھاسی ہے۔ سوال کرنے والا سوال کرتا ہے کہتا ہے قرآنی تعویذ گلے میں ڈالنا یا بازو پر باندھنا جائز ہے یا نہیں؟ حافظ صاحب کو سوال کیا حافظ صاحب اس کے جواب میں لکھتے ہیں سنو میرے بھائیو! جواب مشکوٰۃ میں ہے حافظ عبداللہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں حدیث سن لو حدیث کون سی کتاب کی ہے سنن ابوداؤد کی جامع ترمذی کی مشکوٰۃ کی سن لو فرماتے ہیں:

((عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ .))

عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا جب کوئی تمہارا آدمی نیند میں ڈر جائے گھبرا جائے وہ ڈرا ہوا یا گھبرایا ہوا جب بیدار ہو تو کیا پڑھے ((اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ)) میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں اللہ کے کلمات سے اس کے غضب سے اس کی سزا سے اس کے برے بندوں سے شیطان کے وسوسوں سے شیطان کے فریب سے اور شیطان پاس ہی نہ آئے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں یا اللہ ان سے مجھے محفوظ رکھنا فرماتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں جو بندہ یہ دعا پڑھے گا شیطان اس کا کوئی بھی نقصان نہیں کر پائیں گے آگے ذرا سنو فرماتے ہیں ((وَكَانَ عَبْدُ

اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ یُعَلِّمُھَا مَنْ یَبْلُغُ مِنْ وَلَدِہٖ)) سیدنا عبداللہ بن عمر یہ جو دعا تھی جو بچے تھوڑے سے جوان ہو جاتے انھیں سکھا دیتے اور جو چھوٹے ہوتے فرماتے ہیں ((وَمَنْ یَبْلُغُ مِنْھُمْ کَتَبَھَا فِی سَکٍّ ثُمَّ عَلَّقَھَا فِی عُنُقِہٖ.)) جو بچے بلوغت کو نہیں پہنچے تھے جو چھوٹے ہوتے تھے کسی کاغذ پر لکھ کر یہ دعا سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے گلے میں ڈال دیتے تھے (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتَّرْمَذِیُّ) حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ کا فتویٰ ہے یہ روایت ابوداؤد اور جامع ترمذی میں ہے کہتے ہیں مولوی فتوی لگاتے ہیں یہ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم پر لگاتے ہیں یہ بڑے بڑے علماء کرام پر لگاتے ہیں بات صرف اتنی ہے حسد حسد ہے اللہ حسد کی بیماری سے محفوظ فرمائے۔ یہ بنی اسرائیل حسد کرنے لگے کہنے لگے ﴿اَنّٰی یَکُوْنُ لَہُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا﴾ حضرت جی اسے بادشاہی کیسے مل سکتی ہے ﴿وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْہُ﴾ حق دار تو ہم تھے ہمارا کام تھا ان کا کام کیا ہے ﴿وَ لَمْ یُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ﴾ اس کے پاس نہ ہی اتنا مال ہے نہ ہی اس کا کوئی کاروبار ہے جناب شمویل علیہ السلام فرماتے ہیں ﴿قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰہُ عَلَیْکُمْ﴾ یہ میری بات نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اسے آسمان پر چن لیا ہے یہ کوئی میری اپنی بات نہیں ہے وہ تو اللہ کی مرضی ہے جسے چاہے چن لے۔

او چوڑے والیاں مان وکھاون
تے دور نکالیاں جاون
گھٹے بھریاں عاجز آون
تے قرب حضوری پاون
تے جے چاوے تے ولیاں کولوں
او کھو لوّے ولیائی
تے گنہگاراں نوں جنت دیوے
تے اوندی اے بے پرواہی

فخر نہ کیا کرو تکبر نہ کیا کرو اللہ کی مرضیاں ہیں حدیث پاک میں آتا ہے ایک اللہ کا بندہ

چلا جا رہا تھا دھوپ بہت تھی گرمی بہت تھی اللہ پاک نے بادلوں کو حکم دیا اے بادل میرا بندہ دھوپ میں جا رہا ہے جاؤ جا کر اس پر سایہ کر دو چھاؤں کر دوں بندے پر بادل آیا اس نے چھاؤں کر دی کوئی گنہگار جا رہا تھا راستے میں اس نے کہا اللہ کا ولی جا رہا ہے اس پر بادل نے سایہ کیا ہوا ہے بادل کے سائے سے کیوں نہ میں بھی فائدہ اٹھالوں۔ یہ بھی بھاگ کر ساتھ ہو گیا حضرت جی مجھے بھی لیتے جاؤ آپ کا کام تو بنا ہوا ہے مجھے بھی ساتھ لے جاؤ میرا بھی کام بن جائے میں بھی دھوپ سے بچ جاؤں اچھا یہ کہتا ہے میں نے تو محنتیں کی ہیں عبادت میں نے کی ہے۔ میں تمہیں ساتھ نہیں لے کر جاؤں گا۔ جاؤ دھوپ میں جاؤ۔ میرے اللہ کو غصہ آ گیا فرمایا میرے اُس دوسرے بندے پر سایہ کر دو۔ میرے بھائیو! غرور اور تکبر نہ کیا کرو۔ یہ اللہ کو پسند نہیں ہے۔

میرے بھائیو! جو اللہ کا دوست ہوتا ہے اللہ پاک جبرائیل علیہ السلام سے فرماتے ہیں جبرائیل ہاں رب جلیل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جبرائیل فلاں بندہ فلاں بستی میں رہتا ہے فلاں اس کا نام ہے اس کے باپ کا نام یہ ہے اللہ جی حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ مجھے پیارا لگتا ہے اور تم بھی اس سے پیار کرو اچھا اللہ جی میں بھی پیار کرتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ساتوں آسمانوں کے فرشتوں میں جا کر اعلان کر دو۔ کہ فلاں آدمی اللہ کو پیارا ہے تم بھی اس سے پیار کرو آسمان کے فرشتے اس سے پیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اب ایسا کرو زمین پر چلے جاؤ نیچے منہ کر کے زمین پر اعلان کر دوں لوگوں فلاں بندہ اللہ کو بہت پیارا لگتا ہے جبرائیل علیہ السلام کو پیارا لگتا ہے میکائیل علیہ السلام کو پیارا لگتا ہے فرشتوں کو پیارا لگتا ہے تو اللہ کے بندوں تم بھی اس سے پیار کرو پھر بندے بھی اس سے پیار کرتے ہیں محبت کرتے ہیں سلام لیتے ہیں محبت کا اظہار کرتے ہیں جو اللہ کا پیارا ہے وہ لوگوں کا بھی پیارا ہے کسی غریب درویش سے کوئی پیار کرے اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اس سے ڈر کر کر رہا ہے اس کا مطلب ہے کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس سے پیار کرو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تین حکومتیں گزر گئیں جیل میں مار کھاتے کھاتے امام ابن جوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں جیل سے جنازہ نکلا وقت کا حکمران بھی

جنازے میں شامل ہے تو کیا دیکھتا ہے آٹھ دس لاکھ بندہ ایک مؤرخ نے آٹھ لاکھ لکھا ہے اور ایک مؤرخ نے دس لاکھ بندہ لکھا ہے دس لاکھ بندہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کے جنازے میں شامل ہیں اتنا بڑا جنازہ ایک بہت کھلا میدان تھا وہ بھی بھر گیا جن کو جگہ نہ ملی انھوں نے مکان کی چھتوں پر جنازہ ادا کیا جن کو چھتوں پر جگہ نہ ملی اُنھوں نے دریائے دجلہ کی کشتیوں میں جنازہ ادا کیا اتنا بڑا جنازہ یہودیوں نے دیکھا تو چالیس ہزار یہودی مسلمان بن گئے بادشاہ اعلان کرتا ہے میرے بھائیو! بات سن لو وقت کا بادشاہ اعلان کرتا ہے لوگو سن لو! مجھے پتہ چل گیا ہے کہ لوگوں کے جسموں پر حکومت میں کرتا تھا اور دلوں پر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کرتا تھا دل امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کے ساتھ تھے یہ بات تھی کہ اللہ نے لوگوں کے دلوں پر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کی قدر ڈالی ہوئی تھی۔ میرے بھائیو! بنی اسرائیل یہودی کہنے لگے حضرت کیا فیصلہ کیا ہے ہمارے چپڑاسی کو ہم پر مسلط کر دیا ہے جناب شمویل علیہ السلام کہتے ہیں ﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ﴾ بس اللہ تعالیٰ نے اس کو چن لیا ہے ﴿وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ﴾ اور اللہ پاک نے دیکھا اس کو شکل کتنی پیاری دی ہے اللہ نے علم بھی دیا ہے اور ساتھ ہی نبی کہتا ہے ﴿وَ اللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ اللہ تعالیٰ جسے چاہے بادشاہ بنا دے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلیل کرے جسے اللہ عزت دے سارا جہاں بھی ذلیل کرنے پر آئے تو ذلیل نہیں کرسکتا جسے اللہ ذلیل کرے اُسے کوئی عزت نہیں دے سکتا یہ چوہدری اور سردار کہنے لگے ہمارا تو یقین نہیں نبی جی ہمارا ایمان کوئی نہیں ہمیں تسلی کوئی نہیں کہتے ہیں کوئی نشانی ہمارے لیے پیش کریں کوئی نشانی دو ہم تب ہی مانیں گے۔ ''اللّٰہ اکبر اللّٰہ''

رب کا نبی کہنے لگا سن لو بنی اسرائیلیوں اللہ نے اس کی نشانی کیا دی ہے فرمایا ﴿وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ ایک سکینہ تھی ایک سکینہ تابوت تھا جس میں جناب موسیٰ علیہ السلام کا اعصاء جناب ہارون علیہ السلام کی پگڑی اور کسی نبی کا کرتہ اور من کا ڈبہ وہ جو من سلویٰ نازل ہوا تھا بنی اسرائیل پر وہ جو تابوت تھا وہ

مَلِکہ قوم جنہوں نے حملہ کیا تھا وہ اٹھا کر لے گئے تھے اللہ اکبر اللہ نبی سے انہوں نے کہا کہ کوئی نشانی پیش کرو نشانی کیا ہے نبی کہنے لگا اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ جو تابوت تھا جس میں موسیٰ علیہ السلام کی نشانیاں ہارون علیہ السلام کی نشانیاں وہ تابوت آئے گا اُسے فرشتے اٹھا کر لائیں گے اور تم سب تیار رہنا سج سنور کر رہنا اور جس کے آگے وہ تابوت آ گیا اللہ نے اس کو بادشاہ بنا دیا ہے وہ اب سارے تیار ہو گئے اللہ اکبر اللہ فرمایا:

﴿اَنْ یَّاْتِیَکُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰی وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ٥ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِیْكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَ مَنْ لَّمْ یَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۤ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِیَدِهٖ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْیَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِیْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ٥﴾ (البقرہ:248تا249)

اللہ کی نشانیاں اس کے آگے لگی ہیں فوج تیار ہو گئی فرشتوں نے وہ تابوت لا کر طالوت کے سامنے رکھ دیا جسے نبی نے بادشاہ مقرر کیا تھا ان کو یقین ہو گیا کہ واقعی ہی اللہ تعالیٰ نے اسے چن لیا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ہے طالوت اسی ہزار فوج لے کر لڑائی کو جا رہا ہے جہاد کے لیے جا رہا ہے مَلِکہ قوم کے ساتھ لڑائی کرنے جا رہا ہے اسّی ہزار فوج ساتھ ہے اور جو تابوت تھا وہ بھی ساتھ ساتھ ہی فوج لے جا رہی ہے قوم کہنے لگی حضرت جی اتنے زیادہ آدمیوں کے لیے پانی نہیں لا سکے پانی کا بندوبست کریں اور جو طالوت تھا وہ کہنے لگا بات سنو اللہ پاک کی آزمائش آنے والی ہے گھبرانا مت آزمائش کیا ہے ایسے سمجھو کہ جیٹھ ہاڑ کے دن اور گرمی بہت زیادہ ہے زبان خشک ہو رہی تھی کہنے لگے حضرت جی پانی نبی کہتا ہے آگے ایک نہر آ رہی ہے اس کا پانی بھی بہت ٹھنڈا ہے اور میٹھا بھی بہت ہے لیکن بات سنو اے میری قوم

اللہ کی آزمائش آگئی ہے پانی نہیں پینا نہر کا پانی نہیں پینا اللہ تعالیٰ آزمانے لگے ہیں یہ پانی ٹھنڈا بھی ہے میٹھا بھی ہے مگر پینا نہیں۔ تو قوم کہنے لگی حضرت جی کلیجے جل گئے ہیں ہونٹ خشک ہو چکے ہیں زبان خشک ہوگئی ہے پیاس بہت لگی ہے طالوت کہتا ہے بادشاہ کہتا ہے اس طرح ہاتھ کی مٹی سے چلو بھر کر نہیں پینا اس طرح چلو بھر کر ہونٹ پر لگالو ہونٹ گیلے کر لینے ہیں زبان گیلی کر لینی ہے اور پیٹ بھر کر نہیں پینا اب بھوکے کے آگے روٹیاں ہوں تو کون رکتا ہے بھائیو! نبی کہنے لگا اللہ تعالیٰ تمہیں آزمانے لگا ہے وہ کہنے لگے حضرت زبانیں خشک ہوگئی ہیں ہونٹ خشک ہو گئے ہیں کلیجے جل گئے ہیں اور آپ کہتے ہیں نہر آئی ہے پانی بہت ٹھنڈا ہے میٹھا بھی بہت ہے اور تم کہتے ہو اسے پینا مت تو پانی کے بغیر کون رہ سکتا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ جن کو اللہ توفیق دے وہ اللہ اور اس کے نبی کی بات مان کر دکھاتے ہیں اللہ پاک فرماتے ہیں ان کا بادشاہ کہنے لگا جنھوں نے پانی پی لیا اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں قرآن کہتا ہے ﴿وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ﴾ جس وقت وہ نہر کے پاس سے گزرنے لگے جو اللہ والے تھے انھوں نے ایک گھونٹ پیا اور گزارا کر لیا اور جو کمزور ایمان والے تھے اوپر اوپر سے بہت دعوے کہ ہم لڑائیاں کریں گے جہاد کریں گے ہم پکے سچے مومن ہیں انھوں نے جی بھر کر پانی پیا ایمان کا پول وہی ظاہر ہوگیا اسی ہزار سے تین سو تیرہ بچ گئے اسی ہزار آدمی سب نے پانی پی لیا اور تین سو تیرہ نے نہ پیا اللہ کی آزمائش تھی جب انھوں نے پانی پی لیا تو کہنے لگے ﴿لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ﴾ ہم میں اب لڑائی کی ہمت نہیں حوصلے ٹوٹ گئے دل ہار کر بیٹھ گئے حضرت جی ہم لڑنے کے قابل نہیں دیکھو کتنی فوج آگے مقابلے میں ہیں آگے مقابلے میں جالوت تھا مخالف فوج کا کمانڈر جالوت تھا اور ایک لاکھ فوج لے کر آرہا تھا لاکھ بندے لے کر اِدھر اسّی ہزار تھے جنھوں نے پانی پی لیا تین سو تیرہ رہ گئے اور ادھر ایک لاکھ اب تین سو تیرہ کا مقابلہ ایک لاکھ سے تھا اللّٰہ اکبر اللہ وہ کہنے لگے ہم لڑائی کے قابل نہیں اور جن کا ایمان تھا وہ پتہ ہے کیا کہتے ہیں ﴿كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ اپنے ہی دل ہار بیٹھے ہو کتنی کم جماعتیں زیادہ پر

اللہ تعالیٰ کے حکم سے غالب آ گئی ہیں فتح اور شکست تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ تو چڑیا سے باز مروا دیتا ہے وہ چیونٹیوں سے ہاتھی مروا دیتا ہے وہ تو کمزور سے طاقت ور مروا دیتا ہے اللہ اکبر اللہ مولانا نے کتنی پیاری بات لکھی ہے فرماتے ہیں:

ہووے مقصد جے ہاتھی نوں مارنے دا
اوندی سونڈ تے کیڑی لڑا دینا ایں
بھلا ہاتھی تے کیڑی دی کی نسبت
تو اپنی قدرت دے منظر دکھادینا ایں
ہووے او جو تینوں منظور ہووے
تگڑے ماڑیاں کولوں مروا دینا ایں
دے کے یوسف نوں تاج پیغمبری دا
تخت مصر دے اُتے بٹھا دینا ایں

اللہ اکبر اللہ تین سو تیرہ کہنے لگے بھائی ہم تو لڑیں گے تم لڑنے کے قابل نہیں ہو تم پیچھے ہٹ جاؤ ہم لڑیں گے تین سو تیرہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جو طالوت کے لشکر تھے وہ بھی تین سو تیرہ تھے اور میرے بدری سپاہی بھی تین سو تیرہ تھے جالوت. بہت بہادر تھا بہت قوی تھا یہ جناب داؤد علیہ السلام کے بارہ بھائی داود بن ایشا بارہ بیٹے ایشا کے اور سب سے چھوٹے داؤد علیہ السلام تھے ان کا جسم کمزور تھا اور قد بھی تھوڑا سا چھوٹا تھا اور جسم بھی کمزور ہے باپ اپنے سب بیٹوں کو لے کر جہاد میں گیا ہے اللہ کے راستے میں جناب داؤد علیہ السلام اپنے باپ کی بکریاں چرا رہے تھے یا اپنے باپ کے گدھے چرا رہے تھے تو جناب داؤد علیہ السلام یہ پتہ کرنے جاتے ہیں قوم کا کیا بنا ہے جس وقت لشکر میں پہنچے اور جو جالوت تھا یہ نعرے لگا رہا ہے اور مقابلے کے لیے للکار رہا ہے کہتا ہے طالوت اپنی فوج میں سے کوئی بندہ نکالو جو میرا مقابلہ کر سکے جناب داؤد علیہ السلام کے کانوں میں یہ آواز پڑی جناب داؤد علیہ السلام کہتے ہیں حضرت جی مجھے اجازت دو اس کا مقابلہ میں کروں گا طالوت کہنے لگے تم لڑکے ہو اور وہ اتنا بڑا بدمعاش ہے کہنے لگے نہیں مجھے

اجازت دو۔ مجھے اجازت دیں میں اس کا مقابلہ کروں گا طالوت کہتا ہے تم نے اپنی طاقت آزمائی ہے تمھیں اپنی قوت کا اندازہ ہے جی ہاں طالوت کہتے ہیں کتنا اندازہ ہے؟ کہتے ہیں اگر کوئی بھیڑیا میری بکریوں پر حملہ کرے تو میں بھیڑیے کو گردن سے پکڑ کر چیر دیتا ہوں، طالوت کہتے ہیں یہ طاقت تو کم ہے۔ داؤد علیہ السلام کہتے ہیں کہ اگر شیر بھی حملہ کرے تو میں شیر کی بھی گردن توڑ دیتا ہوں۔ تو کیا وہ جالوت شیر سے بھی زیادہ طاقت ور ہوسکتا ہے؟ پہلے بنی اسرائیلیوں کے بادشاہ طالوت نے اعلان بھی کیا تھا کہ جو آدمی طالوت کو قتل کرے گا تو میں اس کو بیٹی کا رشتہ بھی دوں گا اور آدھی حکومت بھی دوں گا۔ داؤد علیہ السلام فرمانے لگے کہ تم اپنی زرّہ مجھے دو میں مقابلہ کروں گا۔ تو طالوت کہنے لگا یہ لو مجھ سے ہتھیار لے لو۔ یہ میرا گھوڑا بھی لے لو اور جاؤ مقابلہ کرو۔ جناب داؤد علیہ السلام نے ان کی زرّہ پہن لی اور ان کے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ امام قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

تھوڑی دور گئے اور واپس پلٹ آئے۔ آ کر کہتے ہیں اے بادشاہ طالوت مجھے تمہاری زرّہ کی بھی ضرورت نہیں۔ تمہارے گھوڑے کی بھی ضرورت نہیں مجھے اللہ کی مدد کی ضرورت ہے۔ میں اللہ کی مدد سے جاؤں گا جناب داؤد علیہ السلام اپنی وہ غلیل جس میں پتھر رکھ کر چلاتے تھے وہ لے کر گئے جالوت دیکھ کر کہتا ہے کیا تم مجھ سے لڑنے آئے ہو جناب داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں ہاں میں تم سے لڑنے آیا ہوں تیار ہو جاؤ جناب داؤد علیہ السلام کی جو غلیل تھی اس میں پتھر رکھ کر زور سے چلایا وہ اس بے ایمان کے سر میں لگا۔ وہ جالوت بھی جہنم میں چلا گیا اور اس کے کئی ساتھی بھی جہنم رسید ہو گئے قرآن نے کیا بتایا ہے؟ اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَ لَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ﴾

جس وقت مقابلہ ہوا تو مومن کہنے لگے: ﴿رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾ اللہ ہمیں صبر کی توفیق دے اور کافروں سے لڑائی کی ہمت عطا فرما۔ آمین! اللہ کی مدد آ گئی اب تین سو تیرہ اور کہاں لاکھ کی فوج ہے؟

جب انسان اللہ کے دین کی مدد کرے تو اللہ کی مدد آتی ہے دیکھو شہر میں چند مجاہدین چند

ہزار مجاہدین اور سات لاکھ انڈیا فوج کا مقابلہ کر رہے ہیں یہ اللہ کی مدد نہیں تو اور کیا ہے قرآن کہتا ہے تین سو تیرہ نے ان کو شکست دے دی ﴿فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ ﴾ اور جناب داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کر دیا ﴿وَ اٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ الْحِكْمَةَ﴾ اور اللہ نے جناب داؤد علیہ السلام کو بادشاہی بھی دی اور حکمت بھی دی بادشاہ بھی اور نبی بھی پرندوں کی بولی بھی سکھا دی اللہ پاک نے لوہا بھی نرم کر دیا اور نبی عقلمند بہت تھا بادشاہ وہ بھی نبی بہت عقل مند تھا ایک بندہ کیس لے کر جناب داؤد علیہ السلام کے پاس آیا کہنے لگا حضرت جی یہ جو میرا بیل ہے فلاں بندے نے چوری کر لیا ہے بیل میرا ہے اور چوری فلاں بندے نے کر لیا ہے اس پر چوری کا دعویٰ کر دیا۔ تو مدعی کو داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اللہ پاک نے حکم دیا ہے کہ یہ جو مدعی ہے اس کا سر اتار دو۔ وہ جو مدعی تھا جو کہتا تھا بیل میرا ہے وہ کہنے لگا کہ حضرت جی بات سنو میں اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ بیل میرا ہے۔ میں اس کیس میں سچا ہوں۔ تو داؤد علیہ السلام فرمانے لگے کہ اللہ نے پھر تمہارے قتل کا حکم کیوں دیا ہے۔ وہ آدمی کہتا ہے کہنے لگا حضرت جی اصل میں بات یہ ہے کہ اس کا جو باپ ہے کافی عرصے کی بات ہے اس کے باپ کو میں نے دھوکے سے مار دیا تھا اور اللہ نے اس لیے آپ کو حکم دیا ہے کہ اس مقتول کے بدلے میں مجھے قتل کر دیا جائے اتنا عقلمند نبی تھا دعا کرو اللہ دین کے لیے جہاد کی توفیق عطا فرمائے محنتیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



جناب ہود علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿ وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ o يٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ o وَ يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ يَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ o ﴾ (هود: 50تا52)

ہم نے عادیوں کی طرف اُن کے بھائی ہود علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا جناب ہود علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمہارا کوئی الٰہ نہیں تم جن بتوں کو پوج رہے ہو اور جھوٹ بول رہے ہو۔ اے میری قوم میں تم سے اس وعظ کی مزدوری نہیں مانگتا میری مزدوری اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور تم عقل کیوں نہیں کرتے؟ اے میری قوم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو اور سچی توبہ کرلو۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحمت کی بارشیں کرے گا اور تمہاری قوتیں اور طاقتیں بڑھائے گا، مجرم نہ بنو۔

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے، بے شمار اَن گنت درود وسلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوں۔

دوستو، بزرگو! آج کے خطبہ جمعہ میں سورہ ھود کی تین آیات پڑھی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! دوستو! رحمت کی بارشیں ہو رہی ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا

کرو اللہ تعالیٰ رحمت رکھے عذاب نہ بنائے، سیلاب نہ بنائے، زیادہ بارشیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب ہوتی ہیں، ضرورت کے مطابق اللہ پاک کی رحمت ہوتی ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ رحمت ہی رکھے، آج میں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جناب ہود علیہ السلام کا قصہ عرض کرنا ہے۔ جناب نوح علیہ السلام کے چار بیٹے تھے، حام اور سام، یافث اور کنعان۔ کنعان لاولد ہو گیا تھا اور یافث کی اولاد سے اللہ تعالیٰ نے ترک اور یاجوجی ماجوجی پیدا فرمائے۔ جن کے درمیان سکندر ذوالقرنینؒ نے دیوار کھڑی کی ہے اور سام کی اولاد سے اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی پیدا کیا جس کا نام عاد، عاد کی اولاد سے بہت بڑا قبیلہ بنا اور ان لوگوں نے جناب نوح علیہ السلام کے بعد بتوں کی پرستش شروع کردی۔ مورتوں کو پوجنے لگے اور اللہ پاک نے ان میں ان ہی کے خاندان سے ایک بڑا حسب ونسب والا خاندانی آدمی نبی بنا کر بھیجا۔ جب بھی نبی کسی قوم میں آتا ہے۔ ان میں سے ہی ہوتا ہے۔ ان کی برادری اور خاندان میں سے ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ ذوالجلال نے عربیوں میں مکہ والوں میں سے ہاشمیوں میں سے سب سے اونچے حسب و نسب والے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ اللہ کا قرآن بار بار مختلف مقامات پر بتاتا ہے ﴿ وَاِلٰـى عَـادٍ اَخَـاهُمْ هُـوْدًا ﴾ اے میرے محبوب! ہم نے عادیوں کی طرف ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا ﴿ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ﴾ جناب ہود نے اپنی قوم کو پہلی وعظ یہ کی اے میری قوم اللہ پاک کی عبادت کرو۔ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، ہر نبی کی پہلی وعظ یہی ہوا کرتی ہے۔ جناب ہود اپنی قوم کو فرماتے ہیں ﴿یٰـقَـوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰـهٍ غَیْرُهٗ ﴾ اے میری قوم اللہ پاک کی عبادت کرو اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی الٰہ نہیں کوئی مشکل کشا، حاجت روا نہیں، کوئی نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ جناب ہود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسی قوم عطا کی تھی کہ قرآن کہتا ہے ان کے کھجوروں جتنے قد تھے۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سو سو ہاتھ لمبے ان کے قد تھے۔ انہوں نے اونچے اونچے برج بنائے ہوئے تھے۔ اللہ پاک نے یمن اور حضر موت کے درمیان ان کے لیے باغات اُگائے تھے۔ ریت والا علاقہ تھا، اللہ نے ان کے لیے باغات بنائے تھے۔ انہوں

نے پہاڑ تراش تراش کر مکانات بنائے تھے اور اونچے اونچے برج بنائے تھے اور ان پر بیٹھ کر کبوتر بازیاں کرتے تھے وہ کبوتر اُڑانے والی قوم تھی اور غریب لوگوں پر ظلم کرتے تھے اور شرک کرتے تھے۔ اللہ پاک نے ان کی راہنمائی کے لیے جناب ہود علیہ السلام کا انتخاب کیا۔ جناب ہود علیہ السلام فرماتے ہیں ﴿يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ﴾ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئی الہ نہیں پھر فرمایا ﴿يٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا﴾ اے میری قوم جو میں نے تمہیں وعظ کی ہے میں تم سے اس کی مزدوری نہیں مانگتا ﴿اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ﴾ اس کی مزدوری اس ذات کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے تمہیں عقل کیوں نہیں آتی؟ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے تمھیں وعظ کر کے پیسے نہیں لینے حافظ عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ اللہ ان کی قبر منور فرمائے۔ آمین! ان سے کسی نے کہا کہ جتنے نبی آئے ہیں وہ سارے وعظ کرنے کی مزدوری نہیں لیتے تھے تو پھر آپ کیوں مزدوری لیتے ہو؟ آپ جلسہ یا تقریر کرنے کے پیسے کیوں لیتے ہیں؟

حافظ صاحب رحمۃ اللہ کہتے ہیں تم اعلان کردو کہ میں ابوجہل ہوں تو پھر تم سے ہم بھی پیسے نہیں لیں گے۔ یعنی کہ وہ کافر قوم تھی ان سے ہم پیسوں کا تقاضا نہیں کرتے تھے۔ دوستوں کے ذہن میں ایک مسئلہ آ سکتا ہے یہ جو مولوی تنخواہیں اور جلسوں پر جانے کے پیسے لیتے ہیں سن لو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیا گیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے امام بن گئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم جو خلیفہ بنتے امام اور خطیب بھی وہی بنتے۔ جماعتیں بھی وہی کرواتے اور خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرماتے۔ امام اور خطیب اور مسلمانوں کے حکمران، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہیں، دوسرے دن اپنے بازو پر کپڑے رکھ لیتے ہیں۔ اور بازار میں کپڑے بیچتے ہیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے، کپڑے کی دوکان تھی، آپ اپنے بازو پر کپڑے ڈال کر مدینہ کے بازار میں جاتے ہیں۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت جی کہاں جارہے ہیں؟ فرمایا میں بیوی بچوں والا، گھر بار والا ہوں ان کے لیے کھانا بھی کمانا ہے، ان کی ضرورت کے لیے بازار سامان بیچنے جارہا ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں حضرت جی آپ جا رہے ہیں تو حکومت کا نظام کون سنبھالے گا؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں کیا کروں؟ اپنے بیوی بچوں کو کہاں چھوڑوں؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ نظام خلافت امامت کا کاروبار سنبھالو، اور بیت المال سے آپ کا وظیفہ مقرر کیا جائے گا۔ آپ کا خرچہ بیت المال سے آئے گا، جناب ہود علیہ السلام فرماتے ہیں اے میری قوم میں تم سے اس وعظ کرنے کی مزدوری نہیں مانگتا اور ہود علیہ السلام کی قوم کیا کہتی ہے؟

﴿قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ۝اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ﴾

(ھود: 53تا54)

قوم کہتی ہے اے ہود علیہ السلام! ان گلی بازاروں میں وعظ کرتے ہو، ہمیں تو یوں لگتا ہے کہ ہمارے کسی بت کی تمہیں پھٹکار پڑ گئی ہے معاذ اللّٰه۔ ہود علیہ السلام کو قوم کہتی ہے تم تو بے وقوف ہو۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ شرک اور بدعت سے محفوظ فرمائے، آمین! کئی لوگوں کا ذہن ہے ایک دوست بتا رہا تھا کہ بارش ختم نہیں ہو رہی تھی کہ اماں نے اُٹھ کر پرنالے کو مٹی لگا دی اور کہتی ہے اب بارش ڈال کر دکھاؤ (استغفر اللّٰه) اللہ اپنی مرضیوں والا ہے، وہ بارش برسائے یا نہ برسائے جناب ہود علیہ السلام کی قوم کہتی ہے تمہارا کہنا مان کر ہم نے اپنے بتوں کو چھوڑنا نہیں اور جو تم پاگلوں کی طرح بازاروں میں وعظ کر رہے ہو یہ ہمارے کسی بت کی تمہیں مار ہے۔

آپ فرماتے ہیں نہیں میں اللہ کی طرف سے نبی بن کر آیا ہوں۔ اور تم اس طرح کرو ان کو کہو اگر میرا نقصان کر سکتے ہیں تو کریں۔ اور فرمایا:

﴿اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ﴾ (ھود: 56)

''میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کر لیا ہے، جو میرا رب اور تمہارا رب ہے۔''

﴿اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ۝﴾ (ھود: 57)

میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر لیا ہے، اپنے بتوں سے کہو میرا نقصان کریں۔ جناب

ہود علیہ السلام کی قوم کہنے لگی، اے ہود علیہ السلام تم ہمیں روز عذاب سے ڈراتے ہو کہتے ہو اللہ کے عذاب آئیں گے، روز ڈراتے ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آئے گا، ہود علیہ السلام کی قوم کہتی ہے تم اپنے رب سے کہو ہم پر عذاب لے آئے۔ حالانکہ ہود علیہ السلام فرماتے ہیں اے میری قوم اللہ سے ڈر جاؤ۔ انہوں نے اللہ کے عذاب کو دعوت دی جب اللہ کسی قوم پر ناراض ہو تو اللہ کی پکڑ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہوتا ہے۔

میرے اور آپ کے پیرو مرشد نے بھی ایک بات کہی ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں لوگو! سن لو میری امت پر بھی ایک وقت آئے گا میری امت تین کام کرے گی اور اللہ پاک چار قسم کے عذاب نازل کریں گے۔ کون کون سے کام؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اِذَا اَبْغَضَ النَّاسُ عُلَمَاءَ هُمْ﴾

لوگو! جب لوگ اپنے علماء سے بغض رکھیں گے، علماء سے حسد کریں گے، علماء کی غیبت کریں گے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں جب مسجدوں میں بے رونقی ہوگی اور بازاروں میں رونق ہوگی، تیسرا کام جب بیٹیوں اور بیٹوں کے رشتے ادھر ہوں گے جدھر سے جہیز کی امید ہوگی، غریب کی بچی کو لینے کو کوئی تیار نہ ہوگا، تو پھر چار قسم کے عذاب آئیں گے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں پہلا عذاب ظالم حکمران ہوں گے، اور یہ عذاب آچکا ہے۔ دوسرا عذاب: میرے نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے جتنے افسران ہوں گے سب راشی ہوں گے، رشوت کا بازار گرم ہوگا۔ تیسرا عذاب: اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں چیزوں کے بھاؤ بڑھ جائیں گے۔ اور اب یہ عذاب آچکا ہے، روز چیزوں کے بھاؤ بڑھ رہے ہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ان عذابوں سے محفوظ فرمائے اور چوتھا عذاب یہ ہوگا کہ قحط سالی پڑ جائے گی۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔ آمین!

عالم دی عزت اُتے
عیب جو دھرے گا
قارون دے وانگ مولا

اس ظالم نوں پھڑے گا
صدر ناصر دے وانگوں ظالم
تڑپھدا ای مرے گا
سی کیتی توہین اس نے
موسیٰ دی شان دی
عالم دی عزت سمجھو
عزت اسلام دی

عالموں کی عیب جوئیاں نہ کیا کرو، اور نہ اللہ کے عذاب کو دعوتیں دیا کرو۔ جناب ہود علیہ السلام کی قوم کہتی ہے ﴿فَـائْتِنَـا بِمَـا تَعِدُنَـا﴾ روز کہتے ہو اللہ کا عذاب آ جائے گا تم جو عذاب لانا چاہتے ہو اپنے اللہ سے کہو وہ عذاب لے آئے۔ جب انبیاء علیہم السلام سے لوگ اس طرح کی باتیں کریں گے تو اللہ کا عذاب تو آ ہی جاتا ہے۔ یہ تو اللہ کی مہلتیں ہیں اور حوصلے ہیں وہ حلیم اور بردبار ہے۔ قرآن میں رب نے کہا ہے ﴿نَبِّئْ عِبَـادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَـا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ میرے بندوں کو بتا دو میں بڑا غفور رحیم ہوں اور یہ بھی بتا دو ﴿وَ اَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ﴾ اور میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے اللہ نے اس قوم پر بارش بند کر دی، پانی ختم ہو گیا، بیویوں نے بچے جننے بھی چھوڑ دیئے۔ دو عذاب آئے۔ اللہ پاک نے ان پر تین سال تک بارش کی بوند نہیں گرنے دی، عورتیں بانجھ اور قوم لاغر ہو گئی، پانی پینے کو نہیں ملتا، قوم اتنی کمزور ہو گئی پہلی قوموں کے رواج تھے جب مصیبت کا وقت آ جاتا تھا تو لوگ وفد بنا کر کعبۃ اللہ بھیجتے تھے مکہ بھیجتے تھے تا کہ اُن کی مصیبت دور ہو جائے۔

اللہ دعا تو یہاں بھی سنتا ہے اور اگر وہاں چلے جائیں تو اور زیادہ سنتا ہے وہ اللہ کا گھر ہے، کسی کے گھر کوئی دشمن بھی آ جائے تو ہم کہتے ہیں کہ ہمارے گھر آ گیا ہے۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ بڑے محدث گزرے ہیں، کعبۃ اللہ کا طواف کر رہے تھے اور پڑھ رہے تھے ''لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ'' اور آگے ایک آدمی جا رہا تھا اور پڑھ رہا تھا ''لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ'' غیبی آواز آئے

﴿فَاخْرُجْ مِنْ بَيْتِي﴾ آواز آرہی تھی میرے گھر سے باہر نکلو۔ اے لَبَّيْكَ پڑھنے والے میرے گھر سے باہر نکلو۔ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا نام کیا ہے اس نے وہی نام بتایا جو آسمانوں سے نام آرہا تھا سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں گھر والا کہتا ہے میرے گھر سے چلے جاؤ تم اور اونچی لَبَّيْكَ پڑھتے ہو۔ کہتا ہے حضرت جی جو آواز تم سن رہے ہو وہ میں بھی سن رہا ہوں لیکن مجھے بتاؤ یہ گھر چھوڑ کر میں کہاں جاؤں؟ جیسے مولانا صمصام رحمہ اللہ کہتے ہیں:

تیرا گھر چھڈ کتھے جاواں میرے مالکا
میرا تیرے باجوں کوئی نئیوں میرے خالقا
بس مینوں اپنے ای در وچ کھلو لین دے
تیرے بوہے وچ بہہ کے اللہ رو لین دے
کالا عمل نامہ ہنجواں تھیں دھو لین دے
تیرے بوہے وچ بہہ کے اللہ رو لین دے
ایہہ ٹھیک ہے میں تیرے بوہے وچ پھبدا نئیں
جیہڑا سجدا تینوں لائق اوہ میرا سجدہ نئیں
پر لڑی ہنجواں صمصام رحمہ اللہ نوں پرو لین دے
تیرے بوہے وچ بہہ کے اللہ رو لین دے

جب انسان اللہ کے گھر آجائے پھر اس کا دروازہ چھوڑ کر نہ جائے۔ اللہ ذوالجلال کی قسم ہے اس پر رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ ایک عورت آدھی رات کے وقت میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھی رورہی ہے اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بہن یہ کونسا وقت ہے؟ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ہیں یہ عورت کہتی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا تمہیں کیا پتہ میری زندگی اُجڑ گئی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اے عورت رات گزر لینے دو یہ کہتی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا دکھی انسانوں کی رات بہت لمبی ہو جاتی ہے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شور سنا اور اُٹھ گئے پوچھتے ہیں کیا بات ہے؟

یہ عورت کہتی ہے پیارے نبی ﷺ جی میرے خاوند نے مجھے ماں کہہ دیا ہے اب میں کیا کروں؟

آپ ﷺ فرماتے ہیں اے عورت ابھی قانون پرانا ہے تم اپنے گھر نہیں جا سکتی یہ ادھر ہی بیٹھی ہیں کہتی ہیں محبوب جی! دھرنا مار کر بیٹھی ہوں جب تک اللہ تعالیٰ سے قانون نہ بدلواؤ گے میں نے نہیں جانا۔ اس عورت کو جب نبی کریم ﷺ نے واپس بھیجا کہتی ہے اچھا اب عرش والے کی عدالت میں اپیل کرتی ہوں۔ اللہ جی گھر سے نکل آئی ہوں چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ اللہ جی بوڑھی ہوگئی ہوں اب کہاں جاؤں؟ کہتی ہے اب نبی ﷺ کے دروازے میں بیٹھی ہوں اللہ نے اس کی باتیں جو کہ نبی پاک ﷺ سے کر رہی تھی اللہ پاک نے مجادلۃ سورۃ قرآن میں نازل کر دی اور ساری دنیا کو بتا دیا کہ جو میرے دروازے پر دھرنا مار کر بیٹھے وہ جیسے کہے مجھے ویسے کرنا پڑتا ہے۔

﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْٓ اِلَی اللّٰهِ وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ﴾ (المجادلۃ: 1)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں محبوب جی جو عورت آپ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑ رہی تھی میں نے اس کی باتیں آسمان پر سن لی ہیں اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس کی باتیں میں نہ سن سکی لیکن عرش والے نے سن لی تھیں۔ جب انسان لاچار ہو جائے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے دروازے پر آ جاؤ سارا جہان تمہیں چھوڑ دے لیکن میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔

آپ کی قوم کے ستر (۷۰) سردار اور چوہدری بندے کہتے ہیں کعبۃ اللہ چلے جاؤ، مکہ چلے جاؤ، رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرو اللہ پاک بارشیں برسائے گا۔ یہ ستر بندے آئے مکہ سے باہر آئے ان کی بہن معاویہ بن بکر کے گھر تھی یہ اس کے گھر رک گئے وہاں شراب پی اور گانے بجانے سنے اور اچھا کھا کر سوتے رہے۔ اس طرح کرتے رہے مہینہ گزر گیا، معاویہ سوچتا ہے میں انہیں یہاں سے کیسے نکالوں؟ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ایک دن بھی مہمان دوسرے دن بھی مہمان تیسرے دن بھی مہمان اور چوتھے دن اپنے گھر جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مہمان آئے اُسے اچھا کھلاؤ، تین دن کھلاؤ اگلے دن پھر وہ مہمان نہیں رہتا وہ عام ہو

جاتا ہے۔ کسی بیمار کے پاس جاؤ کائنات کے سردار نبی ﷺ نے فرمایا اس کے پاس زیادہ دیر نہ بیٹھو، تھوڑی دیر بیٹھ کر واپس جانے کی کوشش کرو، ہاں اگر جس کی بیمار پُرسی کرنے گئے ہو وہ پسند کرے تو کچھ دیر بیٹھے رہو۔ نبی پاک ﷺ نے قانون بتائے ہیں اب ان کو مہینہ ہوگیا اور یہ عاد کی قوم کو بھول گئے، معاویہ کہتے ہیں ان کو میں کیسے کہوں کہ گھر جاؤ۔ اس نے گانا جوڑا اور اپنی گانے والیوں کو کہنے لگا کہ گانے میں ان کو سمجھا دو۔ گھر والوں کا فکر کرو، دوسرے دن ویسا گانا گایا گیا جیسا معاویہ نے سمجھایا تھا۔ یہ کہتی ہیں اس قبیلہ کے سردار کا نام عقیل تھا اس کو مخاطب کرکے کہتی ہیں۔ اے عقیل تم یہاں بیٹھ کر شراب پی رہے ہو، مستیاں کر رہے ہو، پچھلوں کی بھی خبر لو، تمہیں چاہیے تھا کہ تم کعبۃ اللہ کے سامنے بارش کی دعا مانگو، ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ بارش نازل کردے، تمہارے پچھلوں پر نظر کرم ہو جاتی۔ پھر انہیں یاد آیا کہ مہینہ ہوگیا ہے ان کی خبر نہیں لی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے گھر کی زیارت نصیب فرمائے۔ آمین! کعبۃ اللہ کا غلاف پکڑ کر انسان جو دعا کرے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ رحمت کے پرنالے کے نیچے انسان جو دعا کرے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ اس نے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی یا اللہ بارشیں برسا دے، یہ عقیل بارش کی دعا کر رہا ہے اور تین قسم کے بادل آئے، کالی گھٹا، سیاہ بادل ہے اور سفید بادل ہے آواز آئی اے عقیل ایک بادل پسند کرلو، اس کو پتہ تھا کالی گھٹا آئے تو بارش زیادہ برستی ہے، اس نے کہا کالی گھٹا چاہیے۔ اللہ کی طرف سے آواز آئی اپنی قوم کی بربادی سوچ لی ہے۔

اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب کالی گھٹا چڑھتی تو نبی پاک ﷺ کے چہرے کا رنگ فق ہو جاتا تھا۔ اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا یہ بادل بارش والے ہیں آپ کا رنگ کیوں فق ہوگیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا تمہیں کیا پتہ ان بادلوں سے اللہ تعالیٰ نے عادی قوم پر آگ برسادی تھی وہ بے پرواہ ہے، اُسے غصہ آجائے تو بہت آتا ہے، وہ جہاں رحیم و کریم ہے وہاں جبار و قہار بھی ہے، وہ بہت جبار اور قہار ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا ان کالی گھٹاؤں میں سے اللہ نے آگ بھی برسائی تھی، یہ کالی گھٹا

عادیوں کی قوم کی طرف جا رہی تھیں۔ سورۃ الاحقاف پڑھ کر دیکھ لو اللہ کا قرآن کہتا ہے۔ اس قوم نے جب دیکھا بادل آ گئے ہیں ﴿فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ بادل کالا سیاہ تھا قوم نے خوشیاں منائیں، رحمت کے بادل آ گئے ہیں اب بارش برسے گی قوم خوش ہوگئی۔ تین سال سے پانی کی بوند نہیں گری کالی گھٹا آئی تو قوم خوش ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اے عادیو یہ بارش کے بادل نہیں یہ جو اللہ کے عذاب کو جلدی مانگ رہے تھے وہ اللہ کا عذاب آ گیا ہے۔ نبی کہتا ہے ابھی بھی معافی مانگ لو (وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ)۔ ہود علیہ السلام فرماتے ہیں ابھی بھی معافی مانگ لو ﴿ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ﴾ ابھی بھی معافی مانگ لو ان بادلوں میں سے رحمت کی بارش ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب تک میرے بندے استغفار کرتے ہیں میں ان پر عذاب نازل نہیں کرتا۔ حالانکہ مکہ کے کافر ابوجہل جیسے لوگ کعبۃ اللہ کا غلاف پکڑ کر دعا کر رہے ہیں کہتے ہیں ﴿وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾ ابوجہل کعبۃ اللہ کا غلاف پکڑ کر کہتا ہے اللہ جی اگر تمہارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچا ہے پھر ہم پر پتھروں کی بارش کیوں نہیں کرتے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ﴾ محبوب جی یہاں دعا قبول ہوتی ہیں اس کی دو وجوہات ہیں کہ میں ان پر عذاب نازل کیوں نہیں کرتا، ان کو ہلاک کیوں نہیں کرتا، محبوب جی پہلی وجہ یہ ہے کہ ﴿اَنْتَ فِيْهِمْ﴾ ان میں تم موجود ہو، تمہیں میں نے رحمت بنا کر بھیجا ہے، جب تک تم ہو میں نے تب تک عذاب نہیں کرنا۔

دوسری بات یہ ہے جب تم چلے جاؤ گے میں عذاب نازل کیوں نہیں کروں گا ﴿وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ یہ کبھی کبھی مجھ سے معافیاں مانگتے ہیں، استغفار کرتے ہیں، چاہے مشرک ہیں، میرا قانون ہے جو مجھ سے معافیاں مانگے میں ان پر جلدی عذاب نازل نہیں کرتا۔

ہود علیہ السلام فرماتے ہیں تم معافی مانگو یہ بادل بارشیں برسا دیں گے، یہ قوم خوش ہو رہی ہے کہ بادل آ گئے ہیں بارش برسے گی، ایک عورت دور سے دیکھتی ہے کہ بادل میں آگ جل

رہی ہے اس نے دیکھا اور بے ہوش ہو کر گر گئی۔ ان لوگوں نے اٹھایا جب ہوش میں آئی تو پوچھتے ہیں ان بادلوں کو دیکھ کر تم کیوں ڈر گئی ہو؟ یہ کہتی ہے لوگو! مجھے ان میں آگ جلتی نظر آرہی ہے میں آگ دیکھ کر بے ہوش ہوئی ہوں۔ قرآن کہتا ہے:

﴿فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ﴾ (الاحقاف: 24)

جب یہ بادل ان کی بستیوں کے قریب آئے ﴿قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾ کہنے لگے بادل آگئے ہیں یہ بارشیں برسائیں گے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (الاحقاف: 24) یہ بادل اور رحمت کی بارشیں نہیں میں نے تو تم پر عذاب کے دروازے کھول دیئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟ انگوٹھی کے سوراخ جتنا ہوا کا دروازہ کھول دیا۔ اللہ کا قرآن کہتا ہے ﴿رِيْحًا صَرْصَرًا﴾ سخت اور تیز ہوا، انگوٹھی کے سوراخ جتنا دروازہ ہوا کا کھولا اور ہوا اتنی تیز چل پڑی۔ قرآن کہتا ہے:

﴿اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ۝ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ۝﴾ (الفجر: 7تا8)

اتنے بڑے عادی جن کے قد کھجوروں جتنے تھے یہ ہود علیہ السلام کی قوم ان کو اُٹھا اُٹھا کر مارا، یہ بھاگ کر قلعوں میں گئے آگے سے دروازے بند کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اتنی تیز ہوا چلائی، ہوا کا خازن کہتا ہے کہ اللہ جی آج ہوا مجھ سے بے قابو ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ عادیوں کی قوم پر میں نے عذاب کا دروازہ کھول دیا ہے اللہ تعالیٰ کو کتنا غصہ آیا؟ اللہ تعالیٰ نے سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل ہوا کا دروازہ کھولے رکھا۔ یہ قرآن کہتا ہے! انہوں نے دروازے بند کئے اللہ نے ہوا کو حکم دیا سوراخوں سے اندر چلی جاؤ، ہوا اندر گئی اور ان کے دروازے توڑ دیئے، ہوا ان عادیوں کو اُٹھا اُٹھا کر پہاڑوں سے ٹکرا دیتی اور سر تن سے جدا ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے اتنی شدید ہوا چلائی ان کے منہ کالے ہو گئے، سر تن سے جدا ہو گیا۔ قرآن کہتا ہے:

﴿كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ۝﴾ (الحاقة: 7)

''ایسے لگتے تھے جیسے لمبی لمبی کھجوریں پڑی ہوں۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں محبوب جی مجھے اتنا غصہ آیا سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل ایک

رفتار میں ہوا چلتی رہی میں نے مٹی اُٹھا اُٹھا کر ان کے منہ میں ڈال دی اور ان کو پہاڑوں سے ٹکرا دیا۔ ان کا تکبر اور غرور خاک میں ملا دیا، سات راتیں اور آٹھ دن انہیں ہوا زمین سے اُٹھا کر آسمان کی طرف لے جاتی اور اوپر لے جا کر نیچے پھینک دیتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا غصہ بہت سخت ہے اللہ تعالیٰ اپنے غصہ سے محفوظ رکھے۔ آمین! جو بادل بارش برسانے آیا تھا اس میں سے آگ برس رہی تھی۔ جناب ہود علیہ السلام اپنی قوم کو ساتھ لے کر دور ایک کھیتی میں جا کر بیٹھ گئے جو ہوا عادیوں کو ہلاک کر رہی تھی جناب ہود علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کو اے سی کا کام دے رہی تھی۔ ہود علیہ السلام نبی ایسے تھے جیسے ائیر کنڈیشنر کمرے میں بیٹھے ہیں۔ ان کی لاشیں ایسے پڑی تھیں جیسے کھجوریں پڑی ہیں اللہ ان لاشوں کو کہاں دفن کرو گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہوا کو فرمایا: اب بہت کچھ ہوگیا ہے اب ان کی لاشیں اُٹھا اُٹھا کر سمندر میں پھینک دو۔ ہوا نے ان کو سمندر میں پھینک دیا۔ قرآن کہتا ہے: عادی ہلاک ہوگئے اور ہود علیہ السلام بچ گئے، حضرت بچے کھچے ساتھیوں کو لے کر کعبۃ اللہ چلے گئے، کیونکہ وہ جائے امن ہے، امن والی جگہ ہے، وہاں دجال بھی نہیں جائے گا۔ اللہ نے پہرہ لگا دینا ہے دجال مکہ اور مدینہ نہیں جائے گا میرے نبی ﷺ نے فرمایا لوگو! ایک وقت آئے گا یہ دین ایسے لوٹ جائے گا جیسے سانپ بل میں لوٹ جاتا ہے تمہیں دین صرف مکہ اور مدینہ سے ملے گا جس نبی ﷺ کو اس کی قوم نے تنگ کیا اس نبی ﷺ نے کعبۃ اللہ میں پناہ لی۔ اور جس نے مکہ والوں اور مدینہ والوں کا برا سوچا آپ ﷺ فرماتے ہیں جو مدینہ والوں کی توہین کرتا ہے وہ ایسے پگھل جائے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔ جناب ہود علیہ السلام پھر مکہ میں ہی رہے بعض نے لکھا ہے کہ ہود اور شعیب علیہ السلام کی قبر مکہ میں ہی ہے۔ بعض نے لکھا ہے حضرموت اور یمن کے درمیان ایک بیری ہے۔ جناب ہود علیہ السلام کی وہاں قبر ہے۔ بہرکیف اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہر وقت ڈرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



جناب لوط علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

﴿وَ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍo فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍo وَ امْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَo﴾ (هود: 69تا71)

البتہ تحقیق ہماری طرف سے فرشتے بھیجے گئے جناب ابراہیم علیہ السلام کے پاس خوشخبری لے کر انہوں نے آ کر کہا السلام علیکم جناب ابراہیم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا اور تھوڑی دیر بعد ایک بچھڑا ذبح کر کے بھون کر ان کی خدمت میں پیش کر دیا اور ان مہمانوں کو ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ یہ اپنا ہاتھ کھانے کی طرف نہیں کرتے ان کو بیگانے سمجھ کر ڈر گئے جناب ابراہیم علیہ السلام کی گھبراہٹ دیکھ کر ان فرشتوں نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا ڈرنے کی ضرورت نہیں ہم تو لوط علیہ السلام کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں اور ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا بھی پاس ہیں اور یہ ہنس دیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان فرشتوں کے ذریعے ہم نے اس عورت کو اسحٰق نبی علیہ السلام کی بشارت دے دی اور اسحٰق کے بعد یعقوب علیہ السلام کی بھی مبارک دے دی۔

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار ان گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو بزرگو آج کے خطبہ جمعہ میں سورہ ہود کی بارہویں پارہ میں سے چند آیات پڑھی ہیں اللہ مالک

سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! دوستو آج میں اللہ مالک کی توفیق سے تمہارے سامنے جناب لوط علیہ السلام کا تذکرہ کروں گا جناب لوط علیہ السلام رشتہ داری میں جناب ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے لگتے تھے جس وقت جناب ابراہیم علیہ السلام مہاجر ہو کر فلسطین کے علاقے میں گئے جناب لوط علیہ السلام اور سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا ابراہیم نبی کے ساتھ اس مقام پر پہنچے اللہ پاک نے مال اور مویشی بہت زیادہ عطا فرمائے تھے جناب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اللہ پاک کا حکم بھی آ گیا کہ اے لوط علیہ السلام ایک بستی سدوم ہے اس کی طرف تمہیں نبی بنا کر بھیجا گیا ہے اس بستی میں جاؤ جناب لوط علیہ السلام سدومی بستی میں گئے اور وہ بستی کوئی چھوٹی نہیں تھی تقریباً حافظ لکھوی تفسیر محمدی میں لکھتے ہیں اس بستی کی آبادی چار لاکھ یا چالیس لاکھ تھی یعنی اتنی بڑی آبادی تھی جناب لوط علیہ السلام کو اللہ پاک نے ان کے پاس بھیجا اور قرآن نے بتایا ہے جناب لوط علیہ السلام ان کے پاس آئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (الاعراف:80)

ہم نے لوط علیہ السلام کو سدوم بستی کی طرف نبی بنا کر بھیجا اس بستی والوں کو ایک بہت بُری عادت تھی یہ مرد مردوں کے ساتھ برائیاں کرتے تھے ان سے پہلے ایسی حرکت کسی انسان نے نہیں کی جیسی حرکت ان لوگوں نے کی تھی عورتوں کی بجائے یہ اپنی خواہشات لڑکوں کے ساتھ پوری کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے جناب لوط علیہ السلام کو ان کی راہنمائی کے لیے بھیجا ان کو تبلیغ کرنے بھیجا قصص القرآن میں مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی رحمہ اللہ لکھتے ہیں ان میں ایک عادت یہ بھی تھی کہ کوئی انسان تجارت کی غرض سے سودا لے کر ان کی بستی میں جاتا تو یہ اتنے کمینے لوگ تھے اس تاجر کی ایک ایک چیز اپنے گھروں میں لے جاتے جناب لوط علیہ السلام نے ان کو بہت سمجھایا ان کو وعظ و تبلیغ کی اگر کوئی تاجر ان کے پاس آتا تو ان کے آدمی کہتے کہ یہ چیز دکھا نہیں میں گھر دیکھ آؤں؟ فرض کرو کوئی آدمی تاجر دس بیس رومال لے کر آئے ایک ایک لے

جاتا دوسرا آدمی آتا ہے وہ بھی لے جاتا سب لے جاتے وہ پریشانی کے عالم میں شور مچاتا تو ان بے ایمانوں میں سے ایک آدمی آتا اور آکر کہتا بھائی اگر تم اس چیز کے لیے رو رہے ہو تو یہ واپس لے لو وہ کہتا میں نے ایک چیز کو کیا کرنا ہے میری دوسری چیزیں بھی واپس کرواؤ کہتا ہے کہ میں الک لے کر گیا ہوں اگر تم اس کے لیے روتے ہو تو یہ واپس لے لو اللہ اکبر اللہ وہ کہتا ہے میں نے ایک کو کیا کرنا ہے یہ اس طرح کرتے اور وہ تاجر روتا ہوا واپس چلا جاتا اور اس قوم کو ایک بڑی بُری عادت قصص القرآن میں لکھا ہے کہ جناب ابراہیم علیہ السلام نے لوط علیہ السلام کی خبر گیری کے لیے اپنا ایک آدمی بھیجا جناب لوط علیہ السلام کو آدمی ملنے آیا تو اس کو راستے میں ان کی قوم کا آدمی ملا اور اس ظالم نے پتھر مار کر آنے والے ہیجان کا سر پھاڑ دیا اس کے سر سے خون نکلا اور چہرہ رنگین ہو گیا اور وہ آدمی کہنے لگا یہ جو پتھر میں نے تمہیں مارا ہے اس سے تمہارا چہرہ رنگین ہو گیا ہے اب مجھے اس کی مزدوری دو "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" وہ چلتے چلتے ان کے حکمران کے پاس کیس لے گیا اس نے بھی یوں ہی فیصلہ کیا کہ واقعی اس کے پتھر مارنے سے تمہارا چہرہ رنگین ہو گیا ہے تمہیں اس کی مزدوری ادا کرنی چاہیے وہ جو آدمی ملنے آیا تھا اس نے پتھر پکڑا اور حکمران کے سر میں مارا اور کہتا ہے اب تمہارا چہرہ رنگین ہو گیا ہے مجھے جو تم نے مزدوری دینی تھی وہ تم اسے دے دو "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" ان کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے لوط علیہ السلام کو بھیجا جناب لوط علیہ السلام ان کو آکر وعظ کرتے ہیں اور فرمایا

﴿وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ○ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○ وَ مَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْیَتِكُمْ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ ○﴾

(الاعراف: 80تا82)

اس قوم کو سمجھایا یہ قوم بدمعاشیوں پر اُتر آئی ہے۔ جناب لوط علیہ السلام کی مخالفت شروع کر دی جناب لوط علیہ السلام کے بارے میں کہنے لگے ﴿قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْیَتِكُمْ اِنَّهُمْ

اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَo﴾ لوط علیہ السلام کو اپنی بستی سے نکال دو یہ خود کو پاک اور صاف سمجھتے ہیں اور ہماری بستی کو ناپاک سمجھتے ہیں اتنا کبیرہ گناہ ہے اللہ کے پاک نبی فرماتے ہیں جو کام لوط علیہ السلام کی قوم نے کیا تھا اگر اس قوم کے کسی فرد پر ستر سمندروں کا پانی ڈال دیا جائے تو بھی پاک نہیں ہو سکتے اتنی بے وقوفی کرتے کوئی جانور نر جانور سے بدفعلی نہیں کرتا انسان کا ایسا دماغ خراب ہے کہ یہ اپنی جنس سے ہی بے حیائی کرنے لگتا ہے اور جب حد سے بڑھ گئے اللہ پاک کو غصہ آ گیا اللہ کے غضب سے ڈرتے رہنا چاہیے جب اللہ تعالیٰ ناراض ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو فرمایا اے میرے جبرائیل علیہ السلام جا کر ان بستیوں کو تباہ کر دو الٹا کر دو جناب جبرائیل علیہ السلام آئے میکائیل علیہ السلام اور نو دس فرشتے یا تین فرشتے اور آئے اور کس طریقے سے آئے؟ قرآن نے بڑے پیارے انداز میں بیان کیا ہے:

﴿وَ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍo﴾ (هود:69)

یہ فرشتے جناب ابراہیم علیہ السلام کے پاس انسانوں کی شکل میں آئے نوری جب انسان بن کر آئے تو بہت پیارے انسان تھے۔ جناب ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے آ کر کہتے ہیں "قَالُوْا سَلٰمًا" السلام علیکم جناب ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں "قَالَ سَلٰمٌ" سلام کا جواب دیا نبی ابراہیم علیہ السلام مہمان نواز تھے جناب ابراہیم علیہ السلام اتنے مہمان نواز تھے کہ اپنے مکان کو چاروں طرف سے دروازے رکھے تھے درمیان میں بیٹھ جاتے جس طرف سے کوئی مسافر یا مہمان جاتا اُسے کہتے آؤ بھائی پہلے کھانا کھاؤ اور پھر جدھر جانا ہے چلے جانا مہمان نواز تھے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے جناب ابراہیم علیہ السلام نے مہمان دیکھے قرآن کی آیت سے واضح ہوتا ہے کہ فرشتے زیادہ تھے دس بارہ تھے جناب ابراہیم علیہ السلام نے بڑی محبت سے ایک بچھڑا پالا تھا جناب ابراہیم علیہ السلام نے بچھڑا ذبح کر دیا اس کی چمڑی اُتار کر اس کو کوئلوں پر بھون دیا اور مہمانوں کے سامنے رکھ دیا آپ فرماتے ہیں یہ تمہارے لیے تیار کیا ہے کھالو قرآن کہتا ہے:

﴿فَلَمَّا رَآ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ﴾ (هود:70)

ان کے آگے روسٹ بچھڑا ہے اور یہ مہمان ہاتھ نہیں لگاتے قرآن کہتا ہے:

﴿وَ اَوۡجَسَ مِنۡهُمۡ خِيۡفَةً﴾ (هود:70)

ان کو اجنبی سمجھ کر ابراہیم علیہ السلام ڈر گئے گھبرا گئے اور کیوں گھبرائے؟ تھوڑا پیچھے چلے جاؤ لوگ جس کا کھاتے تھے نمک حرامیاں نہیں کرتے تھے جس کو بہن کہتے اُس کو بہن سمجھتے تھے اب تو اللہ معاف کرے عجیب حالات آ گئے ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کے حالات پر رحم فرمائے مولانا ابراہیم خادم رحمہ اللہ نے بڑی پیاری بات لکھی ہے۔

اَج ویکھ کے حالت دنیا دی
میری طبع بڑی گھبرا ری اے
نیکی ول کوئی دھیان نئیں
سب دنیا بدی کما ری اے
ایہہ دنیا فیشن پرستاں دی
من مانی اج کما ری اے
دنیا نوں موت یاد نئیں
اللہ دا خوف بھلا ری اے
وڈھے توں لے کے چھوٹے تک
سب بیڑی بہندی جا ری اے
مینوں کہندے نے چپ کر بولیں ناں
ایہہ قوم ترقی تے جا ری اے

کہتے ہیں یہ ترقی اور خوشحالی کا دور ہے۔ یہ ترقی کا دور نہیں بے حیائی کا دور ہے۔

جس اندر وڑھ کے بہنا سی
اس شرم وحیا اتارے نے
کتے پا پاجامے ٹردیاں نے

لڑکیاں لڑکے اتنی تنگ شلواریں اور پینٹ پہنتے ہیں مولانا عبداللہ گرداس پوری کی اللہ عمر میں برکت ڈالے ایک پینٹ والے لڑکے کو دیکھے جا رہے تھے وہ کہتا ہے بابا جی آپ مجھے پہچان رہے ہو؟ کہتا ہے بیٹے میں تمہیں پہچان نہیں رہا دیکھ رہا ہوں کہ تم اس میں کیسے گئے ہو؟

ہتھاں وچ بٹوے بیگ پھڑے
سرخی نال ہونٹ سنوارے نے
موڈھے نال موڈھے مار دیاں
اکھاں نال اشارے نے
کسے دو گتاں بنوایاں نے
کوئی فیشنی بال کٹوا ری اے
مینوں کہندے نے چپ کر بولیں ناں
ایہہ قوم ترقی تے جا ری اے
ہن کڑیاں منڈے اکو جے
اکو ای فیشن پاندے نے
کئی پھلاں والے کپڑے
منڈے ریس و ریس سنواندے نے
تے بڈیاں وانگوں لمبے لمبے
سر تے وال رکھاندے نے
جدوں ٹر دے نے تے کڑیاں وانگوں
اپنی ٹور بناندے نے
اَج کجھ وی نئیں معلوم ہوندا
ایہہ آ ریا اے کہ آ ری اے
مینوں کہندے نے چپ کر بولیں ناں

ایہہ قوم ترقی تے جا ری اے

دعا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے حال پر رحم فرمائے ٹی وی اور وی سی آر نے تمہاری عقل بند کر دی اور رہتی کسر تمہارے حکمرانوں نے پوری کر دی ہے لڑکیوں اور لڑکوں کو اکٹھا بٹھا کر یہ خوشحالی کا دور ہے خوشحالی یا بے حیائی کا ؟ جناب ابراہیم علیہ السلام کے پاس یہ مہمان آئے بڑے خوبصورت جوان ہیں جناب ابراہیم علیہ السلام نے بچھڑا لا کر رکھا جناب جبرائیل علیہ السلام بول کر کہتے ہیں ہم نے اس وقت تک کبھی کھانا نہیں کھایا جب تک پیسے ادا نہ کر دیں اللہ کے نبی ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں اس کھانے کی قیمت یہ ہے کہ "بسم اللّٰہ" پڑھ کر کھالو کھا کر الحمدللّٰہ پڑھ لینا جناب جبرائیل علیہ السلام ساتھ والوں کو کہتے ہیں یہی بات ہے کہ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنالیا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللہ جناب ابراہیم علیہ السلام جب زیادہ گھبرائے تو جبرائیل علیہ السلام بول پڑے کہتے ہیں:

﴿قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰی قَوْمِ لُوْطٍ۝﴾ (هود:70)

حضرت جی کسی اور کام جا رہے تھے لیکن میرے اللہ پاک کا حکم ہے کہ جاتے جاتے میرے نبی ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی مبارک دیتے جانا اور جناب ابراہیم علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال اور اماں جی سارہ کی عمر ننانویں سال ہے جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں حضرت جی آپ کو مبارک ہو اور پاس اماں جی سارہ تھیں کہتی ہیں کس چیز کی مبارک باد اماں جی آپ کو بیٹا ملنا ہے کہتی ہیں:

﴿قَالَتْ یٰوَیْلَتٰٓی ءَ اَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ۝﴾ (هود:72)

اماں جی کہتی ہیں جبرائیل بیٹوں کے کونسے موسم ہیں جب وقت تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے دیا نہیں اب میں بیمار ہوں میرا خاوند بوڑھا ہے قرآن کہتا ہے:

﴿قَالَتْ یٰوَیْلَتٰٓی ءَ اَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا﴾

ناک پر انگلی مار کر کہتی ہیں جبرائیل علیہ السلام اب بیٹوں کا کونسا موسم ہے جبرائیل علیہ السلام کہتا ہے:

﴿ قَالُوۡۤا اَتَعۡجَبِیۡنَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰہِ رَحۡمَتُ اللّٰہِ وَ بَرَکٰتُہٗ عَلَیۡکُمۡ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ اِنَّہٗ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ﴾ (ھود: 73)

بی بی تم اللہ کے کاموں پر تعجب کرتی ہو اللہ کی آپ پر خاص رحمتیں ہو چکی ہیں آپ بیٹے کا سن کر تعجب کرتی ہو مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا پہلے بیٹے اسحٰق اور پوتے یعقوب کی مبارک دینا اور بتا دینا کہ وہ دونوں نبی ہوں گے اللّٰہ اکبر اللہ جناب ابراہیم علیہ السلام اگلی بات پوچھتے ہیں فرماتے ہیں لوط علیہ السلام کی قوم کی بستی الٹانے جا رہے ہیں بابا جی کو فکر ہونی لگی کہ نبی رحم دل ہوتا ہے نبی فرماتے ہیں کیا جس بستی میں پچاس انسان مومن ہوں گے ان کو تباہ کر دو گے جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں ہرگز نہیں فرمایا چالیس انسان جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں ایک انسان بھی ہوا تو ہم بستی کو تباہ نہیں کریں گے فرمایا وہاں میرا بھتیجا لوط علیہ السلام ہے فرمایا ابراہیم تم گھبراؤ نہیں ہمیں پتہ ہے وہاں لوط علیہ السلام ہے ہم لوط علیہ السلام اور اس کی بیٹیاں بچالیں گے اور باقی ساری بستی تباہ کر دیں گے اللہ نے ایک اور بات بتائی جبرائیل علیہ السلام یوں بستیاں تباہ نہیں کرنی پہلے نبی کی گواہی لے لینا جناب لوط علیہ السلام اپنے مربعے پر تھے زمینداره کر رہے تھے جناب جبرائیل علیہ السلام انسان کی شکل میں گئے جا کر لوط علیہ السلام کو ملے کہتے ہیں ہم نے آپ کا مہمان بننا ہے جناب لوط علیہ السلام یہ تو نہ کہہ سکے کہ میں تمہیں مہمان نہیں بنا سکتا کیوں کہ یہ نبی کے شایان شان نہیں نبی ان مہمانوں کو لے کو چل پڑتا ہے اور کہتا ہے میری بستی بڑی حد سے گزری ہے ان پر اللہ کا عذاب ہونا چاہیے یہ بہت بے حیا ہیں جبرائیل علیہ السلام کہتا ہے ایک دفعہ شمار کر لو تھوڑا آگے گئے تو کہتے ہیں میری قوم بڑی گندی ہے آگے گئے پھر کہتے ہیں میری قوم بڑی گندی ہے چار دفعہ نبی نے اپنی قوم کے خلاف گواہی پیش کی جناب جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں اب یہ قوم بھی نہیں بچ سکتی جناب لوط علیہ السلام ان مہمانوں کو گھر لے گئے اور کسی کو نہیں پتہ تھا بیوی نے دیکھا مہمان بہت پیارے ہیں یہ نوجوان لڑکے ہیں ان کے چہروں پر داڑھی نہیں ہے انہوں نے اور کنگن پہنے ہیں لڑکے خوبصورت ہیں بیوی لوط علیہ السلام کی قوم کے پیچھے تھی بیوی نے دہائی دے دی دوپٹہ ہلا دیا مطلب یہ تھا لوگو آج نبی لوط علیہ السلام کے پاس بڑے پیارے مہمان آئے ہیں:

﴿وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالَ هٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ٥ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ اِلَیْهِ وَ مِنْ قَبْلُ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ﴾ (هود: 77تا78)

جناب لوط علیہ السلام کی قوم کو پتہ چلا لوط علیہ السلام نبی کے پاس بہت پیارے مہمان آئے ہیں قرآن کہتا ہے یہ لوطی بھاگ کر آئے قوم دوڑ کر آئی جناب لوط علیہ السلام بڑے پریشان ہوئے لوط نبی علیہ السلام نے دروازے بند کر لیے اور یہ اتنی بُری قوم تھی جا کر نبی کے گھر کی دیوار پھلانگ کر آ گئے حضرت لوط علیہ السلام فرماتے ہیں:

﴿قَالَ یٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ٥﴾ (هود: 78)

اے میری قوم میرے مہمانوں کے بارے میں مجھے رسوا نہ کرو پریشان نہ کرو اگر نہیں رکتے تو میری بیٹیوں سے نکاح کر لو یا اپنی بیٹیوں یا اپنی امت کی بیٹیوں کے بارے میں کہا اللہ اکبر اللہ یہ کہتے ہیں:

﴿قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ﴾ (هود: 79)

اے لوط علیہ السلام ہمیں تمہاری بیٹیوں کی ضرورت نہیں:

﴿قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ٥﴾ (هود: 80)

جناب لوط علیہ السلام کے منہ سے یہ بات نکل گئی کاش آج میری کوئی پارٹی ہوتی میرے ساتھی ہوتے ہم اپنے مہمانوں کی حفاظت کر لیتے جناب جبرائیل علیہ السلام دیکھ رہے تھے: کہنے لگے:

﴿قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْۤا اِلَیْكَ﴾ (هود: 81)

اے نبی لوط علیہ السلام گھبرانے کی ضرورت نہیں دروازہ کھول دو ہم انسان نہیں نوری فرشتے ہیں پہلے چچا کے پاس گئے انہوں نے نہ پہچانا اور پھر بھتیجے کے پاس گئے تو انہوں نے بھی

نہیں پہچانا معلوم ہوتا ہے نبی کو جب تک اللہ نہ بتائے پتہ نہیں چلتا جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں دروازہ کھول دو دروازہ کھول دیا جبرائیل علیہ السلام نے پھر اپنی اصلی حالت دکھائی اپنے پر کھولے یہ آنکھوں سے آندھے ہو گئے کچھ نظر نہ آیا دیواروں کو ہاتھ ڈال ڈال کر گھر جا رہے ہیں ساتھ کہہ رہے ہیں ان مہمانوں نے کونسا تمہارے پاس رہنا ہے صبح ہو لینے دو تم سے نبٹ لیں گے جناب جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں ﴿لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ﴾ لوط علیہ السلام نبی گھبرانا نہیں یہ تمہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے یہ تم تک نہیں پہنچ سکتے ان کا وعدہ صبح ہے:

﴿فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ﴾ (هود: 81)

فرماتے ہیں رات کے کچھ حصہ میں اپنی بچیوں کو لے کر نکل جانا اور واپس مڑ کر نہ دیکھنا ان کی تباہیاں ہو جانی ہیں "اللہ اکبر اللہ" جناب لوط علیہ السلام سے فرماتے ہیں صبح ان کی تباہی کا وقت ہے اور صبح میں کونسی دیر ہے؟ جناب لوط علیہ السلام اپنی بیٹیوں کو لے کر چلے اللہ کے کام دیکھو اللہ نے بیٹا نہیں دیا اللہ کی مرضی ہے ناں صرف بیٹیاں ہی دی ہیں اللہ کی مرضی ہے کسی نے دیکھا کہ کوئی اماں قبر پر لیٹی تھی اور کہتے ہیں۔

نی اماں کیوں اس نوں ٹکڑاں مارنی ایں
دھیاں پتر تے دیندا ای آسمان والا
توں نئیں ویکھیاں ڈھوراں ڈنگراں نوں
کون اوناں نوں بچے دیوان والا
مجّاں گاواں دے پے نیں وگ پھر دے
بھیڑاں بکریاں کون ودھان والا
پیدا کر کے پکھواں دیاں کئی قسماں
کون ڈاراں دے ڈار اڈان والا

جناب لوط علیہ السلام کے پاس بیٹا نہیں ہے بیوی بھی ساتھ چل پڑی تھوڑی دور جا کر واپس

مرگئی کہتی ہے میں بھائیوں کے پاس رہوں گی جناب جبرائیل علیہ السلام نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ حضرت جی چاہے آپ کی بیوی ہے لیکن اس کو ساتھ لے جانے کی کوشش نہ کرنا اس نے آپ کے ساتھ نہیں جانا صبح ہوئی پہلے جبرائیل علیہ السلام نے چیخ ماری ساری قوم کے کلیجے پھٹ گئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا جبرائیل علیہ السلام یہ اتنی بے حیائی کرتے تھے اور ابھی میرا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا یا اللہ اب کیا کروں؟ یہ قرآن ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا﴾ جب ہمیں غصہ آ گیا تو حکم آیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں زمین کے اس ٹکڑے کو جہاں جہاں ان لوطیوں کے قدم لگے ہیں اللہ جی کیا کروں؟ فرمایا اس زمین کو کھود کر اوپر اُٹھا کر لے آؤ آسمان تک لے آؤ جبرائیل علیہ السلام آسمان تک اُٹھا کر لے گئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ابھی میرا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا فرشتوں نے کتے بھونکنے کی آواز سن لی ہے جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں یا اللہ اب کیا کروں فرمایا اے جبرائیل اب انہیں اُلٹا کر دو۔

﴿جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا﴾ اللہ جی الٹا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ابھی بھی میرا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا یا اللہ اب کیا کروں؟ فرمایا: ﴿وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ٥﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جبرائیل ان پر پتھروں کی بارش برساؤ اور پتھر کیسے ہوں ﴿مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَ مَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ٥﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان پتھروں پر میں نے کافروں کے نام لکھے ہیں جس جس کو جو جو پتھر لگنا ہے اللہ تعالیٰ نے پتھروں کی بارش کر کے ان ظالموں کو ختم کر دیا اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہنا چاہیے اب بھی اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ فلاں قوم میں فلاں ملک میں عورتوں کو عورتوں سے اور مردوں کو مردوں سے نکاح کرنے کی اجازت ہے ان لوگوں کو اتنی عقل نہیں کہ جانوروں نے بھی ایسا کام نہیں کیا ہے ان انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے ہاتھوں سے بنایا ہے اتنی اچھی شکل عطا فرمائی ہے اور ہم الٹے کاموں میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ ہر کسی کو عمل کرنے کی توفیق دے اور اپنے عذاب سے محفوظ فرمائے اور ہمارے حال پر رحم فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

جناب داؤد علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

﴿يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِo﴾ (ص: 26)

اے میرے داؤد نبی (علیہ السلام) بے شک ہم نے آپ کو زمین پر خلیفہ بنا دیا ہے پس لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ انصاف کرو اور حق کے ساتھ لوگوں میں فیصلے کرو، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے نہ چلو، اللہ تعالیٰ کی راہ سے بھٹک جاؤ گے، جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں ان کے لیے بڑا سخت عذاب تیار کیا گیا ہے۔

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ رب رحمٰن کے لیے ہے بے شمار اَن گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے لیے ہوں۔ دوستو، بزرگو! آج کے خطبہ جمعۃ المبارک میں سورۃ ص کی ایک آیت مبارکہ پڑھی ہے۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! دوستو! آج میں آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس نبی کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں جس کو اللہ پاک نے بادشاہی بھی عطا فرمائی اور نبوت بھی عطا فرمائی۔ جناب داؤد علیہ السلام وہ شخصیت ہے جس کو اللہ پاک نے جناب آدم علیہ السلام کے بعد خلیفہ نائب بنایا اور اللہ تعالیٰ نے کہا میری زمین پر لوگوں کے درمیان انصاف کرو۔ جامع ترمذی میں لکھا ہے کائنات کے سردار نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منصف لوگ قیامت والے دن بڑے

باعزت طریقہ سے اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے اور ظالم اور جابر حکمران سب سے ذلیل اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کیے جائیں گے اللہ تعالیٰ عدل وانصاف کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! جناب داؤد علیہ السلام بہت پیارے تھے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھو کہ داؤد علیہ السلام بارہ بھائی تھے اور سب سے چھوٹے داؤد علیہ السلام ہیں ۔قرآن کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے نبوت، حکمت اور دانائی بھی عطا فرمائی اور زبور جیسی آسمانی کتاب بھی اللہ پاک نے عطا فرمائی۔ جناب داؤد علیہ السلام کو اللہ پاک نے بڑی میٹھی آواز دی تھی۔ قرآن کہتا ہے جب داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تو پرندے وجد میں آجاتے تھے اللہ کا قرآن کہتا ہے:

﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ﴾ (سبا:10)

اللہ پاک نے داؤد علیہ السلام کو بڑی سریلی اور میٹھی آواز دی تھی اور زبور جیسی آسمانی کتاب دی تھی اور جناب داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسا طرز بیان دیا تھا ستر زبانوں میں جناب داؤد علیہ السلام زبور کو پڑھا کرتے تھے۔ اور جب داؤد علیہ السلام زبور پڑھنی شروع کرتے تھے تو پرندے وجد میں آجاتے تھے۔ جنگل کے حیوان جناب داؤد علیہ السلام کے پاس آ کر زبور سنتے حتیٰ کہ پہاڑ وجد میں آجاتے ان میں گونج پیدا ہوجاتی تھی۔ اور جب ہم جنت میں جائیں گے انشاء اللہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی داؤد علیہ السلام کی آواز عطا کرنی ہے۔ قد جناب آدم علیہ السلام کا ۹۰ فٹ، ۳۳ سال کی جوانی عیسیٰ علیہ السلام کی، حسن یوسف علیہ السلام کا اور میٹھی آواز داؤد علیہ السلام کی عربی زبان اور اخلاق جہانوں کے سردار کا ہوگا۔ جناب داؤد علیہ السلام کی اتنی پیاری آواز ہے سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جب وہ بھی قرآن پڑھتے تو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے جناب داؤد کے لحن میں سے تھوڑا سا حصہ عطا فرمایا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی پیاری آواز سے قرآن پڑھنا چاہیے۔ جناب داؤد علیہ السلام بارہ بھائی ہیں اور سب سے چھوٹے داؤد علیہ السلام ہیں۔ طالوت اور جالوت ایک مسلمان اور ایک کافر حکمران گزرے ہیں۔ طالوت مسلمان حکمران اور جالوت ظالم حکمران ہے۔ طالوت بنی اسرائیلیوں کا بادشاہ ہے۔ حضرت

طالوت نے اپنی فوج میں اعلان کیا جو شخص جالوت کو قتل کرے گا اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں اُسے اپنی بیٹی کا رشتہ دوں گا اور آدھی حکومت بھی دوں گا۔ بنی اسرائیلی لڑ رہے ہیں جالوت کی فوج غالب آتی جا رہی ہے۔ جناب داؤد علیہ السلام اپنے باپ کے چھوٹے بیٹے اپنے مویشیوں کو چرا رہے ہیں۔ اور جب اعلان سنا سیدنا داؤد علیہ السلام تھوڑی سی عمر کے ہیں جاتے جاتے راستے میں ایک پتھر ملا یہ پتھر کہتا ہے حضرت مجھے اُٹھالیں مجھے استعمال کریں گے تو جالوت ختم ہو جائے گا۔ جناب داؤد علیہ السلام طالوت کو جا کر کہتے ہیں کہ مجھے اجازت دیں میں جالوت سے لڑائی کروں گا۔ طالوت کہتے ہیں تم بچے ہو وہ بڑا ظالم ہے، بہت طاقتور ہے تمہارا مقابلہ کیسے ہوسکتا ہے۔ جناب داؤد علیہ السلام اجازت مانگتے ہیں آخر طالوت نے اجازت دے دی۔ داؤد علیہ السلام نے جا کر حملہ کیا قرآن کہتا ہے ﴿وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ﴾ اللہ کے حکم سے جناب داؤد علیہ السلام نے جالوت کا سر قلم کر دیا۔ ﴿اٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ﴾ اللہ پاک نے داؤد علیہ السلام کو بادشاہی بھی عطا فرما دی۔ ۷۰ سال بنی اسرائیل پر جناب داؤد علیہ السلام نے بادشاہی کی۔ حدیث پاک میں لکھا ہے جب جناب آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اس کی کمر پر ہاتھ لگایا جتنی روحیں قیامت تک آنی تھیں اللہ پاک نے ساری سامنے کر دیں اور فرمایا اے میرے نبی آدم (علیہ السلام) یہ تمہاری اولاد ہے۔ بابا جی دیکھ رہے ہیں وہاں نبی، ولی، نیک، کالے اور گندمی ہیں۔

کائنات کے سردار نے فرمایا: جناب آدم علیہ السلام کو ایک بڑی چمکتی ہوئی صورت نظر آئی کہنے لگے یا اللہ یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ تمہارا بیٹا ہے اس کا نام داؤد علیہ السلام ہے۔ اور میں نے اسے نبی بھی بنا دیا ہے اولاد پیاری ہو تو ماں باپ کو بڑا فکر لگتا ہے۔ بابا جی کہتے ہیں یا اللہ اس کی عمر کتنی ہے؟ پیارے جو بہت تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے آدم (علیہ السلام) اس کی عمر ۶۰ سال ہے۔ یا اللہ بہت پیارا بنایا ہے اور عمر کم دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آدم (علیہ السلام) میں نے جتنی عمر دینی تھی دے دی ہے تم بتاؤ یا اللہ میری عمر کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے نبی آدم تمہاری عمر ۱۰۰۰ سال ہے اور تب سال بھی بڑے تھے۔ اب چھوٹے ہیں یہ میں نہیں کہتا مشکوٰۃ میں لکھا ہے۔ کائنات کے سردار نے فرمایا "یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ" قیامت

کے نزدیک جا کر زمانہ بالکل قریب آ جائے گا۔ سال مہینے کی طرح گزرے گا، مہینہ ایسے جیسے ہفتہ، ہفتہ ایسے جیسے دن اور دن ایسے جیسے گھنٹہ۔ بابا جی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہاری عمر ہزار سال ہے۔ بابا جی کہتے ہیں میری عمر سے ۴۰ سال اس کو دے دیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا آدم (علیہ السلام) سے انگوٹھا لگوا لو کہیں یہ پھر نہ جائے، تحریر لکھوا لو۔ فرشتوں نے بابا جی سے تحریر لکھوالی۔ بابا جی دنیا پر آ گئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بابا جی کی عمر ۹۶۰ سال تھی اور تیس چالیس ہزار پوتے بھی دیکھ لیے۔ ملک الموت آئے کہ حضرت جی تیار ہو جائیں۔ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ بابا اپنے سال گنتا رہا تھا۔ کہتا ہے ابھی میرے چالیس سال باقی ہیں۔ تو عزرائیل علیہ السلام وہ تحریر لے آیا۔ کہتا ہے حضرت جی یہ دیکھیں آپ کی تحریر ہے۔ آپ نے ۴۰ سال داؤد علیہ السلام کو دیئے ہیں۔ بابا جی کہتے ہیں میں نہیں جانتا، میں اپنی عمر پوری کر کے جاؤں گا۔ یہ دنیا ایسی ہی ہے یہاں جو آ جائے اس کا جانے کو دل نہیں کرتا۔ اور زندگی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ حدیث پاک میں لکھا ہے ایک انسان شہید ہوا تو دوسرا انسان اس سے دو سال بعد طبعی موت فوت ہوا، اور کسی کو خواب میں ملا کہ جو طبعی فوت ہوا اس کا مقام شہید سے زیادہ اونچا ہے۔ اس کے درجات بہت بلند ہیں۔ اور اپنی خواب نبی پاک ﷺ کے سامنے بیان کی کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں جو طبعی موت مرا ہے اس کا مقام شہید سے بھی بلند ہے۔ اس کے درجات بلند ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں پھر تم حیران و پریشان کیوں ہو؟ وہ اس کے دو سال بعد زندہ رہا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں اس نے دو سال میں نمازیں پڑھی ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اس نے دو سال میں قرآن پڑھا ہے یا نہیں؟ یہ کہتا ہے پڑھا ہے۔ ذکر اذکار بھی کیا ہوگا، جہانوں کے پیر فرماتے ہیں جو اس نے دو سال بڑھ کر عبادت کی ہے اللہ تعالیٰ نے درجات بھی بلند فرمائے ہیں۔ بابا جی پھر گئے مُکر گئے اپنی عمر ۱۰۰۰ سال پوری کر کے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے جناب داؤد علیہ السلام کو اپنے پاس سے ۴۰ سال اور عطا کر دیئے۔ قرآن کہتا ہے اللہ پاک نے داؤد علیہ السلام کو حکومت دی یہ بڑا ذکر اذکار کرتے تھے۔ داؤد علیہ السلام کی ۱۰۰ بیویاں تھیں۔ جناب داؤد علیہ السلام نے اپنی بیویوں کی ٹولیاں بنائی ہوئی تھیں کہ تم نے میرے گھر میں ایک گھنٹہ

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ہے۔ دوسری ٹولی نے اگلا گھنٹہ ذکر کرنا ہے۔ تا کہ میری بیویاں اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہیں۔ ایک تیسری ٹولی بنا دی کہ ان کے بعد تم نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ہے۔ جناب داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ ۲۴ گھنٹے میرے گھر سے اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے ذکر کی توفیق دے وہ گھر بڑی برکتوں اور قسمت والا ہے جہاں سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی آواز آئے۔ اللہ تعالیٰ کے قرآن کی آواز آتی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی آواز آتی ہے وہ گھر بھی کوئی گھر ہے جہاں سے راگ کی آواز آئے۔

اللہ ہی اللہ بول بندیا اللہ ہی اللہ بول
سدا نہیں رہنا کسے تیرے کول بندیا
اللہ ہی اللہ بول
ذکر اللہ دا بڑا نرالا
ٹٹے دلاں نوں جوڑن والا
توں ذکر دے موتی رول بندیا
اللہ ہی اللہ بول
سدا نہیں رہنا کسے تیرے کول بندیا
اللہ ہی اللہ بول
بڑے بڑے ایتھے پھیرا پا گئے
آخر نوں وچ خاک سما گئے
بستر کر گئے ای گول بندیا
اللہ ہی اللہ بول
وچ قبر دے بڑا ہنیرا پا
اوتھے کوئی نیوں ساتھی تیرا
توں ساتھی قبر دا ٹول بندیا

اللہ ہی اللہ بول
سدا نہیں رہنا کسے تیرے کول بندیا
اللہ ہی اللہ بول

جناب داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں چاہتا ہوں میرے گھر سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو، اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو، اور کیا کرتے ہیں؟ کائنات کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ آدھی رات سونا اور آدھی رات تہجد پڑھنا ہماری قوم کے کسی حکمران کو نماز نصیب نہیں، تہجد کا تو تصور ہی نہ کرو۔ جناب داؤد علیہ السلام نے سادہ لباس پہننا اور چوک میں چلے جانا اور لوگوں سے پوچھنا تمہارا حکمران کیسا ہے؟ سوچو میرے بھائیو! کیا ہمارا حکمران اکیلا چوک میں جاسکتا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں ان کو کوئی پرواہ نہیں وہ سادہ لباس پہن کر چوک میں جاتے ہیں۔ جو ملے اس سے پوچھتے ہیں تمہارا حکمران کیسا ہے؟ وہ کہتے ہیں بڑا اچھا ہے جس کو ملتے ہیں وہ کہتا ہے بہت اچھا ہے اللہ پاک نے جبرائیل علیہ السلام کو فرمایا جبرائیل (علیہ السلام) جاؤ کہیں میرا نبی فخر نہ کرنے لگے اسے جا کر سمجھاؤ جناب جبرائیل علیہ السلام سادہ لباس میں چوک میں کھڑے ہیں۔ جناب داؤد علیہ السلام پہنچے اور جا کر جبرائیل علیہ السلام کو کہتے ہیں سناؤ تمہارا حکمران کیسا ہے؟ جناب جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں حکمران تو بڑا اچھا ہے لیکن ایک کام اچھا نہیں۔ جناب کیا کام اچھا نہیں؟ جناب جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں، ہے تو اللہ کا نبی لیکن اپنا اور اپنی بیویوں کا خرچہ بیت المال پر ڈال دیا ہے۔ جب ہمارے حکمرانوں سے اللہ تعالیٰ نے سوال کیا تو کیا بنے گا؟ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو اڑھائی سال خلافت ملی۔ یہ پہلے شہزادے تھے جو لباس ایک دفعہ پہنتے وہ دوبارہ نہیں پہنتے تھے اور جب خلافت ملی تو اتنا انصاف کیا کہ بھیڑیے اور بکریاں اکٹھی چر رہی ہیں اور بھیڑیے بکریوں کو کچھ کہتے ہی نہیں۔ ایک دن بھیڑیے نے اچانک بکری پر حملہ کر دیا۔ چرواہا کہتا ہے ایسے لگتا ہے جیسے آج مسلمانوں کا حکمران فوت ہوگیا ہے۔ اور واقعی اسی وقت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ دنیا سے رخصت ہوگئے۔ فوت ہوئے کسی کو خواب میں ملے تو بڑا گھبرائے

ہوئے تھے وہ کہتا ہے حضرت آپ نے تو بڑا انصاف کیا ہے، آپ کیوں گھبرائے ہیں؟ ان کے انصاف کی مثال کیا ہے؟ کہ رات کو بیت المال کا دیا جلا کر کام کر رہے ہیں، دفتری کام کرتے کرتے آدھی رات گزری اور گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز آ رہی تھی۔ دفتر کے باہر آ کر گھوڑا رُک گیا۔ اور ایک قاصد گھوڑے سے اُتر کر اندر آیا۔ کہتا ہے فلاں جگہ سے فلاں گورنر نے بھیجا ہے پھر وہ کہتا ہے حضرت آپ کی طبیعت کمزور لگتی ہے۔ کیا بات ہے؟ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے پھونک مار کر دیا بجھا دیا۔ وہ کہتا ہے حضرت اسے کیوں بجھا دیا ہے؟ فرمایا اس میں جو تیل ہے وہ بیت المال کا تیل ہے۔ تم نے مجھ سے میرے حالات پوچھنے شروع کر دیئے ہیں کہ آپ کا کیا حال ہے؟ آپ کے گھر کا کیا حال ہے؟ کیونکہ اب تم میرے متعلق سوال کر رہے ہو اس لیے میں نہیں چاہتا کہ میری ذات پر بیت المال کے دیے کا بھی خرچ ہو جائے۔

کیسے حکمران ہیں؟ وہ خواب میں بڑے گھبرائے تھے، کہتے ہیں میری حکومت میں نہر پر پُل تھا اور اس پُل پر سوراخ تھا اوپر سے بکریوں کا ریوڑ گزرا اور ایک بکری کا پاؤں سوراخ میں پھنس گیا تھا اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ پوچھ رہے ہیں تمہاری حکومت کے دوران بکری کی ٹانگ ٹوٹی تو کیوں؟ اور سوچو ہمارے حکمرانوں کا کیا حال ہے؟ دعا کرو اللہ تعالیٰ اس ملک کی حفاظت فرمائے۔ آمین! اللہ تعالیٰ اس کے حال پر رحم فرمائے۔ آمین! جناب داؤد علیہ السلام کو جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں جناب حکمران تو اچھا ہے لیکن یہ کام اچھا نہیں کہ اپنی بیویوں اور اپنا سارا خرچ بیت المال سے لیتا ہے۔ جناب داؤد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سامنے رو پڑے کہتے ہیں اللہ جی اب میں کیا کروں؟ اگر میں کوئی کاروبار کروں تو حکومت نہیں چلتی لوگوں کے درمیان انصاف نہیں ہوگا۔ اللہ جی اگر میں دوکان ڈال لوں تو حکومت کون سنبھالے گا۔ میں کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے۔ آسمان سے اللہ پاک نے داؤد علیہ السلام کو فرمایا اے داؤد! ایک کام میں بتاتا ہوں تم کرنا شروع کر دو۔ اور کما کر کھاتے رہنا۔ جناب داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں یا اللہ کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ۝ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۝﴾ (سبا:11,10)

اے داؤد علیہ السلام گھبرانا نہیں میں نے تمہارے لیے لوہا نرم کر دیا ہے جیسے کسی کے لیے مٹی نرم ہوتی ہے اور میں نے تمہیں لوہے کے کرتے سینے کا طریقہ سکھا دیا ہے، کرتے سی کر بیچا کرو اور اپنے گھر کا خرچہ پورا کیا کرو۔ لوہار تو بڑی محنت کرتے ہیں لیکن اللہ کے نبی علیہ السلام ہاتھ سے کرتے سی رہے ہیں اللہ کے نبی علیہ السلام صبح سلائی کرنا شروع کرتے تھے اور شام تک مکمل کر لیتے تھے اور ایک ہی زرہ چھ ہزار کی بک جاتی آدھا بیوی بچوں پر خرچ کرتے اور آدھا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیتے۔ ہم نے اپنے نبی علیہ السلام کے لیے کام آسان کر دیا تھا، مزدوری کرنا جرم نہیں ہے، محنت کر کے کھانے والا اپنے بچوں اور بیوی کو حلال کھلانے والا اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت والے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگی تو چودھویں رات کے چاند سے زیادہ چمکے گا، فرمایا:

ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے، آدھی رات سوتے اور آدھی رات تہجد پڑھتے، سارا سارا دن اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے۔ جناب داؤد علیہ السلام اللہ پاک کا اتنا ذکر کرتے امام مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ قیام اللیل میں لکھتے ہیں۔ ایک دن داؤد علیہ السلام نے اللہ پاک کا اتنا ذکر کیا کہ جناب داؤد علیہ السلام کہتے ہیں اللہ جی آج میں نے آپ کا اتنا ذکر کیا ہے کہ اگر میں کہوں کہ آپ کا ذکر کسی نے نہیں کیا تو میں کہہ سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! اے میرے داؤد علیہ السلام ذرا باہر نکلو۔ جناب داؤد علیہ السلام باہر آئے ایک مینڈک پانی میں بول رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا داؤد علیہ السلام اس سے پوچھو اس نے میرا کتنا ذکر کیا ہے؟ جناب داؤد علیہ السلام نے پوچھا یہ کہتا ہے حضرت جی جب سے مجھے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے آج پہلی مرتبہ آپ سے بات کی ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہی مصروف ہوں۔ قرآن کہتا ہے:

﴿وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ﴾ (بنی اسرائیل: 44)

دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اور پانی کے قطرے، درختوں کے

پتے اللہ کی تسبیح بیان کر رہے ہیں۔قرآن میں بیان ہے:

﴿تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ﴾

ساتوں آسمان اور سات زمین اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہی ہیں۔ بلکہ حافظ لکھوی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ درختوں کے پتے وہ جھڑتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جاتے ہیں۔ جال میں وہ مچھلیاں قابو آتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوں۔ پہاڑوں کے وہ تودے گرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوں۔قرآن کہتا ہے:

کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان نہ کرتی ہو۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔آمین! آج ہم یہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پل صراط کی گھاٹی ایک منٹ میں پار کروا دوں گا۔تین ہزار سال کا سفر ہے لیکن کائنات کے سردار فرماتے ہیں:

جو ذکر الٰہی نال زباناں
تے اتھے رکھن جاری
اُو سب تھیں تیز پلوں لنگ جاسن
نال اللہ دی یاری

جو اللہ تعالیٰ کا ذکر دنیا میں کرتے ہیں یہ قیامت والے دن بڑی تیزی سے پُل صراط کی گھاٹی سے گزر جائیں گے۔ جناب داؤد علیہ السلام نے ستر سال بنی اسرائیلیوں پر حکومت کی اور فیصلے بھی بڑے کیے۔دو مرد جناب داؤد علیہ السلام کے پاس جھگڑا لے کر آئے۔ان کا مسئلہ یہ تھا کہ ان کے پاس ایک بیل تھا ایک کہتا تھا یہ میرا ہے اور دوسرا کہتا تھا یہ میرا ہے۔داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں کل میں تمہارا فیصلہ کروں گا۔کل کی تاریخ ہے صبح وہ دونوں مرد آئے ایک کو جناب داؤد علیہ السلام ایک طرف کر کے کہنے لگے مجھے اللہ کریم نے فرمایا ہے کہ اس کو قتل کر دو اور تم سچ بتا دو کیا بات ہے؟ وہ کہتا ہے حضرت جی یہ بات سچ ہے کہ یہ میرا بیل ہے۔اور ایک بات ہے اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو مجھے قتل کرنے کا حکم دیا ہے میں نے دھوکے سے اس کے باپ کو قتل کیا تھا۔اللہ تعالیٰ نے تمہیں بدلہ لینے کو کہا ہوگا جناب داؤد علیہ السلام نے فرمایا اس کا سر قلم کر دیا جائے۔

تو اس بات کی شہرت ہوگئی کہ داؤد علیہ السلام صحیح فیصلہ کرتے ہیں اور بعض دفعہ غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ صحیح بخاری میں لکھا ہے اللہ کے پاک نبی ﷺ فرماتے ہیں دو عورتیں جا رہی تھیں۔ دونوں کے پاس بچے تھے راستے میں جاتے جاتے انہوں نے اپنے بچے سڑک پر بٹھا دیئے۔ خود قضائے حاجت کے لیے چلی گئیں یہ واپس آئیں تو ایک کا بچہ بھیڑیا لے گیا اور دوسری کا بچ گیا۔ ایک کہتی ہے تمہارا بچہ بھیڑیا لے گیا۔ دونوں نے جناب داؤد علیہ السلام کی عدالت میں مقدمہ کر دیا جناب داؤد علیہ السلام نے دونوں کی بات سنی جس عورت کا بچہ بھیڑیا لے گیا تھا وہ بڑی تیز طرار عورت تھی بڑی چرب زبان تھی۔ کئی جھوٹے بھی باتیں کر کر کے سچے بن جاتے ہیں، کئی عدالتوں میں دو دو سو روپیہ لے کر جھوٹی قسمیں اُٹھاتے ہیں، جھوٹے قرآن اُٹھاتے ہیں۔ یہ عورت بڑی باتیں کرتی تھی اس کا بچہ بھیڑیا لے گیا تھا۔ یہ دوسری کا بچہ چھیننا چاہتی تھی جناب داؤد علیہ السلام نے اس کی زیادہ باتیں سن کر، اس کا رونا اور واویلا سنتے ہیں۔ لیکن ہمارے انسان جو روتا ہے اُسے سچا سمجھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے کئی جھوٹے بھی بڑا کچھ کر لیتے ہیں۔ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے جھوٹے روتے ہیں۔ یہ عورت روتی ہے بڑی دلیلیں دیتی ہے۔ ہے اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ نبی لیکن جناب داؤد علیہ السلام نے اس عورت کا بچہ چھین کر اس کو دیا جو بہت باتیں کرتی تھی۔ جناب داؤد علیہ السلام کی عدالت میں سے جس کا بچہ چھینا گیا تھا وہ روتی ہوئی نکلی۔ جناب سلیمان علیہ السلام کی عمر ابھی تیرہ سال تھی۔ جناب سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں یہ عورت روئے جاتی ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں! اے عورت ہماری عدالت بڑی سچی ہے یہاں دھوکہ نہیں ہوتا تم کیوں روتی ہو؟ یہ کہتی ہے اے سلیمان علیہ السلام روؤں نہ تو اور کیا کروں؟ یہ بیٹا میرا ہے اور تمہارے بابا نے اس عورت کو دے دیا ہے۔ جناب سلیمان علیہ السلام بھی بڑے سمجھدار تھے۔ فرماتے ہیں اے عورت اگر تم کہو تو میں فیصلہ دوبارہ کردوں؟ یہ کہتی ہے کردیں۔ جناب سلیمان علیہ السلام نے چھری منگوا لی یہ عورت کہتی ہے سلیمان چھری کیا کرنی ہے؟ جناب سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں اے عورت تم رو رہی ہو وہ کہتی ہے بچہ میرا ہے تم کہتی ہو میرا ہے۔ میں اس بچے کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیتا ہوں آدھا تمہیں دے دوں گا اور آدھا اسے

دے دوں گا۔ تاکہ جھگڑا ختم ہو جس کا بچہ بھیڑیا لے گیا تھا وہ کہتی ہے ٹھیک ہے سلیمان علیہ السلام جی ایسا ہی کریں اور جس کا وہ بچہ تھا وہ کہتی ہے اے سلیمان علیہ السلام اس کو نہ کاٹو اس کو ذبح نہ کرو اس کو دے دو میں اس کا زندہ منہ دیکھ لیا کروں گی۔ سلیمان علیہ السلام سمجھ گئے کہ بیٹا اس کا ہے اور وہ دھوکے سے لے جا رہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے ایک کی اولاد سے نبی پیدا ہوئے اور دوسرے کی اولاد سے بادشاہ پیدا ہوئے تھے اور اللہ نے یعقوب علیہ السلام کے بیٹے یہودا اس میں سے داؤد علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی بھی بنا دیا اور بادشاہ بھی بنا دیا اور جناب داؤد علیہ السلام تورات میں پڑھتے ہیں کہ اسحاق علیہ السلام کے مرتبے بڑے بلند تھے۔ ابراہیم علیہ السلام کا مقام بہت بلند تھا جناب یعقوب اور یوسف علیہما السلام کا مرتبہ بہت بلند تھا۔ جناب داؤد علیہ السلام کہتے ہیں اللہ جی جو مرتبے میرے باپ اور دادا کو دیئے ہیں وہ مجھے بھی دے دو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! اے میرے نبی داؤد (علیہ السلام) ابراہیم (علیہ السلام) کو میں نے بڑا آزمایا تھا۔ آگ میں چھلانگ لگوائی تھی، بیٹے کی گردن پر چھری رکھوائی تھی پھر رتبے دیئے۔ اسحٰق، یعقوب (علیہما السلام) کو بھی میں نے بڑا آزمایا یعقوب (علیہ السلام) سے یوسف کو ۴۰ سال تک جدا رکھا تھا، صبر کروایا تھا۔ انہوں نے بڑی محنت کی اور تم نے ابھی محنت نہیں کی اور تم ان کا سا رتبہ مانگتے ہو۔ جناب داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں یا اللہ مجھے بھی آزمالیں لیکن درجات باپ دادا والے دے دیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء علیہم السلام کی آزمائش کرتا ہے اپنے دوستوں کی آزمائش کرتا ہے۔ کبھی کسی نے دشمنوں کی آزمائش بھی کی ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ آزمائش میں نہ ڈالے اور ڈالے تو اس پر پورا اترنے کی توفیق دے۔ آمین! مولانا محی الدین لکھوی رحمہ اللہ ایک دن ایک روایت سنا رہے تھے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام جنگل میں گئے تو ایک بوڑھی عورت لیٹی تھی۔ اس کے جسم کو بیماری کھا رہی تھی، اُٹھ نہیں سکتی تھی، نہ چل پھر سکتی تھی۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام نے اس کے منہ کی طرف دیکھا اس کے ہونٹ ہل رہے تھے۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام نے کان لگا کر سنا تو وہ پڑھ رہی تھی الحمد للہ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: اے عورت یہ شکر کا کلمہ ہے اور تم تو خود بخود اُٹھ بھی نہیں سکتی تو تم کس بات کا شکریہ ادا کر رہی ہو؟ کہتی ہے "یَا رُوْحَ اللّٰہ" اے روح اللہ!

اللہ تعالیٰ نے میری زبان درست رکھی ہے میں اس کا شکر ادا کر رہی ہوں اور اگر اللہ تعالیٰ میری زبان بگاڑ لے تو میں اس کا کیا کرسکتی ہوں؟

جناب عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اچھا پھر اگر تمہاری کوئی خواہش ہو تو میں دعا کر دوں؟ بیمار بندوں کی خواہشات ہوتی ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ چھوٹے قد کے صحابی تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ہم بیٹھے ہوئے ہوتے اور وہ کھڑے ہوئے ہوتے تو بھی چھوٹے ہی لگتے تھے اور قیمتی کتنے تھے۔ ہزار عمرہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں بیمار پڑ گئے امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ۴۰ لاکھ مربع میل کے حکمران ہیں بیمار پرسی کے لیے گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا جا کر پاس بیٹھ گئے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کیا کھایا ہے جو بستر پر پڑ گئے ہو۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ میرے جیسا بندہ کیا کھا سکتا ہے مجھے اگر چارپائی پر لٹایا ہے تو میرے گناہوں نے لٹایا ہے۔ فرمایا آپ کا کسی چیز پر دل کرتا ہو تو میں لا دوں؟ آخر بیمار کا کسی نہ کسی چیز کو دل کرتا ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہاں مجھے ایک چیز چاہیے لیکن تم نہیں لا کر دے سکتے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اتنی بڑی اسلامی مملکت ہے کہیں سے تو ملے گی۔ فرماتے ہیں "اَشْتَهِیْ رَحْمَةَ" عثمان رضی اللہ عنہ مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ضرورت ہے لا کر دیں۔ بیمار انسان کا دل تو کرتا ہے کہتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے میری یہی خواہش ہے فرمایا آپ کی بچیاں یتیم ہو جائیں گی۔ مجھے اجازت دیں میں بیت المال سے ان کے لیے وظیفہ مقرر کر دوں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیت المال والا مال لوگوں کی میل کچیل ہے میری بیٹیوں کو ضرورت نہیں فرمایا تمہارے بعد کیا کریں گی؟ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے "مَنْ قَرَءَ الْوَاقِعَةَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَمْ يُصِبْهُ الْفَاقَةُ" جہانوں کے پیر نے فرمایا جو شام کی نماز کے بعد سورۃ الواقعہ پڑھتا ہے وہ کبھی زندگی میں فاقہ نہیں دیکھ سکتا۔ میں نے اپنی بچیوں کو سورۃ الواقعہ سکھا دی ہے اگر ان کو رزق کی ضرورت ہوئی تو وہ پڑھ لیا کریں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے۔ آمین! مولانا فرماتے ہیں: عیسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں اے عورت تمہاری

کوئی خواہش ہو تو بتاؤ کہتی ہے میری خواہش ہے کہ جنگل میں ایک بیٹی رہتی ہے وہ مجھے پوچھتی ہے کبھی کھانا کھلاتی ہے، کبھی دھوپ سے چھاؤں میں لٹاتی ہے، میں چاہتی ہوں وہ بھی نہ ہو اور اگر میرا اللہ تعالیٰ ایسے راضی ہے تو میں بھی راضی ہوں۔

عیسیٰ علیہ السلام تھوڑا آگے گئے تو اس کی بیٹی کو جنگل کا شیر کھا رہا تھا اس اللہ تعالیٰ نے ان بندوں میں کتنے حوصلے پیدا کیے تھے جناب داؤد علیہ السلام کہتے ہیں یا اللہ مجھے بھی آزمالیں لیکن رہتے میرے باپ دادا جیسے دے دیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پھر میں نے اپنے نبی کو آزمالیا اور آزمائش میں آیا تو نبی کو پتہ نہ چلا۔ اور آزمائش کیا تھی؟ قرآن میں ہے:

﴿وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ o اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ o﴾

(ص: 22,21)

جناب داؤد علیہ السلام لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے ہیں اور ایک دن اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتے ہیں اور پابندی لگائی ہے آج میں نے اللہ تعالیٰ سے ہی باتیں کرنی ہیں آج میرے پاس کوئی نہ آئے قرآن کہتا ہے: ﴿اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ﴾ اچانک دیوار سے گزر کر دو مرد داؤد علیہ السلام کے پاس چلے گئے "فَفَزِعَ مِنْهُمْ" داؤد علیہ السلام ان کو پہچان نہ سکے اور گھبرا گئے وہ دونوں کہتے ہیں جناب ڈرنے کی ضرورت نہیں ہم فیصلہ کرنے آئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کیا بات ہے؟ یہ کہتے ہیں۔ ﴿اِنَّ هٰذَاۤ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ﴾ (ص: 23) ایک کہتا ہے حضرت اس کے پاس ۹۹ بکریاں ہیں اور میرے پاس ایک بکری ہے یہ کہتا ہے وہ بھی مجھے دے دو۔ اس کے پاس ۹۹ ہیں اور یہ میری ایک بکری مانگتا ہے ﴿فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ o﴾ (ص: 23) یہ مجھ پر غالب آ گیا ہے مجھ سے بکری چھینتا ہے جناب داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں:

﴿قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ

الْخُلَطَاءِ ﴾ (ص: 24)

جناب داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں تم زیادتی کر رہے ہو، اس کے پاس ایک بھی نہیں رہنے دیتے۔ انہوں نے بات سمجھانی تھی، سمجھا دی اور آسمان پر چلے گئے۔ جناب داؤد علیہ السلام سمجھ گئے کہ اللہ تعالیٰ نے آزمائش بھیجی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے دربار میں سجدے پڑ گئے یا اللہ مجھے معاف کردے۔ میں تمہاری آزمائش میں پورا نہیں اُتر سکتا۔ ۱۰۰ سال عمر داؤد علیہ السلام کی گزر گئی اور بڑے غیرت مند تھے گھر سے جاتے تو باہر سے تالا لگا جاتے کہ کوئی بندہ نبی کے گھر غیر موجودگی میں نہ جائے۔ جناب داؤد علیہ السلام باہر گئے ان کی بیوی دیکھتی ہے کہ کوئی گھر آیا ہے یہ کہتی ہے یہاں تو بیٹا پابند ہے تم کیسے آ گئے ہو؟ یہ کہتا ہے میں وہ ہوں جسے کوئی پابندی نہیں روک سکتی۔ بیوی باتیں کر رہی ہے اور داؤد علیہ السلام آ جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں گھر میں مرد کھڑا ہے پوچھتے ہیں تم کون ہو؟ میرے گھر میں میری اجازت کے بغیر داخل ہونے والا؟ یہ کہتا ہے حضرت مجھے اجازت کی ضرورت نہیں پڑتی کیوں جی اُسے اجازت لینی پڑتی ہے۔ اسے تو اجازت لینے کی ضرورت ہی نہیں ہے اگر عزرائیل علیہ السلام نے اجازت لی ہے تو میرے محمد ﷺ سے اجازت لی ہے ورنہ کسی سے اجازت لینے کی اسے ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہ میرے محمد ﷺ کا دروازہ کھٹکا کر پیچھے ہو جاتا ہے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا باہر جاتی ہیں کہتی ہیں ابو جی باہر ایک آدمی ہے وہ دروازہ کھٹکھٹا کر پیچھے ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں بیٹی یہ وہ ہے جو والدین سے اولاد چھین لیتا ہے اولاد سے والدین چھین لیتا ہے مگر مجھ سے اجازت مانگ رہا ہے کہ میں اندر آؤں یا نہ آؤں؟ جناب داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں تم تو ملک الموت ہو کہتا ہے جی میں ملک الموت ہی ہوں۔ میں آپ کی جان قبض کرنے آیا ہوں۔ داؤد علیہ السلام کہتے ہیں اچھا پھر رُک جاؤ۔ کہتا ہے کیا کرنا ہے داؤد علیہ السلام کہتے ہیں مجھے سجدے میں پڑ لینے دو۔ داؤد علیہ السلام سجدے میں ہیں ملک الموت نے سجدے کی حالت میں ہی جان قبض کرلی۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ایسی موت نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

1 ...... جناب سلیمان علیہ السلام

﴿ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُوْدَ وَقَالَ يَاأَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ وَأُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ٥ وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُوْدُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ٥ حَتّٰى إِذَا أَتَوْا عَلٰى وَادِي النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَاأَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُوْدُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ٥ ﴾

(النمل: 16 تا 17)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار ان گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں دوستو بزرگو سورہ النمل کی چند آیات آپ کے سامنے پڑھی ہیں اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ حق سچ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین! نمل اصل میں چیونٹی کو کہتے ہیں چیونٹی کو عربی میں نمل کہتے ہیں اللہ کی مرضی ہے اور اللہ تعالیٰ نے نمل کے نام پر قرآن میں ایک سورہ نمل نازل فرمائی ہے نبی ﷺ نے فرمایا ہے چیونٹیاں بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہیں ایک نبی کسی جگہ بیٹھا تھا ایک چیونٹی نے نبی کو کاٹ لیا نبی غصہ میں آ گیا اور چیونٹیوں کا سارا لشکر جلا دیا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے وحی نازل کر دی فرمایا اے میرے نبی تم نے چیونٹیاں کیوں جلائی ہیں؟ یا اللہ اس نے مجھے کاٹا تھا اللہ کریم نے فرمایا تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹا ہے باقی سب کا کیا گناہ تھا یہ بھی میری تسبیح بیان کرتی ہیں بعض نے لکھا ہے کہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ عذر پیش کیا کہ یا اللہ بستی والوں میں سے گناہ کم لوگ کرتے ہیں بستی ساری تباہ

ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا صبر کرو موسیٰ علیہ السلام دور جا کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے تو چیونٹی نے موسیٰ علیہ السلام کو کاٹ لیا موسی علیہ السلام غصہ میں آ گئے کہتے ہیں یہ درخت بھی جلا دو اور ساری چیونٹیاں بھی جلا دو اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسی علیہ السلام یہ درخت کیوں جلا دیا ہے ساری چیونٹیاں کیوں جلائی ہیں؟ یا اللہ اس نے مجھے کاٹا تھا فرمایا چیونٹی ایک نے کاٹا ہے تم نے سارا خاندان ختم کر دیا ہے اب پتہ چل گیا کہ میں ساری بستی کیوں تباہ کرتا ہوں تو بہر کیف اللہ پاک فرماتے ہیں ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُوْدَ﴾ اللہ پاک نے جناب داوٗد علیہ السلام کو انیس بیٹے عطا فرمائے اور نبی علیہ السلام نے فرمایا جو انبیاء کی جماعت ہوتی ہے ان کی جائیدادیں تقسیم نہیں ہوتیں ان کا کوئی وارث نہیں بنتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہماری جائیداد اللہ تعالیٰ کی راہ میں تقسیم کر دی جاتی ہے یہاں اللہ کا قرآن کہتا ہے ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُوْدَ﴾ جناب سلیمان جناب داوٗد علیہما السلام کے وارث بنے داوٗد علیہ السلام کے علم کے وارث بنے ویسے تو باقی اولاد بھی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کو چن لیا بعض مفسرین رحمہم اللہ نے لکھا ہے سلیمان علیہ السلام کی عمر بارہ تیرہ سال ہے اور نبی بہت سمجھدار ہوتا ہے سارے جہان سے پیارا ہوتا ہے اللہ بے وقوف لنگڑے اندھے کو نبی نہیں بناتا ہے سلیمان اتنے سمجھدار تھے کہ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ نے لکھا ہے حافظ لکھوی نے تفسیر محمدی میں لکھا ہے ایک عورت بڑی نیک اور حسین و جمیل تھی ایک چوہدری نے اس کو برائی کی دعوت دی اس اللہ والی نے انکار کیا ایک اور چوہدری سردار آیا اس نے بھی اس عورت کو برائی کی دعوت دی اس نے انکار کیا ایک اور چوہدری نے چار چوہدری سرداروں نے اس عورت کو برائی کی دعوت دی اور اس نے انکار کیا یہ اللہ کی نیک بندی گناہوں سے بچ گئی یہ چاروں مل کر داوٗد علیہ السلام کی عدالت میں کیس کرتے ہیں یہ کہتے ہیں حضرت فلاں عورت کو ہم نے دیکھا ہے وہ کتے کے ساتھ برائی کر رہی تھی بدفعلی کر رہی تھی جناب داوٗد علیہ السلام نے ان چاروں کی شہادت لی آرڈر جاری کر دیا کہ اس عورت پر حد نافذ کر دی جائے جب یہ کیس جناب سلیمان علیہ السلام نے سنا جناب سلیمان علیہ السلام مٹی کا ڈھیر بنا کر اوپر بیٹھ جاتے ہیں اور چار لڑکے آ کر سلیمان علیہ السلام کو کہتے ہیں حضرت جی ہم چاروں نے ایک

عورت کو کتے کے ساتھ برائی کرتے دیکھا ہے جناب سلیمان علیہ السلام اتنے سمجھدار تھے کہ ان لڑکوں میں سے تین کو دُور کر کے چوتھے سے پوچھتے ہیں تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ کہتا ہے ہاں سلیمان علیہ السلام نے فرمایا بتاؤ اس کتے کا رنگ کس طرح کا تھا؟اب نبی کی دانائی دیکھو کہتا ہے کتے کا رنگ کالا تھا اس کو دوسری طرف کر دیا اور دوسرے کو بلا کر پوچھا تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ کہتا ہے ہاں جی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے فرمایا کتے کا رنگ کس طرح کا تھا؟ یہ کہتا ہے اس کا رنگ سرخ تھا تیسرے سے پوچھا اس نے کوئی اور رنگ بتایا چوتھے نے کچھ اور بتایا جناب داؤد علیہ السلام نے اپنا فیصلہ واپس لیا اور اس عورت کو بری کر دیا پھر ان چاروں پر حد قائم کر دی یعنی کہ نبی بہت سمجھدار ہوتے ہیں جناب سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چھوٹی عمر میں ہی بادشاہی دے دی کائنات کے سردار نبی نے فرمایا اس دنیا پر چار انسان ایسے گزرے ہیں جنہوں نے ساری دنیا کی حکومت کی ہے دو مسلمان اور دو کافر مسلمانوں میں سے سکندر ذوالقرنین اور جناب سلیمان علیہ السلام اور کافروں میں نمرود بے ایمان اور بخت نصر جناب سلیمان علیہ السلام نے دعا کی ﴿قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ o﴾ یا اللہ مجھے ایسی بادشاہی دے کہ میرے بعد کسی اور کو اس طرح کی بادشاہی نصیب ہی نہ ہو بہت بڑی بادشاہی اللہ تعالیٰ نے دی تھی قرآن کہتا ہے ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُوْدَ﴾ جناب داؤد علیہ السلام کے علم کے وارث سلیمان علیہ السلام بنے اور کیا کہتے ہیں؟ ﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ﴾ اللہ پاک نے ہمیں جانوروں کی زبانیں سکھا دی ہیں یہ کوئی معمولی بات نہیں جانور جو بات کرے سلیمان علیہ السلام سمجھ جاتے تھے ہر جانور اپنی زبان میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہے سلیمان علیہ السلام کا خاصہ تھا کہ وہ جانوروں کی زبان سمجھ لیتے تھے جناب سلیمان علیہ السلام بیٹھے ہیں اور اردگرد وزراء بیٹھے ہیں جنات بھی ہیں جناب سلیمان علیہ السلام اپنے تخت پر بیٹھے ہیں قمری ایک جانور ہے سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں اے میرے ساتھیو یہ قمری کیا کہہ رہی ہے؟ کیا تمہیں پتہ ہے؟ وہ کہتے ہیں حضرت ہمیں نہیں پتہ سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں یہ کہہ رہی ہے جتنے انسان پیدا ہوئے ہیں یہ

سارے مرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں جتنے مکانات ہیں سب گرنے کے لیے بنے ہیں تھوڑی دیر گزری گھوگھی بولی سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں یہ کہہ رہی ہے جو انسان مرد اور عورتیں اپنی مرضی کرتے ہیں وہ تو پیدا نہ ہوتے تو اچھا تھا تھوڑی دیر بعد مور بولا حضرت فرماتے ہیں مور کہہ رہا ہے نیک عمل کر کے آگے بھیجو گے تو جنت کی بہاریں ملیں گی ہُد ہُد بول کر کہتا ہے آپ فرماتے ہیں ہُد ہُد کہہ رہا ہے۔ جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ بھی رحم نہیں کرتا تھوڑی دیر بعد طوطا بولا سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں طوطا کہہ رہا ہے ہر وقت زندہ نہیں رہنا ابابیل بول کر کہتا ہے حضرت فرماتے ہیں ابابیل کہتا ہے آگے نیکیاں بھیجو گے تو تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو گی کبوتر بولا سلیمان علیہ السلام کہتے ہیں کبوتر کہہ رہا ہے اللہ پاک ہے اور سارے جہاں سے بلند ہے جناب سلیمان علیہ السلام بیٹھے تھے اب کوّا بولا آپ فرماتے ہیں کوّا کہہ رہا ہے جو موصول چونگیاں لگاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے تھوڑی دیر بعد چیل بول پڑی حضرت فرماتے ہیں یہ کہہ رہی ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ سارا جہان فانی ہے سنگ خوار بولا تو کہتا ہے انسان چپ رہے اس میں بہتری ہے مینڈک بولے حضرت فرماتے ہیں یہ کہہ رہے ہیں میرا اللہ پاک ہے باز بولا اور کہتا ہے میرا اللہ پاک ہے ساری تعریفیں اللہ کے لائق ہیں تیتر بھی بولتے ہیں کہتے ہیں سبحان تیری قدرت ہے یہ اللہ کی پاکی بیان کر رہا ہے اور فرمایا تھوڑی دیر بعد مرغ بولا سلیمان علیہ السلام کہتے ہیں یہ مرغ کہہ رہا ہے غافلو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو یہ جہان فانی ہے نبی سلیمان علیہ السلام فرما رہے ہیں ﴿عُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ﴾ اللہ پاک نے ہمیں پرندوں کی زبانیں سکھا دی ہیں اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام کا دل کیا کہ میں بیت اللہ کا حج ادا کروں دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! میرے بھائی سلیمان علیہ السلام حج کرنے گئے جناب فوجیں ساتھ ہیں جانوروں نے چھاؤں کی بیت اللہ کا حج کیا کچھ دیر وہاں رہے ہزاروں کے حساب سے بکرے اور دنبے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ذبح کیے واپس آ رہے ہیں راستے میں پہنچے تو قرآن کہتا ہے ﴿وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ۝﴾ سلیمان علیہ السلام کے ساتھ جنات بھی ہیں انسان بھی ہیں اور پرندے بھی ہیں

جاتے جاتے راستے میں چیونٹیوں کی وادی آ گئی ایک چیونٹی اوپر اونچا کھڑی تھی اس نے دُور سے دیکھا سلیمان علیہ السلام کو دو تین میل سے دیکھا ہوا نے تخت اُٹھایا ہے اور فوجیں ساتھ ہیں تخت ہوا میں ہے اوپر کرسیاں ہیں اگر ہوا کو حکم ہوتا ہے کہ آہستہ چلو تو یہ آہستہ چلتی ہے اور اگر کہتے ہیں زور سے تیز چلنا ہے تو تخت زور سے اُٹھا لیتی ہے جناب سلیمان علیہ السلام چیونٹیوں کی وادی پر آئے ایک چیونٹی نے دیکھا تو اس نے شور مچا دیا اپنی برادری کو کہتی ہے۔ ﴿يَـٰٓأَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ﴾ کہتی ہے اے چیونٹیوں جلدی کرو سلیمان علیہ السلام کی فوج آ رہی ہے سلیمان علیہ السلام بھی ساتھ ہیں انہیں نہیں پتہ کہ یہاں چیونٹیاں رہتی ہیں کہیں ان کے پاؤں میں مسلی نہ جاؤ۔ ﴿وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ○﴾ تھی تو چیونٹی لیکن اپنی برادری کا بھلا کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن کے صفحوں پر چمکا دیا میرے بھائیو! تم بھی مسلمانوں کی خیر خواہی کیا کرو بُرا نہ سوچا کرو مسلمان بڑا قیمتی ہے بخاری شریف کی حدیث ہے کائنات کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبۃ اللہ کے غلاف پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ارے بیت اللہ تمہاری بڑی شان حرمت ہے لاکھوں کروڑوں انسان تمہاری زیارت کر کے گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ تمہاری حرمت سے مومن کی حرمت اللہ کے نزدیک زیادہ ہے اور تم مومن کو ذلیل کرتے ہو اس کے راز فاش کرتے ہو اس چیونٹی کو دیکھ لو ﴿ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا﴾ ہوا نے یہ بات سلیمان علیہ السلام تک پہنچا دی سلیمان علیہ السلام ہنس دیئے کہتے ہیں یا اللہ تو نے کتنی نعمتیں مجھ پر انعام کی ہیں اللّٰہ اکبر اللہ ہنس رہے ہیں اور ساتھ کہہ رہے ھیں ﴿رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ﴾ جناب سلیمان علیہ السلام ہنس رہے ہیں اور ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں یا اللہ جو تم نے مجھ پر اتنا بڑا انعام کیا ہے اس کا شکریہ کرنے کی مجھے توفیق دے۔ جناب سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بادشاہ بھی بنایا ہے ساتھ جانوروں کی بولیاں بھی جانتے ہیں جنوں پر بھی حکومت کرتے ہیں آج کل کے حکمران بھی حکومت کرتے ہیں سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنے دورِ حکومت میں بہت زیادہ انصاف کیا جب وہ فوت ہو گئے۔

تو فوت ہونے کے بعد کسی کو گھبرائے ملے پسینہ صاف کر رہے تھے وہ کہتا ہے حضرت بہت گھبرائے ہوئے ہو کیا بات ہے آپ نے تو بہت اچھا انصاف کیا ہے اللہ کی زمین کو انصاف سے بھر دیا ہے کیوں گھبرائے ہو کہتے ہیں میری حکومت کے دوران ایک نہر پر پل تھا اور اس پل کو سوراخ تھا بکریوں کا ریوڑ گزرا اور ایک بکری کا پاؤں اس سوراخ میں گیا اس بکری کی ٹانگ ٹوٹ گئی اللہ تعالیٰ مجھے پوچھ رہے ہیں تمہاری حکومت کے دوران بکری کی ٹانگ ٹوٹی ہے تو کیوں ٹوٹی ہے؟ اور ہمارے حکمران کیا جواب دیں گے دعا کرو اللہ تعالیٰ اس ملک کی حفاظت فرمائے۔ آمین! جناب سلیمان علیہ السلام ہنس رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں یا اللہ جو اتنا بڑا انعام کیا ہے اس کا شکر یہ ادا کرنے کی توفیق بھی دے تھوڑی دیر گزری نماز کا وقت ہوا سلیمان علیہ السلام کہتے ہیں ہُدہُد کہاں ہے؟ تفسیروں والوں نے لکھا ہے کہ ہُدہُد کے لیے اللہ پاک نے زمین شیشے کی طرح بنائی ہے یہ چونچ مار کر دیکھ لیتا تھا کہ کہاں پانی نزدیک اور کہاں دُور ہے؟ جہاں پانی قریب ہوتا سلیمان علیہ السلام جنوں کو حکم دیتے کہ وہاں کنواں بنا دو پانی بھر لیتے اور پی لیتے وضو کر لیتے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت بیان کی ہے اور ایک خارجی ان پر بڑا اعتراض کرتا ہے اور انہیں لا جواب کرنے کی کوشش کرتا ہے جب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات کی کہ ہُدہُد پانی کی سطح کا اندازہ کر لیتا ہے تو وہ خارجی کہتا ہے کہ جب چھوٹا سا بچہ ہُدہُد کو قید کر کے اوپر مٹی ڈال کر دانہ چھپا کر ہُدہُد کو پکڑ لیتا ہے تو کیا اس وحشی ہُدہُد کو دانائی اور عقل نہیں ہوتی؟ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں تمہیں اس لیے جواب دینے لگا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ مجھ سے یہ نہ پوچھ لیں کہ میں نے جواب کیوں نہیں دیا جب ہُدہُد کو بچہ جال بچھا کر قید کرنے لگتا ہے تو تقدیر آ جاتی ہے اور تمہیں نہیں پتہ جب تقدیر آ جائے آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں۔ "اِذَا نَزَلَ الْقَدْرُ عَمِیَ الْحِسُّ." جب تقدیر آ جائے تو آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ اللہ بُری تقدیر سے محفوظ فرمائے۔ آمین! جناب سلیمان علیہ السلام کو ہُدہُد کی ضرورت پڑ گئی یا پھر حاضری لگائی کہ کون کون غیر حاضر ہے جناب سلیمان علیہ السلام نے حاضری لگائی قرآن کہتا ہے۔ ﴿وَتَفَقَّدَ

الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ ﴾ جب حاضری لگائی تو ہُد ہُد نظر نہ آیا نبی کہتے ہیں ﴿مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ﴾ مجھے کیا ہو گیا ہے مجھے ہُد ہُد نظر نہیں آ رہا۔ ﴿أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ٥﴾ یا جانوروں میں کہیں چھپا ہوا ہے یا پھر مجھے نظر نہیں آ تا نبی ابن نبی ہے ماں بھی بڑی نیک ہے ماں سلیمان علیہ السلام کو کہتی ہے ابن ماجہ کی روایت ہے بیٹا ساری رات سویا ہی نہ رہا کرو جو ساری رات سو کر گزارتے ہیں اللہ تعالیٰ کی بندگی نہیں کرتے یہ قیامت والے دن فقیر کر کے کھڑے کیے جائیں گے ماں بھی نیک اور باپ نبی ہے خود نبی ہیں اور کہہ رہے ہیں۔ ﴿مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ﴾ مجھے کیا ہو گیا ہے مجھے ہُد ہُد نظر نہیں آ رہا ﴿أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ٥﴾ یا ہے ہی نہیں یا مجھے نظر نہیں آ رہا نبی غصہ میں آ گیا کہتا ہے ﴿لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا﴾ میں مار مار کر چمڑی اُتار دوں گا میں اس کا سر نوچ کر دھوپ میں ڈال دوں گا ﴿أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ﴾ یا پھر چھری سے ذبح کر دوں گا۔ ﴿أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ٥﴾ یا پھر اس کے پاس اپنی غیر حاضری کا کوئی معقول بہانہ نہ ہو نبی نے اعلان کر دیا کہ وہ کیوں گیا ہے آخر حکومت کا نظام ہے قرآن کہتا ہے۔ ﴿فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ﴾ تھوڑی دیر گزری ہُد ہُد آ گیا کہاں گیا تھا جناب سلیمان علیہ السلام سبا کے علاقے سے گزرے یہ بڑا ہرا بھرا ملک تھا بڑے باغات تھے نہریں تھیں وہ ایسا علاقہ تھا جہاں سانپ اور بچھو نہیں تھے وہاں موذی چیزیں نہیں تھیں مچھر مکھی کچھ نہ تھا وہاں سے ایک اور ہُد ہُد نظر آیا اس نے پوچھا تم کہاں سے ہو اس نے کہا میں شام کے علاقے سے ہوں کہتا ہے تم کہاں سے ہو؟ وہ کہتا ہے میں سبا کے علاقے سے ہوں وہ کہتا ہے ہمارے بادشاہ کا بہت بڑا ملک ہے اس کا بہت بڑا تخت ہے اور یہ کہتا ہے ہمارا بادشاہ نبی ہے اللہ نے اس کے تابع جن کر دیئے ہیں پرندے اس کے فرماں بردار ہیں کہتا ہے تمہارا نبی بادشاہ ہو گا لیکن تم آ کر ہماری ملکہ بھی تو دیکھو کسی سے کم نہیں ہے یہ کہتا ہے سلیمان علیہ السلام کو کہیں میری ضرورت نہ پڑ جائے ایسا غصہ نہ آ جائے دوسرا ہُد ہُد کہتا ہے تم یہ بات بتا دینا اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا تم کہنا میں سبا گیا تھا سارا علاقہ دیکھ کر جلدی سے آیا اور سارے جانوروں نے کہا آج تمہارے ساتھ کچھ ہونے والا ہے حضرت کو بہت غصہ ہے

کہتا ہے اور کوئی بات کی ہو وہ کہتے ہیں سلیمان علیہ السلام نے کہا ہے اس کو مار دوں گا چھری سے ذبح کر دوں گا یہ کہتا ہے اور کیا کہا ہے وہ کہتے ہیں کہا ہے اگر کوئی جائز بہانہ ہوا تو معاف کر دوں گا کہتا ہے پھر خیر ہے تھوڑی دیر گزری ہُد ہُد آ گیا سلیمان علیہ السلام نے ہُد ہُد کو گردن سے پکڑ لیا اور طمانچہ مارنے لگے تو ہُد ہُد جلدی سے کہتا ہے اللہ حافظ لکھوی رحمہ اللہ کی قبر منور فرمائے ۔آمین! فرماتے ہیں ۔ہُد ہُد کیا کہتا ہے:

ہُد ہُد کرے سلام وکھاوے
عزت جنابوں شاہ نوں
شاہ کہے کتے آیوں کرساں
سخت عذاب گناہ نوں

ہُد ہُد نے عاجزی وانکساری سے سلام پیش کیا سلیمان علیہ السلام کہتے ہیں کہاں گئے تھے؟

ہُد ہُد دا سر پکڑیا شاہ نے
تے ہُد ہُد عرض سناوے
اے نبی خدا کر یاد جاں اللہ
تینوں حشر کراوے
تے سامنے اپنے کھڑا کرے
سن کمبیاری شاہ پیارا
معاف کیتا پھر سنیا
ہُد ہُد کولوں قصہ سارا

ہُد ہُد کو جناب طمانچہ مارنے لگے تو وہ کہتا ہے جناب سوچ کر طمانچہ مارنا جس طرح آج میں آپ کے دربار میں پیش ہوں اسی طرح ایک دن آپ نے بھی اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش ہونا ہے کیوں جی ہم نے بھی تو پیش ہونا ہے اور حکمرانوں کو زیادہ پوچھا جانا ہے نبی ﷺ نے فرمایا حکمرانوں کے بازو گلے سے باندھ کر ان کو زنجیروں سے باندھا ہو گا جکڑا ہو گا اور

اگر انصاف کیا ہوا تو رہائی مل جائے گی ورنہ جہنم کا ایندھن بن جائے گا جناب سلیمان علیہ السلام سے ہُد ہُد کہتا ہے اللہ تعالیٰ کو ہُد ہُد کی زبان اتنی پسند آئی کہ پوری پانچ آیات اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن میں نازل فرمادیں یہ ہُد ہُد کی زبان ہے۔ ﴿فَقَالَ اَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ﴾ سلیمان علیہ السلام نبی کہتے ہیں کہاں گئے تھے؟ ہُد ہُد کہتا ہے وہاں گیا تھا جہاں کا آپ کو کچھ پتہ نہیں ﴿وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ o﴾ میں سبا گیا تھا اور پکی بات لے کر آیا ہوں معلوم ہوتا ہے جانوروں کا بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو علم غیب نہیں ہے صرف اللہ تعالیٰ کو علم غیب ہے جناب سلیمان علیہ السلام کہتے ہیں پھر وہ بات سناؤ سبا کیسا شہر ہے؟ کہتا ہے ﴿اِنِّىْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ o﴾ حضرت بڑا ہرا بھرا ملک ہے وہاں میرا دل لگ گیا تھا لیکن دو چیزیں اچھی نہیں تھیں ایک تو ان کی حکمران عورت تھی دوسرا ﴿وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ حضرت جی وہ عورت اور اس کی ساری قوم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کی پوجا کرتی تھی مشرک ہیں جانوروں کو بھی شرک گوارا نہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنی توحید کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین! جناب سلیمان علیہ السلام کہتے ہیں ہُد ہُد ان کو کیا کرنا چاہیے تھا؟ یہ کہتا ہے ﴿اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ﴾ ان کو چاہیے تھا وہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے اصل میں بات یہ تھی کہ سبا ایک آدمی تھا اس کے نام پر علاقہ قائم ہوا تھا اس کے پاس اولاد نہیں تھی ایک بیٹی تھی جس کا نام ملکہ بلقیس تھا ان لوگوں نے اس عورت کو تخت پر بٹھا دیا وہ عورت بڑے لمبے تخت کی مالک تھی اسی ہاتھ اونچا تخت ہے اس عورت کے بارہ ہزار وزیر تھے اور ہر ایک وزیر کے پاس ایک لاکھ بندہ کام کرتا تھا اتنا بڑا ملک اتنی بڑی بادشاہی تھی حضرت جی وہ سورج کی پوجا کر رہی تھی کسریٰ فوت ہوا تو لوگوں نے اس کی بیٹی کو تخت پر بٹھا دیا یہ بخاری کی حدیث ہے کائنات کے سردار نبی کو پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم نے اپنا حکمران کسی عورت کو بنایا وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے اور کرتوت کتنی ہے میرے نبی نے فرمایا اگر کسی عورت کا خاوند اس پر ناراض ہو جائے تو وہ چاہے نمازیں پڑھے حج کرے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں جب تک اس کا خاوند راضی نہ ہو اس کی کوئی

عبادت قبول نہیں ہوگی اللّٰہ اکبر اللہ جناب سلیمان علیہ السلام سوچ میں پڑ گئے کہ یہ کہیں دھوکہ نہ دے رہا ہو جناب سلیمان علیہ السلام نے خط لکھ دیا اور مہر لگا دی آپ علیہ السلام فرماتے ہیں ﴿اِذْهَبْ بِّكِتٰبِیْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا یَرْجِعُوْنَ۝﴾ خط لکھ دیا اور ہُد ہُد کی چونچ میں ڈال دیا یہ میرا خط لے جاؤ اور جہاں بلقیس ہو وہاں یہ خط پھینک دینا اور بڑے ادب و احترام سے کھڑے ہو کر دیکھنا میرے خط کا جواب کیا ملتا ہے؟ ہُد ہُد خط لے کر اڑ رہا ہے یوں سمجھو یہ ہُد ہُد دین کا داعی اور سپاہی بن گیا ہے مبلغ بن کر جا رہا تھا اور سلیمان علیہ السلام کا خط لے کر دو ماہ کی مسافت پر ہُد ہُد توحید کی دعوت لے کر گیا سبا پہنچا تو ملکہ بلقیس اپنے وزراء میں بیٹھی تھی اور ہُد ہُد یوں جا کر اوپر پھڑ پھڑانے لگا ہے۔ حافظ لکھوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

کھمب کھلاڑ کھڑا اس سر تے
جاں اُس نظر اُٹھائی
تاں ہُد ہُد چھٹی شاہ دی ڈالی
جھولی اس دی پائی
بلقیس پڑھی او چھٹی اس پر
شاہ دی مہر دسیائی
تے کمب گیا دل نرم ہویا وچ
مور کرامت آئی

ہُد ہُد نے چھٹی بلقیس کی گود میں ڈال دی اور دیوار پر بیٹھ گیا نظریں بلقیس پر ہیں جب بلقیس عورت نے چھٹی پڑھی تو کانپنے لگی اس لیے کہ چھٹی جانور لے کر آ رہا ہے اس لیے کہ اس میں اللہ رحمان و رحیم کا نام لکھا ہے اس لیے کہ اس پر سلیمان علیہ السلام کی مہر لگی ہے یہ فوراً اپنے وزراء کو بلا لیتی ہے ہُد ہُد سب دیکھ رہا ہے یہ کہتی ہے ﴿كِتٰبٌ كَرِیْمٌ۝ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ﴾ کہتی ہے یہ کتاب کتنی پیاری ہے اس نے اس چھوٹی سی چھٹی کو کتاب کہا ہے اور اس میں قرآنی آیات ہیں بلقیس عورت سب وزراء کو اکٹھا کر کے کہتی ہے دیکھو یہ کتاب کتنی پیاری

ہے لکھا ہے از طرف ﴿سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o﴾ اور اللہ رب رحمٰن کا نام لکھا ہے اور مضمون کیا ہے ﴿اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ o﴾ اگر انسان بن کر آؤ تو اچھی بات ہے یہ مسلمان ہے مسلمان ڈرتا نہیں کہ اس کے پاس لاکھوں فوج ہے جو بات کہنی ہے کہہ دیتا ہے فوج کا سادہ سا فوجی ہے گھوڑے پر بیٹھا اور بات ایران کے بادشاہ سے کرنے جا رہا ہے جو دنیا کی سپر طاقت ہے جب انہیں پتہ چلا کہ مسلمانوں کا سفیر آ رہا ہے انہوں نے بہت دور تک قالین بچھائے تاکہ مسلمانوں پر رعب جم جائے یہ قالین پر گھوڑا دوڑا رہا ہے بادشاہ کے سامنے جا کر اپنا نیزہ گاڑ کر نیچے اُتر آیا یہ دنیا کی سپر طاقت کے بادشاہ کو کہتا ہے نیچے آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے میں نے تم سے تقریر نہیں کرنی ہے گھنٹوں تم سے بحث نہیں کرنی ہے یہ وہ مسلمان ہے جن میں ایمان ہے یہ اُس حکمران کی آنکھ میں آنکھیں ڈال کر بات کر رہا ہے یہ مسلمان کہتا کیا ہے کہ اگر تم نے بچنا ہے تو پھر مسلمان ہو جاؤ۔ مسلمان ہو جاؤ پھر بچ جاؤ گے دوسری بات یہ ہے کہ اگر تم نے مسلمان نہیں ہونا ہے تو یہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بنائی ہے اس لیے اگر ہماری زمین پر تم نے رہنا ہے تو تمہیں اس کا کرایہ دینا ہوگا ٹیکس ادا کرنا ہوگا اگر تم کو یہ باتیں منظور نہیں ہیں تو پھر تمہیں اُتنا شراب سے پیار نہیں ہے جتنا ہمیں موت سے پیار ہے تو پھر ہم سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ یہ سچا مسلمان ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں اس طرح کا مسلمان بنا دے آمین وقت ختم ہو گیا ہے باقی پھر انشاء اللہ بیان کروں گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



۲ ...... جناب سلیمان علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

﴿فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِo﴾ (سبا: 14)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے، بے شمار اَن گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

دوستو، بزرگو! سورۃ سبا بائیسویں پارہ میں سے قرآن کریم کی ایک آیت مبارکہ آپ کے سامنے پڑھی ہے۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! دوستو! جناب سلیمان علیہ السلام نے ہُدہُد کے ذریعے ملکہ بلقیس کو اسلام کا دعوت نامہ بھیجا اس کا نتیجہ ان شاء اللہ اللہ مالک کی توفیق سے بیان کیا جائے گا۔ دعا کرنا اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اصل میں دین کے لیے محنت کرنا معمولی بات نہیں ہے۔ سیدنا ابو جندل رضی اللہ عنہ میرے مصطفیٰ ﷺ کے صحابی ان کو حدیبیہ کے مقام پر بیڑیاں ڈالی گئی ہیں۔ یہ بڑی مشکلات سے حدیبیہ کے مقام پر پہنچے۔ قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں مکہ والوں سے میرے آقا کی صلح ہوئی اور صلح اس شرط پر تھی کہ جو ہم میں سے مسلمان ہوگیا وہ تمہیں واپس کرنا پڑے گا اور جو تم میں سے پھر گیا وہ ہم واپس نہیں کریں گے۔ میرے آقا نے فرمایا کہ مجھے تمہاری یہ شرط بھی منظور ہے کیونکہ سرکار کو پتہ تھا کہ جو مسلمان ہوگیا اس کی چمڑی اُتر سکتی ہے لیکن اسلام سے وہ پھر نہیں سکتا۔

اور جو مرتد ہو جائے اسلام سے پھر جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہم نے کھوٹے مال کا کیا کرنا ہے؟ سیدنا ابو جندل رضی اللہ عنہ کے باپ سفیر بن کر گئے اور بیٹا نبی کا غلام بن کر گیا۔ باپ کہتا ہے پہلے اسے واپس کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا صلح کا عمل آج کے بعد ہونا ہے خصوصی سفارش کی اور کہتا ہے صلح اس لیے ہی ہے اگر اسے واپس کرو گے تو آپ ﷺ نے ابو جندل رضی اللہ عنہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا میں ان سے صلح کر رہا ہوں اور تم واپس چلے جاؤ اللہ تعالیٰ عنقریب تمہارے لیے کوئی راستہ نکالے گا۔ ابو جندل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے میرے باپ نے لا کر جیل میں بند کر دیا۔ اور تلوار دے کر ایک آدمی کو پہرے میں بٹھا دیا کہ اس کا خیال رکھنا۔ ابو جندل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا چلو سنت یوسفی علیہ السلام پر عمل کر لیں۔ جس طرح یوسف علیہ السلام نے جیل میں وعظ کی میں بھی وعظ کرتا ہوں کہتے ہیں وہ جو میرا محافظ تھا اس کو میں نے وعظ کی اللہ تعالیٰ کا ایسا کرم ہوا کہ میرا محافظ مسلمان بن گیا۔ کہتا ہے اس نے ہم دونوں کو بند کر دیا اور محافظ بٹھا دیا۔ فرمایا ہم دونوں نے پھر وعظ کی وہ تیسرا بھی مسلمان ہوگیا کہتے ہیں اس مکان کو باہر والی طرف کھڑکی تھی۔ میں اس کھڑکی میں بیٹھ جاتا گزرنے والوں کو تبلیغ کرتا نتیجہ کیا نکلا؟ ابو جندل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے مکہ کی جیل میں رہ کر ۳۰۰ انسان کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دیا۔ تبلیغ کے بڑے فوائد ہیں۔ آج پرندہ تبلیغ کے لیے جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس وقت جناب سلیمان علیہ السلام کی چھٹی، خط، اسلامی دعوت نامہ ملکہ بلقیس کے پاس پہنچا بلقیس کا دیکھ کر کلیجہ پھٹ گیا، ڈر گئی۔ سلیمان علیہ السلام کی مہر ہے پرندہ خط لا رہا ہے اور اللہ رحمان رحیم کا نام لکھا ہے سب سے پہلے سلیمان علیہ السلام نے چھٹی پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لکھا ہے اور ملکہ بلقیس بڑی سمجھدار خاتون تھی اس نے اپنے وزراء کا اجلاس بلا لیا۔ قرآن کہتا ہے:

﴿قَالَتۡ یٰۤاَیُّهَا الۡمَلَؤُا اِنِّیۡۤ اُلۡقِیَ اِلَیَّ کِتٰبٌ کَرِیۡمٌ﴾ (النمل: 29)

کہتی ہے یہ دیکھو کتنی پیاری کتاب (خط) ہے، کتنی عزت والی اور مؤدب ہے اور بھیجنے والا کون ہے؟ ﴿اِنَّهٗ مِنۡ سُلَیۡمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ یہ خط سلیمان علیہ السلام کی طرف سے ہے اور اس میں رب رحمان و رحیم کا نام لکھا ہے۔ مضمون کیا ہے؟

﴿اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ۝﴾ (النمل:31) اگر مسلمان بن کر آ جاؤ تو اچھی بات ہے۔ ملکہ نے یہ خط پڑھ کر اپنے وزراء کو سنایا اور سارے وزیر جھگڑالو اور جنگجو تھے۔ قرآن نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے یہ کہتے ہیں اے خاتون بلقیس گھبراؤ ناں ﴿نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ﴾ (النمل:33) کہتے ہیں ہم بہت طاقتور ہیں، ہمارے پاس بہت اسلحہ اور ہتھیار ہیں، ہم بہت طاقتور ہیں، ہمیں لڑنے کا بہت طریقہ ہے جیسے آپ کا حکم ہوگا ہم وہی کریں گے۔ ہم بہت جنگجو ہیں لیکن آپ کا حکم مانیں گے۔ ﴿فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ﴾ اگر لڑنا ہے تو بھی ہم تیار ہیں اور اگر صلح کرنی ہے تو بھی ہم تیار ہیں۔ اور یہ عورت بڑی سمجھدار تھی یہ کہتی ہے:

﴿اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً وَّكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ۝﴾ (النمل: 34)

یہ کہتی ہے جب لڑائی ہو تو پھر بادشاہ کسی بستی میں داخل ہو جائیں تو وہ یہ نہیں دیکھتے کہ یہ عزت والے ہیں، یہ ذلیل ہیں، سب کو ایک نظر سے دیکھ کر اور خاص کر ان کی نظریں بادشاہوں پر ہوتی ہیں سب کو ذلیل وخوار کر کے رکھ دیتے ہیں۔ یہ کہتی ہے کہ جب بادشاہ کسی بستی پر حملہ کر دیں تو ساری بستی کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتے ہیں۔

﴿وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ۝﴾

(النمل:35)

یہ کہتی ہے میں چند تحائف بھیجتی ہوں اگر بادشاہ ہوا تو وہ ہمارے تحفے قبول کر لے گا اور پیسے بھی رکھ لے گا اور اگر نبی (علیہ السلام) ہوا تو اس نے تحفے قبول نہیں کرنے۔ میں بطور رشوت چند اشیاء بھیج رہی ہوں۔ اگر بادشاہ ہوا تو خوش ہو جائے گا کیونکہ رشوت لوہے کو بھی نرم کر دیتی ہے۔ رشوت خوروں کو سلائیوں پر لٹکا کر ان کے کباب بنا دیئے جائیں گے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ رزق حلال کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! یہ عورت بڑی سمجھدار ہے کہتی ہے پیسے بڑے بڑوں کو نرم کر دیتے ہیں۔ اگر تو بادشاہ ہوا تو تحائف قبول کر لے گا اور اگر نبی یا رسول (علیہ السلام)

ہوا تو نہیں لے گا۔ اس عورت نے پانچ سو غلام اور پانچ سو لونڈیاں تیار کیں اور ہر (عورت) لونڈی اور غلام کو سونے کی ایک اور ایک چاندی کی اینٹ دی۔ اور لڑکیوں کو مردوں کا لباس پہنا دیا اور مردوں کو عورتوں والا لباس پہنا دیا۔ اور ایک ڈبے میں ایک موتی ان ودھ اور دوسرا موتی ٹیڑھے سوراخ والا ڈال دیا اور کہنے لگی سلیمان علیہ السلام کو کہنا اس موتی کو سوراخ کروا دے اور ٹیڑھے سوراخ والا موتی اس میں دھاگہ پرو دے اور ایک برتن پیش کیا کہتی ہے سلیمان علیہ السلام کو کہنا اگر وہ نبی علیہ السلام ہے تو اس کو کہنا میں نہ پانی آسمان کا ہو اور نہ زمین کا وہ بھر دے اور منذر نامی مرد جو بہت عقلمند تھا اس کو وہ ڈبہ دے دیتی ہے۔ اور کہتی ہے جاؤ اگر تمہیں کھلے ماتھے ملا تو سمجھنا نبی ہے۔ اور اگر غصہ سے ملا تو نبی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایک دوسرے سے خوش خوش ملنے کی توفیق دے۔ آمین! اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کی طرف ہنس کر دیکھ لو کسی مسلمان بھائی کی طرف ہنس کر دیکھ لو یہ بھی نیکی ہے۔ اور اگر آج کسی کو ہنس کے مل لو تو وہ دوسرے دن پیسے ادھار لینے آ جاتا ہے کوئی ایک مسئلہ ہے۔ یہ کہتی ہے اگر خوش ملے تو نبی اور اگر ماتھے پر بل ڈال کر ملے تو سمجھنا بادشاہ ہے۔ اور اب ہد ہد ساری باتیں نوٹ کر رہا تھا۔ سلیمان علیہ السلام کو اس کے آنے سے پہلے ہی ساری رپورٹ دے دیتا ہے۔ حضرت جی وہ آ رہے ہیں اور آپ کا امتحان چاہتے ہیں وہ ملکہ دیکھنا چاہتی ہے کہ یہ نبی ہے یا بادشاہ ہے؟ جناب سلیمان علیہ السلام نے جنوں کو حکم دے دیا۔ ۲۷ میل تک لمبی اور چوڑی حویلی بنا دو۔ جس میں سونے اور چاندی کی اینٹوں کے فرش لگا دو، نبی تھا اور بادشاہ نبی تھا۔ جنوں نے حویلی تیار کر دی اور اس میں کھرلی بنا کر دریائی گھوڑے باندھ دیئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنے گھر تشریف لائے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کھلونے کیونکہ جب نبی پاک سے نکاح ہوا تھا اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر سات سال تھی اور جب رخصتی ہوئی نو سال تھی اور کھلونے بھی تھے جب نبی نے کھلونے دیکھے تو ان کو پر لگے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں عائشہ یہ گھوڑے کیسے ہیں؟ ان کو پر لگے ہیں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں حضرت جی کیا سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے پروں والے نہیں تھے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یعنی کہ جناب سلیمان علیہ السلام نے دریائی گھوڑے پروں

والے باندھنے کا حکم دیا اور جنوں کو حکم دیا اپنی اولاد لے کر آ جاؤ۔ اپنے بچے لے آؤ اور انسانوں کو بھی حکم دے دیا وہ منذر نامی آدمی جب ۵۰۰ خادم اور پانچ سو لونڈیاں لے کر آیا تحفے لایا جب وہ اس حویلی میں داخل ہوئے یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا یہ کہتا ہے جن کی حویلیاں سونے کی بنی ہیں انہوں نے ہمارے سونے کی اینٹوں کا کیا کرنا ہے؟ جناب سلیمان علیہ السلام نے فرمایا یہ دیکھ لو انہوں نے دیکھا گھوڑے سونے چاندی کی اینٹیں خارج کر رہے ہیں جناب سلیمان علیہ السلام کو منذر نامی مرد نے خط دیا اور جناب سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں لاؤ وہ ڈبہ کہاں ہے؟ وہ ڈبہ لایا گیا سلیمان علیہ السلام نے اس کو ہلایا تو جرائیل علیہ السلام آ گئے کہتے ہیں سلیمان علیہ السلام جی اس میں ان ودھ موتی ہیں ایک ان ودا اور دوسرا ٹیڑھے سوراخ والا ہے۔ آپ نے بتایا اس میں موتی ہیں۔ منذر کہتا ہے ٹھیک ہے اللہ کے نبی سلیمان جنوں سے پوچھتے ہیں آپ کی عادت تھی پہلے انسانوں سے پھر جنوں سے پھر دیوؤں سے پوچھتے پھر شیطانوں سے پوچھتے، جن کہتے ہیں سلیمان علیہ السلام جی دیمک سے کہیں ان ودھ موتی میں سوراخ کر دیں۔ دیمک نے سوراخ کر دیا جو ٹیڑھے سوراخ والا موتی تھا۔ آپ نے کہا اس میں دھاگہ کیسے پروئیں؟ یہ کہتے ہیں حضرت چیونٹی سے کہیں دانتوں میں دھاگہ ڈال کر دوسری طرف گزر جائے یہ کہتے ہیں اس برتن میں پانی دو جو نہ آسمان کا ہو اور نہ زمین کا ہو۔ وہ پانی کہاں سے آئے گا؟ یہ جن شیطان کہتے ہیں حضرت جی گھوڑے دوڑا دیں ان کو پسینہ آئے گا وہ ڈبے میں ڈال دینا۔ کہتے ہیں حضرت لڑکیوں اور لڑکوں کا فرق کرنا ہے اور اب بھی فرق کرنا پڑتا ہے کیوں کہ یہ دونوں ایک دوسرے کا لباس پہنے پھرتے ہیں۔ شیطان نے ان کا دماغ خراب کر دیا ہے۔ منذر کہتا ہے لڑکیوں اور لڑکوں کی پہچان کریں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی بات نہیں سلیمان علیہ السلام نے سب کو لوٹے دیئے کہتے ہیں وضو کرو۔ لڑکوں کو عادت ہوتی ہے برتن کے اندر ہاتھ ڈال کر دھوتے ہیں۔ یہ مردوں کی عادت ہے اور عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ پہلے برتن سے پانی دائیں اور پھر بائیں ہاتھ میں ڈالتی ہیں۔ سلیمان علیہ السلام نے انہیں وضو کرنے کا فرمایا۔ انہوں نے وضو کیا جناب سلیمان علیہ السلام ان کو وضو کرتے ہوئے دیکھتے گئے۔ ساتھ نشان لگاتے

گئے کہ یہ عورتیں ہیں اور یہ مرد ہیں۔ سب کو الگ الگ کر دیا ملکہ بلقیس کی طرف جو بھیجا گیا سونا اور چاندی تھا وہ واپس کر دیا۔ ساتھ سلیمان علیہ السلام نے حکم دے دیا ﴿بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ٥﴾ فرمایا تم مجھے پیسے اور مال دے کر لالچ دینا چاہتے ہو۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں آپ سے زیادہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دے دیا ہے۔ اور منذر نامی انسان سے کہتے ہیں "اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ" اپنے تحفے لے جاؤ، سونا چاندی بھی لے جاؤ اور اپنی ملکہ کو جا کر کہہ دو:

﴿فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَا اَذِلَّةً وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ٥﴾ (النمل: 37)

فرمایا: اپنی ملکہ کو بتا دو اگر مسلمان نہیں ہونا تو میں ایسا لشکر لے کر آؤں گا جس کا مقابلہ نہیں ہو سکے گا۔ جب منذر نے جا کر بات سنائی کہتا ہے ملکہ وہ کھلے ماتھے ملا تھا۔ اور جو تمہاری فوجیں ہیں وہ اس کے پاسنگ بھی نہیں ہیں۔ تم کہتے ہو گے کہ وہ کیا ہیں؟ اور ہم دیکھ کر آئے ہیں جن اس کو سلام کر رہے ہیں، شیطان اس کے مطیع ہیں۔ انسان، حیوان، درندے، چرندے جناب سلیمان علیہ السلام کے فرمانبردار ہیں۔ اس نے جلدی سے قاصد بھیجا کہتی ہے سلیمان علیہ السلام سے کہو ہم آ رہے ہیں۔ میں بھی اور سارے وزراء بھی آ رہے ہیں۔ پوری قوم مسلمان ہوگی۔ جب تم مسلمان تھے اللہ کی قسم تمہارے اندر رعب اور دبدبہ تھا۔ جناب سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے ہیں ملکہ بلقیس نے اپنا تخت سات کمروں میں بند کر دیا۔ اور تالے لگا دیئے پہرے دار بٹھا دیئے اور ساری فوج اور قوم ملکہ بلقیس ساتھ لے کر مسلمان ہونے اور کلمہ پڑھنے جا رہی ہے۔ یہ سفر دو ماہ کا تھا اور سفر کی منزلیں طے کرتے کرتے یہ تین میل دور رہ گئی۔ جناب سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی سے تین میل دور تھی اور سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے ہیں اور کیا دیکھتے ہیں؟ مولانا لکھوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

اِک دن تختے اوپر شاہ بیٹھا
تے گرد اُٹھی دسیائی
پوچھیو سو ایہہ کئی

لوکی آکھن بلقیس شہزادی آئی

گرد نظر آئی تو فرماتے ہیں یہ کیا ہے؟ کہتے ہیں حضرت ملکہ بلقیس اپنی فوجیں لے کر آ رہی ہے۔ تین میل دور ہے:

تین کوہ دے پینڈے تے
شہزادی ڈیرا لایا
کوفے شہر تے ہیرا دیسن
ابن عباس بتایا

تین میل دور ہے اور جناب سلیمان علیہ السلام اپنی رعایا میں بیٹھے بیٹھے فرماتے ہیں:

﴿قَالَ يَاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ﴾ (النمل: 38)

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں اے جنوں اور انسانوں تم میں سے کون ہے جو ملکہ بلقیس کا تخت لائے گا؟ ﴿قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ﴾ میرے پاس آنے سے پہلے کون ملکہ کا تخت میرے پاس لائے گا؟ جنات اور انسان بیٹھے ہیں ایک بہت بڑا جن عفریت قرآن نے اُسے عفریت کہا ہے۔ بہت بڑا جن تھا۔ تفسیر والوں نے لکھا ہے پہاڑ جتنا بڑا تھا ﴿قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ﴾ ایک سرکش جن کہتا ہے حضرت یہ کام میں کروں گا۔ آپ فرماتے ہیں کتنی دیر میں لاؤ گے؟ کہتا ہے:

﴿قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ﴾

(النمل: 39)

حضرت صبح سے دوپہر تک آپ فیصلہ کرنے گھر سے تشریف لاتے ہو اتنی دیر میں۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں یہ زیادہ دیر ہے مجھے تخت اس سے پہلے چاہیے۔ قرآن کہتا ہے:

﴿قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ﴾ (النمل: 40)

جس کے پاس اسم اعظم تھا جسے اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت دی تھی یہ کہتا ہے حضرت یہ

کام میں کروں گا۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کتنی دیر میں لاؤ گے۔ جن نے کہا صبح سے دوپہر تک کا وقت چاہیے اور انسان آصف بن برخیہ سلیمان علیہ السلام کا قریبی رشتہ دار تھا کہتا ہے حضرت یمن کی طرف نظر کرو یا پھر اپنی آنکھیں بند کرو۔ آپ کی آنکھیں کھلنے میں جتنی دیر لگے گی میں اتنی دیر میں تخت لاؤں گا۔ علم بڑی چیز ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ دین کا علم نصیب فرمائے۔ آمین! یہ جناب سلیمان علیہ السلام سے کہتا ہے حضرت جتنی دیر میں آپ آنکھ کھولو گے یا آپ کی نظر واپس آئے گی میں اس سے پہلے تخت لے آؤں گا۔ اچھا پھر لاؤ۔ اس نے وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی پھر دعا پڑھی اور کونسی دعا پڑھی؟ کہتا ہے:

((يَا ذَوا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ.))

یا پھر یہ دعا پڑھی:

((يَـا اِلٰهِـيْ وَاِلٰـهَ كُـلِّ شَـيْ اِلٰهًـا وَاحِدًا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ اٰتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا.))

اس کا مطلب ہے اللہ تو بزرگی اور عزت والا ہے۔ "يَـا حَـيُّ يَا قَيُّوْمُ" یا اللہ تو زندہ رہنے اور رکھنے والا ہے۔ اور قائم رہنے والا اور قائم رکھنے والا ہے۔ "يَا اِلٰهِيْ" اے ہمارے رب "وَاِلٰـهَ كُلِّ شَيْءٍ" اور ہر چیز کے رب۔ "اِلٰهًـا وَاحِدًا" تو ایک ہے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ" تمہارے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ "اٰتِيْـنِيْ بِعَرْشِهَا" یا اللہ دنیا کی سپر طاقت آپ ہو اور ملکہ بلقیس کا تخت اگر لا سکتے ہیں تو آپ لا سکتے ہیں۔ یا اللہ تخت لائیں؟ میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ سے کال ملائی ہے۔ معجزہ نبی کا ہوتا ہے اور پیچھے طاقت رب کی ہوتی ہے، کرامت ولی کی ہوتی ہے اور طاقت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے۔ ولی خود سے کچھ نہیں کر سکتا۔ نہ نبی کچھ کر سکتا ہے۔ کہتا ہے جناب آنکھیں بند کریں سفر کتنا تھا؟ دو ماہ اگر انسان گھوڑے پر سفر کرے اتنا سفر تھا۔

اوہ دو ماہ دا پینڈا سی
اِک گھڑی نہ گزری پوری

یہ علم والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طاقت ہے۔

شاہ دی نظر مڑن توں پہلاں
ہویا ای تخت حضوری

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ زمین سے نیچے نیچے لے جاؤ جناب سلیمان علیہ السلام نے آنکھیں کھولیں تو سامنے تخت تھا ﴿فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ﴾ اور جب سلیمان علیہ السلام نے تخت سامنے دیکھا تو فوراً بول اُٹھے ﴿هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ﴾ یہ سب میرے اللہ کا کمال ہے یہ نہیں کہا کہ یہ سب میری کرامات ہیں۔ یہاں کئی لوگ کہتے ہیں ہم نے راتوں کو محنت کی ہے۔ یہ سب ہماری محنت ہے۔ مشکوٰۃ کی روایت ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کا بندہ جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے بادلوں سے کہا کہ میرا بندہ دھوپ میں جا رہا ہے جاؤ اس پر چھاؤں کردو۔ بدلی نے چھاؤں کر دی اب وہ چھاؤں میں جا رہا ہے کسی اور گنہگار اللہ تعالیٰ کے بندے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ولی جا رہے ہیں بادلوں نے چھاؤں کی ہے ہم بھی فائدہ اُٹھا کر ساتھ چلتے ہیں۔ وہ بھی ساتھ چل پڑا وہ ولی صاحب کہتے ہیں ہم پر تو بادلوں نے چھاؤں کرنی ہی کرنی ہے ہم نے تو راتوں کو محنت کی ہے۔ تم چھاؤں کے کیا لگتے ہو؟ دھوپ میں چلو۔ اس گنہگار کو کہا دھوپ میں چلو۔ اللہ تعالیٰ نے بادلوں کو حکم دیا کہ اس پر دھوپ کردو اس کو اپنے اعمال کا مان ہے اور گنہگار پر چھاؤں کرو۔

جے چاہے تے ولیاں کولوں
کھوہ لوّے اولیائی
تے گنہگاراں نوں جنت دیوے
اوندی اے بے پرواہی
تے جے دیکھے ساڈے عملاں ولے
پھر کجھ نئیں او ساڈے پلے
جے دیکھے اپنی رحمت ولے

تے فیر بلے ای بلے، بلے

• جب ملکہ بلقیس کا تخت آ گیا یہ بہت پیارا تخت تھا۔ سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں "نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا" اس میں کچھ تبدیلیاں کردو۔ جہاں سرخ موتی ہے وہاں سبز لگادو اور جہاں سبز ہے وہاں کالا لگا دو۔ ہم دیکھتے ہیں یہ کتنی عقلمند ہے اور بلقیس اپنی فوجیں لے کر آئی تو جناب سلیمان علیہ السلام نے تخت سامنے کر دیا اور فرمایا ﴿قِيلَ أَهَكَذَا عَرْشُكِ﴾ اے عورت یہ تخت تمہارا ہے یا کوئی اور تخت ہے؟ اب وہ دیکھنا شروع ہوگئی دیکھ دیکھ کر کہتی ہے دانا بہت تھی کہتی ہے ﴿كَأَنَّهُ هُوَ﴾ گویا یہ وہی ہے یا اس جیسا ہے "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" فرمایا ملکہ یہ تخت تمہارا ہی ہے۔ جناب سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تم سورج کی پوجا کرتی ہو؟ خبردار ﴿وَصَدَّهَا مَا كَانَت تَّعْبُدُ مِن دُونِ اللَّهِ﴾ جناب سلیمان علیہ السلام نے سورج کی پوجا کرنے سے روک دیا اور جنوں نے جناب سلیمان علیہ السلام کو شبہ ڈال دیا کہ اس عورت کے پاؤں جانوروں جیسے ہیں۔ جناب سلیمان علیہ السلام نے جنوں کو حکم دیا کہ پانی اور پانی کے اوپر شیشے کا مکان بنا دو۔ میرے بیٹھنے کے لیے کرسیاں لگا دو اور پانی میں کچھوے، مچھلیاں چھوڑ دو۔ پانی کی مخلوق چھوڑ کر اوپر پانی کے شیشے کا مکان بنا دو۔ جناب سلیمان علیہ السلام جا کر شیشے پر بیٹھ گئے۔ اس عورت کو کہتے ہیں۔ اے عورت آگے آ جاؤ یہ عورت دیکھ کر حیران ہوگئی کہ یہ کیسا بادشاہ ہے؟ جو اپنی کرسی پانی پر لے کر بیٹھا ہے جب آگے جانے لگی تو قرآن کہتا ہے:

﴿قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ﴾ (النمل: 44)

آگے جانے لگی تو اس نے اپنی پنڈلی سے کپڑا اُٹھایا کہ سلیمان علیہ السلام تو پانی میں کرسی لگائے بیٹھا ہے۔ اس نے کپڑا اُٹھایا کہ میں کپڑا اُٹھا کر سلیمان علیہ السلام کے پاس چلی جاتی ہوں۔ قرآن کہتا ہے: شیشے کا محل تھا اس نے پانی کا سمجھا اور جب پاس گئی سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں یہ پانی نہیں شیشے کا مکان ہے اس کے پاؤں دیکھے تو بالکل ٹھیک تھے۔ کوئی جانوروں کی طرح نہیں تھے اب ملکہ بلقیس کہنے لگی اللہ تعالیٰ گواہ ہو جاؤ میں نے سارے شرک اور کفر چھوڑ دیئے

اور سلیمان علیہ السلام پر ایمان لے آئی ہوں۔ بعض نے لکھا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے پھر ملکہ بلقیس سے شادی کی تھی۔ بعض نے کہا نہیں کی تھی یہ ملکہ بلقیس عقلمند حکمران تھی۔ باقی جناب سلیمان علیہ السلام کا مسئلہ رہ گیا۔ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی بنیاد رکھی۔ اور جناب داؤد علیہ السلام کو پیغام آ گیا کہ داؤد علیہ السلام جی یہ مسجد آپ مکمل نہیں کر سکتے یہ آپ کا بیٹا سلیمان علیہ السلام مکمل کرے گا۔ جناب سلیمان علیہ السلام نے مسجد بنوانی شروع کردی اور بھی بڑی بڑی عمارتیں اور بڑی بستیاں آباد کیں۔ جناب سلیمان علیہ السلام ۱۳ سال کی عمر میں حکمران بنے۔ اور جناب سلیمان علیہ السلام نے ۴۰ سال اللہ تعالیٰ کی زمین پر بادشاہی کی اور مساجد بنوائیں۔ اور جناب سلیمان نے حکومت کے چوتھے سال مسجد کا کام شروع کردیا اور اتنی بڑی مسجد ہے کہ جناب سلیمان علیہ السلام مسجد بنوا رہے ہیں اور مسجد بننے میں ابھی سال کا عرصہ باقی ہے کہ اوپر سے پیغام آ گیا کہ سلیمان جی تیار ہو جائیں۔ آپ کی زندگی کے دن ختم ہو گئے ہیں یہ مسلمان حکمران ہے اور مسجد کیسی تعمیر کروا رہا ہے کہ ایسے ایسے پتھر لگوا رہے ہیں کہ اندھیرے میں بھی روشنی ہے۔ اچھے حکمران تو مساجد بنواتے ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حکمران بنے تو گیارہ ملکوں کی بادشاہی کی ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل پر بادشاہی کی اور کتنی مساجد بنوائیں؟ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ۸ ہزار مساجد تعمیر کروائیں۔ یہ بھی حکمران ہیں اور ہمارے آج کے بھی حکمران ہیں۔ جناب سلیمان علیہ السلام کو فکر پڑ گیا کہ جن کام پر ہیں، بڑے بڑے انسان ہیں جو کام کر رہے ہیں اللہ جی اگر مجھے موت آ گئی تو یہ سب ابھی بھاگ جائیں گے۔ یا اللہ ان کا اور بھی عقیدہ ہے جن انسانوں کو دھوکہ دے جاتے ہیں۔ سلیمان علیہ السلام نے دعا کی کہ یا اللہ ان کے اس عقیدہ کو بھی رد کر دے اور کیا کیا؟ جب دیکھا کہ موت کا پیغام آ گیا ہے۔ جناب سلیمان علیہ السلام جنوں کو حکم دیتے ہیں شیشے کا مکان بناؤ۔ اور جنوں نے بنا دیا اس کو سوراخ رکھوا لیے جناب سلیمان علیہ السلام نے چھڑی لے کر اپنی تھوڑی کے نیچے رکھ لی دیکھو نبی کو کتنی فکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا گھر مکمل ہو جائے۔ جناب سلیمان علیہ السلام یوں بیٹھ گئے اور عزرائیل علیہ السلام سے کہتے ہیں تم نے معاف تو نہیں کرنا تم نے جان تو نکالنی ہے میں چھڑی کے سہارے کھڑا ہوں یوں ہی جان قبض کر لینا اور مجھے گرنے نہ دینا۔ نبی کو مسجد سے

کتنا پیار ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی مسجد سے پیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! مسجد سے پیار کرنا ایمان کی نشانی ہے۔قرآن کہتا ہے:

﴿اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ﴾ (البقرۃ:114)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مسجدوں کو برباد کرنے والے کو میں ذلیل کرکے ماروں گا۔ سلیمان علیہ السلام چھڑی کے سہارے کھڑے ہیں اور عزرائیل علیہ السلام نے روح قبض کرلی۔ حضرت اب چھڑی کے سہارے کھڑے ہیں۔ پورا سال گزر گیا یوں ہی کھڑے ہیں مسجد مکمل ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اب لوگوں کو بتانا بھی تو تھا کہ سلیمان علیہ السلام فوت ہوئے کھڑے ہیں۔ دیمک کو بھیجا کہ نبی کی چھڑی کو کھانا شروع کردے۔ یہ قرآن نے کہا ہے:

﴿فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ﴾ (سبا:14)

اللہ پاک فرماتے ہیں جب ہم نے سلیمان علیہ السلام کی موت کا فیصلہ کیا جب سلیمان علیہ السلام کے پاس موت آئی "مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ" جناب سلیمان علیہ السلام کی موت کا کسی کو پتہ نہ چلا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام پہلے بھی چھ، چھ ماہ یا سال سال خرچ دے کر اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتے تھے۔ انہوں نے سمجھا شاید اللہ تعالیٰ کا نبی عبادت میں مصروف ہے۔ لیکن نبی فوت کھڑا ہے۔قرآن کہتا ہے:

﴿مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ﴾ (سبا:14)

اللہ کے نبی کی موت کا کسی کو پتہ نہ چلا۔ جو جن غائب کا دعویٰ کرتے تھے انہیں نبی کی موت کا علم نہیں ہوا۔قرآن کہتا ہے: ان جنوں کو بھی پتہ نہ چلا اور کیسے پتہ چلا؟ قرآن نے بتایا ہے:

﴿اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ﴾ (سبا:14)

سلیمان علیہ السلام کے ڈنڈے اور چھڑی کو دیمک لگ گئی۔ دیمک چھڑی کھا رہی ہے جب کھا گئی تو نبی گر گیا "فَلَمَّا خَرَّ"، جب چھڑی گر گئی تو سلیمان علیہ السلام بھی گر گئے اور مسجد بھی مکمل

ہوگئی۔ ایک جن کہتا ہے میں دیکھتا ہوں سلیمان علیہ السلام کیا کر رہے ہیں؟ یہ جن کہتا ہے میں گیا اور سلیمان علیہ السلام کو دیکھ کر آ گیا اس کو کچھ نہ ہوا۔ ویسے اگر جن سلیمان علیہ السلام کو دیکھتے تھے تو جل کر خاک ہوجاتے تھے یہ دوبارہ گیا اسے کچھ نہ ہوا۔ کہتا ہے کیا بات ہے یہ دیکھتا ہے سلیمان علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔

بھی حضرت سلیمان نبی
اُڑدا تخت ہوائیں
بادشاہی او چھوڑ گیا
سب مشرق مغرب تائیں
رُستم تے بہرام زور آور
بھی شاہ سکندر جیہے
بھی لقمان حکیم چلے سب
جد گلے رب کھچیے

یہ سارے جنوں کو کہتا ہے دیکھو سلیمان علیہ السلام کو کیا ہوگیا ہے جب دیکھا تو حضرت فوت ہوگئے ہیں تو بھاگ اُٹھے اور کہتے ہیں "اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ" یہ خود کہتے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں غیب کا علم ہے اور اگر ایسا ہوتا تو "مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ" یہ جو مصیبت میں پڑے رہے ہیں ان میں کس نے پڑنا تھا؟ جن بھاگ رہے ہیں اور ساتھ کہہ رہے ہیں کہ اگر ہمیں پتہ ہوتا کہ سلیمان علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں تو ہم نے تو یہ کام ہی نہیں کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دیمک نے ایک سال میں وہ چھڑی کھالی۔ پھر پتہ چلا کہ سلیمان علیہ السلام تو سال کے فوت ہوئے پڑے ہیں۔ دعا کرو اللہ پاک نیک موت نصیب فرمائے۔ آمین! بھائیو! ایک دن مرنا ضرور ہے۔ موت آنی ہی آنی ہے۔ اتنے اتنے بڑے حکمران نہیں رہے ہیں تو پھر میں اور تم کس باغ کی مولی ہو؟ دعا کرو اللہ تعالیٰ موت کی فکر نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

جنابِ زکریا علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿وَ زَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ o فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ o﴾ (الانبیاء: 89تا90)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ درود وسلام سید الکونین رسول الثقلین امام القبلتین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو، بزرگو! میں نے تمہارے سامنے سورۃ الانبیاء سترہویں پارے کی دو آیات تلاوت کی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اصل بات تو عمل سے بنتی ہے۔ عمل ہو تو سب کچھ ہے اور اگر عمل نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دوستو! اس مقام پر اللہ ذوالجلال والاکرام نے اپنے ایک نبی جناب زکریاء علیہ السلام کا مختصر قصہ اس مقام پر بیان فرمایا ہے۔ آگے پیچھے بھی انبیاء علیہم السلام کے تذکرے ہیں۔ وہ ایسے نبی تھے ۱۲۰ سال عمر گزر گئی اللہ تعالیٰ نے ابھی تک اولاد نہیں دی تھی۔ یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء علیہم السلام کو نہ دے کر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو نبیوں کو نہیں دیتا۔ اولیاء پھر بھی دور کی بات ہے اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ میں نہ دینا چاہوں تو نہیں دیتا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے دینے ہوں تو ۱۲، ۱۲ بھی دے دیتا ہے۔ مولانا نے لکھا ہے:

پتراں دی فوج دِتی

حضرت یعقوب نوں

دھیاں تے پتر دتے

حضرت ایوب علیہ السلام نوں

نریاں ای دھیاں دِتیاں

لوط محبوب نوں

تے کئیاں نوں دتا کجھ ناہیں

کسی کو بیٹیاں دی ہیں کسی کو صرف بیٹے اور کسی کو کچھ نہیں دیا، کوئی ترس رہے ہیں:

﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ○اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ○﴾ (الشوریٰ: 49تا50)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں زمین و آسمان میں بادشاہی میری ہے میں جس کو چاہوں بیٹیاں دوں جس کو چاہوں بیٹے دوں۔ اور اگر چاہوں تو بیٹے اور بیٹیاں دونوں دے دوں۔ اور اگر چاہوں تو ساری زندگی نہ دوں، نہ بیٹا دوں اور نہ بیٹی دوں، اللہ تعالیٰ نے چیلنج کر کے کہا ہے اے دنیا جہان والو سنو!

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ○﴾ (الحج: 73)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے لوگو میری مثال سن لو جن کو تم میرے علاوہ پکارتے ہو، جن کی تم پرستش کرتے ہو یہ سارے جمع ہو جائیں تو ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ سارے جمع ہو جائیں۔ جن، انسان، فرشتے سارے جمع ہو جائیں۔ تو یہ سارے مل کر ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے۔ یہ قرآن کا فیصلہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مکھی بنانا تو دور کی بات

ہے ان کی روٹیوں اور نذرانوں میں سے مکھی اگر کھانے کا ذرہ اُٹھا کر لے جائے تو پہلے تو ان کو پتہ نہیں چلتا اور اگر پتہ چل جائے تو سارے مل کر یہ مکھی سے وہ ذرہ بھی نہیں چھین سکتے۔ جو مکھی نہیں بنا سکتا۔ مکھی کا پر ٹوٹ جائے اسے ویلڈ نہیں کر سکتا۔ وہ ۵،۷ کلو کا لڑکا کیسے بنا سکتا ہے؟ دعا کرو اللہ تعالیٰ توحید والا عقیدہ ہر کسی کو نصیب فرمائے۔ آمین! میرے بھائیو! دیکھو نبی کتنا قیمتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی منتیں کیسے کر رہا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا قرآن اعلان کر رہا ہے:

﴿كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝﴾ (مریم: 1تا4)

اللہ تعالیٰ کے نبی زکریا علیہ السلام کی ۱۲۰ سال عمر گزر گئی ہے اور اپنی ظاہری اور باطنی حالت اللہ تعالیٰ کے سامنے بیان کر رہے ہیں کہتے ہیں:

﴿رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ﴾ (مریم: 4)

اللہ جی میرے منہ میں دانت نہیں ہیں، داڑھی سفید ہوگئی ہے، سر کے بال بھی سفید ہوگئے ہیں، ہڈیاں بھی کمزور ہوگئی ہیں: ﴿رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ﴾ اللہ جی کمزور ہوگیا ہوں "وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا" سر سفید ہوگیا ہے، داڑھی سفید ہوگئی ہے۔ اللہ جی ابھی مجھے امید ہے بیٹوں کے موسم گزر گئے ہیں لیکن اگر آپ چاہو تو بے موسما بیٹا عطا کر سکتے ہو۔ اور کب مانگا؟ قرآن نے یہ بھی بتایا ہے:

﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝﴾ (آل عمران: 37تا38)

اللہ تعالیٰ کے نبی جناب زکریا علیہ السلام بی بی مریم علیہا السلام کی طرف گئے ان کے پاس جا کر بے

مو سے پھل دیکھے نبی نے مریم علیہا السلام سے پوچھنا شروع کردیا۔ مریم علیہا السلام نے کہا یہ پھل اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں۔ جناب زکریا علیہ السلام وہیں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے لگتے ہیں۔ اور باتیں کیا تھیں؟

﴿رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ﴾ (مریم: 4)

میں کمزور ہوں میری بیوی بانجھ ہے، بیمار ہے۔ "وَ اشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا" یا اللہ سر سفید ہوگیا ہے اللہ جی مجھے امید ہے اگر آپ مریم علیہا السلام کو بے موسے پھل دے سکتے ہو تو زکریا علیہ السلام کو بے موسما بیٹا بھی عطا کر سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خود سے مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! دوستو! اس شہنشاہ سے مانگو جو دے کے پچھتائے نہ، جو اعلان کر رہا ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المؤمن: 60)

اے میرے بندے مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، مجھے پکارو میں تمہاری آواز سنوں گا۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ۠﴾ (المؤمن: 60)

فرمایا جو نہیں مانگتے میں ذلیل کر کے جہنم میں پھینک دوں گا۔ دیکھو نبی کس طرح کہہ رہا ہے؟ یا اللہ میری اولاد نہیں ہے اور میرے رشتہ داروں میں دین نظر نہیں آتا یہ جو اسلام کا پودا ہمارے شجرہ نسب میں جناب ابراہیم علیہ السلام سے چلتا آرہا ہے یا اللہ مجھے خطرہ ہے کہ میں نے آنکھیں بند کیں تو کہیں دین کا نام ختم نہ ہو جائے۔ اللہ جی مجھے نیک بیٹا عطا فرمادے۔ ایک اور نبی ہے رو رو کر نابینا ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ نے بیٹا نہیں دیا، بیٹیاں ہی دی ہیں۔ اور بیٹیاں جوان ہیں نبی کہتا ہے اللہ جوان بیٹیاں جنگل میں بکریاں چرانے جاتی ہیں اچھی نہیں لگتیں یا اللہ کوئی بیٹا عطا کردیں۔ اوپر سے آواز آتی ہے اے میرے نبی شعیب (علیہ السلام) تمہارے لیے بیٹا نہیں ہے۔ ابراہیم علیہ السلام ۸۰ سال کے ہوگئے ہیں اللہ بیٹا دے دے۔ اللہ تعالیٰ نے ۸۰ سال بعد عطا کیا۔ کہیں جناب زکریا علیہ السلام منتیں کر رہے ہیں:

﴿رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَ اشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّ لَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِیًّاo﴾ (مریم: 4)

اللہ سر سفید ہو گیا ہے، ہمارے مسلمان تو سفید بال آنے ہی نہیں دیتے اور مولانا نے لکھا ہے:

کالے وال جاں بگھے ہوئے
تے موت سنیہا ای آیا
اُٹھ کر فکر قبر دا پیارے
تے کیوں دل کھیڈیں لایا
ایہہ کالی رات جوانی دھمی
تے صبح سفیدی ہوئی
صبح پچھے ہُن روشن ہوسی
جو وچ رات کیتو ای

اب تو تمہاری باتیں کھلنی ہیں۔ نبی کہتا ہے اللہ جی ﴿وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآئِیْ﴾ میرا وارث کوئی نہیں ہے مال کا وارث؟ جناب زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔ محنت مزدوری کر کے پیٹ پالتے تھے دنیا کی جائیداد نہیں ہے اور اگر نبی علیہ السلام کی جائیداد ہو بھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہمارا ترکہ وارثوں میں تقسیم نہیں ہوگا بلکہ صدقہ ہوگا۔ اور نبی کو فکر یہ تھا کہ یا اللہ میری نبوت کا وارث کون ہوگا؟

﴿وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَ كَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّاo یَّرِثُنِیْ وَ یَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ وَ اجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّاo﴾ (مریم: 5تا6)

اللہ میرے علم کا وارث بھی ہو، میرے بابا یعقوب علیہ السلام کا وارث بھی ہو، اللہ جی ایسا بیٹا دینا جو آپ کو پسند ہو اور آہستہ سے دل میں کہا ہے۔ آہستہ اس لیے کہا کہ اگر نوجوانوں میں

اونچی کہہ دیں کہ یا اللہ ایک بیٹا دے دے تو نوجوانوں نے کہنا تھا کہ بابا اب تمہارا وقت ہے خود کو تو دیکھو میرے نبی علیہ السلام نے آہستہ سے عرش والے سے کال ملالی اور اللہ تعالیٰ تو آہستہ بھی سن لیتا ہے۔ اللہ کی قسم تم ابھی ظاہر نہیں کرتے اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے بھید جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سن لیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے جبرائیل علیہ السلام میرے نبی علیہ السلام نے آہستہ سے مجھ سے بیٹا مانگا ہے یا اللہ پھر میں کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھ سے مانگ کر میرا نبی علیہ السلام مسجد میں امامت کروا رہا ہے اس نے آہستہ مانگا ہے اور تم بیت المقدس کی بستی کے چوراہے میں کھڑے ہو کر اعلان کر دو:

﴿یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ ِ اسْمُهٗ یَحْیٰی﴾ (مریم: 7)

جناب زکریا علیہ السلام سن لیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعائیں سن لی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹا عطا کرے گا۔ فرشتوں نے اونچی اعلان کر دیا۔ اب نبی علیہ السلام تعجب میں پڑ گیا۔ کہتا ہے:

﴿رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ کَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّاo﴾ (مریم: 8)

یا اللہ اب کیسے دو گے؟ میں بوڑھا اور بیوی بیمار ہے۔ اب نبی علیہ السلام تعجب میں پڑ گیا ہے۔ جناب زکریا علیہ السلام کا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی جوان کرے گا اور میری بیوی کو بھی جوان کرے گا، جوان کر کے بیٹا دے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے نبی زکریا علیہ السلام اگر تمہیں اور تمہاری بیوی کو جوان کر کے بیٹا دیا پھر کمال کس بات کا ہے۔ جوانی میں تو سب کو بیٹے ملتے ہیں تم بوڑھے اور کمزور ہو، تمہاری بیوی بانجھ ہے میں دوں تو قدرت کے کمال ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کے پاس بیٹا نہیں ہے اماں جی سارہ علیہا السلام نے ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل علیہ السلام جاؤ میرے ابراہیم علیہ السلام کو بوڑھے کو بیٹے کی مبارک دے آؤ۔ جبرائیل علیہ السلام نے دس بارہ فرشتے ساتھ لیے بڑے پیارے جوان بنے اور آ کر بابا جی کا دروازہ کھٹکھٹایا "اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ" آ کر کہتے ہیں، بابا جی السلام علیکم فرشتے مہمان بن کر آئے۔ کہتے ہیں حضرت السلام علیکم:

﴿قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍo﴾ (هود: 69)

جناب ابراہیم علیہ السلام مہمان نواز بہت تھے، فرشتوں نے کہا السلام علیکم ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں وعلیکم السلام۔ جلدی سے گھر گئے اور فرشتوں کو بٹھا دیا۔ ایک بچھڑا کھڑا تھا اس کو جلدی سے چھری لگا کر ذبح کر دیا۔ چمڑی اُتار کر بھون دیا۔ اور لا کر مہمانوں کے سامنے رکھ دیا۔ ہم تو سوچتے رہتے ہیں اور بہانے بناتے ہیں دیکھو جن کو قدر ہے ابراہیم نبی علیہ السلام نے پورا بچھڑا ذبح کر کے سامنے رکھ دیا۔ فرمایا: مہمانوں کھاؤ جبرائیل علیہ السلام کہتا ہے بابا جی نے ہمیں پہچانا نہیں ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ توحید والا عقیدہ ہر کسی کو نصیب فرمائے۔ آمین!

ابراہیم علیہ السلام کو اگر پتہ ہوتا کہ جبرائیل علیہ السلام ساتھیوں کے ساتھ آیا ہے انہوں نے نہیں کھانا تو پھر بچھڑا ذبح کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ ابراہیم علیہ السلام کو پتہ نہیں چلا۔ آپ فرماتے ہیں کھاؤ جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں ہم نے کبھی یوں کھانا نہیں کھایا۔ پہلے اس کے پیسے بتاؤ۔ ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں اس بچھڑے کی قیمت بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ اور کھا کر الحمد للہ پڑھ لینا۔ اِس کی قیمت ادا ہو جائے گی جبرائیل علیہ السلام کہتا ہے دیکھ لو اللہ تعالیٰ نے اسی لیے اسے اپنا خلیل بنایا ہے۔ لیکن پھر بھی یہ مہمان بچھڑا نہیں کھاتے۔ ابراہیم علیہ السلام دیکھ رہے ہیں کہ انہوں نے ہاتھ ہی نہیں بڑھایا۔ اماں جی بھی پاس کھڑی ہیں دروازے میں کھڑی ہیں اماں جی بھی دیکھتی ہیں کہ عجیب مہمان ہیں کھانا نہیں کھا رہے۔ اماں جی بھی ڈر گئیں اور بابا جی ابراہیم علیہ السلام بھی ڈر گئے "فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً" قرآن کہتا ہے ابراہیم علیہ السلام مہمانوں کو دیکھ کر ڈر گئے کہ یہ کیسے مہمان ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام ڈر گئے ہیں یہ جلدی سے بول کر کہتا ہے۔ حضرت آپ نے ہمیں پہچانا نہیں ہمارا کھانے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم نوری مخلوق ہیں میں جبرائیل علیہ السلام اور یہ میرے ساتھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں پھر پہلے ہی بتا دینا تھا۔ کہتے ہیں اللہ کے نبی علیہ السلام جی ہم کسی اور کام جا رہے تھے اللہ نے فرمایا ہے جاتے جاتے میرے ابراہیم علیہ السلام کو مبارک دیتے جانا۔ ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں ہمیں کس بات کی مبارک دیتے ہو؟ ابراہیم علیہ السلام کی ۸۰، ۹۰ سال

کی عمر ہے ۱۰۰ سال کی عمر ہے۔ کہتے ہیں جبرائیل کس بات کی مبارک دیتے ہو؟ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کہا تھا میرے نبی ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی مبارک دے جاؤ۔ حضرت بیٹے کی مبارک ہو۔ اور اماں جی سارہ ﴿قَالَتْ يٰوَيْلَتٰى﴾ اماں سارہ علیہا السلام ناک پر انگلی مارتی ہیں اور فرماتی ہیں: ﴿ءَ اَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا﴾ (هود 72) اے جبرائیل علیہ السلام اب بیٹوں کے کون سے موسم ہیں " ءَ اَلِدُ " کیا میں بچہ جنوں گی ﴿وَاَنَا عَجُوْزٌ﴾ میں بیمار ہوں " وَّ هٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا " اور ابراہیم علیہ السلام بوڑھا ہو گیا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام اب بچوں کے کون سے وقت ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں اماں جی آپ تو جلدی گھبرا گئی ہیں۔ عرش والے نے کہا تھا اسحٰق علیہ السلام بیٹے اور یعقوب علیہ السلام پوتے کی بھی مبارک دے دینا۔ تم بیٹے سے گھبرا گئی ہو اللہ تعالیٰ نے تمہیں پوتے کی مبارک بھی دی ہے۔ جبرائیل علیہ السلام بیٹے کی خوشخبری دے رہے ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے وہ اگر بیٹا دینے پر آئے تو بوڑھے کو بھی دے دیتا ہے۔ اس کی مرضی ہے۔

﴿يَا زَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى﴾ (مریم: 7)

جبرائیل علیہ السلام اونچی صدا لگا کر کہتا ہے اے زکریا علیہ السلام سن لو اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹا عطا کرنے والا ہے۔ زکریا نبی کہتے ہیں: " اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ " یہ کیسے ہوگا؟ مطلب تھا کہ جوانی دوبارہ آ جائے گی۔ اوپر سے آواز آتی ہے جوانی دوبارہ نہیں آتی۔ جو مرضی کھائی جاؤ جوانی نہیں آنی۔ آپ کو بوڑھے ہی بیٹا ملے گا۔ نبی کہتا ہے یا اللہ اس طرح مزہ نہیں آتا۔ " رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً " یا اللہ کوئی نشانی دکھا دو یقین تو پہلے بھی بڑا ہے، تاکہ اور پکا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا۝﴾ (مریم: 10)

اے زکریا علیہ السلام نشانی یہ ہے کہ تین دن تک بول نہیں سکو گے۔ سبحان اللہ پڑھ لو گے ذکر کر لو گے کسی سے بات کرو گے تو بات نہیں کر سکو گے۔ نبوت مل گئی، زبان بند ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بولنا بند کر دیا، اشاروں سے سمجھاتے ہیں کہ

میں بول نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر ابھی بھی تسلی نہیں تو اور سن لو اے میرے زکریا علیہ السلام جو بیٹا میں نے تمہیں دینا ہے۔ کسی کے بیٹے کا نام نانی رکھے کسی کا نام دادی رکھے، کسی کا نام خالہ رکھے، کسی کے بیٹے کا نام چاچو، اور ماموں رکھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے زکریا علیہ السلام جو میں نے تمہیں بیٹا دینا ہے اس کا نام بھی میں نے خود رکھ دیا ہے اور نام یحییٰ ہے۔ اور زمین پر اس سے پہلے یحییٰ علیہ السلام نام نہیں ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہر انسان کے پاس گناہ ہوں گے، ہر انسان تھوڑا تھوڑا پریشان ہوگا۔ صرف ایک یحییٰ نبی علیہ السلام ہوگا جس کے پاس کوئی غلطی نہیں ہوگی، کیونکہ قرآن نے کہا ہے:

﴿وَ سَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ۝﴾ (آل عمران: 39)

زکریا علیہ السلام جی جو بیٹا دینا ہے وہ سردار ہے۔ گناہوں سے رکنے والا ہے، اور نبی بھی ہے اور بڑا نیک ہے، ساری زندگی جناب یحییٰ علیہ السلام نے جنگلوں میں گزار دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بچپن میں تورات سکھا دی ہے، بچپن میں اللہ تعالیٰ نے نبوت عطا کردی ہے۔

﴿يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا۝﴾ (مریم: 12)

اے یحییٰ علیہ السلام میں نے تمہیں بچپن میں تورات دے دی ہے۔ میں نے نبوت دے دی ہے، حکمت دے دی ہے۔ جناب یحییٰ علیہ السلام چھوٹے سے ہیں گاؤں کے بچے جمع ہوجاتے ہیں۔ آکر کہتے ہیں یحییٰ علیہ السلام آؤ کھیلنے چلیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی یحییٰ علیہ السلام بول کر کہتے ہیں اے میرے ہم عمر ساتھیو بات سنو، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس دنیا پر کھیلنے کے لیے نہیں بھیجا اور کس لیے بھیجا گیا ہے انسان دنیا پر؟

کلیاسی رب تینوں نیکیاں کمان نوں
توں دنیا تے رج بیٹھا ایں کھان تے ہنڈان نوں
ویکھ لے اوہ راجے رانے
چھڈ ی جاندے نیں جہاں نوں
نبی سلیمان علیہ السلام حکم جناں تے چلا گیا

اُٹھ جاگ او پیارے ویلا موت نیڑے آ گیا
کجھ نہ کمایا ای ویلا سُتیاں وہا گیا

اللہ تعالیٰ نے اور کام بھیجا تھا اور تم کچھ اور کر رہے ہو۔ جناب یحییٰ علیہ السلام جنگلوں میں پھر رہے ہیں، کوئی جانور مل گیا تو کھا لیا ورنہ جنگلوں کے پتے کھا کر گزارہ کرتے ہیں ایک دن جناب زکریا علیہ السلام پیچھے دوڑتے ہیں، ڈھونڈتے ڈھونڈتے جناب زکریا علیہ السلام کو تین دن گزر گئے جناب زکریا علیہ السلام دیکھتے ہیں یحییٰ علیہ السلام جنگل میں بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے ہیں پتے کھا کھا کر رنگ پھیکا پڑ گیا ہے۔ دیکھتے ہیں پاس قبر کھودی ہے جناب زکریا علیہ السلام پوچھتے ہیں اے میرے بیٹے میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ سے مانگ کر لیا تھا تم کہاں پھر رہے ہو؟ جناب یحییٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اے میرے ابو جی زکریا علیہ السلام سن لو آپ نے تو مجھے وعظ کیا ہے کہ بیٹے جنت اور جہنم کے درمیان ایک بہت بڑا جنگل ہے وہ جنگل وہ انسان پار کریں گے جو اللہ تعالیٰ سے رو رو کر معافی مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ کو راضی کریں گے جناب یحییٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اتنا روتے ہیں کہ تفاسیر والوں نے لکھا ہے کہ جناب یحییٰ علیہ السلام کی آنکھوں کے نیچے نشانات پڑ جاتے ہیں۔ نبی اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرنے والا ہے جب فوت ہوئے تو عیسیٰ علیہ السلام نے جا کر قبر پر آواز دی "قُمْ بِاِذْنِ اللّٰه" یحییٰ علیہ السلام بھائی اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جاؤ، قبر پھٹ گئی اور جناب یحییٰ علیہ السلام باہر نکل آئے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے دیکھا جب فوت ہوئے تھی داڑھی کالی تھی اب داڑھی کا رنگ سفید ہے۔ پوچھتے ہیں یحییٰ علیہ السلام بھائی یہ کیا ماجرا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے نبی یحییٰ علیہ السلام کہتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام جب آپ نے آواز دی میں نے کہا شاید قیامت آ گئی ہے۔ اس لیے میری داڑھی کا رنگ سفید ہو گیا ہے۔

جناب یحییٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو وعظ کرتے رہتے ہیں۔ اور بہت پیارے جوان ہیں وقت کے بادشاہ ہیں۔ بنی اسرائیل کا وقت کا بادشاہ اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے بیٹھا اور پھر یحییٰ علیہ السلام سے فتویٰ لینے گیا کہ میں دوبارہ رجوع کرنا چاہتا ہوں یحییٰ علیہ السلام فرماتے ہیں تم دوبارہ رجوع نہیں کر سکتے۔ یہ تب رجوع ہوگا جب آپ کی بیوی کسی اور مرد سے نکاح کرے اور پھر وہ اپنی

مرضی سے طلاق دے پھر تمہارے نکاح میں آسکتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے مذاق نہیں ہے۔ ہمارے مسلمانوں نے تو اسے مذاق سمجھا ہے اور خود بھی عدالتوں میں گھسیٹے جاتے ہیں اور بیوی عورتوں کو بھی گھسیٹتے ہیں۔ ہمارے مسلمانوں کو آج تک یہ طلاق والا مسئلہ سمجھ میں نہیں آیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی مرد ہنسی مذاق میں یا پھر ارادتاً کہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو طلاق ہو جاتی ہے اور ہمارے معاشرے میں مسلمان کہتے ہیں کہ اگر لکھ کر دی جائے تو طلاق ورنہ نہیں اور میرے نبی ﷺ نے فرمایا اگر کوئی مرد بیٹھے بٹھائے ہی کہہ دے کہ میں نے رجوع کرلیا تو رجوع بھی ہو جاتا ہے۔ اور کوئی بندہ کہہ دے کہ میں نے تمہیں اپنی بیٹی کا بہن کا رشتہ دے دیا تو رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اب رشتہ دینا پڑے گا۔ یہ زبان ہے اور اللہ تعالیٰ کا قانون ہے یہاں کئی مرد اپنی بیٹیوں کے رشتے کئی کئی جگہوں پر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہدایت نصیب فرمائے اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے سختی فرمائی ہے فرمایا اگر تم مذاق میں یا ارادتاً کہہ لو کہ میں نے اپنی بچی کا رشتہ تمہیں دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں رشتہ دینا پڑے گا۔ یہ مذاق نہیں اللہ تعالیٰ کا دین ہے۔ میاں بیوی اب پریشان ہیں یہ میاں کے پاس گیا میاں جی بیوی کو تین طلاقیں دے بیٹھا ہوں۔ کہتا ہے پھر اپنی بیوی کا نکاح کہیں اور کردو وہ کہتا ہے مولوی جی بیٹیوں اور بہنوں کی شادیاں کرتے ہیں کبھی کسی نے بیوی کی شادی بھی کی ہے؟ مولوی کہتا ہے بکواس نہ کرو طلاق بھی دیتے ہو اور پھر مذاق بھی کرتے ہو۔ تمہیں نکاح کرنا پڑے گا وہ بھولا بندہ کہتا ہے کہ مولوی جی جس سے نکاح کیا وہ پھر گیا تو پھر کیا کروں گا؟ کہتا ہے مجھ سے کردو میں نہیں پھرتا۔ مولوی سے اس نے اپنی بیوی کی شادی کردی۔ تیسرے دن آیا حضرت جی میری بیوی کو طلاق دے دیں۔ مولوی کہتا ہے بے وقوف بیوی تمہاری ہو اور طلاق میں دوں؟ کہتا ہے اپنی بیوی کو دے دیں۔ مولوی کہتا ہے تمہارا کہا مان کر خانہ خراب کرلوں چلے جاؤ یہاں سے۔ پتہ چلا حلالہ کرنے کا نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ.))

حلالہ کرنے اور کرانے والے دونوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

پھر لوگ ہماری طرف بھاگتے ہیں اور ہم کہتے ہیں ۹۰ دن کے اندر اندر رجوع کرلو۔ ۹۰ دن کے اندر انسان بغیر کسی جرمانے کے اپنی بیوی سے رجوع کرسکتا ہے۔ صحیح مسلم میں موجود ہے۔ سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سیّدنا ابوبکر صدیق، سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے زمانے میں تین طلاقیں ایک وقت میں دی گئی ہوں تو انسان اپنی بیوی سے رجوع کرسکتا ہے۔ یہ بادشاہ اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے بیٹھا اور جناب یحییٰ علیہ السلام کو کہتا ہے آپ فتوی لکھ دیں میں رجوع کرلوں۔ یحییٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اب تم رجوع نہیں کرسکتے جب تک تمہاری بیوی کسی اور سے نکاح نہ کرلے۔ بادشاہ کو اتنا دکھ آیا اللہ تعالیٰ کے نبی یحییٰ دمشق کی ایک مسجد میں نماز پڑھا رہے ہیں اس بادشاہ نے سجدے میں پڑے یحییٰ علیہ السلام کا سر قلم کروا دیا۔ یحییٰ علیہ السلام کا سر قلم ہوگیا خون جاری اور نبی کی زبان سے یہی کلمات جاری ہیں۔ تمہاری بیوی تمہارے لیے حلال نہیں جب تک کسی اور سے نکاح نہ کرے گی۔ اللہ تعالیٰ کو اتنا غصہ آیا کہ جہاں یحییٰ علیہ السلام کے خون کا قطرہ گرا تھا جب تک وہاں ۷۰ ہزار بنی اسرائیلی ذبح نہ ہوئے اللہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا۔

جناب زکریا علیہ السلام دیکھتے ہیں جسے میں نے اللہ تعالیٰ سے مانگ کرلیا تھا جس کے لیے میں نے اللہ تعالیٰ کی بہت منتیں کی تھیں۔ اللہ جی ایک ہی بیٹا دے دیں۔ یا اللہ نیک بیٹا عطا کریں۔ اللہ جی جس کو میں نے آپ سے مانگ کرلیا تھا انہوں نے مسجد کا لحاظ بھی نہ کیا اور میرے اس بیٹے کا لحاظ بھی نہیں کیا اللہ تعالیٰ کے نبی زکریا علیہ السلام وہاں سے بھاگ جاتے ہیں۔ یہ بنی اسرائیلی زکریا علیہ السلام کے پیچھے پیچھے ہیں کہتے ہیں یا اللہ جہاں زکریا علیہ السلام مل گئے وہاں انہیں بھی شہید کردیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن بتا رہا ہے بنی اسرائیل اتنی گندی قوم تھی ایک ایک دن میں ۷۰، ۷۰ نبی شہید کردیا کرتے تھے اور یاد رکھنا سب سے ظالم انسان وہ ہے سب سے زیادہ عذاب اس انسان کو ہے جو نبی کو قتل کرتا ہے۔ یا جسے نبی قتل کرے اُسے سب سے زیادہ عذاب ہوتا ہے۔ جناب زکریا علیہ السلام بھاگ گئے یہ بنی اسرائیلی پیچھے ہیں۔ جناب زکریا علیہ السلام دوڑے جا رہے ہیں تفاسیر والوں نے لکھا ہے سامنے ایک درخت آیا اللہ تعالیٰ نے

درخت کو حکم دیا۔ درخت پھٹ گیا اور جناب زکریا علیہ السلام اس درخت میں داخل ہو گئے۔ یہ یہودی بے ایمان اس درخت کو کاٹ کر جناب زکریا علیہ السلام کے سر میں سے آرا لگا دیتے ہیں۔ زکریا علیہ السلام کو بھی شہید کر دیا۔ ایک روایت یوں ہے کہ نبی نے درخت سے پناہ مانگی تھی حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ نبی کسی سے پناہ نہیں مانگتا۔ بعض نے لکھا ہے کہ جناب زکریا علیہ السلام اپنی طبعی موت فوت ہوئے۔ بہر کیف دونوں طرح روایات ملتی ہیں۔ دونوں بنو اسرائیلی روایات ہیں۔

مولانا نے لکھا ہے:

دنیا اندر تنگی دیوے تے خاص پیارے یاراں
کافر، ظالم، مشرک فاجر
پے لٹ دے نیں عیش بہاراں
حضرت آدم کڈھ بہشتوں
تے چالیس سال روایا
ویکھو حضرت نوح نبی علیہ السلام نے
کِناں دکھ اُٹھایا
او چیر دِتا زکریا علیہ السلام تائیں
تے سر اُتے رکھ آری
ایوب علیہ السلام دے تن پائی بیماری
تے کیڑ مصیبت بھاری
قیصر و کسریٰ دشمن رب دے
تے عیش کرن من بھاندے
ساڈے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فاقے پاروں
تے پتھر پیٹ بناندے

اللہ پاک خود سے مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اولاد کی ضرورت ہو، رزق کی

ضرورت ہو، جس چیز کی ضرورت ہو اللہ تعالیٰ کی کنڈی کھٹکھٹاؤ۔ اللہ پاک فرماتے ہیں میرے بندے تم جب مجھے بلاتے ہو۔ میں خوش ہوتا ہوں تمہاری منہ مانگی مرادیں بھی پوری کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو مانگنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



1 ...... جناب موسیٰ علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿طٰسٓمّٓ o تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ o نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ o اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَ هُمْ وَ يَسْتَحْيٖ نِسَآءَ هُمْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ o﴾ (القصص: 1تا4)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے، بے شمار اَن گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

دوستو، بزرگو! سورۃ القصص کی ابتدائی آیات پڑھی ہیں اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولائے کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! دوستو! آج میں بتانا چاہتا ہوں کہ سب سے سچا اور پکا وعدہ اللہ ذوالجلال کا ہے ہمارے وعدے تو جھوٹے ہوتے ہیں حالانکہ بڑی سخت وعید ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا جو بندہ وعدہ پورا نہ کرے اس میں امانت نہیں ہے ﴿لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ﴾ اس کا ایمان نہیں جو اپنا وعدہ پورا نہیں کرتا۔ دعا کرو اللہ وعدے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اور سب سے سچا اور پکا وعدہ اللہ ذوالجلال کا ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں جو کام میں کرنا چاہوں دنیا کی کوئی طاقت مجھے نہیں روک سکتی۔ اور جو کام میں نہ کرنا چاہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کام کو کوئی نہیں کرسکتا ﴿اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ o فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ o﴾

(یٰسٓ: 83,82) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جو کام میں کرنا چاہوں اُسے کوئی روک نہیں سکتا، میرے ''کُن'' میں بڑی طاقت ہے اور جو میں نہ کرنا چاہوں اُسے کوئی نہیں کر سکتا۔ مصر کے علاقے میں ایک فرعون گزرا ہے، بڑا ظالم حکمران تھا، اس نے لوگوں سے کہا میری عبادت کیا کرو، مجھے سجدہ کیا کرو، اس کے وزیر ہامان نے سب سے پہلے سجدہ کیا، پھر دوسروں نے سجدے کیے۔ بنی اسرائیل کو کہتے ہیں تم بھی سجدہ کرو، بنی اسرائیلی کہتے ہیں ہماری جان تو جا سکتی ہے لیکن ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر غیروں کو سجدہ نہیں کریں گے۔ اس نے کئی بنی اسرائیلیوں کو ذبح کروا دیا۔ کئی کو نوکر رکھ لیا۔ ۴۰۰ سال تک اس کو کبھی سر درد بھی نہیں ہوا تھا، اور جب اللہ تعالیٰ اتنی صحت اور مال دے دے تو کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری پکڑ بڑی سخت ہے۔ میں چند لمحوں میں تخت سے اُتار کر گلیوں کے فقیر کردوں مجھے کوئی پوچھ نہیں سکتا، گلی کے فقیروں کو تخت پر بٹھا دوں مجھے کوئی نہیں پوچھ سکتا۔

فرعون کو خواب آیا کہ بیت المقدس کی بستی کی طرف سے آگ آئی ہے جس نے فرعونیوں کے سارے گھر جلا دیئے ہیں۔ ایک کالا ناگ آیا ہے جس نے مجھے ڈس لیا ہے۔ فرعون صبح کو نجومیوں کو بلا لیتا ہے، فرعون اپنا خواب سناتا ہے۔ نجومیوں کو کہتا ہے تم اس خواب کی تعبیر بتاؤ، نجومی کہتے ہیں اے فرعون! اب تمہارے دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ ان بنی اسرائیلیوں کے گھر ایک بچہ پیدا ہوگا جس کے ذریعے تم بھی اور سارے قبطی بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ تمہاری حکومت کے دن گنے جا چکے ہیں، بڑا پریشان ہوا کہتا ہے میں نے وہ بچہ پیدا ہی نہیں ہونے دینا، جس نے میری حکومت چھیننی ہے اس نے حکم دے دیا۔ پولیس کے پہرے لگا دیئے ساری دائیوں کو بلا کر کہہ دیا کہ حمل چیک کرو، جوں ہی کوئی بچہ پیدا ہو اُسے ماں باپ کی آنکھوں کے سامنے ان کو چھری سے ذبح کردو۔ کتنا بڑا ظلم ہے؟ جس کے گھر بچہ پیدا ہوتا ہے فرعون اُسے ذبح کروا دیتا ہے؟ اور کتنے بچے ذبح کروائے، مؤرخین نے لکھا ہے اس نے ۰ ہزار بچے ذبح کروا دیئے۔

ایک مفسر نے لکھا ہے اس نے ۹۰ ہزار بچے مروائے، بچے مار دیئے اور بچیاں ۔۔

رہنے دیں، فرعونی کہتے ہیں بنی اسرائیلی بوڑھے مرتے جا رہے ہیں تم بچے پیدا نہیں ہونے دے رہے، ہمیں کام خود کرنے پڑیں گے اب کیا کریں؟ یہ کہتا ہے یوں کرو، چھ ماہ میں جو بچے پیدا ہوں وہ مار دو اور چھ ماہ زندہ رہنے دو۔

اللہ پاک نے جناب ہارون علیہ السلام کو ان دنوں میں پیدا فرمایا جن دنوں میں بچے زندہ رکھے جاتے اور موسیٰ علیہ السلام کو ان دنوں میں پیدا فرمایا جن دنوں میں بچے مارے جاتے تھے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کی والدہ بی بی یخانظ اللہ نے جب بچہ دینا ہے، بی بی کو حمل ہے پتہ نہیں چلتا دائیاں چیک کر کے تھک گئیں۔ اللہ نے بی بی یخانظ کا حمل چھپائے رکھا۔ جب نو ماہ گزر گئے اللہ کی رحمتیں اور برکتیں دیکھ لو۔ اللہ پاک نے اس عورت یخانظ کو آسمان کے چاند جیسا بیٹا عطا فرما دیا کیوں کہ نبی پیارے ہوتے ہیں۔ اور موسیٰ علیہ السلام جناب یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں میں سے بڑے بیٹے لاوا کی لڑی سے اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام پیدا فرمائے۔

موسیٰ بن عمران علیہ السلام جب موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو ماں بیٹے کو دیکھے اور روئے کہ ابھی جلاد آئیں گے اور میری آنکھوں کے سامنے میرے نورِ نظر کو ذبح کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَ لَا تَخَافِيْ وَ لَا تَحْزَنِيْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۝﴾ (القصص: 7)

ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس کو دودھ پلاتی رہو، جب تمھیں کوئی خطرہ محسوس ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میری بندی جب تمھیں خطرہ محسوس ہو تو اسے دریا کی لہروں میں پھینک دینا ﴿اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا وعدہ ہے جب دریا کی لہروں میں پھینکو گی تو تمہارا موسیٰ علیہ السلام ہوگا اور جب ہم واپس کریں گے اُسے نبی بنا دیں گے۔ ﴿وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۝﴾ ہم موسیٰ علیہ السلام کو نبی بنائیں گے تمھیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ سے سچے وعدے کس کے ہو سکتے ہیں؟ سب سے پکے وعدے اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کو اس کی ماں دودھ پلاتی رہی ایک دن پولیس تلاشی لینے آ گئی، آ کر دروازہ کھٹکھٹائے بغیر ہی اندر داخل ہو گئے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کی بہن سیدہ مریم اپنے بھائی کو کھیلا رہی تھی۔ انہوں نے تلاشی لینی تھی موسیٰ علیہ السلام کی بہن سوچتی ہے انہوں نے میرے بھائی کو ذبح کر دینا ہے، تندور میں آگ جل رہی تھی۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تفسیر عزیزی میں لکھتے ہیں۔ حافظ لکھوی رحمہ اللہ نے تفسیر محمدی میں لکھا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے اپنا بھائی خود ہی تندور میں پھینک دیا۔ یہ تلاشی لے کر چلے جاتے ہیں موسیٰ علیہ السلام کی ماں پوچھتی ہے اے مریم بھائی کہاں ہے؟ سیدہ مریم علیہا السلام کہتی ہیں امی میں نے وہ آگ میں ڈال دیا تھا۔ ماں کہتی ہے بیٹی اپنے ہاتھ سے پھینک دیا ہے؟ سیدہ مریم علیہا السلام جا کر جناب موسیٰ علیہ السلام کو دیکھتی ہیں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام تندور میں مسکرا رہے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے خلیل علیہ السلام پر آگ کو گلزار بنا دیا اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کے لیے بھی آگ کو گلزار بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو کر سکتا ہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام کو باہر نکالا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب صندوقچہ بنا کر اس میں موسیٰ علیہ السلام کو ڈال کر دریائے نیل میں بہا دو۔ یا اللہ اسے کون پکڑے گا؟ یہ تو دریا کی لہروں میں بہہ جائے گا؟ میرے بھائیو جب اللہ تعالیٰ بچانے پر آئے تو بچا سکتا ہے۔ دریا کی لہروں سے بھی بچا سکتا ہے، میں وزیر آباد حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ کی مسجد میں گیا۔ اللہ ان کی قبر منور فرمائے۔ آمین! نابینا آدمی تھے۔

حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ کی کرامت مجھے ایک ساتھی نے وہاں بیٹھ کر سنائی، کہتے ہیں حافظ صاحب رحمہ اللہ نابینا تھے اور کسی بستی میں دریا سے دوسری طرف علم پڑھنے جانا تھا، ساتھیوں کو کہتے ہیں مجھے پہنچا دو، کوئی ساتھ نہ گیا، کہتے ہیں آپ مجھے راستہ دکھا دو۔ انہوں نے بتا دیا یہ دریا کے کنارے کنارے جا رہے تھے، جب شام کا وقت ہوا، دریا کی خم پر بیٹھ کر وضو کرنے لگے۔ جہاں بیٹھے وہاں سے مٹی گری اور حافظ صاحب رحمہ اللہ دریا میں گر گئے اور کتنا عرصہ پانی میں رہے وہ ساتھی کہتا ہے ساری رات تیرتے رہے، نابینا بندہ ساری رات پانی

میں تیرتا رہا، اور صبح کی اذان کا وقت ہوا دوسری طرف کنارے کو ہاتھ میں لے لیا اور باہر نکلے وضو کیا اور ساتھ چھوٹی سی مسجد تھی وہاں نماز پڑھی ایک بندہ آ کر بولا تو پوچھتے ہیں تم کون ہو؟ فرمایا میں فلاں بستی سے ہوں۔

حافظ صاحب رحمہ اللہ نے جس بستی میں جانا تھا اس نے اُسی کا نام لیا، جو ۲۵، ۳۰ میل کا سفر تھا وہ اللہ نے حافظ صاحب رحمہ اللہ کو راتوں رات دریا کے ذریعے عبور کروا دیا، اور کیا ہوا:

ڈگ پین آسمان توں نئیں مردے
بوٹا جناں دے رزق دا ہریا ہوئے
اونوں دریا وی کدی نئیں رُوڑ دے نے
ہتھ قدرت نے جس دا پھڑیا ہوئے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے دل میں یہ بات ڈال دی۔ موسیٰ علیہ السلام کو دریا میں بہا دو میں تمہیں نبی بنا کر لوٹاؤں گا۔ پھر فرماتے ہیں ﴿ فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِئِيْنَ ○﴾ (القصص: 8) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسے فرعون اور اس کے گھر والے پکڑیں گے، یہ موسیٰ علیہ السلام بڑے ہو کر ان کے لیے غم کا سبب بن جائیں گے۔ وہ اسے بھی پالیں گے کیونکہ فرعون اور ہامان بڑے فسادی اور ظالم ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان کو میں نے موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ذلیل کر دینا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں سے وعدہ کیا ہے ہم سے بھی اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم میرے بن جاؤ پوری دنیا کی حکومت میں تمہیں دے دوں گا۔ اور جنت بھی عطا فرما دوں گا یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اب وہ صندوق دریا میں بہا جا رہا ہے۔ ماں اپنی بیٹی سے کہتی ہے مریم دور سے دیکھتی جانا۔ قرآن نے بیان کیا ہے ﴿ وَ قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ ﴾ جناب موسی علیہ السلام کی ماں کہتی ہے دور سے دیکھتی جاؤ کہ اس صندوق کو کون پکڑے گا۔ موسیٰ علیہ السلام کا صندوق فرعون کے محل کے پاس سے گزرا۔ کہتے ہیں دیکھو اس میں کیا ہے؟ جب صندوق کا ڈھکن کھولا گیا تو فرعون کی بیوی آسیہ دیکھتی ہیں کہ

اس صندوق سے نور نکل رہا ہے۔ جب کھولا تو موسیٰ علیہ السلام نے انگلی منہ میں ڈالی ہے اللہ تعالیٰ نے انگلی سے دودھ جاری فرما دیا ہے۔ اماں جی جلدی سے دیکھ کر کہتی ہیں ﴿وَ قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّةُ عَيْنٍ لِّيْ وَ لَكَ﴾ اے فرعون اسے قتل نہ کرنا یہ میری آنکھوں کی بھی ٹھنڈک ہے اور تمہاری آنکھوں کی بھی۔

فرعون کہتا ہے تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوسکتی ہے لیکن میری نہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر فرعون کہہ دیتا کہ میری آنکھوں کی بھی ٹھنڈک ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرعون کو کلمہ نصیب فرما دینا تھا۔ آسیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے کسی دائی کا پتہ کریں جو موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلائے، نام بھی موسیٰ علیہ السلام رکھ دیا، موسیٰ علیہ السلام کے کئی معنی ہیں ایک ہے تیز طراز، دوسرا معنی ہے پانی سے برآمد کیا گیا۔ کہتے ہیں دائیاں بلاؤ کون دودھ پلائے؟ کسی کو ادھر سے آواز دی اور کسی کو ادھر سے دل میں تھا کہ اس کو بھوک لگی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ حَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ﴾ (القصص: 12)

ہم نے ساری دائیوں کے دودھ موسیٰ علیہ السلام پر حرام کر دیئے۔ بڑی بڑی دائیاں آئیں اور موسیٰ علیہ السلام کسی کے لیے منہ نہیں کھولتے، سیدہ مریم علیہا السلام پیچھے پیچھے موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئی آ کر کہتی ہے ﴿هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ هُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ٥﴾ یہ کہتی ہے کہ ایک دائی میرے پاس بھی ہے، اگر کہو تو میں اسے لے آؤں وہ اس کی خیر خواہ بھی ہوگی۔ کہتے ہیں جاؤ اے عورت بڑی جلدی جاؤ، شاید بات بن جائے بچے کو بھوک لگی ہے، اب اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہونے والا ہے، اللہ بڑا بے نیاز ہے، بی بی مریم علیہا السلام نے دوڑ لگا دی، اور جا کر اپنی ماں کو کہتی ہے:

دوڑ دی مریم اوتھوں کر کے دلیریاں
لے نی اماں کھلیاں قسمتاں تیریاں
سدیاں اوناں اوتھے دائیاں بتیریاں
پر ویرے نے ددھ پیتا ناہیں

امی جلدی چلو، اور اماں جی خوش ہونے لگی فرماتی ہیں:

میں دسیا اوناں چٹ مینوں گھلایا
سد دے لیاویں بچہ بھکا ترپایا
تاں مائی یخانظ پیریں چھتر نا پایا
دوڑ دی آئی چائیں چائیں

اماں جی کو خوشی سے جوتا پہننا بھی یاد نہ رہا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ یہ صدمہ کسی کو نہ دکھائے ، یہ کہتے ہیں تم دودھ پلاؤ، جب موسیٰ علیہ السلام کو گودی اٹھایا اور دودھ دیا تو موسیٰ علیہ السلام نے جلدی سے دودھ پینا شروع کردیا، سب کو خوشی ہوئی کہتے ہیں بہن ادھر رہو۔ ہمارے بچے کو دودھ پلاؤ، اماں جی کہتی ہیں میں اِدھر نہیں رہ سکتی، میرے اور بھی بچے ہیں۔ کہتے ہیں اچھا اماں جی فرماتی ہیں:

آن کے ایتھے مڑ مڑ
ددھ پیاواں میں
مینوں نہ بجے سچی گل سناواں میں
آکھو تے بچہ اپنے گھر لے جاواں میں
تڑکو نہ روئے میرے تائیں

اور اماں آسیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے:

اوناں نے کیا بی بی سانوں منظور نی
اوتھے ای لے جا جے کر
گھر ہے دور نی
پر پنجویں یا ستویں دن
آ وکھاویں ضرور نی
سانوں وی صبر آوندا نائیں

اور مزدوری کیا دوں گی؟ کہتی ہے روزانہ ایک سونے کا دینار مزدوری دوں گی۔ فرماتی ہیں:

سندیاں نال مائی چک لیائی
رَجَعْنَاكَ وعدہ پورا کیتا الٰہی
تیرے دن پھیراں کریں فکر نہ کائی
وعدہ نبھایا اللہ سائیں

یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی ماں اپنے بیٹے کو دودھ پلا رہی ہے اور فرعون سے معاوضہ لے رہی ہے۔ فرعون کہتا تھا میں نے موسیٰ علیہ السلام پیدا نہیں ہونے دینا، اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے موسیٰ علیہ السلام پیدا کر کے تمہارے گھر نہ پالا تو مجھے اللہ کس نے کہنا ہے؟ دشمن کے گھر موسیٰ علیہ السلام کو پالا، جناب موسیٰ علیہ السلام جب تھوڑے سے بڑے ہوئے جناب موسیٰ علیہ السلام فرعون کے گھر آ گئے فرعون بڑی خوشی سے گودی اٹھاتا ہے بی بی آسیہ رضی اللہ عنہا بھی بڑا پیار کرتی ہیں۔ آسیہ رضی اللہ عنہا نے اسی موسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھنا تھا۔ سیدہ آسیہ موسیٰ علیہ السلام کو سمجھ گئی کہ یہ وہی بچہ ہے جس کا فرعون کو خطرہ تھا۔ اماں جی آسیہ سمجھ گئی۔

فرعون کہتا ہے ﴿ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴾ میں تمہارا بڑا رب ہوں اور آسیہ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئی۔ بچپن میں موسیٰ علیہ السلام کو بچانے کی بڑی کوشش کی ایک دن فرعون موسیٰ علیہ السلام کو گود میں لیے بیٹھا تھا۔ جناب موسیٰ علیہ السلام چونکہ بچے تھے انہوں نے فرعون کی داڑھی پکڑ لی، داڑھی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور پہلے لوگ بھی داڑھی رکھتے تھے۔ اللہ نے داڑھی مردوں کی زینت بنائی ہے موسیٰ علیہ السلام نے داڑھی پکڑ لی، فرعون نے چھڑوانے کی کوشش کی لیکن موسیٰ علیہ السلام نے نہ چھوڑا، آخر فرعون کو غصہ آ گیا۔ مولانا نے لکھا ہے:

اک دن فرعون بڑا خوشی وچ آوندا
موسیٰ نوں گودی چاکے بیٹھا کھڈاوندا
کھیڈ دا موسیٰ ہتھ داڑھی نوں پاوندا
فرعون چھڈاوے چھڈے ناہیں

بھری ہوئی مٹھ کافر دیویں دوہائی
مینوں چھڈاؤ او نسی آسیہ مائی
زور بہتیرا لاون وا نہ کائی
بچے دی مٹھ چھٹے نائیں

فرعون کہتا ہے بس یہ میرا دشمن ہے، کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ نہ کھلا اور فرعون کی داڑھی کے سارے بال جڑ سے اکھڑ گئے۔ یہ کہتا ہے چھری لاؤ میں نے اسے ذبح کرنا ہے۔ یہ میرا دشمن ہے اماں جی کہتی ہیں۔ یہ بچہ ہے اور بچوں کو جدھر سے موڑ و ادھر جاتے ہیں۔ تمہارا ذہن غلط ہو گیا ہے۔ اماں جی کہتی ہیں ایک طرف لعل رکھو اور دوسری طرف انگارہ رکھو۔ کہتی ہیں اگر اس نے لعل کو پکڑا تو سمجھنا تمہارا دشمن ہے اور اگر انگارہ پکڑ لے تو سمجھنا انجان ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور موسیٰ علیہ السلام کو دور سے چھوڑ دیا۔ موسیٰ علیہ السلام لعل کی طرف گئے اور بی بی آسیہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑی تھی یا اللہ اگر موسیٰ علیہ السلام نے لعل پکڑا تو اس نے ذبح کر دینا ہے، یا اللہ موسیٰ علیہ السلام کو بچا دو، اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو فرمایا لعل اُٹھا کر سائیڈ پر کر دو، اور جب جبرائیل نے لعل اٹھا لیا تو موسیٰ علیہ السلام نے انگارہ پکڑ لیا اور جلدی سے منہ میں ڈال لیا، ہاتھ بھی جھلس گیا اور زبان بھی جل گئی اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی جان بچالی۔ یہ بی بی آسیہ رضی اللہ عنہا نے موسیٰ علیہ السلام کی مدد کی اور کتنے قیمتی نبی؟ جب بی بی آسیہ نے موسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھا فرعون کہتا ہے لوگ مجھے سجدہ کریں اور تم موسیٰ علیہ السلام کے رب کو مجھے یہ بات گوارہ نہیں ہے، یہ بی بی آسیہ کو بہت مارتا ہے، ان کو دھوپ میں پھینک کر مارتا ہے یہ مار مار کر تھک جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتے ہیں جاؤ جا کر میری بندی پر پروں کی چھاؤں کر دو۔ یہ آسیہ رضی اللہ عنہا اتنی قیمتی ہو چکی ہے مار ضرور پڑی ہے ایک دن انہوں نے آسیہ رضی اللہ عنہا کے قتل کا پروگرام بنایا، وزنی سا پتھر لے جا کر کہتے ہیں اوپر سے آسیہ پر پھینکو، آسیہ رضی اللہ عنہا مر جائے گی، جب آسیہ نے یہ دیکھا تو اوپر منہ کر کے اللہ سے کال ملا لی، اماں جی کہتی ہیں ﴿رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ

الظّٰلِمِیْنَ o﴾ (التحریم : 11) یا اللہ میں چاہتی ہوں اب میرا گھر جنت میں بن جائے اور پھر اللہ تعالیٰ نے بنایا؟ بی بی آسیہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے اتنا مقام دیا سیدہ مریم علیہا السلام اور بی بی آسیہ رضی اللہ عنہا کو اللہ نے اتنی شان عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے میرے پاک محمد ﷺ کی جنت میں بیویاں بنا دینا ہے، ویسے اللہ کے کام دیکھو، فرعون کی بیوی ہے وہ بڑی دھمکیاں لگا رہا ہے، میں یوں کروں گا، میں یوں کروں۔

اماں جی کہتی ہیں جان کی پرواہ نہیں ہے اتنا پختہ ایمان ہے اب انہوں نے دعا کی اور اوپر دیکھا تو دیکھ کر ہنسے جا رہی ہیں مسکرا رہی ہیں۔ فرعون کہتا ہے پاگل ہوگئی ہے سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں کب پاگل ہوئی ہوں؟ فرعون کہتا ہے پھر مار کھا کر ہنس کیوں رہی ہو؟ اور سیّدہ آسیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فرعون اس بات کو تم سمجھتے ہی نہیں، ہنسی تو مجھے اس لیے آ رہی ہے کہ میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے سات آسمان پھاڑ کر میری جنت کی کوٹھی مجھے دکھا دی ہے۔ بیوی فرعون کی ہے اور کوٹھی جنت کی دیکھ رہی ہے اور بیوی نوح علیہ السلام کی اور بیوی لوط علیہ السلام نبی کی اور دھکے جہنم کے۔ یہ اللہ کے کام ہیں۔

جناب موسیٰ علیہ السلام شاہی محلوں میں بڑھتے رہے، جوان ہوگئے ایک دن موسیٰ علیہ السلام باہر جا رہے تھے، موسیٰ علیہ السلام دیکھتے ہیں کہ ایک فرعونی اور ایک بنی اسرائیلی آپس میں دونوں لڑ جھگڑ رہے ہیں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیلی نے مدد مانگی، کہتا ہے حضرت جی یہ مجھ پر ظلم کر رہا ہے میری مدد کریں اس نے اس لیے مدد چاہی کہ اس نے ہماری بنی اسرائیلی عورت کا دودھ پیا ہے ہماری مدد ضرور کرے گا۔ جناب موسیٰ علیہ السلام ان کو چھڑوانے لگے، فرعونی حکومت کا بندہ تھا وہ کہتا ہے ہماری حکومت ہے، وہ اکڑ دکھا رہا تھا، قرآن کہتا ہے ﴿فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ﴾ موسیٰ علیہ السلام نے بڑی کوشش کی، اللہ کے نبی نے اس کو گھونسہ مارا، نبی کا گھونسہ لگا اور یہ کافر ڈھیر ہوگا، موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں میرا مقصد اس کو مارنے کا تو نہیں تھا ﴿مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ﴾ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہیں۔ یا اللہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے موسیٰ علیہ السلام کو معاف کر دیا لیکن موسیٰ علیہ السلام کو بڑا فکر تھا، امام الانبیا کخطیب الانبیاء

جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت والے دن لوگ بابا جی آدم علیہ السلام سے نوح علیہ السلام کی طرف، نوح سے ابراہیم علیہ السلام کی طرف اور پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے حضرت جی سفارش کریں اور موسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں نے ایک بندہ مارا تھا، چاہے وہ قبطی کافر تھا، مجھے ڈر لگتا ہے کہیں اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھ نہ لے، اور اب معمولی معمولی بات پر قتل ہو رہے ہیں، کائنات کے سردار نبی ﷺ کی حدیث ہے کہ قیامت کے نزدیک قتل عام ہو جائیں گے، اخبار قتلوں اور ڈاکوؤں سے بھری ہوتی ہے۔ دوسرے دن پھر اسی راستہ سے گزرے وہی بندہ کسی اور سے جھگڑ رہا تھا، اس بندے کو جھگڑا ڈالنے کی عادت تھی، جیسے اب بھی کئی لوگوں کو عادت ہوتی ہے، وہ کہتا ہے حضرت یہ مجھ پر زیادتی کر رہا ہے موسیٰ علیہ السلام آگے بڑھے تو وہ کہتا ہے ہاں جیسے کل قتل کیا ہے کیا آج مجھے کرو گے؟ ادھر سے فرعون کو پتہ چل گیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے قتل کرنے شروع کر دیئے ہیں، اس نے اسمبلی میں یہ بات پاس کی کہ جہاں موسیٰ علیہ السلام ملے وہیں مار دو، موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دو، اور اسمبلی میں ایک اچھا بندہ بھی تھا۔ قرآن کہتا ہے:

﴿وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى﴾ (القصص:20)

وہاں سے ایک بندہ بھاگ اُٹھا اور موسیٰ علیہ السلام کو آ کر کہتا ہے ﴿اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ﴾ فرعون کی اسمبلی میں یہ بات ہوئی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دو ﴿فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ۝﴾ اے موسیٰ میں تمہارا خیر خواہ ہوں مصر چھوڑ دو۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہماری اسمبلی میں بھی اچھا بندہ بھیج دے، اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو امن کا گہوارہ اور اسلام کا قلعہ بنا دے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



۲ ...... جناب موسیٰ علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٥ مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

﴿قَالَ یٰمُوْسٰۤی اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ ٥ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ٥ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْیَنَ قَالَ عَسٰی رَبِّیْۤ اَنْ یَّهْدِیَنِیْ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ٥﴾ (القصص: 20تا23)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار ان گنت درود و سلام سیدالاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو بزرگو سورۃ القصص کی تین آیات پڑھی ہیں اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولائے کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اللہ پاک آپ کا آنا قبول فرمائے۔ پچھلے جمعہ آپ نے جناب موسیٰ علیہ السلام کا قصہ سنا۔ کچھ حصہ آج بیان کروں گا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! موسیٰ علیہ السلام دوپہر یا شام کے بعد باہر سے آ رہے تھے۔ کہ ایک بنی اسرائیلی اور ایک فرعون کا باورچی لڑ رہے تھے۔ فرعون کے باورچی کو مان تھا کہ وہ شاہی ملازم ہے۔ وہ اسرائیلی سے لکڑیاں چھین رہا تھا۔ وہ لڑ رہے تھے۔ وہ بنی اسرائیلی جناب موسیٰ علیہ السلام کو کہنے لگا حضرت یہ بندہ مجھ پر زیادتی کر رہا ہے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام چھڑوانے لگے۔ قرآن کہتا ہے کہ فرعون کے ملازم کو خوشی تھی کہ وہ شاہی انسان ہے۔ وہ نہ چھوڑے موسیٰ علیہ السلام نے کوشش کی اس نے نہ چھوڑا۔ قرآن کہتا ہے ﴿فَوَكَزَهٗ مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْهِ﴾ نبی میں چالیس بندوں جتنی

طاقت ہوتی ہے نبی نے زور سے ایک مکا لگایا اور وہ فرعونی مر گیا۔ موسیٰ علیہ السلام پریشان ہو گئے۔ اس بنی اسرائیلی اور موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کسی کو پتہ نہیں تھا۔ یہی بنی اسرائیلی پھر کسی اور سے لڑ پڑا۔ کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے یہ پھر موسیٰ علیہ السلام سے کہتا ہے حضرت جی میری مدد کریں موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ تم بڑے خراب ہو پہلے بھی تم جھگڑے تھے آج پھر۔ آگے ہو کر چھڑانے لگے تو اس بنی اسرائیلی نے سمجھا کہ شاید آج مجھے ماریں گے۔ یہ کہتا ہے کہ حضرت جی مجھے اس طرح مارنا چاہتے ہو جس طرح کل اس آدمی کو مارا تھا۔ یہ فرعونی تھا اس کو پتہ چل گیا۔ وہ فرعونی جا کر فرعون کو کہتا ہے کل والے قتل کا پتہ چل گیا ہے۔ وہ آدمی آپ کے شہزادے موسیٰ علیہ السلام نے مارا تھا۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام شاہی خاندان کے آدمی تھے۔ اسی وقت حکم دے دیا کہ مار دو اور فرعون کی اسمبلی میں ایک مومن مرد تھا۔ اپنا ایمان چھپا کر رکھتا تھا قرآن کہتا ہے۔ ﴿وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنۡ اَقۡصَا الۡمَدِیۡنَۃِ یَسۡعٰی﴾ یہ نیک مرد دوڑنے لگا شاٹ کٹ راستوں سے موسیٰ علیہ السلام کو ملا کہتا ہے ﴿اِنَّ الۡمَلَاَ یَاۡتَمِرُوۡنَ بِکَ لِیَقۡتُلُوۡکَ﴾ حضرت جی آج آپ کے قتل کے منصوبے بن گئے ہیں اور کہتا ہے ﴿اِنِّیۡ لَکَ مِنَ النّٰصِحِیۡنَ﴾ حضرت جی آپ دیس چھوڑ دیں موسیٰ علیہ السلام نے پہلے کبھی پیدل سفر نہیں کیا تھا۔ اب جناب موسیٰ علیہ السلام کے پاس زادِ راہ بھی نہیں ہے۔ اور جوتا بھی نہیں ہے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام مصر سے نکل پڑے۔ ﴿فَخَرَجَ مِنۡهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ﴾ موسیٰ علیہ السلام کے دل میں خیال تھا کہ کہیں وہ فرعونی آ کر مجھے پکڑ نہ لیں۔ اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام مصر سے جا رہے تھے۔ فرماتے ہیں ﴿عَسٰی رَبِّیۡۤ اَنۡ یَّهۡدِیَنِیۡ سَوَآءَ السَّبِیۡلِ﴾ پہلے دعا کی۔ ﴿رَبِّ نَجِّنِیۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ﴾ یا اللہ ان ظالموں اور کافروں کی قوم سے مجھے بچا لیں اور جب بندہ دل سے دعا مانگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اب میں تمہاری نہ قبول کروں تو پھر میں رب کس بات کا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام کے دل سے دعا نکلی اور اللہ کے عرش پر پہنچ گئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبرائیل جاؤ گھوڑے لے جاؤ اور جناب ابراہیم علیہ السلام کے چھ بیٹوں میں سے ایک کا نام مدین تھا۔ اللہ نے جناب ابراہیم علیہ السلام کو چھ بیٹے عطا فرمائے تھے۔ ان کے ایک بیٹے کا نام مدین تھا۔ اور مدین میں ایک نبی رہتا تھا جسے اللہ

نے بیٹیاں ہی بیٹیاں دی تھیں اور بیٹا نہیں دیا تھا یہ نبی روز اللہ سے دعا کرتا تھا یا اللہ بیٹا دے دیں۔ بیٹیاں جوان ہو گئی ہیں اوپر سے آواز آتی ہے۔ شعیب علیہ السلام تمھارے لیے بیٹا نہیں ہے۔ دعا کرو جن بہنوں کے بھائی نہیں اللہ نیک بھائی عطا فرمائے اور جن ماؤں کو بیٹے دیئے ہیں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین! یہ اللہ نے الگ ہی نعمت بنائی ہے۔ جہاں شعیب علیہ السلام بار بار کہتے ہیں۔ یا اللہ بیٹا نہیں دیا بیٹیاں جوان ہو گئی ہیں۔ بکریاں کون چرائے گا؟ ملازمتیں کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے نبی شعیب (علیہ السلام) میں نے بیٹا نہیں دینا۔ یا اللہ بیٹیاں جوان ہیں۔ بکریاں کون چرائے گا؟ اور میرے علم کا وارث کون بنے گا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے شعیب (علیہ السلام) تمھیں ایسا چرواہا دوں گا جو نبی ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے جبرائیل علیہ السلام میرے نبی کو مدین کے راستے پر ڈال دو۔ جناب موسیٰ علیہ السلام مدین کی طرف جا رہے ہیں اور ساتھ ہی اللہ سے کال ملا رہے ہیں۔ ﴿عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ۝﴾ یا اللہ سیدھا راستہ دکھا دے اور جب مدین کے علاقے میں پہنچے۔ ﴿وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ﴾ جب مدین میں پہنچے ﴿وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ﴾ ایک طرف دیکھتے ہیں ایک کنواں ہے۔ جہاں لوگ اپنے مویشیوں کو پانی پلاتے ہیں۔ اللہ کے نبی علیہ السلام دیکھتے ہیں۔ ﴿وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ﴾ ایک طرف دو نوجوان عورتیں کھڑی ہیں۔ ان کی بکریاں تر زمین پر زبان رگڑ رہی ہیں۔ اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام دیکھتے ہیں۔ یہ اتنی گندی قوم ہے انھوں نے بچا ہوا پانی گرا دیا ہے لیکن ان عورتوں کی بکریوں کو نہیں پینے دیا۔ اللہ کے نبی علیہ السلام دیکھتے ہیں یہ عورتیں گندے پانی کے ہاتھ بھر بھر کر اپنے مشکوں میں ڈال رہی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ﴿مَا خَطْبُكُمَا﴾ اے عورتو کیا بات ہے؟ یہ سارے مرد ہیں تم عورتیں کیوں آئی ہو؟ یہ عورتیں کہتی ہیں، ﴿قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ۝﴾ یہ مرد ہیں اور ہم عورتیں ہیں۔ رب نے بھائی نہیں دیا اور باپ بوڑھا ہے۔

بڈھا باپ شعیب علیہ السلام تے پت کوئی نئیں

تے پیاں بیٹیاں بکریاں چار دیاں
بھلا نئیں شعیب علیہ السلام دا دل کردا
چکھے لذتاں ایس بہار دیاں
اونوں کون پچھے توں ایہہ کی کرنا
ایں
اے تے مرضیاں رب غفار دیاں
در اصل عقیدے دیاں گندیاں نے
شاناں سمجھیاں نئیں کردگار دیاں

کہتی ہیں بھائی نہیں ہیں۔ ہم ان مردوں کے شانہ بشانہ کام نہیں کر سکتیں۔ یہ ڈول وزنی ہے۔ یہ اوپر جو ڈھکن دیا جاتا ہے یہ بھی وزنی ہے۔ دس انسان ڈھکن اٹھاتے ہیں۔ پتھر بھی وزنی اور ڈول بھی وزنی ہے۔ ان کے شانہ بشانہ ہم ڈول نہیں بھرتیں اس لیے یہ ہمیں پانی پلانے نہیں دیتے۔ اب تو عورتیں مردوں کے برابر حقوق لے رہی ہیں۔ کئی عورتیں بڑی خوش ہیں کہ ہمیں مشرف نے فوراً نمائندگی دے دی ہے۔ مجھے خطرہ ہے کہیں انھیں طلاق دینے کا بھی حق نہ مل جائیے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ آمین! میرے بھائی نبی علیہ السلام نے فرمایا: ((آخِرُوْهُنَّ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ .)) ان عورتوں کو پیچھے رکھو جس طرح اللہ نے پیچھے رکھا ہے۔ یعنی عورت خطبہ نہیں دے سکتی عورت بارڈر پر جا کر لڑ نہیں سکتیں۔ کائنات کے سردار نبی ﷺ نے فرمایا عورتوں کا جہاد یہ ہے کہ وہ حج عمرہ کریں۔ "اللہ اکبر اللہ" لیکن یہ کہتی ہیں ہم مردوں کے شانہ بشانہ لڑیں گی۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین! یہ عورتیں کہتی ہیں۔ ﴿لَا نَسْقِیْ﴾ بھائی تب تک ہم نے پانی نہیں پلانا۔ ﴿حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَآءُ﴾ جب تک یہ سارے چرواہے نہ چلے گئے۔ ﴿وَ اَبُوْنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ﴾ اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے۔ اس سے چلا نہیں جاتا۔ جناب شعیب علیہ السلام کی عمر بھی بہت لمبی تھی۔ بیٹیوں کو باہر جنگل میں مدین سے تین میل دور کنویں پر بکریوں کو پانی پلانے

کے لیے بھیج دیتے۔ اور خود اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے اللہ بیٹیاں باہر گئی ہیں پیارے مالک آپ کی سپرد کردی ہیں۔ اب ہمارے نوجوان ہیں ٹائم سے چوک میں جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں کہ بچیوں نے کالج جانا ہے آوازیں کسیں گے۔ تنگ کریں گے۔ انھیں پریشان کرتے ہیں یہ بھی نوجوان ہے تم میں ایک انسان کی طاقت ہے اور نبی میں چالیس انسانوں کی طاقت ہے۔ اور پھر موسیٰ علیہ السلام کی طاقت صحیح بخاری میں لکھا ہے موسیٰ علیہ السلام بھی لوگوں کے سامنے کپڑے نہیں اتارتے تھے۔ نبی میں حیا ہی اتنا ہوتا ہے بنی اسرائیل والے لوگ کہتے ہیں کہ کوئی بات ہے جو موسیٰ علیہ السلام ہمارے پاس کپڑے نہیں اتارتے۔ کبھی کرتہ بھی نہیں اتارا۔ کوئی بات ضرور ہے۔ تحقیق کرنی تھی۔ کئی اچھے بھلے نمازی اور متقی اور پرہیز گار بندے تحقیق نہیں کرتے ہیں یوں ہی کوئی ذرا سی بات ملی اس بات کو ایسے اڑا دیا کہ وہ پتہ نہیں کہاں پہنچ گئی یہ بنی اسرائیل صدیوں کے نمازی کہیں کہ کوئی بات ضرور ہے۔ جو موسیٰ علیہ السلام کرتہ نہیں اتارتا نبی پر کوئی الزام لگے تو اللہ رہنے نہیں دیتا۔ جناب موسیٰ علیہ السلام ایک دن دریائے نیل پر گئے بخاری کی حدیث ہے اور کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھ دیئے اور موسیٰ علیہ السلام دریا میں غسل کرنے لگے اور کائنات کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پتھر موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ اللہ کے حکم سے پتھر چل پڑا۔ موسیٰ علیہ السلام پیچھے چل پڑے اور آوازیں لگا رہے ہیں: ((ثَوْبِیْ یَاحَجَرُ.)) ((ثَوْبِیْ یَاحَجَرُ.)) اے پتھر تو بریک لگا۔ پتھر بھاگ بھاگ کر بنی اسرائیل کے مجمع کے پاس آ کر رک گیا۔ اللہ نے فرمایا دیکھو میرے نبی موسیٰ علیہ السلام کے جسم پر کوئی بیماری ہے؟ تسلی کر لو۔ موسیٰ علیہ السلام کو اتنا جوش آیا۔ صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ ان کے پاس جو لاٹھی تھی اس سے پتھر کو پانچ، دس ضربیں لگائیں کائنات کے سردار نبی نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام میں اتنا زور تھا کہ وہ لاٹھی کے نشان پتھر پر پڑ گئے۔ انبیاء علیہم السلام میں طاقت ہوتی ہے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے ان عورتوں سے یہ بات سنی تو یہ ظلم برداشت نہ ہو سکا۔ اللہ کے نبی علیہ السلام نے دیکھا کہ انھوں نے کنویں پر پتھر دے دیا ہے۔ یہ عورتیں نہیں ہٹا سکتیں اور نبی علیہ السلام کی طاقت دیکھ لو۔ نبی علیہ السلام نے اس پتھر کو چھڑی لگائی۔ کون سا نبی ہیں؟ جس کو آٹھ دن گزر گئے ہیں کہ انھوں نے اناج نہیں کھایا۔

درختوں کے پتے کھا کھا کر جن کا رنگ پیلا پڑ چکا تھا۔ اور پیٹ پچھلی طرف جا لگا تھا۔ نبی علیہ السلام آٹھ دن کا بھوکا ہے اور نبی علیہ السلام میں ایمانی طاقت دیکھو۔ موسیٰ علیہ السلام نے پتھر کو ڈنڈے سے ہٹا لیا تھا۔ جس پتھر کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بیس بندے پرے ہٹاتے تھے اس کو موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی سے پرے کر دیا۔ اب یہ عورتیں دیکھ رہی تھیں۔ انھوں نے ڈول کنویں میں لٹکا دیا۔ عورتیں سوچتی ہیں اس اکیلے نے پتھر کو پرے کر لیا ہے لیکن اس سے ڈول نہیں نکل سکے گا جس کو بیس لوگ مل کر نکالتے ہیں۔ یہ اکیلا ہے اور ویسے بھی بھوکا لگتا ہے نبی نے ڈول کھینچ کر نکال لیا اور ان عورتوں سے کہتے ہیں۔ اے عورتوں یہ اچھا اور صاف پانی گھڑوں میں ڈالو اور یہ ہی بکریوں کو پلاؤ۔ یہ نبی علیہ السلام کی طاقت ہے۔ اللہ اکبر اللہ

نبی علیہ السلام کا تقویٰ دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا تقویٰ نصیب فرمائے۔ آمین! نبی علیہ السلام کا تقویٰ اور پرہیز گاری دیکھو۔ ﴿فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ۝﴾ نبی علیہ السلام نے اس بی بی کو یہ نہیں کہا مجھے بڑی بھوک لگی ہے دو یا چار روٹیاں بھیج دو یا بکریوں کا دودھ نکال دو؟ انھوں نے کچھ نہیں کہا اور دور ایک کیکر کا درخت تھا۔ اس کے نیچے جا کر کہتے ہیں ﴿رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ۝﴾

کھوؤں کڈھ پلایا پانی تے
ول درخت دے بھایا
اوپر زمین دے رب بھروسے
جنگل ڈیرا لایا
کیا کہتے ہیں؟
میں بُھکا پردیسی عاجز
تے در تیرے تے آیا
پادے خیر سوالیاں تائیں
میرے پاک خدایا

یا اللہ بھوک لگی ہے روٹی دیں نبی علیہ السلام کو ضرورت ہوتی ہے نبی علیہ السلام کو بھوک ہو تو روٹی اللہ سے مانگتا ہے۔ اللہ جانتا ہے جب اللہ سے مانگیں اللہ خوش بھی ہوتے ہیں اور کیا کہتے ہیں؟ ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ٥﴾ (المومن 60) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندو جب ضرورت پڑ جائے تو میرا دروازہ کھٹکھٹایا کرو مجھے کہو میں تمہاری مانوں گا۔ صحابی کو ایک دن ضرورت پڑ گئی۔ مشکوٰۃ کی روایت ہے بھوک لگ گئی۔ بیوی کو کہتا ہے کھانا لاؤ۔ بیوی بڑی نیک تھی کہتی ہے اللہ والے تمہیں بتانا یاد نہیں رہا کہ آٹا بھی ختم ہے اور پیسے بھی نہیں اور گندم بھی نہیں ہے۔

بیوی کہتی ہے میں تو آپ کے انتظار میں تھی کہ آپ آؤ کوئی آٹا، دانہ لاؤ میں بھی کھاؤں اور آپ بھی کھاؤں خاوند کی جیب خالی تھی۔ اور اتنا پکا یقین ہے کہ بیوی کو کہتا ہے کہ کسی ہمسائے کے گھر سے نہیں لانا اور دوکان سے بھی ادھار نہیں لینا۔ یوں کرو کہ تم بھی وضو کرو اور مصلیٰ بچھا لو اور میں بھی اللہ سے بات کرتا ہوں کہ یا اللہ پیدا تم نے کیا ہے اور ہم کسی اور سے مانگیں؟ یہ بات اچھی نہیں لگتی۔ اس نے وضو کیا اور اللہ تعالیٰ سے کال ملا دی۔ کہتا ہے اللہ جی ہمارے گھر آٹا بھی نہیں ہے، دانے بھی نہیں ہے اور پیسے بھی نہیں ہے۔ اللہ جی پیدا تم نے کیا ہے اور میں کس سے مانگوں؟ اب انتظام بھی آپ نے کرنا ہے مانگ مانگ کر تسلی کر لی اب اس کو یقین ہو گیا کہ میں نے اللہ سے مانگ لیا ہے ضرور کوئی نہ کوئی بہانا بنے گا گھر آ کر بیوی کو کہتا ہے سناؤ کسی طرف سے کوئی بات بنی؟ یہ کہتی ہے، یہ دیکھیں یہ جو ہمارے گھر چکی تھی۔ ابھی آپ گھر سے باہر نکلے ہوں گے کہ یہ تب ہی چلنے لگی تھی۔ اللہ اکبر اللہ

اگر اللہ چاہے تو آسمان سے پکا پکایا بھیج دے۔ اللہ کے سامنے کیا مشکل ہے؟ اس کی بیوی بڑی نیک تھی۔ کہتی ہے حضرت آپ گنڈیر پر کھڑے ہو کر آٹا پرے کر دیں۔ تندور میں لکڑیاں ڈالی تھیں کہتی ہے حضرت میں جلدی سے روٹی پکا دوں۔ یہ تندور میں دیکھنے گئی تو وہ روٹیوں سے بھرا پڑا تھا۔ اب یہ آٹا جمع کر کے بوریاں بھر لینے ہے برتن بھر کر اپنی بیوی کو آواز

دے کر کہتا ہے اللہ والی آٹا بہت جمع ہو گیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ نیچے گودام ہے پھر دانے نکال کر پسوا لیں گے۔ وہ چکی کو ہاتھ ڈال کر اوپر والا حصہ اٹھاتا ہے تو نیچے کچھ نہیں تھا۔ نہ کوئی گودام ہے۔ پتہ نہیں کہاں سے گندم آ رہی تھی۔ وہ نبی علیہ السلام کے پاس دوڑ کر گیا اے اللہ کے رسول ﷺ بات بن گئی تھی لیکن میں ضائع کر بیٹھا ہوں۔ فرمایا کیسے؟ کہتا ہے گھر آٹا نہیں تھا۔ مالک سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے چکی چلا دی۔ فرمایا پھر کیا ہوا؟ کہتا ہے جی دیکھنے لگا تھا غلہ کہاں سے آ رہا ہے؟ تو سارا نظام ہی ختم ہو گیا۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ اللہ تم پر رحم فرمائے اگر تم صبر کر جاتے تو یہ چکی قیامت تک چلتی پورے مدینہ میں آٹا سپلائی کرتی۔ کبھی تم بھی اللہ تعالیٰ سے مانگ لیا کرو۔ جناب موسیٰ علیہ السلام درخت کے نیچے بیٹھ کر دعا کر رہے ہیں۔

﴿رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ﴾

چھیڑو چھاڑو ایس جنگل دے
سب گھراں نوں نے تانے
مینوں وی توں میریا مولا
لاویں کِتے ٹکانے

یا اللہ میرا بھی ٹھکانہ بناؤ۔ یہ عورتیں باتیں سن رہی تھیں یہ عورتیں دیکھتی جا رہی ہیں کہتی ہیں۔

شالا نیک جوانیاں مانے
اے مومن مخلص نیکا

یہ دعائیں دے رہی ہیں اللہ والے اللہ تعالیٰ تمہاری جوانی میں برکت ڈالے اور تمھیں کوئی اچھا گھر دے دے۔ یہ عورتیں دعائیں دیتی گھر پہنچی اور جناب شعیب علیہ السلام نے جب دیکھا کہ بیٹیاں جلدی آ گئیں ہیں تو نبی کو فکر ہونے لگی کہتے ہیں۔ بیٹیوں آج جلدی کیوں آ گئی ہو؟ آج بکریاں بھی پیٹ بھر کر آئی ہیں۔ عورتیں کہتی ہیں۔ ابو جی ایک نوجوان تھا اور اس علاقے کا نہیں تھا۔ اس اکیلے نے پانی پلایا ہے۔ ابو جی اس کے لیے دعا والے ہاتھ اٹھا دیں۔ اس کو دعا دیں جس نے ہمارے ساتھ نیکی کی ہے۔ جناب شعیب علیہ السلام سمجھ گئے کہ اتنی

طاقت والا کوئی نبی ہی ہو سکتا ہے۔ اس کی طاقت کا اندازہ ہو گیا نبی علیہ السلام اس کا ایمان دیکھنا چاہتا ہے اپنی چھوٹی بیٹی سے کہتا ہے۔ اے میری بیٹی صفورا جاؤ اس آدمی کو بلا لاؤ۔ دونوں کو نہیں بھیجا ایک کو بھیجا۔ یہ صفورا بڑی نیک عورت تھی قرآن کہتا ہے۔ ﴿فَجَآءَتۡهُ إِحۡدَىٰهُمَا تَمۡشِي عَلَى ٱسۡتِحۡيَآءٍ﴾ اس عورت نے گہرا پردہ کر لیا اور گھر سے چل پڑی۔ یہ جا رہی ہے۔ بڑی حیا اور شرم والی چال چل رہی ہے۔ اس کی حیا اور چلنا اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ یہ ہزاروں سال پہلے مدین میں چلی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے چلنے کو قرآن بنا دیا۔ ہمارا حیا کیا ہے؟ کبھی غور کیا ہے؟ ہمارے گھر ٹی وی اور وی سی آر چلے نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ تیری بیٹی کسی کا بیٹا یا کسی کی بیٹی اور تیرا بیٹا عدالت میں نکاح کرتے پھر رہے ہیں۔ باپ حاجی ہے نمازی ہے، اور بچے کیا کر رہے ہیں؟ یہ کس کی برکت ہے؟ یہ ساری ٹی وی کی برکت ہے۔

یہ دیکھو شرم والے ماں باپ کی بیٹی کیسی ہے؟ جناب شعیب علیہ السلام کی بیٹی جا رہی ہے۔ شرم و حیا سے چل رہی ہے ادھر سے موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے قبول کر لی۔ فوراً قبول ہو گئی۔ جناب موسیٰ علیہ السلام روٹی مانگ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے روٹی پکانے والی کا بندوبست بھی کر دیا ہے۔ یہ کہتی ہے ﴿إِنَّ أَبِي يَدۡعُوكَ﴾ یہ نہیں پوچھا۔ کہاں سے آئے ہو؟ کہاں رہتے ہو؟ اور کیا حال چال ہے؟ کوئی بات نہیں کی۔ با مقصد بات کی ہے کہتی ہے اے بھائی آپ کو میرے ابو جی بلا رہے ہیں۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے ابھی بات بھی نہیں کہ یہ کہتی ہے ﴿لِيَجۡزِيَكَ أَجۡرَ مَا سَقَيۡتَ لَنَا﴾ جو تم نے ہماری بکریوں کو پانی پلایا ہے میرے ابو اس کی مزدوری دینا چاہتے ہیں۔ جناب شعیب علیہ السلام اتنی مزدوری بھی نہیں رکھنا چاہتے اور ہمارے یہاں دوسروں کے لاکھوں نہیں دیتے۔ مزدوروں کی مزدوری نہیں دیتے۔ یہ سب مرنے کے بعد پتہ چلے گا۔ یہ عورت کہتی ہے میرے بابا تمھیں مزدوری دینا چاہتے ہیں۔

اُوئے موسیٰ اجر نہ لینا چاہے
پر بھک نے بہت ستایا

اگے لگ اُو بی بی ٹر دی

موسیٰ مگر سدھایا

نبی سلیمان علیہ السلام حج کرنے گئے فوجیں ساتھ ہیں جانوروں نے چھاؤں کی بیت اللہ کا حج کیا کچھ دیر وہاں رہے ہزاروں کے حساب سے بکرے اور دنبے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ذبح کیے واپس آ رہے ہیں راستے میں پہنچے تو قرآن کہتا ہے ﴿وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝﴾ سلیمان علیہ السلام کے ساتھ جنات بھی ہیں انسان بھی ہیں اور پرندے بھی ہیں جاتے جاتے راستے میں چیونٹیوں کی وادی آ گئی ایک چیونٹی اوپر اونچا کھڑی تھی اس نے دُور سے دیکھا سلیمان علیہ السلام کو دو تین میل سے دیکھا ہوا نے تخت اُٹھایا ہے اور فوجیں ساتھ ہیں تخت ہوا میں ہے اوپر کرسیاں ہیں اگر ہوا کو حکم ملتا ہے کہ آہستہ چلو تو یہ آہستہ چلتی ہے اور اگر کہتے ہیں زور سے تیز چلنا ہے تو تخت زور سے اُٹھا لیتی ہے جناب سلیمان علیہ السلام چیونٹیوں کی وادی پر آئے ایک چیونٹی نے دیکھا تو اس نے شور مچا دیا اپنی برادری کو کہتی ہے۔ ﴿يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝﴾ کہتی ہے اے چیونٹیوں جلدی کرو سلیمان علیہ السلام کی فوج آ رہی ہے سلیمان علیہ السلام بھی ساتھ ہیں انہیں نہیں پتہ کہ یہاں چیونٹیاں رہتی ہیں کہیں ان کے پاؤں میں روندی نہ جاؤ۔ ﴿وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ﴾ چیونٹی تھی لیکن اپنی برادری کا بھلا کیا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کے صفحات پر چمکا دیا میرے بھائیو! تم بھی مسلمانوں کی خیر خواہی کیا کرو بُرا نہ سوچا کرو مسلمان بڑا قیمتی ہے بخاری شریف کی حدیث ہے کائنات کے سردار نبی ﷺ نے کعبۃ اللہ کے غلاف پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ارے بیت اللہ تمہاری بڑی شان حرمت ہے لاکھوں کروڑوں انسان تمہاری زیارت کر کے گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں لیکن آپ ﷺ نے فرمایا بیت اللہ تمہاری حرمت سے مومن کی حرمت اللہ کے نزدیک زیادہ ہے اور تم مومن کو ذلیل کرتے ہو اس کے راز فاش کرتے ہو اس چیونٹی کو دیکھ لو ﴿فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا﴾ ہوا نے یہ بات سلیمان علیہ السلام تک پہنچا دی سلیمان علیہ السلام ہنس دیئے کہتے ہیں یا اللہ آپ

نے کتنی نعمتیں مجھ پر انعام کی ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ ہنس رہے ہیں اور ساتھ کہہ رہے ھیں ﴿رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰى وَالِدَیَّ﴾ جناب سلیمان علیہ السلام ہنس رہے ہیں اور ساتھ اللہ سے دعا کر رہے ہیں یا اللہ جو تم نے مجھ پر اتنا بڑا انعام کیا ہے اس کا شکریہ کرنے کی مجھے توفیق دے۔ جناب سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بادشاہ بھی بنایا ہے اور ساتھ جانوروں کی بولیاں بھی جانتے ہیں جنوں پر بھی حکومت کرتے ہیں آج کل کے حکمران بھی حکومت کرتے ہیں سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ نے اپنے دورِ حکومت میں بہت زیادہ انصاف کیا جب وہ فوت ہو گئے۔

تو فوت ہونے کے بعد کسی کو گھبرائے ہوئے ملے پسینہ صاف کر رہے تھے وہ کہتا ہے حضرت بہت گھبرائے ہوئے ہو کیا بات ہے آپ نے تو بہت اچھا انصاف کیا ہے اللہ تعالیٰ کی زمین کو انصاف سے بھر دیا تھا کیوں گھبرائے ہو کہتے ہیں میری حکومت کے دوران ایک نہر پر پل تھا اور اس پل پر سوراخ تھا بکریوں کا ریوڑ گزرا اور ایک بکری کا پاؤں اس سوراخ میں داخل ہو گیا اس بکری کی ٹانگ ٹوٹ گئی اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھ رہے ہیں تمہاری حکومت کے دوران بکری کی ٹانگ ٹوٹی ہے تو کیوں ٹوٹی ہے؟ اور ہمارے حکمران کیا جواب دیں گے دعا کرو اللہ تعالیٰ اس ملک کی حفاظت فرمائے۔ آمین! جناب سلیمان علیہ السلام ہنس رہے ہیں اور اللہ سے دعا کر رہے ہیں یا اللہ جو اتنا بڑا انعام کیا ہے اس کا شکریہ ادا کرنے کی توفیق بھی دے اور تھوڑی دیر گزری نماز کا وقت ہوا سلیمان علیہ السلام کہتے ہیں ہُدہُد کہاں ہے؟ تفسیروں والوں نے لکھا ہے کہ ہُدہُد کے لیے اللہ پاک نے زمین شیشے کی طرح بنائی ہے یہ چونچ مار کر دیکھ لیتا تھا کہ کہاں پانی نزدیک اور کہاں دُور ہے؟ جہاں پانی قریب ہوتا سلیمان علیہ السلام جنوں کو حکم دیتے کہ وہاں کنواں بنا دو پانی بھر لیتے اور پی لیتے وضو کر لیتے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت بیان کی اور ایک خارجی ان پر بڑا اعتراض کرتا ہے انہیں لا جواب کرنے کی کوشش کرتا ہے جب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات کی کہ ہُدہُد پانی کی سطح کا اندازہ کر لیتا ہے تو وہ خارجی کہتا ہے کہ جب چھوٹا سا بچہ ہُدہُد کو قید کر کے اوپر مٹی ڈال کر دانہ چمکا کر ہُدہُد

کو پکڑ لیتا ہے تو کیا ہُد ہُد کو اس وقت کوئی دانائی اور عقل نہیں ہوتی؟ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں تمہیں اس لیے جواب دینے لگا ہوں کہ کہیں اللہ مجھ سے یہ نہ پوچھ لیں کہ میں نے جواب کیوں نہیں دیا جب ہُد ہُد کو بچہ جال بچھا کر قید کرنے لگتا ہے تو تقدیر آ جاتی ہے اور تمہیں نہیں پتہ جب تقدیر آ جائے آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں۔ ﴿إِذَا نَـــزَلَ الْقَدَرُ عَمِيَ الْحِسُّ﴾ جب تقدیر آ جائے تو آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں اللّٰہ اکبر اللہ اللہ بُری تقدیر سے محفوظ فرمائے۔آمین! جناب سلیمان علیہ السلام کو ہُد ہُد کی ضرورت پڑ گئی یا پھر حاضری لگائی کہ کون کون غیر حاضر ہے جناب سلیمان علیہ السلام نے حاضری لگائی قرآن کہتا ہے۔ ﴿وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ﴾ جب حاضری لگائی تو ہُد ہُد نظر نہ آیا نبی کہتے ہیں ﴿مَــا لِــيَ لَا أَرَى الْهُــدْهُــدَ﴾ مجھے کیا ہو گیا ہے مجھے ہُد ہُد نظر نہیں آ رہا۔ ﴿أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ o﴾ یا جانوروں میں کہیں چھپا ہوا ہے یا پھر مجھے نظر نہیں آ تا نبی ابن نبی ہے ماں بھی بڑی نیک ہے ماں سلیمان علیہ السلام کو کہتی ہے ابن ماجہ کی روایت ہے بیٹا ساری رات سویا ہی نہ رہا کرو جو ساری رات سو کر گزارتے ہیں اللہ کی بندگی نہیں کرتے یہ قیامت والے دن فقیر کر کے کھڑے کیے جائیں گے ماں بھی نیک اور باپ نبی ہے خود نبی ہیں اور کہہ رہے ہیں۔ ﴿مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ﴾ مجھے کیا ہو گیا ہے مجھے ہُد ہُد نظر نہیں آ رہا ﴿أَمْ كَانَ مِنَ الْـغَـائِبِيْـنَ o﴾ یا ہے ہی نہیں یا مجھے نظر نہیں آ رہا نبی غصہ میں آ گیا کہتا ہے ﴿لَأُعَذِّبَـنَّـهُ عَـذَابًـا شَـدِيْـدًا﴾ میں مار مار کر چمڑی اُتار دوں گا میں اس کے پر نوچ کر دھوپ میں ڈال دوں گا ﴿أَوْ لَأَذْبَحَنَّـهُ﴾ یا پھر چھری سے ذبح کر دوں گا۔ ﴿أَوْ لَيَـأْتِيَـنِّـيْ بِسُلْطَانٍ مُّبِيْـنٍ o﴾ یا پھر اس کے پاس اپنی غیر حاضری کا کوئی معقول بہانہ نہ ہو نبی نے اعلان کر دیا کہ وہ کیوں گیا ہے آخر حکومت کا نظام ہے قرآن کہتا ہے: ﴿فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ﴾ تھوڑی دیر گزری ہُد ہُد آ گیا کہاں گیا تھا جناب سلیمان علیہ السلام سبا کے علاقے سے گزرے یہ بڑا ہرا بھرا ملک تھا بڑے باغات تھے نہریں تھیں وہ ایسا علاقہ تھا جہاں سانپ اور بچھو نہیں تھے وہاں موذی چیزیں نہیں تھیں مچھر مکھی کچھ نہ تھا وہاں سے ایک اور ہُد ہُد نظر آیا اُس نے پوچھا تم

کہاں سے ہو اس نے کہا میں شام کے علاقے سے ہوں کہتا ہے تم کہاں سے ہو؟ وہ کہتا ہے میں سبا کے علاقے سے ہوں وہ کہتا ہے ہمارے بادشاہ کا بہت بڑا ملک ہے یہ بدبخت ہے اور کہتا ہے تمہارا بادشاہ نبی ہے اللہ نے اس کے تابع جن کر دیئے ہیں پرندے اس کے فرماں بردار ہیں کہتا ہے تمہارا نبی بادشاہ ہوگا لیکن تم آ کر ہماری ملکہ بھی تو دیکھو کسی سے کم نہیں ہے یہ کہتا ہے سلیمان علیہ السلام کو کہیں میری ضرورت نہ پڑ جائے ایسا غصہ نہ آ جائے دوسرا ہُد ہُد کہتا ہے تم یہ بات بتا دینا اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا تم کہنا میں سبا گیا تھا سارا علاقہ دیکھ کر جلدی سے آیا اور سارے جانوروں نے کہا آج تمہارے ساتھ کچھ ہونے والا ہے حضرت کو بہت غصہ ہے کہتا ہے اور کوئی بات کی ہو وہ کہتے ہیں سلیمان علیہ السلام نے کہا ہے اس کو ماردوں گا چھری سے ذبح کر دوں گا یہ کہتا ہے اور کیا کہا ہے کہتے ہیں کہا ہے اگر کوئی جائز بہانہ ہوا تو معاف کر دوں گا کہتا ہے پھر خیر ہے تھوڑی دیر گزری ہُد ہُد آ گیا سلیمان علیہ السلام نے ہُد ہُد کو گردن سے پکڑ لیا فرماتے ہیں ہم نے بھی جانا ہے دعا کرو اللہ ہمیں نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اچھے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



۳ ...... جناب موسیٰ علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفْثِهٖo بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo

﴿فَلَمَّآ اَتٰهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰٓی اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَo﴾ (القصص:30)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود و سلام سید الکل خاتم الرسل جناب محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو، بزرگو، سورۃ القصص کی دو آیات پڑھی ہیں اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! پچھلے دو جمعۃ المبارک میں آپ لوگوں نے جناب موسیٰ علیہ السلام کا قصہ سنا انشاء اللہ آج باقیماندہ قصہ بھی سنایا جائے گا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! دوستو، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابی بیان کرتے ہیں کہ اس کائنات میں تین آدمی بڑے دانا عقلمند گزرے ہیں آپ فرماتے ہیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنہوں نے اپنے بعد خلیفہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بڑا عقلمند آدمی تھا فرمایا اور یہ اس کی دانائی فرمائی ہے اور فرمایا۔ جناب یوسف علیہ السلام کو جس عزیز مصر نے خریدا وہ بھی بہت دانا اور عقلمند تھا۔ اپنی بیوی کو کہتا ہے ہمارے پاس اولاد نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حسین و جمیل لڑکا عطا فرمایا ہے تو اسے بیٹا بنا کر رکھنا۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عزیز مصر نے پہلی نظر میں ہی جناب یوسف علیہ السلام کو دیکھ لیا تھا۔ اور تیسری وہ عورت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو جناب موسیٰ علیہ السلام کو لینے گئی اور جب آئی بات چیت ہوئی موسیٰ علیہ السلام کا اپنے بابا شعیب علیہ السلام کو بتایا۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں بڑی عقل مند عورت تھی۔ بڑی دانا تھی اپنے ابو جی کو کہتی ہے ﴿یٰاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ o﴾ یہ عورت کہتی ہے ابو جی کوئی غلام تو رکھنا ہی ہے۔ اسے ہی رکھ لیں۔ اسے مزدوری پر رکھ لیں اس میں ایمان بھی موجود ہے اور یہ طاقت ور بھی ہے۔ باپ کہتا ہے بیٹی تمھیں کیسے پتہ چلا ہے یہ کہتی ہے ابو جی دس بندوں والا ڈول اس اکیلے نے اٹھایا تھا۔ اور اس کا ایمان مجھے راستے میں محسوس ہوا اس نے میرا مکھنہ بھی دیکھنا پسند نہیں کیا۔ جناب شعیب علیہ السلام فرماتے ہیں ﴿اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَی ابْنَتَیَّ﴾ حضرت جی آپ 8 سال میری بکریاں چراؤ میں آپ کو اپنی بیٹی کا رشتہ دے دوں گا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں ﴿وَ اللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ﴾ میری آپ کے ساتھ بات پکی ہوگئی ہے۔ اور اللہ اس کا گواہ ہے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے مزدوری کرنی شروع کر دی۔ مزدوری کرنا جرم نہیں میرے بھائیو! چوری کرنا جرم ہے۔ زنا کرنا جرم ہے۔ ڈاکہ مارنا جرم ہے۔ مزدوری اور محنت کرنا جرم نہیں بلکہ کائنات کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو بندہ رزق حلال کما کر کھاتا ہے۔ قیامت والے دن یہ اللہ تعالیٰ کو ملے گا تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکے گا۔ شعیب علیہ السلام اپنی بیٹی کو فرماتے ہیں جاؤ اندر سے چھڑی لے کر آؤ۔ موسیٰ علیہ السلام نے بکریاں چرائی ہیں۔ بیٹی اندر گئی مفسرین رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہے۔ جناب آدم علیہ السلام ایک چھڑی جنت سے لائے تھے اور وہ چلتے چلتے جناب شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچی اور جناب شعیب علیہ السلام بیٹی کے ہاتھ میں وہ چھڑی منگواتے ہیں اور بیٹی کہتی ہے۔ ابو جی یہ چھڑی لائی ہوں۔ اور شعیب علیہ السلام کہتے ہیں یہ رکھ آؤ کوئی اور چھڑی لاؤ۔ وہ عورت گئی تو وہ ہی چھڑی پھر ہاتھ میں آ جائے کہتی ہے ابو جی وہی چھڑی ہاتھ میں آئی ہے۔ شعیب علیہ السلام سمجھ گئے کہ یہ بھی اللہ کا نبی ہونے والا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے بغیر چھڑی کسی کی طرف نہیں جاتی۔ موسیٰ علیہ السلام نے وہ چھڑی پکڑ لی اور چرواہے بن گئے۔ کائنات کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے بکریاں چروائی ہیں۔ کیونکہ بکریوں کا مال ایسا ہوتا ہے جو بکریاں چرا لے وہ بندے بھی چرا لیتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا

تھا۔ میرے نبی نے بھی بکریاں چرائی ہیں۔ اماں جی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی بکریاں چرائی تھیں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام بکریوں کے چرواہے بن گئے۔ بکریوں کو سارے انبیاء علیہم السلام نے چرایا ہے لیکن یوں لگتا ہے کہ ان کو عقل نہیں ہے جدھر سے موڑو اُدھر ہی جاتی ہیں جناب موسیٰ علیہ السلام نے بھی چرایا اور کتنے عرصہ تک چراتے رہے؟ میرے نبی موسیٰ علیہ السلام نے 10 سال بکریاں چرائیں۔ کس لیے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کے لیے اپنے پیٹ کے لیے اور مولانا عبدالستار مرحوم لکھتے ہیں۔ ایک دن ایک بکری نے بڑا پریشان کیا یہ آگے بھاگ رہی ہے اور موسیٰ علیہ السلام چھڑی لے کر پیچھے بھاگ رہے ہیں اور پیچھے سے آواز دے رہے ہیں۔

موسیٰ لاٹھی لے کر نسیا
تے بکری مگر سدھایا
اے بکری جے قابو آیوں
ٹانگ توڑاں فرمایا
تے جاں اُو بکری قابو آئی
تے یاد قیامت آئی
ڈھائیں مار کے رُنا موسیٰ
تے بکری گل نال لائی
اے بکری جے میں مار دا تینوں
لنگ ٹٹ جاندے تیرے
قیامت دے دن دعویٰ کر دیوں
نے کی پلے رہندا میرے

انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ کا کتنا ڈر اور خوف ہے کہ دس سال تک بکریاں چرائیں۔ دس سال گزرے جناب موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں جو میرا اور آپ کا معاہدہ تھا وہ پورا ہو گیا ہے اب میں اپنی ماں کے پاس مصر جانا چاہتا ہوں۔ جناب شعیب علیہ السلام نے فرمایا میری طرف سے

اجازت ہے موسیٰ علیہ السلام آہستہ سے اپنی بیوی کو کہتے ہیں۔ اپنے باپ سے کچھ بکریاں لے لو راستے میں کام آئیں گی۔ اللّٰــہ اکبــر اللّٰہ معلوم ہوتا ہے بیٹیاں والدین سے کچھ لے سکتی ہیں۔ ماں باپ سے مطالبے نہ کیا کرو۔ دے دیں تو ٹھیک ہے۔ اب تو یہ حالات ہو گئے ہیں کہ رشتہ لینے سے پہلے سوال یہ ہوتا ہے کہ کیا دو گے؟ بچی کے ساتھ کیا دو گے اے بیوقوف جس نے بچی دے دی ہے اس نے چھوڑا کیا ہے؟ مطالبہ کیا کرو۔ ویسے والدین اپنی بچی کو جو دیں وہ لے لیا کرو۔ اور اگر تمھیں زیادہ شوق ہے تو یہ دیکھ لو کہ نبی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پیسے لے کر میرے نبی ﷺ نے چند چیزیں، لوٹا، مصلیٰ، چکی اور اسی طرح 4,5 چیزیں میرے نبی علیہ السلام نے اپنی پیاری بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو دیں۔ وہ پیسے بھی علی رضی اللہ عنہ کے خرچ ہوئے۔ یہاں کئی بچیاں 40,50 سال گذار دیتی ہے نہ جہیز بنے اور نہ بچی کی شادی ہو۔ کئی مردوں کی عمر گزر جاتی ہے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام اپنی بیوی کو کہتے ہیں اپنے والدین سے کچھ بکریاں لے لو۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کی بیوی اپنے والد کو کہتی ہیں ابو جی ہمیں بکریاں دے دو۔ جناب شعیب علیہ السلام فرماتے ہیں اے میری بیٹی، اے موسیٰ علیہ السلام بات سنیں۔ اس دفعہ بکریوں نے جتنے بچے دیئے ان میں سے جتنے کالے اور سفید ہوئے دونوں رنگوں کے ہوئے وہ سب آپ کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے موسیٰ علیہ السلام کو بتایا کہ یہ لاٹھی ساری بکریوں کو پھیر دو۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے ساری بکریوں کو لگا دی۔ یا پھر فرمایا کہ یہ لاٹھی اس پانی میں لگا دو جہاں سے پانی پینا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے وہ پانی میں لگایا۔ اور بکریوں نے پانی پیا اس سال جتنی بکریوں نے بچے دیئے وہ سارے ہی سفید اور کالے دونوں رنگوں کے تھے سبحــــان اللّٰہ۔ شعیب علیہ السلام اپنی بیٹی کو بکریاں دے رہے ہیں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے بکریوں کا ریوڑ لیا اور اپنی بیوی کو ساتھ لیا۔ اجازت لے لی۔ قرآن کہتا ہے۔ ﴿وَ سَارَ بِأَهْلِهٖ﴾ موسیٰ علیہ السلام اپنی گھر والی کو لے کر جا رہا ہے قرآن کہتا ہے ﴿فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ﴾ جب موسیٰ نے 10 سال پورے کر لیے وہ اپنی بیوی کو ساتھ لیے بکریاں لے کر جا رہے ہیں۔ سردی کا موسم تھا۔ ایک مقام پر پہنچے موسیٰ علیہ السلام کی بیوی کو ولادت کا وقت ہو گیا اللہ پاک نے جنگل بیابان میں

موسیٰ علیہ السلام کو بیٹا عطا کر دیا اور موسیٰ علیہ السلام رات کو سفر کرتے ہیں دن میں نہیں کرتے۔ موسیٰ علیہ السلام چاہتے ہیں کہ میری بیوی پر غیر مرد کی نظر نہ پڑ جائے۔ دن میں سفر نہیں کرتے۔ قافلے کے ساتھ سفر نہیں کرتے۔ رات سفر کر رہے ہیں۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام بھی حیا والے تھے۔ یہ عورت بھی بڑی حیا دار اور شرم والی تھی۔ دیکھ نیک عورتیں کیسی ہوتی ہیں؟ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہی تھیں۔ گلی میں کسی کے چلنے کی آواز آئی یوں لگا جیسے آگے سے کوئی نابینا مرد آ رہا ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک طرف چھپ گئیں آنے والا مرد عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا صحابی تھا۔ بہت قیمتی صحابی تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہیں جاتے تو اسے اپنا نائب امام بنا کر جاتے۔ یہ چھڑی کے سہارے چلا آ رہا ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے پیاری بیٹی تم جیسی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہو اور مجھ جیسا باپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو آنے والے نابینا ہو تو چھپنے کی کیا بات ہے؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ابو جی وہ نہیں دیکھتا لیکن میں نہیں چاہتی کہ میری نظریں غیر مرد پر پڑیں۔ چھ مہینے گزر گئے۔ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے جا چکے تھے۔ چھ ماہ گزر گئے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا چار پائی کے ساتھ لگ گئیں۔ جمعہ کا دن تھا سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو نہلایا۔ پیار کیا علی رضی اللہ عنہ آئے تو فرماتی ہیں اے علی رضی اللہ عنہ سن لیں۔ مجھے آج تک صرف آپ نے میرے بیٹوں اور میرے باپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہے میں نے کسی غیر کو نہیں دیکھا۔ علی جی اگر میں فوت ہو جاؤں تو مجھے غسل آپ نے دینا ہے۔ اگر دن کے وقت فوت ہو جاؤں تو میرا جنازہ رات کے اندھیرے میں لے جانا۔ میں نہیں چاہتی کہ میرے کفن غیر مرد دیکھیں۔ اور جو عورتیں ایکشن پر پڑی ہوں؟ یہ کیا جواب دیں گی کہ ہم کس سنت پر عمل کر کے آئی ہیں؟ دعا کرو اللہ تعالیٰ شرم و حیا نصیب فرمائے۔ آمین!

سردی کا موسم، موسیٰ علیہ السلام دیا جلاتے ہیں وہ بجھ جاتا ہے آگ جلاتے ہیں بجھ جاتی ہے۔ بچے کی ولادت کا وقت ہے سردی لگ رہی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ تھوڑی دور آگ نظر آئی۔ اپنی بیوی کو کہتے ہیں تم ادھر ٹھہرو۔ میں ادھر سے آگ لے آؤں اور ساتھ راستہ پوچھ آؤں تا کہ آپ گرمی حاصل کر سکو۔ اللہ اکبر اللہ۔ موسیٰ علیہ السلام وہاں گئے تو دیکھا سر سبز درخت

ہے اور وہاں سے آگ نکل رہی ہے۔ سرسبز درخت سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوگئے اور ڈر گئے کہ خشک درختوں سے تو آگ نکلتی ہے۔ یہ سرسبز درختوں سے آگ نکل رہی ہے؟ حوصلہ کر کے تھوڑا سا آگے گئے تو آواز آئی۔ اللہ پاک فرماتے ہیں ﴿اَنْ یّٰمُوْسٰٓی اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ o﴾ موسیٰ میں اللہ ہوں۔ میں اللہ ہوں۔ ﴿فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ﴾ یہ جو تمھارا جوتا ہے یہ دُور اُتار دو۔ ﴿فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی o﴾ موسیٰ علیہ السلام جہاں تم پہنچ گئے ہو یہ جگہ پاک ہے۔ یہ وادی پاک ہے۔ آؤ مجھ سے باتیں کرلو۔ لیکن جوتا دُور اتار دو۔ کہتے ہیں اس جوتے کو کچھ گندگی لگی تھی یا پھر وہ جوتا کسی مردار جانور کے چمڑے سے بنا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جوتے سمیت نماز پڑھ لیا کرو۔ سنن ابی داؤد کی روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن جوتے سمیت جماعت کروائے کھڑے تھے۔ تب مسجد میں قالین یا صفیں نہیں بچھی ہوتی تھیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی جوتے سمیت نماز پڑھ رہے تھے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران ہی جوتا اتار کر سائیڈ پر رکھ دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھا انھوں نے بھی جوتے اتار دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو کیا ہوا کہ تم نے جوتے اتار دیئے کہتے ہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے جوتا اتارا ہے تو ہم نے بھی اتار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جوتا اس لیے اتارا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے نماز میں ہی بتایا ہے کہ آپ کے جوتے کے ساتھ گندگی لگی ہے۔ اتار دو۔ میں نے اس لیے اتارا ہے تم جب مسجد میں آیا کرو دیکھ لیا کرو اگر جوتے کو گندگی لگی ہو تو پیچھے اتار دیا کرو۔ صاف جوتا ہو تو اس کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو۔ اللّٰہ اکبر اللہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ﴿فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ﴾ موسیٰ علیہ السلام سے جوتا کیوں اتروایا؟ جوتا اُتار کر آدمی آئے یہ عاجزی و انکساری کی علامت ہے؟ دوسری بات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ جگہ بڑی بابرکت ہے۔ اے موسیٰ علیہ السلام تم جوتا اتار کر آؤ گے تو برکت والے پاؤں برکت والی جگہ پر لگ جائیں گے اور برکت ہوگی۔

اب میری باتیں دھیان سے سن لو۔ اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے نبی موسیٰ (علیہ السلام)

میں نے تمھیں نبوت کا تاج دے دیا ہے آگ لینے گیا تھا اللہ تعالیٰ نے نبوت دے دی۔ یہ اس کی کرم نوازیاں ہیں۔ مولانا نے اس لیے لکھا ہے۔

کِتے اَگ دا بھورا کوئی لین جاوے
توں پیغمبری کر عطا دینا ایں
کسے گل دی تینوں پرواہ نئیں
جیسی چاہیں توں کر پیدا فضا دینا ایں
یوسف تائیں وچھوڑ یعقوب کولوں
چالیس سال تک چیتا بھلا دینا ایں
اج موسیٰ نوں ماں تو جدا کر کے
کل دونواں دے میل کرا دینا ایں
کِتے روندیاں تائیں ہسا دینا ایں
کتے ہسدے ہوئے روا دینا ایں
بی بی مریم تے جدوں الزام لگے
عیسیٰ نبی نوں بولن سکھا دینا ایں
کِتے جنگل وچ بچے دے ہیٹھ پیروں
ٹھنڈے پانی دا چشمہ چلا دینا ایں
یوسف جیاں پیغمبر زادیاں نوں
جیلوں کڈھ کے تختاں تے بٹھا دینا ایں

نبی آگ لینے گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تمھارے سر پر نبوت کا تاج رکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں یا موسیٰ (علیہ السلام) اے موسیٰ (علیہ السلام) تمھارے ہاتھ میں کیا ہے۔ پیار دیکھو۔ اللہ کو تو پتہ تھا کہ چھڑی لیے پھرتا ہے اور یہ چھڑی پاس رکھنا نبی پاک ﷺ کی سنت ہے۔ اب تو اسے عار سمجھا جاتا ہے۔ یہ دیکھنا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ

يٰمُوْسٰى ۝﴾ موسیٰ تمھارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں ﴿هِيَ عَصَايَ ﴾ یا اللہ یہ میری لاٹھی ہے۔ بات ختم ہوئی۔ لیکن موسیٰ علیہ السلام چاہتے تھے اب اللہ سے پیار کی باتیں کر لوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! تم بھی سحری کے وقت اٹھ کر اللہ سے پیار کی باتیں کر لیا کرو۔ ان شاء اللہ قیامت کو کامیابی نصیب ہوگی۔ اب آگے خود ہی کہہ رہے ہیں ﴿اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا ﴾ یا اللہ بکریاں چراتا چراتا تھک جاؤں۔ تو سہارا لے کر کھڑا ہو جاتا ہوں۔ ﴿وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ﴾ کوئی اونچا درخت ہو چھڑی مار کر پتے جھاڑ لیتا ہوں۔ ﴿وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى﴾ یا اللہ اس چھڑی کے بڑے فائدے ہیں موسیٰ علیہ السلام کی وہ لاٹھی بڑی قیمتی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام اس کو زمین میں گاڑ دیتے وہ چھاؤں کر دیتا۔ موسیٰ علیہ السلام کو دریا پر سڑکوں کی ضرورت پڑتی تو چھڑی مار کر سڑکیں بنا لیتے۔ پانی کی ضرورت پڑی موسیٰ علیہ السلام نے پتھر پر چھڑی ماری بارہ چشمے جاری ہو گئے۔ موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں ﴿وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝﴾ اللہ اس کے بڑے فائدے ہیں کوئی سانپ نکل آئے اس کو مار دیتا ہوں۔ کوئی چور ڈاکو آئے اسے بھگا دیتا ہوں۔ پانی سے چھلانگ لگانی ہو چھڑی رکھ کر چھلانگ لگا لیتا ہوں۔ پانی کا لیول چیک کر لیتا ہوں۔ اور جب ہاتھ میں چھڑی پکڑی ہو تو ایک روایت میں لکھا ہے مومن کے ساتھ چھڑی ہو تو شیطان بھی دیکھ کر بھاگ جاتا ہے کیوں جی چھڑی کے فائدے تو ہیں ناں؟ لیکن اب چھڑی والی بات نہیں رہ گئی کیوں کہ بات رزق تک جا چکی ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں اس کو پھینک دو موسیٰ علیہ السلام نے جب چھڑی زمین پر پھینکی۔ چھڑی بہت بڑا سانپ بن گئی جو چیز اس کے آگے آتی یہ کھاتا جاتا ہے پتھر آیا یہ کھا گیا۔ گھاس آئی یہ کھا گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ یہ سانپ سب کچھ ہضم کر گیا ہے تو موسیٰ علیہ السلام نے دوڑ لگا دی۔ اللہ تعالیٰ نے آواز دی یا موسیٰ (علیہ السلام) یا موسیٰ (علیہ السلام) اے موسیٰ کہاں جا رہے ہوں واپس آؤ۔ ﴿لَا تَخَفْ﴾ اور ڈرو نہ۔ نبی سانپوں سے نہیں ڈرتے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا واپس آؤ۔ یا اللہ سانپ ہے کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسے گردن سے پکڑ لو موسیٰ علیہ السلام نے کمبل اوڑھا ہوا تھا وہ ہاتھ پر لپیٹ کر پکڑنے لگے تو جبرائیل علیہ السلام آ کر کہتے ہیں حضرت جی اگر اللہ کی مرضی ہو

کہ سانپ آپ کو ڈس لے تو کیا یہ کمبل آپ کو بچا لے گا۔ اس سے آپ نہیں بچ سکتے کمبل کو پھینک کر اسے ہاتھ سے پکڑ لیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے سانپ پکڑ لیا دیکھا تو یہ چھڑی تھیں۔ ''اللہ اکبر اللہ'' سانپ سے چھڑی اور چھڑی سے سانپ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلٰى جَنَاحِكَ﴾ ذرا اپنا ہاتھ بغل میں داخل کرو۔ اللہ پاک فرماتے ہیں اب باہر نکالو۔ باہر نکالا تو ہاتھ یوں چمک رہا تھا جیسے سورج چمکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے نبی موسیٰ علیہ السلام ایک معجزہ چھڑی کا اور دوسرا ہاتھ کا جاؤ دونوں معجزے لے جاؤ اور فرعون کو جا کر وعظ کرو جناب موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں یا اللہ میں اٹک اٹک کر بولتا ہوں۔ میرا بھائی ہارون علیہ السلام مجھ سے زیادہ فصیح و بلیغ ہے اسے بھی نبی بنا دو۔ یا اللہ میرے بھائی کو میرے ساتھ نبی بنا دو ہم دو لوگ ہوں گے۔ اس کی زبان بھی ٹھیک ہے وہ بہت نیک ہے۔ اس کو نبوت دے دو۔ اور ساتھ ایک اور بات کی۔ ﴿قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ ۝﴾ اللہ میری زبان بھی کھول دے۔ میرا سینہ بھی کھول دے زبان کی ساری مشکلیں دُور کر دے ﴿يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝﴾ میں بات کروں تو انہیں ساری سمجھ آ جائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جاؤ تمھارا بھائی بھی نبی، نبی علیہ السلام کو بھائی سے کتنا پیار ہے۔ اور ہم مسلمانوں کے بھی تو بھائی ہیں۔ نبی علیہ السلام بھائی کے لیے نبوت مانگ رہا ہے ادھر بھائیوں کو شریک سمجھا جاتا ہے اور نبی کہتا ہے یا اللہ میرے بھائی کو بھی نبی بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جاؤ میں نے تمھاری یہ بات بھی مان لی ہے۔ جاؤ تمھارا بھائی بھی نبی ہے۔ نبی نے فرمایا۔ یا اللہ میری زبان بھی کھول دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مان لیا۔ اب جاؤ جا کر فرعون کو وعظ کرو وہ بہت ظالم ہے۔ وہ بہت متکبر ہے۔ کائنات کے سردار نبی نے فرمایا۔ ''أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ'' سب سے افضل جہاد ظالم حکمران کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کلمہ حق کہنا ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ یہ جہاد بھی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ظالم بادشاہ کے سامنے بھی بات کرنی ہے پتہ چل جائے گا۔ 10 اکتوبر آ رہی ہے۔ کئی لوگوں نے امریکہ کو ووٹ دینے ہیں اس حکومتی پارٹی کو ووٹ دو تا کہ اور مسلمان مارے جائیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے

کی یا حق کا دفاع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان افغانیوں کا کیا گناہ ہے جو ہزاروں شہید ہوتے ہیں۔ میرے بھائی غور کرو سوچو کہیں مسلمانوں کے قتل عام میں تم بھی شریک نہ ہو جاؤ۔ اپنا ووٹ ڈالتے ہوئے تمھیں اللہ تعالیٰ نے ذہن اور ضمیر دیا ہے۔ اور مولانا لکھوی سے اچھا کون ہوسکتا ہے۔ جن کی گیارہ پیڑھیاں اولیاء کی ہیں۔ حافظ عبداللہ گرداس پوری رحمہ اللہ کہتے ہیں میں انگلینڈ گیا وہاں بہت بڑی لائبریری تھی جس میں ایک کتاب تھی جس پر لکھا تھا۔ ہندوستان میں ایک خاندان ایسا ہے جس کی گیارہ پیڑھیاں اولیاء کی ہیں۔ "اللّٰه اکبر اللّٰه" دعا کرو اللہ تعالیٰ لکھوی صاحب کی عمر میں برکت فرمائے، آمین! اگر کسی کا کام درست نہ کریں تو خراب بھی نہیں کرتے، کئی بندے معمولی بات سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ کہ اس نے ہمیں پہچانا نہیں۔ ہمارا وہ کام نہیں کیا۔ ہر انسان کا کام نہیں ہوسکتا۔ دیکھنا یہ ہے کہ اجتماعی طور پر کیا فائدہ ہے؟ سارے ایم۔ این۔ اے اور ایم۔ پی۔ اے قابو آتے ہیں کسی نے مولانا لکھوی رحمہ اللہ کے بارے میں بھی سنا ہے کہ انھوں نے فلاں کے پیسے مارے ہیں۔ "اللّٰه اکبر اللّٰه" اس لیے میرے بھائیو! سوچ سمجھ کر ہوش سے ووٹ دینا ہے۔ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ نے پوچھنا ہے کہ کس کو ووٹ دیا ہے؟ جناب موسیٰ علیہ السلام اور جناب ہارون علیہ السلام، دونوں کو نبوت مل گئی جناب موسیٰ علیہ السلام وہاں سے چل پڑے۔ نبوت لے کر مصر پہنچے۔ اپنے بھائی ہارون نبی کو ساتھ لیا۔ کئی انسان کہتے ہیں موسیٰ علیہ السلام کی بیوی کس طرف گئی۔ میرے بھائیو! جس نبی نے 10 سال بکریاں چرائی تھیں وہ بھلا بیوی کو کیسے چھوڑ سکتا تھا وہ بیوی بچوں کو لے کر مصر پہنچتے ہیں۔ ہارون علیہ السلام کو لے کر دربار میں گئے اور اللہ تعالیٰ نے چلتے وقت یہ بات سمجھا دی کہ اے میرے نبی موسیٰ علیہ السلام وعظ کس طرح کرنی ہے؟ فرمایا: ﴿فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا﴾ فرعون کو وعظ کرو تو میٹھی زبان سے وعظ کرنا۔ کہیں قیامت والے دن فرعون یہ نہ کہہ دے کہ مجھے کسی نے پیار سے نہیں سمجھایا تھا۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے آ کر فرعون کو وعظ کی فرمایا۔

اے فرعون اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ۔

فرعون کہتا ہے تم وہی ہو جو ہم میں پلے بڑھے تھے۔ ہمارا مرد مارا تھا۔ اب کہتے ہو کہ تم

نبی بن کے آئے ہو؟ فرعون کہتا ہے تمھارے پاس کیا نشانی ہے؟ نبی نے چھڑی پھینکی وہ سانپ بن گیا۔ ہاتھ بغل میں ڈالا تو وہ چمکنے لگا۔ فرعون کہتا ہے۔ ہارون بھی جادوگر ہے؟ معاذ اللہ اور موسیٰ علیہ السلام بھی جادوگر ہے۔ کہتا ہے میں بھی اپنے جادوگر بلا کر تمھارا مقابلہ کراؤں گا۔ اتنا فخر تھا اس کو۔ کہتا ہے تمھارا رب کون ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہمارا رب وہ ہے جس نے زمین و آسمان بنائے۔ سارا جہان بنایا کیوں جی ہم سے کوئی پوچھے کہ آپ کا رب کون سا ہے؟ اللہ ہی ہے۔ ہمارا رب اللہ ہے۔ اللہ پیدا کرنے والا ہے۔ نفع و نقصان کا مالک اللہ ہے۔

کیوں رب نالوں بندیا توں ناطہ توڑیا
جنے تیرا اک اک جوڑ جوڑیا
اُکھاں وچ موتی جڑے گول گول نے
سارے اختیار میرے اللہ کول نے
رب دا توں کھانویں تے ہنڈاویں بندیا
اودے بنا سر کیوں جکاویں بندیا؟
چھڈ دے توں شرک والے بول بولنے
سارے اختیار میرے اللہ کول نیں

موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہمارا رب وہ ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے وہ کہتا ہے تم جادوگر ہو تم ایک دن مقرر کر لو۔ میں بھی اپنے جادوگر اکٹھے کر لیتا ہوں۔ قرآن کہتا ہے: اس نے پورے مصر کے جادوگر جمع کر لیے۔ کتنے جادوگر موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے تھے فرعون نے 70 ہزار جادوگر اکٹھے کر لیے۔ ایک انسان کے لیے 70 ہزار جادوگر جمع کیے۔ بہت اچھا انسان ہو تو ایک ہی کافی ہے۔ کیوں کہ؟ اسامہ ایک ہے ناں؟ پورے کفر کو قیامت نظر آ رہی ہے۔ ان سے ایک بندہ نہیں قابو آ رہا ہے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام اکیلے اور 70 ہزار جادوگر ہیں۔ بڑے ماہر ہیں پرانے جادو، کالا جادو اللہ جانے جادو کی کتنی قسمیں ہیں۔

کہیں لکھا ہے کالا جادو کہیں لکھا ہوگا سفید جادو۔ کئی عورتیں جادو کے تعویذ لا رہی ہیں کئی جادو دوسروں پر ڈالتی ہیں اور پھر آ کر کہتی ہیں مولوی جی جادو الٹا ہو گیا ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ جادو ٹونے سے بچائے۔ آمین! نبی پاک ﷺ پر بھی جادو چل گیا تھا لبید بن اعصم یہودی نے حضرت کے بال مبارک لے کر گیارہ گرہیں لگا کر بئر معونہ کنویں میں ڈل دیئے۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آقا پر اتنا اثر ہوا۔ آپ ﷺ نے کھانا نہ کھایا ہوتا تو فرماتے میں نے کھانا کھایا ہے۔ کوئی کام کیا ہوتا فرماتے میں نے نہیں کیا۔ معلوم ہوتا ہے جادو کا اثر ہو جاتا ہے۔ اور اللہ نے اس کا کیا توڑ نازل کیا کائنات کے سردار نبی ﷺ سو رہے تھے۔ دو آدمی آئے ایک سرہانے کھڑا ہو گیا اور دوسرا پاؤں کی طرف ایک کہتا ہے اس کو کیا ہوا ہے؟ دوسرا کہتا ہے ﴿إِنَّـهُ مَسْحُوْرٌ﴾ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ ایک کہتا ہے کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرا کہتا ہے لبید بن اعصم یہودی نے۔ ایک کہتا ہے کس پر کیا ہے؟ دوسرا کہتا ہے۔ بالوں پر۔ ایک کہتا ہے کہاں پھینکا ہے۔ دوسرا کہتا ہے بئر معونہ میں پتھر کے نیچے بال دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے آخری دو سورتیں نازل کیں ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ o﴾ ان سورتوں کی گیارہ آیات ہیں اللہ کے نبی نے گیارہ آیات پڑھیں۔ گیارہ گرہیں کھلگئیں اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرما دی جاؤ آج بھی پکا علاج ہے جادو ٹونے کا پکا علاج ہے۔ فرعون نے 70 ہزار جادوگر اکٹھے کیے۔ دن مقرر ہو گیا۔ یہ جادوگر اپنی رسیاں اور چھڑیاں لے کر میدان میں آ گئے۔ موسیٰ علیہ السلام بھی آ گئے موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ پہل تم کرو گے یا ہم کریں؟ مگر مومن پہل نہیں کرتا یہ جادوگر فرعون سے کہتے ہیں اگر ہم اس پر غالب آ جائیں تو ہمارے لیے کیا انعام ہو گا؟ فرعون کہتا ہے تم سب کو میں اپنے قریب رکھوں گا۔ وزیر بنا لوں گا اور تنخوائیں بھی زیادہ دوں گا۔ تم میرے قریبی ہو جاؤ گے۔ موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں " اَلْـقُـوْا" جو کرنا ہے کرو۔ قرآن کہتا ہے انہوں نے اپنی چھڑیاں اور رسیاں ڈال دیں۔ قرآن کہتا ہے یوں معلوم ہوتا تھا جیسے یہ سانپ ہیں۔ قرآن کہتا ہے: حقیقت میں وہ چھڑیاں اور رسیاں تھیں لیکن آنکھوں پر جادو ہو گیا یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہ سانپ ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام ڈر گئے یا اللہ یہ سانپ زیادہ ہیں میں نے

چھڑی پھینکی وہ بھی سانپ بنے گا پھر کمال کس بات کا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پیارے نبی موسیٰ علیہ السلام ڈرو نہ چھڑی پھینکو۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے چھڑی پھینکی یہ اتنا بڑا سانپ بن گیا اور جتنے جادوگر آئے تھے سب کے سانپوں کو ہضم کر گیا۔ کوئی ادھر بھاگا کوئی ادھر بھاگا۔ فرعون کا پاخانہ نکل گیا۔ یہ رب ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کا اتنا رعب پڑ گیا کہ جب انہیں فرعون دیکھتا اس کا پاخانہ نکل جاتا۔ واہ کیسا رب ہے؟ اس لیے سید میر رحمۃ اللہ نے بڑی پیاری بات لکھی ہے۔

جیہڑے خود نہ دیوا بال سکن
کرکاں دی دورتے حال سکن
تیری سختی کیوں کر ٹال سکن
پڑھ لا الہ الا اللہ
دانے بھُنکے زمین وچ بونا ایں کیوں؟
ہل شور زمین وچ جونا ایں کیوں؟
تھن چھڈ کے پوچھل چونا ایں کیوں؟
پڑھ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ

فرعون جادوگروں کو کہتا ہے ﴿لَاُصَلِّبَنَّكُمْ﴾ میں تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا۔ تمھارے ہاتھ پاؤں کاٹ دوں گا۔ تم موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل گئے ہو۔ "اللہ اکبر اللہ"
تمھارا دائیاں ہاتھ اور بائیاں پاؤ کاٹوں گا پھر بائیاں ہاتھ اور دائیاں پاؤں کاٹوں گا۔ تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا۔ یہ جادوگر کہتے ہیں جو مرضی کر لو ہمیں حق نظر آ گیا ہے۔ یہ زندگی چار دن کی ہے۔ قربانی دے کر اللہ تعالیٰ سے جنت لے لیں گے۔ سارے جادوگر شہید کر دیئے گئے۔ فرعون کہتا ہے ﴿قَالَ فِرْعَوْنُ يَاهَامَانُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝﴾ فرعون سے پہلے محل پکے نہیں تھے۔ فرعون کہتا ہے اینٹیں پکا کر محل تیار کرو۔ اس محل کے اوپر چڑھ کر موسیٰ علیہ السلام کے رب سے مقابلہ کرنا ہے۔ میں دیکھ لوں گا وہ دولت کے

گھمنڈ میں تھا۔ 400 سال تک تو اس کا کبھی سر بھی درد نہ ہوا۔ ہامان اس کا وزیر تھا اس نے پکا محل بنایا اور بہت اونچا تھا۔ اوپر چڑھ گیا۔ چڑھ کر آسمان کی طرف تیر مارا۔ اللہ تعالیٰ نے وہ تیر خون سے رنگ کر بھیج دیئے کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام کا رب پہلی مرتبہ میں ختم ہو گیا۔ **معاذ اللہ، استغفر اللہ**، اللہ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ اس کا غرور ختم کرو۔ جبرائیل علیہ السلام نے اس محل کو اپنا پر مارا۔ اور وہ محل ریزہ ریزہ ہو گیا جو انھوں نے کئی سال لگا کر بنایا تھا موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کہا اب مصر چھوڑ دو سارے بنی اسرائیل نے مصر چھوڑ دیا۔ بوڑھے نہ مانے نبی نے غیرت دلائی کہ تم انبیاء کی اولاد ہو حیا کرو کیا کام کرتے ہو۔ جلدی کرو مصر چھوڑ دو۔ میں وعدہ کرتا ہوں اللہ مصر کی حکومت عطا کرے گا۔ یہ مان گئے جاتے ہوئے فرعونیوں سے ادھار زیورات لیے اور چلے گئے صبح ہوئی تو فرعونی پریشان ہو گئے کہ نہ کوئی جھاڑو لگانے آیا ہے اور نہ کوئی نالیاں صاف کرنے آیا ہے۔ پھر پتہ چلا کہ سارے بنی اسرائیلی بھاگ گئے ہیں۔ 6 لاکھ فوج پیچھے لگا دی کہتا ہے انھیں پکڑ کر لٹکا دو۔ اب آگے گئے تو دریائے نیل تھا۔ اور پیچھے فرعون آ گیا۔ اور جن کے ایمان کمزور تھے وہ ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ کیوں جی وزیر بن گئے ہو؟ ممبر بن گئے ہو؟ موسیٰ علیہ السلام کو کہتے ہیں اگر تمہیں راستے کا نہیں پتہ تھا تو کیوں آئے تھے؟ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے بھروسے اللہ پر ہوتے ہیں۔ فرمایا ﴿كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۝﴾ اے بنی اسرائیل گھبراؤ نہ میرا اللہ میرے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا بھروسہ نصیب فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



۴ ...... جنابِ موسیٰ علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

﴿ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝﴾

(الاعراف: 103تا105)

پھر ہم نے ان کے بعد موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور فرعون کی جماعت کی طرف نبی بنا کر بھیجا یعنی کہ ھود، ابراہیم، شعیب، لوط علیہم السلام کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور فرعون کی جماعت کی طرف نبی بنا کر بھیجا ﴿فَظَلَمُوْا بِهَا فَانْظُرْ﴾ اور پھر فرعون اور اس کی جماعت نے ظلم کیا میرے پاک نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ دیکھتے نہیں کہ ان فسادیوں کے انجام کس طرح ہوئے؟ اور موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا میں جہانوں کے پروردگار کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور سچا نبی بن کر آیا ہوں اللہ کے ذمے حق کے علاوہ کوئی بات نہیں لگاتا ہوں اور میرے ساتھ بنی اسرائیلیوں کو آزاد کر کے بھیج دو۔ ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار ان گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوں دوستو بزرگو آج کا چھبیس اگست 2005ء کے خطبہ میں سورہ الاعراف کی تین آیات تلاوت کی ہیں اللہ مالک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مولا کریم مجھے اور آپ سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔آمین! جناب موسیٰ علیہ السلام کو اللہ سبحانہ نے فرعون کی طرف نبی اور رسول بنا کر بھیجا اور فرمایا فرعون کے سامنے جا کر کلمہ حق کہہ دو فرعون کو وعظ کرو جناب ہارون علیہ السلام اور جناب موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں گئے اور جا کر وعظ کی اور سب سے افضل جہاد کلمہ الحق ہے ((اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَابِرٍ .)) کائنات کے سردار نبی نے فرمایا سب سے افضل جہاد ظالم حکمران کے سامنے حق کی بات پیش کرنا ہے جناب موسیٰ علیہ السلام اس بات سے ڈرتے تھے کہ کہیں فرعون ظلم نہ کرے لیکن جب اللہ پاک نے نبوت عطا فرمائی جناب موسیٰ علیہ السلام کے دل سے فرعون کا ڈر نکل گیا اور اللہ پاک نے فرعون کے دل میں موسیٰ علیہ السلام کا ڈر ڈال دیا جناب موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے دربار میں اللہ کی توحید کا اعلان کیا اپنی نبوت کا اعلان کیا اور کیا فرمایا ﴿وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ﴾ موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں ﴿يٰفِرْعَوْنُ اِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ o﴾ (الاعراف:104) میں سارے جہانوں کے مالک کی طرف سے تمہاری طرف نبی بن کر آیا ہوں میں سچا رسول بن کر آیا ہوں فرعون نے بنی اسرائیل والوں کو اپنی غلامی میں رکھا تھا اور ان کو ذلیل کاموں پر لگایا تھا فرعون کہتا ہے ﴿قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ o﴾ فرعون کہتا ہے اگر تم نبی بن کر آئے ہو تو نبوت کی کوئی دلیل پیش کرو اللہ اکبر اللہ قومیں انبیا کو یہ سوال تو کرتی تھیں کہ کوئی نشانی دکھاؤ مکہ والے ایک دن میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اگر اللہ کے سچے رسول ہو تو جو چاند آسمان پر چمک رہا ہے اسے اُتار کر دکھاؤ کائنات کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا یا اللہ یہ کیا کہتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں محبوب انگلی کا اشارہ کرنا تمہارا کام ہے اور چاند توڑ کر دو ٹکڑے کرنا میرا کام ہے اور حاجی مکہ میں اس پہاڑی کو دیکھتے ہیں جس پر چاند دو ٹکڑے ہوا تھا فرعون نے کہا اگر تم نبی ہو تو نشانی دکھاؤ یہ بات یاد رکھنا اللہ جب کسی قوم میں نبی بھیجیں تو ان کی نسل سے بھیجتے ہیں اور دوسری بات جو چیز مشہور ہو اللہ معجزے بھی ویسے دے کر بھیجتا ہے جناب موسیٰ علیہ السلام جب آئے تب مصر میں جادو بڑا مشہور تھا یعنی کہ مصر کے لوگ جادو بہت کرتے تھے فرعون کہتا ہے اگر رب ہو تو نشانی دکھاؤ قرآن کہتا

ہے وہ کیا؟ موسیٰ علیہ السلام کے پاس چھڑی تھی انہوں نے زمین پر پھینکی اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بڑا سانپ بن گیا سانپ نے منہ کھولا فرعون کی طرف تو فرعون اس قدر ڈر گیا کہ اس کا پاخانہ نکل گیا وہ خدائی کا دعویٰ کرنے والا موسیٰ علیہ السلام کو کہتا ہے موسیٰ اسے پکڑ لو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا معجزہ دیکھ لو تم معجزہ مانگتے تھے دیکھ لو موسیٰ علیہ السلام نے وہ سانپ پکڑا تو وہ چھڑی بن گیا فرعون پھر کہتا ہے کوئی اور معجزہ دکھاؤ قرآن کہتا ہے ﴿وَّ نَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِیَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ o﴾ اللہ کے نبی جناب موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ بغل میں لیا جب نکالا تو وہ ایسے چمک رہا تھا جیسے آسمان کا چاند اور سورج چمکتا ہے موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں پہلا معجزہ سانپ بنا دوسرا معجزہ ہاتھ کا بغیر کسی بیماری کے چمکنا دو معجزے پیش کئے گئے تو فرعون تخت پر بیٹھا تھا وزیر بیٹھے ہیں وہ کہتے ہیں۔﴿قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ o﴾ فرعون کے وزیر کہتے ہیں فرعون یہ کوئی جادوگر ہے یہ بہت بڑا جادوگر ہے اپنی نوکری پکی کرنے کے لیے فرعون کے سپاہی وزیر سردار چوہدری کہتے ہیں یہ بہت بڑا جادوگر ہے جادو کے کرشمے دکھا رہا ہے یہ نبی نہیں یہ جادوگر ہے اللہ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی لوگ جادوگر کہتے تھے فرعون کہتا ہے اچھا یہ جادوگر ہے ہاں یہ جادوگر ہے قرآن کہتا ہے پھر تم بھی جادوگر اکھٹے کرو سارے شہروں میں سے جادوگر بلانے شروع کر دیئے کتنے جادوگر بلائے گئے نبی موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کرنے کے لیے فرعون نے ستر ہزار جادوگر بلائے ایک دن مقرر ہو گیا سارے جادوگر آ گئے عید کا دن مقرر تھا سارا جہان جمع ہے یہ بڑے بڑے علم والے بڑے ہوشیار جادوگر تھے انہوں نے آ کر فرعون سے کہا کہتے ہیں ﴿اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا﴾ فرعون کو کہتے ہیں اگر ہم موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ جائیں ﴿اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ o قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ o﴾ ستر ہزار جادوگر جمع ہیں یہ کہتے ہیں اگر ہم جیت جائیں تو ہمیں کیا دو گے؟ فرعون کہتا ہے تم سب کو وزیر بنا لوں گا تمہیں بہت شان عطا کروں گا اللّٰہ اکبر اللّٰہ جادوگر بھی میدان میں اور موسیٰ علیہ السلام بھی میدان میں ہیں جادوگر کہتے ہیں ﴿قَالُوْا يٰمُوْسٰی اِمَّآ اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ o﴾ یہ جادوگر کہتے ہیں پہلے تم کچھ دکھاؤ گے یا ہم

دکھائیں اور مومن پہلے وار نہیں کرتا موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں تم نے جو کرنا ہے کرو اپنے فن کا مظاہرہ کرو قرآن کہتا ہے ﴿قَالَ اَلْقُوْا فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ﴾ اللہ کا قرآن کہتا ہے انہوں نے اپنی رسیاں اور چھڑیاں پھینک دیں اور منتر پڑھ کر لوگوں کی آنکھوں پر پھونک دیئے ان کے رسے اور چھڑیاں سانپ نہ بنیں قرآن کہتا ہے ﴿سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ﴾ موسیٰ علیہ السلام فرعون اور تمام لوگوں کی آنکھوں پر انہوں نے جادو کر دیا کیوں جی جادو ہو جاتا ہے نبی کریم ﷺ پر جادو ہوا تھا آپ ﷺ پر اتنا جادو کا اثر ہوا کہ اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کائنات کے سردار نبی ﷺ نے کھانا کھایا ہوتا تھا اور آپ ﷺ فرماتے تھے میں نے نہیں کھایا اور کوئی کام نہ کیا ہوتا تو فرماتے کیا ہے موسیٰ علیہ السلام ڈر گئے اب ایک لاکھ چالیس ہزار سانپ کھلے میدان میں کھلے ہے لوگوں کی آنکھوں پر جادو ہو گیا وہ سانپ بھاگ رہے ہیں جب لوگوں کو اپنے سانپ نظر آئے قرآن کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام اندر سے ڈر گئے اور سوچا کہ میں نے جلی چھڑی پھینکنی ہے وہ بھی سانپ بننا ہے تو کمال کس بات کا ہے؟ جادو ہو جاتا ہے نبی پاک ﷺ پر جادو ہو گیا اور ہوا کیسے ایک یہودی لڑکا میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس کام کرتا ہے یہودیوں نے اس سے دھوکے سے نبی پاک ﷺ کے بال منگوائے اور گیارہ گرہیں لگا دیں گیارہ گرہیں لگا کر کسی کنویں میں ڈال دیں اور ایک پتھر نیچے رکھ دیا اور ایک اوپر رکھ دیا آپ پر جادو کا اثر ہو گیا اور بہت زیادہ اثر ہوا صحیح بخاری میں لکھا ہے نبی ﷺ لیٹے تھے جاگنے اور سونے کے درمیان تھے دو آدمی آئے ایک سرہانے اور دوسرا پاؤں کی طرف کھڑا ہو گیا ایک کہتا ہے ان کو کیا ہوا ہے؟ دوسرا کہتا ہے ﴿اِنَّهٗ مَسْحُوْرٌ﴾ ان پر جادو کا اثر ہے ایک کہتا ہے کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرا کہتا ہے لبید بن اعصم یہودی نے دوسرا کہتا ہے کس پر کیا ہے؟ یہ کہتا ہے آپ کے بال مبارک پر کیا ہے ان کو گیارہ گرہیں لگا کر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے پھر آسمان سے آخری دو سورتیں نازل فرمائیں ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ٥ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ٥﴾ ان دونوں سورتوں کی گیارہ آیات ہیں کائنات کے سردار نبی ﷺ نے ایک آیت پڑھی ایک گرہ کھل گئی دوسری پڑھی دوسری کھل گئی گیارہ آیات

پڑھیں گیارہ گرہیں کھل گئی میرے اللہ نے جادو کا اثر ختم فرما دیا یہ اللہ نے مومنوں کے لیے نازل فرمائی ہیں جناب موسیٰ علیہ السلام ان سانپوں چھڑیوں اور رسیوں کو دیکھ کر ڈر گئے اور گھبرائے کھڑے ہیں یا اللہ کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَ اَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی﴾ ہم نے اپنے دوستوں کی بھی بے عزتی نہیں کروائی جو میرا پکا دوست بن جائے اس کو میں نے کبھی رسوا نہیں کیا اللہ کے نبی ﷺ گھبرائے ہیں یا اللہ کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَ اَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی﴾ ہم نے جناب موسیٰ علیہ السلام پر وحی کر دی ﴿اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ﴾ اب کس چیز کی دیر ہے یہ چھڑی تم بھی پھینک دو یا اللہ وہ بھی سانپ ہیں یہ بھی سانپ بنے گا لوگ کہیں گے یہ کونسی الگ بات ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِكُوْنَ o﴾ اے موسیٰ علیہ السلام گھبراؤ نہ جو چھڑی ہم نے پھینکی ہے وہ سانپ بنا ہے اور ان ساری چھوٹی چھوٹی سانپوں کو کھا جائے گا ان لوگوں نے جادو کیا ہے اور میں نے اپنی قدرت کا کرشمہ دکھانا ہے جناب موسیٰ علیہ السلام نے چھڑی پھینکی وہ بہت بڑا سانپ بن گیا جادو گر اور سارے لوگ کھڑے ہیں فرعون تخت پر بیٹھا ہے سارے وزراء بیٹھے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام نے چھڑی پھینکی وہ بھی سانپ بن گیا اس نے منہ کھولا جتنے سانپ نظر آرہے تھے سب کو کھا گیا اور سب کو کھا کر منہ کھول کر فرعون کی طرف بھاگا کئی لوگ اس کے نیچے آکر مر گئے جناب موسیٰ علیہ السلام میدان میں کھڑے تھے اور جادوگروں کے ساتھ کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ o وَ اُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ o قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o رَبِّ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ o﴾ جتنے جادوگر آئے تھے سارے سجدے میں پڑ گئے کہتے ہیں اللہ جی ہم آپ کو بھی مانتے ہیں اور موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو بھی مانتے ہیں اور ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں ﴿قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o رَبِّ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ﴾ فرعون کہتا ہے ﴿اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ﴾ اللّٰہ اکبر اللّٰہ جب یہ سارے ایمان لے آئے تو فرعون کہتا ہے مجھے پتہ چل گیا ہے کہ تم سب میری اجازت کے بغیر ایمان لے آئے ہو یہ تمہارا استاد اور تم سب اس کے شاگرد ہو تم لوگوں نے مجھے بے وقوف بنایا ہے کہتا ہے۔ ﴿لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ

وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ۝﴾ سن لو میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دوں گا اور سولی پر لٹکا دوں گا جب انسان ایمان لے آئے تو پھر تکلیف تو آتی ہے انسان کلمہ پڑھے اور تکلیف نہ آئے تو پھر بات تو کوئی نہ ہوئی یہاں تو کلمہ پڑھنے سے چمڑی اُتر جاتی ہے تم لوگوں کو درختوں پر لٹکا دیا جائے گا اوپر سے آواز آتی ہے اللہ پاک نے ان جادوگروں کو جو ایمان لائے تھے اتنی مضبوطیاں دیں کہ یہ کہتے ہیں فرعون جو تمہاری مرضی ہے کرلو اللہ کا شکر ہے اللہ نے کلمہ نصیب فرمادیا ہے اب ہماری جان تو جا سکتی ہے لیکن ایمان نہیں جا سکتا فرعون نے دیکھا اور ایمان نہ لایا موسیٰ علیہ السلام جب وعظ کر کر کے تنگ آ گئے اب موسیٰ علیہ السلام نے بددعا کر دی کہ یہ تو نہیں مانتے اللہ جی ان پر عذاب نازل کر دو جب نبی عذاب کی بددعا کر دیتے ہیں اللہ کا قرآن کہتا ہے ﴿وَ لَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ۝﴾ جب نبی نے بددعا کی تو ہم نے قبول کر لی ہم نے فرعون اور اس کی قوم پر قحط نازل کر دیا سات سال تک بارش کی بوندیں نہ پڑیں بھوکے مرنے لگے موسیٰ علیہ السلام کو کہتے ہیں موسیٰ علیہ السلام اب دعا کرو قحط سالیاں ختم ہو جائیں ہم ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیلیوں کو بھی آزاد کر دیں گے اللّٰہ اکبر اللہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اللہ تعالیٰ نے قحط سالیاں دُور کر دیں یہ پھر باغی ہو گئے اللہ کے نبی نے پھر بددعا کر دی قرآن کہتا ہے ﴿فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ﴾ ہم نے پھر ان پر طوفان بھیج دیا اللہ اکبر اللّٰہ پھر سیلاب آ گیا کتنا سیلاب آیا بعض نے لکھا ہے بارش شروع ہو گئی اتنی بارش کہ گھروں میں بھی پانی زمینوں میں بھی پانی فصلوں میں بھی پانی پڑ گیا پورے آٹھ دن بارش برسی اب اللہ کے کام دیکھو ساتھ فرعونیوں کا گھر ہے ادھر سر تک پانی ہے ساتھ بنی اسرائیلیوں کے گھر میں ادھر پانی کی بوند بھی نہیں ہے فرعون کے محلوں میں پانی ہے سارے پھر سے آئے حضرت جی دعا کریں یہ طوفان ختم ہو جائے ہم آپ پر اور اللہ پر ایمان لے آئیں گے نبی تو رحم دل ہوتا ہے بیٹے سے اتنا پیار نہیں جتنا امتی سے پیار ہے سارے جہان کے رسل کا ایک اُمتی ہو اس اُمتی سے اتنا پیار نہیں جتنا اللہ کو اپنے بندے سے پیار ہے نبی کو اپنی امت سے بڑا پیار

ہوتا ہے موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور سیلاب ہٹ گیا جب عذاب ختم ہوا زمین ٹھنڈی ہوئی کھیتیاں پک گئیں بہار ہوگئی لوگ کہتے ہیں تم نے سارا کچھ جادو سے کیا ہے ہم نے آپ کو نہیں ماننا یہ بارشیں ہمارے فائدے کے لیے برسی تھیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ نبی پھر تنگ آ گئے نبی نے پھر بد دعا کر دی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ الْجَرَادَ﴾ فصلیں پک کر تیار اور باغات ہرے بھرے تھے جب انہوں نے نبی سے وعدے پورے نہ کیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب سب تیار ہو گیا تو ہم نے مکڑی کی فوج بھیجی مکڑی ایک چھوٹا سا حلال جانور ہے حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے کہ شاید اس کی مخلوق مچھلی سے پیدا ہوتی ہے بہر کیف اللہ نے دو جانور زندہ اور مردہ دونوں صورتوں میں حلال کیے ہیں ایک مچھلی اور دوسری مکڑی جب باغ پک کر تیار ہوئے اللہ نے مکڑی بھیج دی وہ جدھر گئی صفائیاں کرتی گئی ہر چیز کھا گئی حتیٰ کہ دروازوں کی دہلیزیں تک کھا گئی اللّٰہ اکبر اللّٰہ جب مکڑی نے کچھ نہ چھوڑا تو موسیٰ علیہ السلام سے فرعون کہتا ہے اب تم سے وعدہ کرتا ہوں اگر یہ مکڑی چلی جائے تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیلیوں کو بھی آزاد کر دیں گے موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی عذاب ختم ہوا وہ پھر سے اکڑ گئے اپنی بات سے پھر گئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَ الْقُمَّلَ﴾ جب یہ اکڑ گئے تو ہم نے ان کو جوئیں ڈال دیں یہ جوں کتنی چھوٹی مخلوق ہے لیکن اگر کسی کے سر میں ہو تو اس سے پوچھو اُسے نیند نہیں آتی انہوں نے فرعونیوں کے سروں کی جلدیں کھا لیں یہ اللہ کی فوج ہے اب یہ ساری رات اور دن بس خارش کرتے رہتے ہیں پھر موسیٰ علیہ السلام سے آ کر کہتے ہیں جناب اب پکا وعدہ ہے اب دعا کریں موسیٰ علیہ السلام سے پکی بات کرتے ہیں اللہ جوئیں ہٹا دیں جب جوئیں ہٹ گئیں پھر بگڑ گئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَ الضَّفَادِعَ﴾ اللہ پاک نے اس قوم پر ڈھڈیوں کا عذاب بھیجا مینڈک آ گئے یہ کھانا کھائیں تو مینڈک پُھدک کر بیٹھ جاتے یہ منہ کھولیں تو مینڈک منہ میں پانی پئیں تو مینڈک پانی میں یہ سوئیں تو ابن کثیر میں لکھا ہے اوپر اتنا مینڈک ہو جائے یہ سائیڈ نہ بدل سکیں فرعون اور لوگ پھر تنگ آ گئے کہتے ہیں موسیٰ علیہ السلام ہماری توبہ یہ عذاب ختم کروا دو ہم تمہیں مان جائیں گے

موسیٰ علیہ السلام رحم دل تھے انہوں نے دعا کی اللہ نے عذاب ختم کر دیا یہ پھر پھر گئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے پھر ان کے سارے پانی خون بنا دیئے دریائے نیل خون بن گیا ہے کنوؤں میں خون ہے ہر طرف خون ہی خون ہے فرعون سے شکایت کرتے ہیں کہ ہر طرف خون ہے اب ہم کیا کریں؟ یہ کہتا ہے تم ایک بندہ بنی اسرائیل کے ساتھ لے لو اور مل کر کھاؤ پیو لیکن اللہ کی مرضی ہے اگر بنی اسرائیلی پانی پیئے تو پانی ہے اور اسی مشک سے فرعونی پانی پیئے تو خون ہے تفسیر محمدی میں حافظ محمد لکھوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے دیکھ لو جب اللہ کی پکڑ آ جائے یہ فرعونی بنی اسرائیلیوں کو کہتے ہیں ہم تو پیاسے مر رہے ہیں تم یوں کرو اپنے منہ میں پانی ڈال کر وہ پانی میرے منہ میں ڈال دینا اب بنی اسرائیلیوں کے منہ میں پانی ہے اور جب وہ فرعونی کے منہ میں ڈالنے لگتا ہے تو خون بن جاتا ہے فرعون تنگ آ کر کہتا ہے اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے بہت سے تھوڑے تھوڑے عذاب بھیجے پھر میں نے بھی غصہ کھایا جب یہ نہ مانے تو مجھے بھی غصہ آ گیا قرآن پڑھو ﴿فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے موسیٰ علیہ السلام اب گھبرانا نہیں اب میں انہیں جڑ سے اُکھاڑ دوں گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم نے بنی اسرائیلیوں نے ان کے بہت ظلم سہہ لیے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اب ہمارے ارادے ہو گئے ہم نے تم پر اپنی نظر کرم فرما دی ہے تم سارے بنی اسرائیلیوں کو لے کر راتوں رات مصر سے نکل جاؤ اور ان سے وعدہ کرو کہ تمہارا کہنا مان کر مصر چھوڑ دیں جہاں یہ غلامی اور مظلومیت کی زندگی گزار رہے ہیں میں اللہ وعدہ کرتا ہوں کہ اس مصر کی حکومتیں میں تمہیں دے دوں گا موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں اے بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مصر کی حکومتیں چھوڑ دو اور گھر چھوڑنے بڑے مشکل ہیں جو بوڑھے تھے وہ کہتے ہیں کہ جو بھی کام ہم سے کیا جاتا ہے ہم کام پر تو لگے ہوتے ہیں ہم نے مصر نہیں چھوڑنا اور نوجوان کہتے ہیں نبی کی بات مان لو اللہ کے وعدے پورے ہو جائیں گے یہ سارے مان گئے اور راتوں رات نکل گئے آبادی اکٹھی تھی یہ جاتے ہوئے سارے ہمسائیوں سے سونا مانگ کر لے گئے منوں کے حساب سے سونا ساتھ لے گئے پہلے لوگ اُدھار لے لیتے تھے یہ بہت سارا سونا اُدھار لے گئے اور سارے صبح

سونے سے پہلے سب عورتیں بچے جوان اور بوڑھے چلے گئے صبح ہوئی تو گلیوں میں جھاڑو انہوں نے لگانا تھا پتہ چلا کہ بنی اسرائیل آج جھاڑو لگانے نہیں آئے کسی کے گھر بھی نہ آیا جب سرکاری طور پر تفتیش ہوئی تو پتہ چلا کہ موسیٰ علیہ السلام سب کو لے کر چلے گئے ہیں فرعون کو بڑا غصہ آیا چھ لاکھ فوج کو حکم دیا کہ بنی اسرائیلیوں کو پکڑ کر ان کی گردنیں اُتار دو انہیں الٹا لٹکا دو یہ موسیٰ علیہ السلام کا کہا مان کر چلے گئے تو اللہ کے کام دیکھو آگے دریائے نیل آ گیا اور دریا پورے جوبن پر تھا اگر پیچھے دیکھا تو فرعون اپنی فوج کے ساتھ کھڑا تھا جو کچے ایمان والے تھے قرآن نے کہا ﴿قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ o﴾ موسیٰ علیہ السلام کے صحابی کہتے ہیں تم لوگوں نے وزارتیں حاصل کر لی ہیں وزیر مشیر بن گئے ہو یہ موسیٰ علیہ السلام کو کہتے ہیں اگر تمہیں راستے کا نہیں پتہ تھا تو موسیٰ علیہ السلام ہمیں کیوں لائے تھے ہمیں مروانا چاہتے تھے موسیٰ علیہ السلام کا توکل اللہ پر تھا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا گھبرانے کی ضرورت نہیں ﴿اِنَّ مَعِىَ رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ﴾ میرا اللہ میرے ساتھ ہے وہ خود ہی راستہ نکالے گا اللہ نے چلتے وقت کہا تھا کہ آگے دریا آئے گا تم جو چھڑی لیے پھرتے ہو اسے پانی میں مارنا اور سڑکیں بن جائیں گی وہ ذہن سے نکل گیا لیکن نبی کو توکل بہت تھا نبی پھر کہتا ہے یا اللہ اب کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں موسیٰ علیہ السلام یہ چھڑی دریا پر مارو چھڑی ماری دریا کی لہروں پر موسیٰ علیہ السلام نے چھڑی ماری قرآن کہتا ہے اللہ نے پکی سڑکیں بنا دیں یہ بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسی قوم دی تھی کہتی ہے یہ سڑکیں اس لیے بنیں کہ یعقوب علیہ السلام کے بارہ خاندان تھے بارہ بیٹے تھے کہتے ہیں یہ جو درمیان میں دیواریں ہیں یہ شیشے کی ہوں ہم ادھر والے اُدھر اور اُدھر والے اِدھر دیکھیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پانی دیواریں بن جاؤ فرعون چھ لاکھ فوج لے کر پہنچ گیا دیکھ رہا ہے بارہ سڑکیں بنی ہیں یہ کہتا ہے دیکھو دریا نے مجھ سے ڈرتے ہوئے بارہ سڑکیں بنا دی ہے اللّٰــہ اکبر اللّٰہ اس کا گھوڑا پانی میں نہیں جا رہا تھا اللہ نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا تم گھوڑے پر بیٹھ کر جاؤ تاکہ اسے دیکھ کر فرعون کا گھوڑا بھی جائے جناب جبرائیل علیہ السلام گھوڑی پر بیٹھ کر آئے یہ برکت والی گھوڑی ہے اس کے جہاں پاؤں لگتے ہیں وہاں سبزہ اُگ آتا ہے یہ دریا میں داخل ہوا تو

پیچھے فرعون کا گھوڑا بھی داخل ہو گیا پہلے پانی رک گیا تھا اب اللہ پاک نے فرمایا اے پانی اب بہنا شروع ہو جاؤ دریا چل پڑا قرآن کہتا ہے ﴿وَ جٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَ جُنُوْدُهٗ بَغْیًا وَّ عَدْوًا حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۝﴾ اللہ نے پانی کو فرمایا اس کی خدائی کا دعویٰ نکالو یہ جو کہتا تھا ﴿اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى﴾ بڑا رب میں ہوں پانی نے اس کو غوطے دینا شروع کر دیئے ﴿اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ﴾ کہتا ہے اللہ مجھے پتہ ہے آپ کے علاوہ کوئی رب نہیں فرعون کو پانی غوطے دے رہا ہے اور یہ اللہ کو مان رہا ہے کہتا ہے میرا رب وہ ہے جو بنی اسرائیلوں کا رب ہے میں بھی ﴿لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ پڑھتا ہوں جبرائیل علیہ السلام نے مٹی اُٹھا کر اس کے منہ میں ڈال دی کہ کہیں اللہ اب اس کا کلمہ نہ قبول کر لے اوپر سے آواز آئی یہ کہتا ہے ﴿لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ اور کہتا ہے ﴿وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ میں بھی مسلمان ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿آٰلْـٰٔنَ وَ قَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ۝﴾ ٹھہرو بڑے مسلمان جتنا تم نے اب تک ظلم کیا ہے چھوٹے چھوٹے پیدا ہوتے ستر ہزار بچے تم نے ذبح کروائے ہیں اس ماں سے پوچھو اس پر کیا بیت رہی ہو گی؟ چھ سو بیس سال تمہیں عمر ملی تھی تم نے ظلم کئے ہیں چار سو سال تو اسے بھی سر درد بھی نہ ہوا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿آٰلْـٰٔنَ وَ قَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ۝﴾ اب تم لاکھ کلمہ پڑھو مجھے منظور نہ ہوگا موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اے بنی اسرائیل فرعون ڈوب گیا ہے کئی اب بھی ڈر رہے ہیں اللہ نے دریا کو حکم دیا کہ اس کی لاش باہر پھینک دو دریا نے لہروں کے ساتھ اس کی لاش باہر پھینک دی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تمہاری لاش میں قیامت تک رکھوں گا تا کہ لوگ دیکھ کر ڈریں کہ جو خدائی دعویٰ کرے اللہ اس کے ساتھ اس طرح سلوک کرتا ہے اور یہ فرعون مصر کے عجائب گھر میں ابھی بھی پڑا ہے یہ قرآن نے کہا ہے فرعون اور اس کی پوری آل اس پر صبح بھی عذاب ہوتا ہے اور شام بھی عذاب ہوتا ہے یہ قرآن کا مسئلہ ہے اللہ پاک محفوظ فرمائے اللہ ایمان کی سلامتی عطا فرمائے ۔ آمین!

۵...... جناب موسیٰ علیہ السلام اور عذابِ بنی اسرائیل

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿وَ لَقَدْ اَخَذْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ o فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ o وَ قَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ o فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ الْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَ الدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ o﴾ (الاعراف: 130 تا 133)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار اَن گنت درود و سلام سیدالکونین رسول الثقلین امام القبلتین جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو، بزرگو! سورۃ الاعراف کی چند آیات پڑھی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! جناب یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے۔ یعقوب علیہ السلام کو اسرائیل کہا جاتا تھا اسرائیل کا معنی اللہ کا بندہ ہے۔ اور ان کی اولاد بنو اسرائیل تھے یعنی کے یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے اور ان بارہ بیٹوں کے بارہ خاندان بنے۔ جن کو بنی اسرائیلی کہا جاتا تھا اور چلتے چلتے اپنے اعمال کی وجہ سے مصر میں ایک ظالم حکمران جسے فرعون کہتے تھے اس کا نام کچھ اور تھا لیکن اس کے ظلم کی وجہ سے اُسے فرعون کہتے تھے۔ اور ۶۲۰ سال اس فرعون نے مصر پر حکومت کی اتنا

لمبا عرصہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے ملا اسے سر درد تک نہ ہوا، مال بھی بہت تھا، حکومت بھی تھی اور جب دولت کی فراوانی ہو جائے تو پھر انسان فخر اور بڑائی میں آ جاتا ہے۔ ۶۲۰ سال تک امام بغوی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے اس کو زندگی ملی۔ اس نے عیش کی اور سمجھا کہ شاید میں ہی رب ہوں اس نے خود کو رب کہلانا شروع کر دیا۔ اس کی راہنمائی کے لیے اللہ نے اس کے گھر جناب موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کی۔ اور پھر موسیٰ علیہ السلام جوانی کے بعد مدین گئے اور جب مدین سے بمعہ اہل وعیال واپس آ رہے تھے، راستے میں آگ لینے گئے اور اللہ ذوالجلال والاکرام نے سر پر نبوت کا تاج رکھ دیا۔ آگ لینے گیا اور نبوت مل گئی۔ وہاں جو ہوا سو ہوا اپنے بھائی کے لیے دعائیں کیں ہارون (علیہ السلام) کو بھی نبوت ملی۔ اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے نبی موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام جاؤ جا کر فرعون کو وعظ کرو اور ایک طریقہ بھی سمجھایا کہ اس بے ایمان کو بڑی نرمی بڑے پیار اور بڑی محبت سے وعظ کرنا۔ کہیں یہ قیامت والے دن یہ نہ کہہ دے کہ مجھے کونسا کسی نے پیار سے سمجھایا تھا۔ اللہ کے نبی جناب موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس آئے اور آ کر اللہ تعالیٰ کے احکامات سنائے، فرعون کو سمجھایا۔ لیکن فرعون کہتا ہے کہ اے موسیٰ علیہ السلام تم ہم سے اس لیے غائب ہوئے تھے کہ جادو سیکھ آؤ تم جادو سیکھ آئے ہو لہٰذا ہم تمہارے مقابلے پر شہروں سے جادوگر لائیں گے اور مقابلہ ہوگا پھر پتہ چلے گا کہ ہم میں سے سچا کون ہے؟ تم جادوگر ہو؟ اور قرآن نے بیان کیا ہے اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝﴾ (الاعراف: 109 تا 110)

جناب موسیٰ علیہ السلام نے جب آ کر توحید بتائی فرعون اور اس کے ساتھی کہتے ہیں یہ جادو لے کر آیا ہے تو اے فرعون تم بھی اپنے شہروں میں اعلان کر دو۔ سرکاری طور پر سارے جادوگر جمع ہو جائیں یہ سارے جمع ہو گئے جن کی تعداد ۷۰ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ ایک موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ ہے اور تفاسیر میں لکھا ہے اتنے رسے اور چھڑیاں لے کر آئے کہ تین سو اونٹ ان کے رسے اُٹھا کر لائے۔ عید کا دن مقرر ہو گیا سارے لوگ جمع تھے یہ سارے

جادوگر آ گئے ادھر اللہ تعالیٰ کا نبی اکیلا کھڑا ہے۔ ڈرا نہیں اُسے کوئی فکر نہیں یہ فرعون کے ساتھی کہتے ہیں اگر ہم موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ جائیں تو پھر ہمیں کیا عہدہ ملے گا؟ فرعون کہتا ہے پھر میں تم لوگوں کو بڑی وزارتیں دوں گا، پھر تم میرے قریب رہو گے، بڑے اونچے عہدے دوں گا۔ یہ خوشی سے میدان میں آ گئے۔ یہ جناب موسیٰ علیہ السلام سے کہتے ہیں آؤ پہلے ہم کریں یا آپ کرو گے؟

﴿ قَالُوْا یٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ۝ قَالَ اَلْقُوْا فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَ اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ۝﴾ (الاعراف: 115تا116)

یہ موسیٰ علیہ السلام کو کہتے ہیں پہلے آپ شروع کریں گے یا ہم کریں۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے پہل نہیں کرتے، موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں تم اپنا جلوہ دکھاؤ۔ انہوں نے اپنی چھڑیاں اور رسیاں پھینکیں اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے لوگوں کی آنکھوں پر جادو ہو گیا۔ اللہ کے نبی دیکھتے ہیں سانپ بھاگے پھر رہے ہیں موسیٰ علیہ السلام گھبرا گئے کہ یا اللہ یہ بھی سانپ ہیں۔ میں نے بھی چھڑی پھینکنی ہے وہ بھی سانپ بنے گی۔ میرا اور ان کا فرق کیا ہوگا۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ۝﴾ (الاعراف: 117)

موسیٰ علیہ السلام گھبراؤ نہ اپنا کمال دیکھو، چھڑی پھینکو اور موسیٰ علیہ السلام نے جو ان کا بڑا تھا اس سے بات کی تھی کہ تم سارے آ گئے ہو بہت بڑے جادوگر ہو اور اگر تم ہار گئے تو بات سن لو تمہیں مسلمان ہونا پڑے گا۔ وہ کہتے ہیں تم نے حق کی بات کی ہے اب موسیٰ علیہ السلام گھبرا گئے یا اللہ کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم اپنی چھڑی پھینک کر دیکھو۔ موسیٰ علیہ السلام نے چھڑی پھینکی وہ اتنا بڑا سانپ بنا کہ سارے چھوٹے چھوٹے سانپ نگل گیا اور جب فرعون کی طرف منہ کھولا تو لوگ بھاگ گئے اور جادوگر اللہ تعالیٰ کے دربار میں سجدے پڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کلمہ نصیب فرما دیا اور بعض دفعہ اس شرط پر مقابلہ ہو جائے تو کوئی ڈر نہیں۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ایک بڑا کمال واقعہ لکھا ہے۔ کہتے ہیں اللہ کے نبی ایک دن بازار وعظ کرنے گئے تو ایک پہلوان میرے

نبی ﷺ کے سامنے آیا تو میرے مصطفیٰ ﷺ کو کہتا ہے۔ پیارے آؤ ذرا میرے ساتھ کشتی کرو، اگر آپ نے مجھے گرالیا تو میں مسلمان بن جاؤں گا اب اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے کبھی کشتی تو نہیں لڑیں تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اے ابن رکانہ اگر تمہاری قسمت میں یوں ہی اسلام ہے تو میں محمد ﷺ کشتی کرنے کو بھی تیار ہوں۔ اگر تم نے یوں ہی مسلمان بننا ہے بلکہ امام شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں ابن رکانہ کہتا ہے پیارے آؤ ہم کشتی کرتے ہیں اگر مجھے گرا لیا تو ایک بکری انعام دوں گا۔ آمنہ کے لال علیہ السلام نے جب نبوت والا ہاتھ لگایا تو پہلوان نیچے کمر کے بل گر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لاؤ مجھے بکری دو بکری لے لی اور اس کو ابھی خوشی تھی کہ پتہ نہیں حضرت کو کیا ہوا۔ کہتا ہے پیارے ایک دفعہ اور کشتی کرلو اور دوسری بکری بھی لے لو۔ فرمایا آجاؤ دوسری دفعہ آقا نے ہاتھ لگایا تو پہلوان پھر نیچے گر گیا۔ کہتا ہے ایک دفعہ اور کشتی کرلو میں تیسری بکری بھی دے دوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ابن رکانہ میں نے بھی تہیہ کرلیا ہے کہ تمہیں جنتی بنا کر چھوڑوں گا۔ اللہ تعالیٰ اس نبی ﷺ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین! وہ تیسری دفعہ بھی ہار گیا۔ اب دور کھڑا ہو کر کہتا ہے پیارے میں گھر گیا تو گھر والوں نے پوچھا! اے ابن رکانہ بکریاں کہاں ہیں؟ ایک کے بارہ میں تو کہہ دوں گا کہ بھیڑیا لے گیا ہے تو دوسری دونوں کے بارہ میں کیا کہوں گا؟ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اے ابن رکانہ محمد ﷺ کو تمہاری بکریوں کی نہیں تمہاری ضرورت ہے۔ تم کلمہ پڑھو ابن رکانہ وہیں کھڑا کہتا ہے "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" اللہ تعالیٰ کے نبی موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اگر تم ہار جاؤ تو پھر تمہیں مسلمان بننا پڑے گا۔ یہ جادوگر کہتے ہیں ٹھیک ہے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصاء پھینکا یہ بڑا اژدھا بن گیا اس نے سارے جادوگروں کے سانپ نگل لیے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے:

﴿فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ﴾ (الاعراف: 119)

جادوگر مغلوب ہو گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کو فتح عطا فرما دی۔

﴿وَ اُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى

وَهٰرُوْنَ۝﴾ (الاعراف:120تا122)

یہ سارے جادوگر سجدے میں پڑ گئے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم تجھ پر ایمان لے آئے ہیں جو موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا رب ہے ہم نے مان لیا ہے اللہ پیارے پچھلی خطائیں معاف کردیں آئندہ آپ سے شرک نہیں کریں گے۔ ۷۰ ہزار جادوگر مسلمان بن گیا۔ فرعون کو پتہ چلا تو کہتا ہے تم لوگ مشورہ کرکے آئے تھے میں تم لوگوں کو الٹا لٹکا دوں گا۔ سب سے پہلے سولی چڑھانے والا فرعون ہے۔ کہتا ہے میں تمہاری دائیں ٹانگ اور بائیں بازو اور بائیں ٹانگ اور دائیں بازو اتار کر سولی چڑھاؤں گا جادوگر کہتے ہیں۔ اے فرعون سن لیں۔

﴿رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا﴾ (الاعراف:126)

تم نے جو کرنا ہے کرلو ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے ہیں ہم کفر شرک نہیں کریں گے۔

دعا کر رہے ہیں:

﴿رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ۝﴾ (الاعراف:126)

یا اللہ ہمیں صبر کی توفیق عطا فرمانا۔ ہمیں ایمان پر موت آئے۔ آمین! انہوں نے صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہوگئے کرسی کو زوال آجاتا ہے۔ لیکن یہ کرسی سب کچھ بھلا دیتی ہے۔ اور انسان اقتدار میں سب بھول جاتا ہے۔ جادوگر شہید ہوگئے فرعون موسیٰ علیہ السلام کو کہتا ہے تمہاری پیدائش پر ہم نے ۷۰ ہزار بچے مارے اب تم نے ہمارے ملک میں فتور ڈال دیا ہے۔ ان بنی اسرائیلیوں کے بچے ہم اب بھی ذبح کریں گے۔ موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اے بنو اسرائیلیو! صبر کرنا، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا۔ فرعون نے اتنا ظلم کیا بہت ظلم کیا۔ اور پھر وہ دن آئے کہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ اُٹھا کر ان کے لیے بددعائیں کرنی شروع کردیں۔ جب بددعائیں کیں اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَ لَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ۝﴾ (الاعراف:130)

جب فرعون اور اس کے وزراء فرعون کے وزیر سارے جب اکڑے اور بغاوت کی انتہا

کر دی۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:

میں نے پھر فرعونیوں پر قحط سالیاں نازل کر دیں، پھل اور کھیتیاں ختم کر دیں۔ فرعون کہتا ہے یہ سارا کچھ موسیٰ علیہ السلام کی نحوست کی وجہ سے ہے اس لیے ہم پر عذاب آیا ہے۔ حالانکہ نبی کی برکت ہوتی ہے اور نحوست تب ہوتی ہے جب انسان کی نیت میں فتور آ جائے۔ جب حکمرانوں کی نیت میں فرق ہو۔ رعایا کی نیت میں فرق ہو، میرے بھائی تب اللہ تعالیٰ کی زمین پر نظام درہم برہم ہو جاتا ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پر رحم فرمائے۔ آمین! کبھی آٹے کی قحط سالی ہے تو کبھی چینی نہیں ملتی ہر چیز مہنگی سے مہنگی ہے۔ اللہ پاک رحم فرمائے۔ آمین!

مولانا ابراہیم خادم مرحوم رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

اوتھے کدی وی رب نئیں رحم کردا

جھتے نیتاں دے وچ کھوٹ ہووے

نیت میں فرق آ جائے تو کاروبار نہیں چلتے، گھروں کے نظام درہم برہم ہو جاتے ہیں۔

جب نیت صحیح ہو اللہ تعالیٰ رحمتوں کی بارش نصیب فرماتا ہے ساری بات نیت کی ہے ایک بادشاہ سروے کرتا کرتا ایک باغ میں پہنچا بڑا ہرا بھرا باغ ہے مالی کو کہتا ہے پیاس لگی ہے ذرا جوس پلاؤ۔ مالی نے انار توڑا ہاتھ سے دبایا گلاس بھر گیا۔ بادشاہ نے جوس پیا تو بڑی لذت آئی ساتھ ہی نیت میں فرق پڑ گیا۔ کہتا ہے اتنا اچھا باغ اس پر میں ٹیکس لگاؤں گا۔ یا اپنی تحویل میں لے لوں گا تھوڑی دیر بعد مالی سے کہتا ہے اور پلاؤ۔ مالی نے دو، چار انار نچوڑے گلاس بھی نہ بھرا بادشاہ نے پیا تو لذت بھی نہ آئی۔ بادشاہ مالی سے کہتا ہے کیا بات ہے؟ وہی پودا ہے اور تم بھی وہی ہو۔ کیا بات ہے؟ مالی کہتا ہے بادشاہ سلامت ناراض نہ ہونا ہمارے پھلوں میں کمی تب آتی ہے جب ہمارے حکمرانوں کی نیت میں فرق آ جائے۔ بادشاہ نے وہیں بیٹھے اللہ تعالیٰ کو منا لیا اور اللہ تعالیٰ کو منانا بڑا آسان ہے۔ دو آنسو بہا دو اللہ تعالیٰ کہتا ہے بول میرے بندے کیا مانگتے ہو؟ بادشاہ نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے صلح کر لی اور مالی کو کہتا ہے مجھے اور جوس پلاؤ۔ مالی نے اسی پودے سے پھر انار توڑ لیا۔ آدھا انار نچوڑا گلاس بھر گیا۔

بادشاہ سے مالی کہتا ہے اے بادشاہ سلامت یوں لگتا ہے آپ نے اللہ تعالیٰ سے دل ہی دل میں صلح کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ رحمتیں نازل فرما دی ہیں اور جہاں صدر سے چپڑاسی تک سب کی نظر میں فرق ہو، ہر کوئی دھوکے باز ہو، اس ملک کے حالات کیا ہوں گے؟ اسی لیے مولانا نے لکھا ہے:

اوتھے کدی وی رب نئیں رحم کردا
جھتے نیتاں دے وچ کھوٹ ہووے
اوتھوں برکتاں رب اُٹھا لیندا
جھتے وچ بھراواں ان جوٹ ہووے
جھگا کدی اوہ خیر نال وسیا نئیں
جھتے وسدا نت دا سوٹ ہووے
اس وعظ وچ نفع نئیں کوئی ہوندا
گل گل اندر جھتے چوٹ ہووے

دعا کرو اللہ تعالیٰ نیت خالص کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بعض دفعہ غلط نیت کی سزا بھی مل جاتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام جا رہے تھے تین صحابی ان کے ساتھ تھے۔ راستے میں گئے تو سونے کی اینٹ مل گئی عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اس اینٹ کو ہاتھ نہ لگانا یہ دنیا کا مال ہے یہیں رہنے دینا۔ آگے گئے ان تینوں میں کھوٹ پڑ گئی ایک کہتا ہے سرکار مجھے اجازت دیں بڑا ضروری کام ہے میں آتا ہوں وہ گیا تو دوسرا کہتا ہے مجھے بھی کام ہے اجازت دیں۔ تیسرا کہتا ہے سرکار مجھے بھی جانے دیں تینوں چلے گئے اور اینٹ پر بے ایمان تھے تینوں نے اینٹ اٹھا لی اور کہتے ہیں اس کو بانٹیں۔ ایک کہتا ہے بھوک لگی ہے تھوڑی سے لے جاؤ اور کھانا لاؤ پھر بانٹیں گے وہ روٹی لینے چلا گیا پچھلے دونوں نے مشورہ کیا کہ تیسرا حصہ لے جائے گا آئے گا تو اسے مار نہ دیں اور اس کی نیت بھی خراب تھی اس نے کہا کہ یہ دو حصے لیں گے اس نے کھانے میں زہر ملا دیا۔ کہتا ہے کھانا کھاؤ۔ انہوں نے آتے ہی اسے مار دیا اور کہتے ہیں اب کھانا کھالیں۔ کھاتے

ہی وہ بھی وہیں مر گئے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ایمان کی دولت نصیب فرمائے۔ آمین!

نیتوں میں فرق ہوں تو قحط سالیاں آتی ہیں کہیں چوریاں، ڈاکے، قتل ہو رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا غضب نہیں تو اور کیا ہے؟ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ آمین!

شیخ سعدی رحمۃ اللہ نے ایک حکایت لکھی ہے، فرماتے ہیں: طوطا اور طوطی ایک بستی میں چلے گئے دیکھا تو بستی اجڑی پڑی تھی، ویران تھی، طوطا کہتا ہے یہ بستی اس لیے اجڑی ہے کہ یہاں اُلّو رہتے ہوں گے۔ ایک اُلّو شاخ پر بیٹھا طوطے کی باتیں سن رہا تھا اُلّو نے طوطے سے کہا کہ جناب تم ہمارے مہمان ہو آؤ ہمارے ساتھ رہو۔ اس اُلّو نے طوطے اور طوطی کو اپنے پاس روک لیا وہ ایک دن اُلّو کے پاس رہے۔

اُلّو نے کھانا کھلایا، دوسرے دن کہتا ہے آج بھی آپ نے رات رکنا ہے دوسرے دن بھی رہے، تیسرے دن پھر کہتا ہے آج بھی رہنا ہے، تین دن رہے۔ وہ طوطا جانے لگا تو اس نے اپنی بیوی کو پکڑ لیا۔ وہ کہتا ہے اسے کہاں لے چلے ہو یہ تو میری بیوی ہے۔ طوطا کہتا ہے اے الو جنس میری ہے اور ساتھ بھی میرے آئی ہے تو تمہاری بیوی کیسے ہے؟ کہتا ہے اگر مجھ پر یقین نہیں تو وہ مسافر جا رہا ہے اس سے انصاف کروالو۔ انہوں نے اپنا فیصلہ اس مسافر کے سامنے رکھا۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ کہتے ہیں وہ مسافر اُلّو کی باتیں سن کر اس کے حق میں فیصلہ دے دیتا ہے کہ یہ اُلّو کی بیوی ہے۔ طوطا بڑا پریشان تھا چل پڑا تو اُلّو نے آواز دی کہ اپنی بیوی لیتے جاؤ۔ طوطا کہتا ہے کہ تم نے مقدمہ جیت لیا ہے اب مجھے کیا کہتے ہو؟ وہ کہتا ہے میں نے تمہیں ایک بات سمجھانی تھی اصل میں تم نے کہا ہے جہاں اُلّو رہیں اُجاڑ بیابان وہاں ہی ہوتی ہیں۔ اصل میں یہ بات نہیں اُجاڑ وہاں ہوتی ہے جہاں لوگوں کی نیتوں میں فتور آجائے۔ اس انسان کو پتہ تھا کہ یہ تمہاری بیوی ہے لیکن اس نے غلط فیصلہ کیا ہے جہاں غلط فیصلہ ہو، جہاں ظلم ہو وہاں اللہ پاک کے عذاب آتے ہیں، میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا تھا سمجھ جاؤ۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَ لَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ﴾ (الاعراف: 130)

میں نے فرعون اوراس کے ساتھیوں پر قحط سالیاں ڈال دیں۔ '' وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ '' اور پھلوں کی کمی کردی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ'' تا کہ وہ نصیحت پکڑ لیں، تا کہ وہ ڈر جائیں۔ لیکن انہوں نے نصیحت نہ پکڑی اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کی بارش برس جائے یہ کہتے ہیں ہماری قسمتیں بڑی بلند ہیں اور اگر عذاب آ جائے تو کہتے ہیں یہ موسیٰ علیہ السلام کی نحوست پڑی ہے۔ اب جناب موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں یا اللہ اس ظالم کو کتنی دیر مہلت دینی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ ﴾ (الاعراف: 133)

''میں نے ان پر طوفان بھیج دیا''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے ان پر طوفان بھیج دیئے۔ ۸ دن تک طوفان آیا یہ بڑے پریشان اور موسیٰ علیہ السلام کو کہتے ہیں۔ آپ دعائیں کریں یہ طوفان ہٹ گیا تو ہم مسلمان بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام نے دعا کی جب طوفان ہٹ گیا۔ انہوں نے انکار کیا، کفر کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَ الْجَرَادَ﴾ پھر میں نے ان پر مکڑی کا عذاب بھیج دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی یہ ہے کہ مکڑی ختم ہو جائے گی مکڑی حلال جانور ہے جس طرح مچھلی کو تکبیر پڑھنے کی ضرورت نہیں اسی طرح مکڑی بھی ہے۔ لیکن فرعون پر مکڑی عذاب بن کر آئی اور کیسا عذاب تھا؟ اللہ تعالیٰ نے مکڑی کو حکم دیا۔ مکڑی انہوں نے میرے نبی علیہ السلام کو تنگ کیا ہے۔ جتنی فصلیں تھیں مکڑی نے آ کر ساری تباہ و برباد کر دیں۔ درختوں کے پتے بھی کھا گئی۔ تفاسیر والوں نے لکھا ہے مکڑی لکڑی کی چوکاٹھیں بھی کھا گئی صرف لوہا ہی بچا۔ ان فرعونیوں کے مکانات بھی گر گئے۔ یہ پھر آ کر جناب موسیٰ علیہ السلام کی منتیں کرتے ہیں سرکار اب پکا وعدہ ہے یہ عذاب ختم ہو جائے تو ہم مسلمان بن جائیں گے اور نبی علیہ السلام بڑا رحم دل ہوتا ہے۔ انہوں نے پھر دعا کر دی ۸ دن مکڑی رہی اور کوئی چیز نہ بچی تھی۔ اب مکڑی ختم ہوگئی یہ فرعون پھر انکار کرتا ہے کہتا ہے ہم تمہیں نہیں مانتے اور اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡهِمُ الطُّوۡفَانَ وَ الۡجَرَادَ﴾ (الاعراف: 133)

طوفان آیا وہ بھی موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ہٹ گیا۔ مکڑی بھیجی وہ بھی موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ختم کردی۔ اور جب یہ پھر نہ مانے تو اللہ پاک فرماتے ہیں " وَ الۡقُمَّلَ " پھر میں نے فرعونیوں کو جوئیں ڈال دیں ان کے کپڑوں میں، سر کے بالوں میں، آنکھوں کی پلکوں میں ہر وقت جوئیں ہیں۔ ۸ دن گزر گئے کوئی فرعونی سو نہیں سکا۔ فرعون کہتا ہے یہ موسیٰ علیہ السلام کا جادو ہے گھبراؤ نہیں، جب ۸ دن گزرے پھر کہتے ہیں سرکار ایک دفعہ اور دعا فرما دیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنے عذابوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین! موسیٰ علیہ السلام نے پھر دعا کی اللہ تعالیٰ نے جوئیں ہٹا دیں۔ یہ پھر کہتے ہیں کہ ہم نہیں مانتے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں " وَ الضَّفَادِعَ " اللہ تعالیٰ نے پھر مینڈکوں کا عذاب بھیج دیا۔ اگر کوئی فرعونی بات کرنے لگے تو مینڈک چھلانگ لگا کر منہ میں چلا جائے اور اگر لیٹے تو مینڈک اوپر چڑھ جائیں یہ بڑے پریشان ہیں۔ بنو اسرائیلیوں کے گھر محفوظ ہیں۔ اور فرعونیوں کے گھر مینڈکوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ۸ دن مینڈکوں نے تباہی مچائی پھر انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کی منتیں کیں سرکار بس اس دفعہ دیکھ لیں۔ حضرت ہم بڑے پریشان ہیں موسیٰ علیہ السلام نے پھر دعا کردی۔ یا اللہ یہ مینڈک ہٹا دے شاید یہ فرعونی مان جائیں لیکن یہ نہ مانے کہتے ہیں یہ بھی موسیٰ علیہ السلام کا جادو تھا اب جادو کا اثر ختم ہو گیا ہے۔

اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَ الدَّمَ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسۡتَکۡبَرُوۡا وَ کَانُوۡا قَوۡمًا مُّجۡرِمِیۡنَ﴾

(الاعراف: 133)

جب پھر نہ مانے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے خون کا سیلاب بھیج دیا ان کے پانی خون بن گئے۔ تفاسیر والوں نے لکھا ہے ہر قبطی کے گھر میں گردن تک خون ہے یہ نہ بیٹھ سکتے ہیں اور نہ لیٹ سکتے ہیں۔ فرعون سے شکایت کرتے ہیں فرعون کہتا ہے ایک بنی اسرائیلی اور ایک فرعونی ہو اور دونوں مل کر کھانا کھاؤ۔ جب بنی اسرائیل کھائے تو وہ کھانا ہو اور اگر وہی کھانا فرعونی کھائے تو یہ خون بن جائے۔ یہ فرعونی پھر بنی اسرائیلی کو کہیں کہ تم اپنے منہ میں

پانی لے جاؤ اور پھر اپنے منہ سے ہمارے منہ میں ڈالو۔ یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب ہیں اب اگر بنی اسرائیلی ان کے منہ میں ڈالیں تو پھر خون بن جائے۔ ۸ دن خون کھایا اور پیا اب پھر جناب موسیٰ علیہ السلام کے پاس جا کر کہتے ہیں۔ قرآن نے اس طرح بیان کیا ہے:

﴿وَ لَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ o فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ o﴾ (الاعراف: 135,134)

ہر دفعہ وعدہ کیا اور ہر دفعہ وعدہ توڑا، ایمان نہ لائے۔ بنو اسرائیل کو یرغمال کیا اور رہا بھی نہ کیا۔ اب جناب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو کہتے ہیں اے بنی اسرائیلیو! میرا کہا مانو، راتوں رات مصر چھوڑ دیں۔ موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں میرا کہا مانو میرا تم سے وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مصر کی بادشاہی تمہیں عطا فرما دیں گے۔ نبی کا کہا مان لیا کچھ نے کہا بس جو ہے ٹھیک ہے کچھ کہیں نہیں نہیں چلتے ہیں، چلے گئے۔ صبح فرعونیوں نے دیکھا کہ ہمارے کام والے نہیں آئے۔ تو فرعون نے کہا ان کو پکڑ کر لٹکا دو، چھ لاکھ فوج لی۔ بنی اسرائیلیوں کو مارنے کے لیے یہ سارے صبح صبح فرعونی بنی اسرائیلیوں کے پیچھے بھاگ اُٹھے۔ اب آگے دریا اور پیچھے فرعون کی فوجیں ہیں وہ بنی اسرائیل جن کے ایمان کمزور تھے وہ موسیٰ علیہ السلام سے پوچھتے ہیں سرکار وہ بادشاہیاں کہاں ہیں؟ وہ وزارتیں کہاں ہیں؟ کچھ کہیں لو بھئی تم مصر کی حکومت لے لو۔

خلل پوے وچ نیت لوکاں
تے قہر الٰہی آوے
چنگے وقت ناں بارش ہووے
تے کھیتی کم پھل پاوے
دو عمراں تے حاکم ہوسن
اوہ ظالم ہوسن. سارے

شہوت پچھے دین وجاسن

حلال و حرام وسارے

اوے عورت دی کر خاطر کرسن

ماواں نال لڑائی

یاراں نال ملاپ کریسن

تے چھوڑن بہناں بھائی

وچ اناج نہ برکت رہ سی

ناں وچ ددھ حیواناں

قاضی حاکم ظلم کریسن

تے عدل ونجے سلطاناں

جب یہ حالات آئے پھر اللہ تعالیٰ کے عذاب آنے شروع ہو گئے۔ اب فرعون کے دن تھوڑے رہ گئے موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا اللہ بنو اسرائیلی گھبرا گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دریا میں اپنا عصاء مارو جب موسیٰ علیہ السلام نے عصاء مارا، اللہ تعالیٰ نے پانی کو بارہ سڑکیں بنانے کا حکم دے دیا۔ یہ عصاء بڑا عجیب ہے اگر سوکھے پتھر پر لگے تو اللہ تعالیٰ بارہ چشمے جاری کر دے۔ نبی کا عصاء جنت سے آیا تھا یہ عصاء پانی پر لگا تو بارہ سڑکیں بن گئیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں گزر جاؤ یہ گزر گئے اتنی دیر میں فرعون اپنا لشکر لے کر پہنچ گیا۔ کہتا ہے دیکھو دریا نے مجھ سے ڈر کر سڑکیں بنا دیں ہیں اور تم مجھے رب نہیں مانتے؟ اللہ تعالیٰ نے کہا ایک منٹ ٹھہر جاؤ اب فرعون کا گھوڑا کنارے پر جا کر کھڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا جبرائیل اب تم جاؤ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ جٰوَزْنَا بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَ جُنُوْدُهٗ بَغْیًا وَّ عَدْوًا حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۝﴾ (یونس: 90)

جبرائیل گھوڑی پر آیا جہاں اس گھوڑی کے پاؤں لگے، سبزہ اُگ گیا۔ فرعون کے

گھوڑے کے آگے سے گھوڑی دریا میں ڈال دی۔ پیچھے فرعون کا گھوڑا اور چھ لاکھ کا لشکر ہے۔ یہ جب دریا کے درمیان میں گیا اللہ تعالیٰ نے دریا کو حکم دیا پانی مل جائے، پانی چل پڑا یہ بہا جا رہا ہے۔ اس فرعون کو دو، چار غوطے آئے تو کہتا ہے "اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِ یْلَ" کہتا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه جس طرح ہمارے مسلمانوں کے ساتھ ہوتا ہے اور ہمارے مسلمان کرتے ہیں زندہ کبھی مسجد نہیں گئے قرآن نہ کھولا، روزہ نہ رکھا، جب مر گئے تو ان پر جو چادر ہوتی ہے اس پر آیت الکرسی لکھی ہے وہ اس کے پاؤں پر پڑی ہے۔ بے ادبی ہو رہی ہے اور میت اُٹھاتے ہوئے پڑھتے ہیں کلمہ شہادت اللہ تعالیٰ کہتا ہے اس نے زندہ ہوتے نہیں پڑھا تو تمہارا پڑھا کس کام کا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہدایت نصیب فرمائے۔ اب فرعون پڑھتا ہے "لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِ یْلَ" اور جبرائیل علیہ السلام پاس ہی تھا اس نے گارے کا ہاتھ بھر کر اس کے منہ میں ڈال دیا کہ اس نے بہت ظلم کیے ہیں کہیں اس پر اللہ تعالیٰ کو رحم نہ آ جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کا فرعون مرتے وقت نیچا ہو گیا لیکن میرا فرعون مرتے دم تک اکڑا رہا۔ ابوجہل جب مرا تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن پر پاؤں رکھا تو یہ کہتا ہے کون ہو تم؟ کہتا ہے سوچو کس پر پاؤں رکھا ہے؟ اور یہ بھی بتاؤ کس کو فتح ہوئی ہے وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اب میں تمہارا سر اُتارنے لگا ہوں۔ کہتا ہے مجھے افسوس رہے گا کہ میرا بکریاں چرانے والا میری گردن اُتارے گا۔ چلو اب ایک کام کرنا رگڑ رگڑ کر کاٹنا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کیوں؟ کہتا ہے پتہ چلے گا کہ چوہدری کا سر پڑا ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں فرعون نے مرتے ہوئے بڑی دہائیاں دیں کہتا ہے:

﴿اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِ یْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۝﴾ (یونس:90)

کہتا ہے میں مسلمان بن گیا ہوں، میرے بھائی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿آٰلْئٰنَ وَ قَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ۝﴾ (یونس: 91)

اب تمہارا کلمہ اور توبہ مجھے منظور نہیں ہے

﴿فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً﴾ (یونس: 92)

میں پانی کو حکم دیتا ہوں میں نے تمہاری لاش قیامت تک رکھنی ہے اس کو خراب نہ کرنا، جب یہ مر گیا تو پانی نے اس کی لاش باہر پھینک دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسے میں قیامت تک یوں ہی رکھوں گا۔ لوگ عبرت حاصل کریں گے۔ ویسے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں صبح شام تم پر جہنم کی آگ آئے گی اور تمہیں جلائے گی لیکن تمہارا وجود قیامت تک پڑا رہے گا اور تمہیں دیکھ کر پیچھے آنے والے عبرت حاصل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ خود سے ڈرنے کی توفیق عطا فرمائے عذابوں سے محفوظ فرمائے۔ قحط سالیوں سے محفوظ فرمائے میرے بھائیو! سچی توبہ کرلو۔ اللہ تعالیٰ کی نظر کرم ہوگی۔ اللہ تعالیٰ گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



٦ ...... وفاتِ موسیٰ علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٥ مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفْثِهٖ ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

﴿یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ٥ وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْـًٔا وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ٥﴾ (البقرۃ: 48 تا 47)

اے بنی اسرائیل والو میری نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کیں میں نے تمہیں جہانوں پر فضیلت دی تھی، اور اس دن سے ڈر جاؤ جس دن کوئی جان کسی جان کے کام نہیں آئے گی، اور نہ کسی کی سفارش قبول کی جائے گی، اور نہ کسی سے رشوت لی جائے گی، اور نہ وہ مدد کیے جائیں گے۔

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو، بزرگو! آج کے خطبہ جمعہ میں پہلے پارہ میں سے سورۃ البقرہ کی دو آیات تلاوت کی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین! آج میں اللہ مالک کی توفیق سے انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ جناب موسیٰ علیہ السلام اس جہان سے کس طرح گئے اور ان کی آخری خواہش کیا بیان کروں گا۔ دعا کرو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نیک خواہشیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اللہ پاک نے بنی اسرائیل والو پر یہ کرم کیا کہ جس دریا میں سے موسیٰ علیہ السلام کو پار کیا۔ دریائے نیل سے پار کیا اسی

دریا میں اللہ پاک نے فرعون کا بیڑہ غرق کیا۔ اُسے تباہ کیا۔ اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی جو نبی کا کہا مان کر گھر بار چھوڑ آئے تھے اللہ کے دین کے لیے گھر چھوڑ گئے تھے، اللہ کے دین کے لیے گھر بار چھوڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین! جناب موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی دریا سے پار گئے اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی بہت جلد باز تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کو انہوں نے بہت پریشان کیا ایک میدان ہی تھا، میدان تیہ جنگل کا نام تھا۔ وہاں جا کر موسیٰ علیہ السلام کو کہتے ہیں حضرت جی شہر سے جنگل میں آ گئے ہو، نہ یہاں کوئی دوکان ہے، نہ کاروبار ہے، نہ پانی کا چشمہ ہے، نہ موٹر، نہ کنواں ہے۔ یہاں جنگل میں ہمیں کیوں لائے ہو؟ ہمارے لیے یہاں گھر بھی بنواؤ، دوکانیں بھی بنواؤ اور پانی کا انتظام بھی کرو۔ موسیٰ علیہ السلام کہتا ہے یا اللہ یہ بنی اسرائیلی کہتے ہیں کہ ہمارے لیے کھانے پینے اور رہنے کا انتظام کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے نبی موسیٰ علیہ السلام گھبراؤ نہیں انہیں بھی کہو نہ گھبرائیں۔ میں سب کچھ کرسکتا ہوں یہ میرے لیے آئے ہیں میں سب کردوں گا۔ یا اللہ اتنے گھر کہاں سے بنواؤ گے؟ اللہ تعالیٰ کا تفرآن بتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۝﴾

(البقرۃ: 57)

یہ کہتے ہیں ہمارے لیے مکانات تعمیر کروائیں، موسیٰ علیہ السلام ان کے لیے کتنے مکانات بنواتے ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں بنی اسرائیلی تھے۔ اللہ تعالیٰ کا نبی اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہے یا اللہ یہ کوٹھیاں مانگتے ہیں اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے نبی میں ان کے لیے ابھی انتظام کروا دیتا ہوں۔ یا اللہ اتنا لمبا چوڑا انتظام کیسے ہوگا؟ اللہ پاک نے ایک بادل کی ڈیوٹی لگا دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے بادل تم ان پر ہمیشہ کے لیے سائبان بن جاؤ، بادل نے سایہ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے بادل کو سمجھا دیا اگر ان کو دھوپ کی ضرورت ہو تو تم پرے ہٹ جانا میں دھوپ کر دوں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے مکان کی فرمائش کی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ﴾

ایک بادل کی ڈیوٹی لگا دی ہمیشہ سائبان بن کر رہنا، یا اللہ کھانا کہاں سے کھائیں؟ اور پانی کہاں سے پئیں؟ یہ موسیٰ علیہ السلام کو آ کر کہتے ہیں ہمارے لیے کھانے پینے کا بندوبست کریں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں۔ یا اللہ یہ کھانا پانی مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى﴾

اتنی جلدی ان کی مائیں کھانا نہیں بنا سکتیں، ان کی بیویاں ان کو کھانا نہیں کھلا سکتیں۔ جتنی جلدی میں تیار کروں گا۔ یا اللہ آپ کیا تیار کریں گے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ ابھی سوئے ہوں گے میں بوندی کے ڈھیر لگا دوں گا، اگر ان کا دل کرے تو میں بھنے ہوئے روسٹ کئے ہوئے بیٹروں کی بارش برسا دوں گا، وہ صبح اُٹھتے تو بوندی کے ڈھیر ہوتے، قدرتی طور پر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے منّ بوندی اور سلویٰ بیٹروں جیسے جانور روسٹ کئے ہوئے ڈھیر لگا دیئے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان سے کہو پیٹ بھر کر کھالیں اور ذخیرہ نہ کریں میں اور بھیج دوں گا۔ جو سنبھال کر یا چھپا کر رکھتا اس میں کیڑے بن جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا منّ سلویٰ کھاؤ اور بادل کی چھاؤں میں رہو۔ کہنے لگے اچھا اور پانی کہاں سے لیں گے؟ سبحان اللہ اللہ پاک سے صدقے جائیں یا اللہ یہ پانی مانگتے ہیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَ اِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝﴾

(البقرۃ:60)

یا اللہ یہ کہتے ہیں پانی کہاں سے پئیں؟ یہ جنگل بیابان ہے یہاں کوئی نہر نہیں، کوئی کنواں نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے نبی موسیٰ علیہ السلام یہ جو تمہارے پاس چھڑی ہے اسے پتھر پر مارو۔ موسیٰ علیہ السلام نے پتھر پر چھڑی ماری۔ قرآن کہتا ہے:

﴿فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا﴾

اللہ پاک نے اس پتھر میں سے بارہ چشمے جاری کردیئے، بارہ قبیلے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جھگڑا نہ کریں، اپنی اپنی موٹر سے اپنے اپنے چشمے سے پانی لیں، پانی ختم نہیں ہوگا۔ بابا جی صمصام رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

وجیا عصاء تعجب کس گل دا
پتھراں وچوں پانی نت چلدا
پنجاں انگلیاں چوں نکلیاں پنج نہراں
ایہہ انگلیاں میرے پیر دیاں
صمصام رحمہ اللہ توں آ کے سن سجناں
جے گلاں سنیاں ای مدنی پیر دیاں
جندی عمر دی قسم خدا کھاوے
جندیاں انگلیاں چن نوں چیر دیاں
اِک چھوٹا لیلا تے سوا سیر دانے سی
جھڑے بارہ چودہ سو فوجیاں کھانے سی
تھکیا ہانڈی کنالی دے وچ سوہنے
پکھاں نکلیاں سارے لشکیر دیاں

بارہ چشمے جاری ہوگئے کوئی بل ادا نہیں کرنا پڑتا، چشموں سے پانی پیتے اور منّ سلویٰ کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کپڑوں کی دوکانیں نہیں ہیں کپڑے کہاں سے لیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے نبی موسیٰ علیہ السلام ان کو کہہ دو انہوں نے جو کپڑے پہنے ہیں یہ میں پھٹنے نہیں دوں گا۔ یا اللہ کہاں سے دھوئیں گے؟ صابن نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے نبی آخر یہ میرے دین کے لیے گھر چھوڑ کر آئے ہیں ان سے کہہ دو دھونے کی ضرورت نہیں ہوگی میں ایسی ہوا چلاؤں گا کپڑے دھل بھی جائیں گے اور استری

جائیں گے۔ ان کی موج لگ گئی لیکن ان کو یہ موج اچھی نہ لگی۔ یہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جمع ہو کر آ گئے۔ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے:

﴿وَ اِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآىِٕهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَ بَصَلِهَا قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ وَ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ۠﴾

(البقرہ: 61)

کہتے ہیں ہم ہر روز ایک کھانے پر گزارہ نہیں کر سکتے، ہم ہر روز من سلویٰ نہیں کھا سکتے، ہم بھنے ہوئے بیٹروں پر گزارہ نہیں کر سکتے۔ اب کیا چاہیے؟ کہتے ہیں:

﴿فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآىِٕهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا﴾ (البقرۃ: 61)

اللہ تعالیٰ سے دعا کریں ہم سے بیٹرے نہیں کھائے جاتے، ہم کبھی پالک کھائیں، کبھی آلو کھائیں، کبھی گوبھی کھائیں، کبھی پھوٹیں اور خربوزے کھائیں گے، کبھی لہسن اور کبھی دالیں کھائیں۔ کہتے ہیں ہمارا بیٹروں پر گزارہ نہیں ہمیں دال چاہیے ہمیں پیاز اور لہسن چاہیے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ﴾ (البقرۃ: 61)

تمہارا کیوں برا حال ہے تم اچھی چیزیں چھوڑ کر ہلکی مانگتے ہو؟

﴿اِهْبِطُوْا مِصْرًا﴾

جاؤ پھر شہر میں چلے جاؤ" فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ "، تمہارے لیے وہاں وہی کچھ ہے تم مانگتے ہو۔ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو پریشان کیا وہ کیسے جا سکتے تھے؟ وادی مقدس میں

انہوں نے جانا تھا، جوان کے باپ دادا کی زمین تھی۔ جہاں جناب یعقوب علیہ السلام پیدا ہوئے تھے، وہاں جانا چاہتے تھے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں میرے نبی موسیٰ علیہ السلام ان کو وہاں لے جائیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے چند جاسوس بھیجے جاؤ پتہ کر کے آؤ وہ قوم کیسی ہے؟ بارہ قبیلوں کے بارہ جاسوس میرے نبی علیہ السلام نے بھیجے۔ یہ جاسوس جا کر دیکھتے ہیں جبارین قوم کا ایک مرد اپنے باغ کی رکھوالی کر رہا تھا۔ اس کے باغ میں گئے دیکھتے ہیں، باغ کے پھل توڑ توڑ کر کھا رہے ہیں۔ اس نے نشانات دیکھے، مزدوروں کے پاؤں کے نشانات ہیں، وہ پیروی کرتا کرتا ان کے پیچھے پہنچا ان کے پاس جا کر دیکھتا ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ اتنا طاقتور مرد تھا اس نے بارہ مردوں کی گٹھلیا ندھ لی اور اپنے گاؤں لے گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اتنا قد عطا کیا تھا کہتا ہے دیکھو میں شکار لایا ہوں۔ انہوں نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ یہ کہتے ہیں ہمیں موسیٰ علیہ السلام نے بھیجا ہے ہم تمہارا پتہ کرنے آئے ہیں۔ دیکھا ان کے قد چھت تک ہیں، بڑے دلیر ہیں، واپس چلے جاؤ اور جا کر بتاؤ۔ انہوں نے جا کر موسیٰ علیہ السلام کو بتایا وہ تو بہت اونچے لمبے مرد ہیں۔ ہم ان سے نہیں لڑ سکتے، آپ علیہ السلام نے فرمایا اچھا پھر خاموش رہنا ان کو نہ بتانا کہیں ہم پر چڑھائی نہ کر دیں اور ان میں سے کسی نے بتا دیا اور کسی نے نہ بتایا سب کو پتہ چل گیا کہ ہمیں موسیٰ علیہ السلام جن سے لڑانا چاہتے ہیں ان کے قد بڑے بڑے ہیں ہم کس طرح لڑ سکتے ہیں؟ قرآن کہتا ہے وہ کہتے ہیں:

﴿فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ﴾ (المائدۃ: 24)

یہ سچی اور پکی بات ہے ہم نہیں لڑیں گے اگر لڑنا ہے۔ تم لڑو اور تمہارا رب لڑے ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ جب تم غالب آ جاؤ تو ہمیں کہہ دینا ہمیں بتا دینا ہم کوٹھیاں لے لیں گے، ہم وہاں رہیں گے۔ ہمارے اندر جہاد کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ ہم دودھ پینے والے مجنوں ہیں۔ صدقے جاؤں بدر کا مقام ہے، میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چل گیا۔ ہزار کا لشکر مقابلے میں ہیں، ادھر ۳۱۳ مجاہد ہیں۔ کسی کے پاس ڈنڈا کسی کے پاس کلہاڑی ہے، کوئی چھڑی لے کر آیا ہے، کوئی پاؤں سے ننگا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کیا پروگرام ہے؟

صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں پیارے نبی جی ہم موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں جیسے نہیں ہیں۔ من سلویٰ کھا کر کہیں کہ تم اور تمہارا رب لڑائی کرو۔ آقا کے صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں محبوب جی اگر کہو تو سمندر میں گھوڑے دوڑا دیں گے۔ بڑا سمجھایا نبی موسیٰ علیہ السلام نے لیکن یہ کہتے ہیں ہم لڑائی نہیں کرسکتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا اگر میرے نبی علیہ السلام کی بات نہیں مانی تو پھر تم بھی شہر نہیں جاسکتے۔ دال بھی نہیں ملنی۔ قرآن کہتا ہے:

﴿یَتِیۡہُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ﴾

یہ چالیس سال جنگل میں رہے، سارا دن سفر کریں، رات کو سو جائیں اور صبح اُٹھ کر دیکھیں جہاں سے چلے تھے وہیں پڑے ہیں۔ جاؤ نبی کو تنگ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں موسیٰ علیہ السلام تم کوہ طور پر آ جاؤ۔ آ کر مجھ سے باتیں کرو تورات لے جاؤ۔ جناب موسیٰ علیہ السلام گئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں موسیٰ ۳۰ دن روزے رکھ لو۔ موسیٰ علیہ السلام نے ۳۰ روزے رکھے، ذہن میں بات آئی اللہ تعالیٰ سے بات چیت کرنی ہے جا کر لکڑی توڑی مسواک کی اور کوہ طور پر گئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام مسواک کیوں کی ہے؟ یا اللہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنی ہیں۔ کہیں بھوکے رہنے کی وجہ سے بدبو نہ آئے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں اے موسیٰ علیہ السلام روزہ دار کے منہ کی بدبو مجھے خوشبوؤں سے زیادہ پسند ہے۔ اب دس دن اور روزے رکھو۔ قرآن کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام نے دس دن اور روزے رکھے۔ ۴۰ دن پورے ہوئے اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام کوہ طور پر گئے۔ اللہ سے باتیں ہو رہی ہیں جب باتیں کیں تو ان باتوں میں اتنا سرور آیا۔ قرآن کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر کھڑے کہتے ہیں۔ ﴿رَبِّ اَرِنِیۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَیۡکَ﴾ اللہ جی باتیں کرتے ہیں اگر مجھے خود کو دکھائیں تو مزہ تب آئے گا۔

اللہ پاک فرماتے ہیں:

اے میرے نبی موسیٰ علیہ السلام تم مجھے نہیں دیکھ سکتے، "لَنۡ تَرٰىنِیۡ" تم مجھے نہیں دیکھ سکتے۔

قرآن کے نویں پارہ میں سورۃ الاعراف میں ہے:

﴿وَ لَمَّا جَآءَ مُوۡسٰی لِمِیۡقَاتِنَا وَ کَلَّمَہٗ رَبُّہٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِیۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَیۡکَ

قَالَ لَنْ تَرٰنِیْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰنِیْ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (الاعراف:143)

یا اللہ چھپ چھپ کے باتیں کرتے ہو اللہ جی خود کو دکھایا نہیں آپ کتنے پیارے ہو؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر حسن کے بھوکے ہو تو مجھ سے پیارا کوئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے پیارا کوئی ہوسکتا ہے، جس نے بڑی پیاری پیاری مخلوق بنائی ہے۔ وہ خود کتنا پیارا ہوگا؟ یا اللہ میں نے آپ کو دیکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''لَنْ تَرَانِیْ'' موسیٰ (علیہ السلام) تم مجھے نہیں دیکھ سکتے دنیا کی آنکھ اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتی۔ یا اللہ باتیں کرتے ہو دل کرتا ہے تمہیں دیکھ لوں۔ کیوں جی ہم نے بھی دیکھنا ہے؟ جنت میں جاکر دیکھیں گے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ؟ کیا ہم رب کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں دیکھیں گے جس طرح چاند کو دیکھنے میں تکلیف نہیں اسی طرح رب کو دیکھنے میں بھی تکلیف نہیں ہوگی۔ موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں یا اللہ میں نے آپ کو دیکھنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم نہیں دیکھ سکتے۔ یا اللہ میں نے دیکھنا ہے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں '' وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ'' اگر دیکھنا ہے تو پہاڑ کی طرف دیکھو۔ '' فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ'' اللہ پاک نے سوئی کے سوراخ جتنی تجلی پہاڑ کی طرف کی '' جَعَلَهٗ دَكًّا'' قرآن کہتا ہے۔ اللہ پاک کے حسن کی جھلک پڑی پہاڑ تاب نہ لا سکا اور ریزہ ریزہ ہوگیا۔ ''وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا'' اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہوکر گر گئے۔ ''فَلَمَّا اَفَاقَ'' کافی دیر کے بعد ہوش آیا کہتے ہیں '' سُبْحَانَكَ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ'' یا اللہ میری توبہ میں تمہیں نہیں دیکھ سکتا۔ اللہ پاک نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام تورات لے جاؤ، تورات لے لی اور ہارون علیہ السلام کو کہہ کر گئے تھے کہ اس کا خیال رکھنا۔ بنی اسرائیل کا خیال رکھنا۔ مصر سے زیورات اُدھار لے لیے تھے۔ جاتے ہوئے لے گئے تھے۔ اب جن سے مانگ کر لے گئے تھے وہ سارے ڈوب گئے اور واپس تو کرنے نہیں تھے کہ وہ تو مر گئے تھے یہ مال غنیمت بن گیا اور ان لوگوں پر مال غنیمت حرام تھا۔ وہ کھا نہیں سکتے تھے ہم تو یہاں کھا جاتے ہیں۔ وہ نہیں کھا

سکتے تھے انہوں نے گڑھا کھود کر سارا سونا اس گڑھے میں ڈال دیا۔ اور ان میں ایک سنار تھا، سامری قبیلہ تھا۔ اس نے سارا سونا اکٹھا کر کے اس کا بچھڑا بنا دیا اور جبرائیل علیہ السلام کے پاؤں میں سے جو اس نے مٹی پکڑی تھی وہ اس میں ڈال دی وہ بچھڑا ہوا چلنے پر بولے۔ اس میں سے آواز آئے یہ سامری سنار کہتا ہے لوگوں تمہارا رب بھی یہ ہے اور موسیٰ علیہ السلام کا رب بھی یہی ہے۔ اس نے گمراہ کر دیا ہارون علیہ السلام نے بہت سمجھایا کہ اس طرح نہ کرو مشرک ہو جاؤ گے۔

کہتے ہیں اتنے دن ہو گئے موسیٰ علیہ السلام واپس نہیں آئے فوت ہو گئے ہوں گے۔ ہم نے تو بچھڑے کو پوجنا ہے۔ اس قوم کو عقل نہیں تھی، بچھڑے کو پوج رہے ہیں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام واپس آئے۔ قرآن کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ یہ سارے بچھڑے کی پوجا کر رہے تھے۔ شرک میں مبتلا تھے۔ سارے مشرک ہو گئے۔ موسیٰ علیہ السلام کو اتنا غصہ آیا کہ جناب موسیٰ علیہ السلام جو تورات اللہ تعالیٰ سے لے کر آئے تھے:

﴿وَ لَمَّا رَجَعَ مُوْسٰی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ وَ اَلْقَی الْاَلْوَاحَ وَ اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗۤ اِلَیْهِ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَ كَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۝﴾

(الاعراف150)

جناب موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ یہ بچھڑے کا طواف کر رہے ہیں۔ اتنا غصہ آیا کہ تورات کی تختیاں دور پھینکیں اور ہارون علیہ السلام کی داڑھی کو ایک ہاتھ ڈال لیا اور دوسرا سر کے بالوں کو ڈال لیا۔ قرآن کہتا ہے "یَجُرُّهٗ" جھٹکا دے کر کہہ رہے تھے میں تمہیں ان میں چھوڑ گیا تھا کہ ان کا خیال رکھنا۔ تم نے خیال کیوں نہیں کیا؟ یہ مشرک ہو گئے ہیں۔ جناب ہارون علیہ السلام فرماتے ہیں:

﴿یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ﴾

اے میری ماں کے بیٹے میری داڑھی اور سر کے بال نہ کھینچو۔ میں نے ان کو بہت سمجھایا

ہے اس لیے سختی نہیں کی کہ کہیں یہ فرقہ نہ بن جائیں کہیں جھگڑا پیدا نہ ہو جائے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کو جناب ہارون علیہ السلام نے سمجھایا: " فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ " یہ میری مرضی نہیں تھی انہوں نے خود ہی بچھڑا پوجا ہے۔ حضرت جی آپ غصہ میں نہ آئیں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اللہ پاک معاف فرما دیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام کو بہت غصہ آتا تھا، شرم وحیا بھی بہت تھی اور غصہ بھی بہت آتا تھا۔ صحیح بخاری میں ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے صحابی اور مقتدی تھے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کبھی ان کے پاس اپنے گلے میں سے کپڑے نہیں اُتارے تھے۔ ان مقتدیوں کی بہت بڑی بڑی داڑھیاں تھیں وہ کہتے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام ہمارے پاس کپڑے نہیں اُتارتے۔ لازماً اس کے جسم پر پھلبہری ہے اور آپ کو پتہ ہے اللہ نہ کرے کہ کسی مولوی کے مقتدی اس کے خلاف ہوں۔ پھر خود سے باتیں بناتے ہیں، بہتان لگاتے ہیں۔ اب یہ نبی کے پیچھے پڑ گئے کہ ضرور کوئی بیماری ہے۔ موسیٰ علیہ السلام دریا پر نہانے گئے اور کپڑے اُتار کر ایک پتھر پر رکھے۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے موسیٰ علیہ السلام جب نہانے لگے تو دیکھا کہ وہ پتھر کپڑے لے کر بھاگا جا رہا ہے، اور پیچھے پیچھے موسیٰ علیہ السلام بھاگے جا رہے ہیں۔ آوازیں لگا رہے ہیں "ثَوْبِيْ يَاحَجَرُ، ثَوْبِيْ يَـــاحَـجَـــرُ" اے پتھر میرے کپڑے کہاں لے جا رہے ہو؟ وہ پتھر بھاگا بھاگا ان لمبی لمبی داڑھیوں والے مقتدیوں کے پاس جا کر رُک گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دیکھو میرے نبی علیہ السلام کے جسم پر کچھ ہے؟ حدیث پاک میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس پتھر پر بڑا غصہ آیا۔ اس کو ۵، ۶ چھڑیاں ماریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس پتھر پر اس چھڑی کے نشانات پڑ گئے۔ یا اللہ یہ بنی اسرائیلی بچھڑے کی پوجا کر رہے ہیں اب کیا ہوگا؟ ان کو کیسے معاف کرو گے؟ سن لو اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری محبوب کا اُمتی بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے نبی موسیٰ علیہ السلام ان کے گناہ اس طرح معاف ہوں گے۔ ان سے کہو کہ آپس میں لڑیں باپ بیٹے کو اور بیٹا باپ کو قتل کرے۔ انہوں نے ۴۰ دن شرک کیا ہے۔ میں ایسے معاف کروں گا اگر یہ خود کو قتل کریں۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس ان کے مقتدی آئے آ کر کہتے ہیں حضرت جی بیٹا باپ کو اور بھائی بھائی کو کیسے قتل کر سکتا ہے؟ یہ ہم سے نہیں ہوسکتا اللہ پاک نے ایک

بادل بھیج دیا۔ چھاؤں کر دی، اندھیر مچا دیا انہوں نے تلواریں پکڑ لیں اور ایک دوسرے کو مار رہے ہیں۔ مفسرین رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہے کئی ہزار بندے مر گئے۔ اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام ایک طرف بیٹھے رو رہے ہیں۔ یا اللہ یہ بڑے بڑے ختم ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام ان کو کہو اب بس کر دیں۔ یہ لڑائی ختم کر دیں اور ان کو بتا دو جنہوں نے مارا ہے یہ بھی جنتی اور جن کو مارا گیا ہے وہ بھی جنتی ہیں۔ اب جناب موسیٰ علیہ السلام نے اللہ پاک کے پاس جانے کی تیاری کر لی۔ ۱۲۰ سال کی عمر ہوگئی اب موسیٰ علیہ السلام کے دنیا سے جانے کی تیاری ہو رہی ہے۔ اللہ پاک نے ملک الموت کو فرمایا جاؤ پہلے جا کر میرے نبی سے پوچھ لینا جان قبض کروں یا نہ کروں؟ نبی کو اللہ تعالیٰ نے یہ شان دیا ہے انبیاء علیہم السلام کو پہلے بتا دیا جاتا تھا کہ اب تمہارا آخری وقت ہے۔ میرے پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزرائیل علیہ السلام آیا آ کر اجازت مانگ رہا ہے۔ یہ نبی کی شان ہے موسیٰ علیہ السلام اپنے گھر بیٹھے تھے۔ صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ ملک الموت انسان بن کر موسیٰ علیہ السلام کے گھر چلا گیا۔ یہ جا کر کہتا ہے "اَجِبْ دَعْوَةَ رَبِّكَ" اللہ پاک کی طرف سے حکم آ گیا ہے تیاری کر لیں۔ دنیا سے جانا ہے یا نہیں؟ مرنا ہے یا نہیں؟ موسیٰ علیہ السلام کو غصہ آ گیا کہ کون ہے جو میرے گھر بغیر اجازت کے آ گیا ہے اور مجھے کہنے والا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس جانا ہے یا نہیں؟ موت کا پیالہ پینا ہے یا نہیں؟ موسیٰ علیہ السلام نے زور سے تھپڑ مارا اور اس کی آنکھ باہر گر گئی۔ اب وہ ملک الموت تھا واپس چلا گیا۔ یا اللہ مجھے اس کے پاس بھیجا ہے جس کا دنیا سے آنے کو دل نہیں کرتا۔ یا اللہ اس کا دل نہیں کرتا اور اگر آپ کا پیارا نہ ہوتا۔ مسند احمد کی حدیث ہے ملک الموت کہتا ہے یا اللہ اگر آپ کا دوست نہ ہوتا تو میں نے بھی سختی کرنی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی خود سے دوستی لگانے کی توفیق دے۔

آمین! یا اللہ اب کیا کروں؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اے ملک الموت پہلے انسان بن کر گئے تھے اب فرشتہ بن کر میرے نبی علیہ السلام کے پاس جانا معلوم ہوتا ہے اگر فرشتہ بھی شکل تبدیل کر کے چلا جائے تو نبی علیہ السلام کو پتہ نہیں چلتا۔ اللہ

تعالیٰ فرماتے ہیں اب فرشتہ بن کر جانا اور میرے موسیٰ علیہ السلام سے کہہ دینا اگر اس کا دنیا سے آنے کو دل نہیں کرتا۔ تو پھر بیل کی کمر پر ہاتھ لگا دے جتنے بال اس کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اتنے سال زندگی بڑھا دوں گا۔ ملک الموت آیا اور آ کر کہتا ہے حضرت جی میں ملک الموت ہوں پہلے آپ نے مجھے طمانچہ مارا تھا۔ اللہ پاک نے فرمایا ہے۔ اگر آپ کا دنیا سے آنے کو دل نہیں کرتا تو آپ بیل کی کمر پر ہاتھ رکھیں جتنے بال ہاتھ کے نیچے آئیں گے میں اتنے سال زندگی بڑھا دوں گا۔ نبی علیہ السلام بہت سمجھدار تھا کہتا ہے ملک الموت ہزاروں بال میرے ہاتھ کے نیچے آئیں گے اس کے بعد کیا ہوگا؟ ملک الموت کہتا ہے حضرت جی موت پھر بھی آنی ہے:

موت کہے میں آنا ای آنا
تے میتھوں پائی کسے رہائی ناں
بیٹھے نے کول حکیم سیانے
تے ہن کردی اے اثر دوائی ناں
موسیٰ جئے نبی میتھوں
اِک پل مہلت پائی ناں
عصاء چھوڑ پیاسا ٹریا
کوئی وی چیز اُٹھائی ناں
تے میرا نام سن کے موسیٰ
تے غصہ اندر آیا
آخر میں بھی اونوں حکم رب تھیں
اپنا جام پلایا
تے رستم جئے بہادر لکھاں
میں پونی وانگ مروڑے

تے لقمہ کر لقمان جیاں دے
میں حکمت مان تروڑے
اُوئے میم موت دی ایسی ہوا وگی
الو بول دے نیں سنجیاں بیٹھکاں تے
لوکو! وسدے شہر ویران ہوگئے
خالی بندیاں باجھ مکان ہوگئے
اوہ جناں باغاں دے ٹر جان مالی
اوہ سُک کے ٹینگراں وانگ ہوگئے
پتر جناں دے نئیں جہان اتوں
گم اوناں دے نام و نشان ہوگئے

دوست موت آنی ہی آنی ہے۔ اس سے کوئی نہ بچ سکا آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک کوئی نہیں بچ سکا۔ موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اگر میں بیل کی کمر پر ہاتھ لگاؤں جتنے بال ہاتھ تلے آئیں اتنے سالوں کی زندگی کے بعد کیا ہوگا؟ آواز آتی ہے حضرت پھر بھی مرنا ہے، موت آنی ہی آنی ہے۔ کہتے ہیں یا اللہ پھر بھی ٹھیک ہے۔ لیکن میرے چند وعدے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ کیا؟ موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں۔ یا اللہ میں نے دعا مانگی تھی کہ تمہارا گھر بیت المقدس سامنے ہو اور میری جان نکل رہی ہو۔ ہر نیک بندہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا گھر سامنے ہو اور موت آجائے۔ یا اللہ یہ آپ کا وعدہ ہے حافظ صاحب نے تفسیر محمدی میں ایک اور بات بھی لکھی ہے کہتے ہیں یا اللہ میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ اپنی قبر خود بنالوں۔ موسیٰ علیہ السلام باہر گئے تو فرشتے انسان بن کر قبر کھودر ہے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام گئے تو قبر بڑی پیاری ہے موسیٰ علیہ السلام پوچھتے ہیں کیا کر رہے ہو؟ کہتے ہیں آپ کی طرح کا ایک نیک بندہ ہے اس کی قبر بنا رہے ہیں۔ اچھا پھر مجھے بھی ساتھ لگالو۔ قبر کھودی گئی تو کہتے ہیں حضرت اس میں لیٹ کر دیکھ لیں۔ موسیٰ علیہ السلام قبر میں لیٹ گئے تو عزرائیل علیہ السلام آگئے تیار ہو جاؤ۔ کہتے ہیں میں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا

تھا کہ بیت المقدس کی اقصیٰ مسجد سامنے ہو تو جان نکلے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں وہ بیت المقدس ہے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں مجھے اللہ پاک نے بتایا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی قبر بیت المقدس سے اتنی دور ہے جتنی دور یہاں سے کوئی چیز پھینکو تو جا کر گرے گی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اگر مجھے وہاں لے جاؤ تو میں تمہیں بتاؤں کہ اس سرخ ٹیلے کے پاس موسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں نہیں رہے تو ہم کس باغ کی مولی ہیں؟ اور باقی مسئلہ جبارین کا رہ گیا۔ وہ بنی اسرائیلی وہیں پھرتے رہے۔ دھکے کھاتے رہے اور پھر اللہ تعالیٰ کو ان پر رحم آ گیا کہ اب تم جا کر لڑو۔ یہ جبارین قوم سے لڑنے جا رہے تھے ان جبارین میں ایک اللہ تعالیٰ کا ولی رہتا تھا۔ قرآن نے بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا﴾ (الاعراف:175)

اے میرے محبوب محمد ﷺ ان کو اس انسان کی بات سنا دو جسے ہم نے اپنی آیات دی تھیں یہ میرا بندہ ان نشانیوں سے پھر گیا۔

﴿اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ﴾ (الاعراف:175,176)

ان کے پاس ایک اللہ تعالیٰ کا ولی تھا یہ اللہ تعالیٰ کے ولی سے کہتے ہیں۔ آپ موسیٰ علیہ السلام کے حق میں بد دعا کر دیں یہ کہتا ہے تم مجھ سے نبی کے لیے بد دعائیں کرواتے ہو۔ میں نہیں کر سکتا انہوں نے مال کا لالچ دیا۔ مال کے لالچ میں آ کر اس نے ہماری نشانیوں سے روگردانی کر لی "فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْقَلْبِ" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تھا تو میرا نیک بندہ لیکن دنیا کے لالچ میں پڑ گیا۔ اور اس کو ایسے دیکھ لو جیسے کتے کو دیکھ لو۔ یہ کون ہے۔ یہ بلعم بن باعورہ ہے جب مال کا لالچ دیا گیا تو پہاڑی پر چڑھنے کے لیے اپنی گدھی پر بیٹھ گیا کہ میں بد دعا کروں اور کہتا ہے یا اللہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر غضب نازل کر دو اور دعا کیا نکلی کہ یا اللہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر فتح نازل کر دے۔ وہ کہتے ہیں پیسے ہم سے لیے ہیں اور بد دعا بھی ہمارے

لیے کرتے ہو؟ کہتا ہے میرا کیا اختیار ہے؟ زبان پر اختیار تو اللہ مالک کا ہے۔ کہتا ہے میں تمہیں ایک طریقہ بتاتا ہوں وہ طریقہ استعمال کرو۔ اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا غضب آ جائے گا تمہیں فتح ہو جائے گی۔ کہتے ہیں کیا طریقہ ہے؟ کہتا ہے اپنی نوجوان بیٹیوں کو ہار سنگھار کروا کے چھابڑیاں پکڑا دو یہ سامان کی تجارت کریں ان کو برائی کی دعوت دیں کسی ایک نے بھی برائی کرلی۔ تو ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب آ جائے گا۔ انہوں نے اپنی جوان بیٹیاں بھیجیں اور اب ہم بھی یہی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے اللہ تعالیٰ حکمرانوں کو سمجھ، عقل اور توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ آمین! بھائیو! جب ہر طرف بے ایمانی ہو تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کہاں سے ہو؟

خلل پوے وچ نیت لوکاں
تے قہر الٰہی آوے
چنگے وقت نہ بارش ہووے
کھیتی کم پھل پاوے
عورت دی خاطر کرسن
ماواں نال لڑائی
یاراں نال ملاپ کریسن
چھوڑن بھیناں بھائی
شہوت پچھے دین وجاسن
حلال حرام ونجاوے

دعا کرو اللہ تعالیٰ ایمان کی دولت نصیب فرمائے۔ آمین! یہ کہنے لگا کہ اپنی جوان بیٹیاں بھیجو۔ ان کی جوان بیٹیاں گئیں۔ یہ لڑکیاں ہار سنگھار کر کے، میک اپ کر کے اور خوب سج دھج کر موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں چھابڑیاں لے کر چلی گئیں۔ مدینہ والی سرکار نے فرمایا ہے لوگو! دھیان سے سن لو جب عورتیں دوکان داری کریں گی۔ جب عورتیں کاروبار کرنے کے لیے

میدان میں آ جائیں گی، جب عورتیں دوکانوں پر بیٹھیں گی۔ اُس وقت سمجھ لینا کہ قیامت بالکل قریب آ گئی ہے۔ یہ قوم پھر برائی میں مبتلا ہوگئی ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب پھر آیا۔

دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانیوں سے بچائے آمین۔

آخر میں جب اس قوم نے جا کر سچی توبہ کی تو پھر اللہ تعالیٰ نے وہ علاقے فتح عطا فرمائے وہ جو باپ کی جائیداد تھی وہ وراثت اللہ پاک نے پھر عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے محبوب نبی محمد ﷺ یہ قصے میں اس لیے بیان کرتا ہوں۔ تا کہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں اللہ پاک ہم سب کو نیک اعمال کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



1 ...... جناب یوسف علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفْثِهٖ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ o اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ o نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ o﴾ (یوسف: 1تا3)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ رحیم و کریم کے لیے ہے بے شمار ان گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو! میں نے پچھلے جمعہ میں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے مکہ والوں نے کئی سوالات کیے۔ اللہ کے پاک نبی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکہ والوں کو لا جواب کر دیا۔ لیکن ان کی برابر کوشش رہی کہ کسی نہ کسی طرح آمنہ کے لال اللہ کے حبیب جناب محمد کریم ﷺ کو پریشان کیا جائے اور ان کا یہ طریقہ کار تھا کہ مدینہ کے یہودیوں سے ایسے سوالات پوچھتے جو ہم آمنہ کے لال کے سامنے پیش کریں اور وہ لا جواب ہو جائے۔ اس مرتبہ انھوں نے یہودیوں سے یہ پوچھا کہ باقی ہم نے جتنے سوال کیے ہیں اللہ تعالیٰ کے پاک نبی ﷺ نے درست جواب دیے ہیں۔ ہمیں کوئی ایسا سوال بتاؤ کہ ہم وہ سوال کریں اور محمد ﷺ اس کا جواب نہ دے سکیں۔ یہودیوں نے بتایا کہ تم اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ سے یہ سوال کرو کہ جناب یعقوب علیہ السلام کنعان میں تھے اور ان کی اولاد اور جناب یعقوب علیہ السلام مصر میں کس طرح پہنچے؟ ان کا مصر جانے کا سبب کیا تھا؟ انھوں نے میرے مصطفیٰ ﷺ کے سامنے یہ سوال رکھا۔ کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے نبی یعقوب علیہ السلام مصر کیوں گئے؟ ان کی اولاد مصر کس طرح گئی؟ تو اللہ احکم

الحاکمین نے اپنے نبی پر ایک پوری سورت یوسف نازل کر دی۔ یعقوب علیہ السلام کے 12 بیٹے تھے اور اللہ تعالیٰ نے جو سورت نازل فرمائی اس کے رکوع بھی بارہ ہیں۔ اور آیات بھی تقریباً 111 یا 112 ہیں۔ اور دیکھو انہوں نے سوال کیا تھا کہ یعقوب علیہ السلام مصر میں کیسے گئے؟ اللہ تعالیٰ نے ایسی سورت نازل کی جس کی ایک سو گیارہ آیات اور سولہ سو کلمات اور سات ہزار ایک سو چھیاسٹھ حروف نازل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پیارے یہ تو صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ یعقوب علیہ السلام مصر کیسے گئے؟ آؤ میں تفصیل سے ان کا شجرہ نسب بتاؤں۔ میں نے کیا کیا شان عطا فرمائے؟ اور یہ ایسی پیاری سورت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کہا کہ اپنے غلاموں کو اپنے چھوٹے بڑوں کو یہ سورت سکھاؤ۔ آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا جو سورت یوسف پڑھے گا اور سنے گا اسے اللہ تعالیٰ موت کی سختیوں سے بچا لے گا۔ اور اللہ پاک اس کے دل سے حسد اور بغض کی بیماری نکال دے گا۔ اتنی قیمتی سورت ہے۔ سبحان اللہ کوئی انسان پڑھے یا سنے۔ اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیاں دور فرما دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس واقع کو بیان کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن کے بارہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں میں وہ قرآن بتانے لگا ہوں سن لو۔ آواز آتی ہے

﴿الٓرٰ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ۝﴾ (یوسف:1) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو آیات میں پڑھنے لگا ہوں میرا محمد ﷺ پڑھنے لگا ہے۔ ﴿تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ۝﴾ (یوسف:101) یہ آیات کتاب مبین کی ہیں۔ لوح محفوظ کی ہیں۔ ﴿اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے مکہ والو! اے مدینہ والو! اے عربیوں اور عجمیوں سن لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر میں چاہتا تو پنجابی میں قرآن نازل کر سکتا تھا۔ اگر میں چاہتا اُردو میں نازل کر دیتا۔ کسی بھی زبان میں قرآن نازل کر سکتا تھا۔ لیکن ﴿اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا﴾ میں نے اس لیے عربی زبان میں نازل کیا کہ میرا محمد ﷺ عربی ہے۔ میرا نبی ﷺ عربی ہے اور مکہ والے بھی عربی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا عربیوں سے پیار کیا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی عربی ہوں

قرآن بھی عربی ہے اور جنت کی زبان بھی عربی ہے اس لیے یہ اس اللہ تعالیٰ کا کلام ہے ویسے تو اللہ ہر زبان سمجھ لیتا ہے۔ کہتے ہیں کوئی پٹھان بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہتا ہے اے میرے اللہ ہم اتنی دور سے آیا، اتنا پیسہ خرچا، بیوی بچوں کو چھوڑا لمبا لمبا سفر کیا اب تو مجھے معاف کرنا پڑے گا۔ یعنی کہ کوئی اُردو بولے کوئی پنجابی، کوئی میواتی، کوئی پشتو بولے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں تمھاری ساری زبانیں سمجھتا ہوں میں تو جانوروں کی زبانیں سمجھتا ہوں۔ وہ مالک ہی کیا جسے اپنی مخلوق کا پتہ نہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا﴾ ہم نے قرآن کو عربی میں اس لیے نازل کیا۔ ﴿لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ اے مکہ والو! تا کہ تمھاری سمجھ میں آ جائے مکہ کے لوگ بڑے کرخت تھے بڑے پتھر دل تھے اللہ تعالیٰ نے اس لیے عربی میں نازل کیا کہ کہیں میرے محمد ﷺ کو یہ نہ کہیں کہ ہم عربی اور قرآن پنجابی میں ہے۔ قرآن کسی اور زبان میں ہے ان کا اعتراض ختم ہو جائے۔ یہ قرآن پڑھ بھی لیں، بول بھی لیں اور سمجھ بھی لیں۔ اب یعقوب علیہ السلام کا قصہ شروع ہونے لگا ہے اللہ کے نبی ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کریم بن کریم بن کریم کون ہے؟ اچھا، اچھے کا بیٹا، اچھے کا پوتا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس کے دل میں تقویٰ ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں اے اللہ کے رسول ہم نے خاندان کے لحاظ سے پوچھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔ یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہ السلام۔ شجرہ نسب کیوں، یوسف علیہ السلام بھی نبی یعقوب علیہ السلام باپ بھی نبی اور دادا بھی نبی اور پردادا بھی نبی۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اور یوسف علیہ السلام کو یوسف اس لیے کہتے ہیں کہ جب یوسف علیہ السلام پیدا ہوئے تو ماں کہتی ہے یا اللہ مجھے ایک اور بیٹا عطا فرما دے۔ اور نام یوسف رکھ دیا۔ اور بعض نے لکھا ہے یوسف کا معنیٰ غم خوار ہے اللہ کے پاک نبی یوسف کو غم بہت آئے تھے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے اپنے محمد ﷺ پر سورت نازل فرمائی اور بعض نے یوسف علیہ السلام کی جدائی کے اسباب لکھے کہ یوسف اور یعقوب علیہ السلام کی جدائی کیوں ہوئی؟ یوسف علیہ السلام اتنی شان والے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن میں 26 مرتبہ یوسف علیہ السلام کا نام لیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ویسے بھی خصوصیت دی تھی۔ وہ کیا تھی؟ اللہ نے پوری دنیا میں

سب سے زیادہ حسن اپنے نبی یوسف علیہ السلام کو دیا تھا۔ کائنات کا آدھا حسن یوسف علیہ السلام کے پاس تھا عورتوں میں سے اللہ تعالیٰ نے آدھا حسن اماں جی سارہ کو دیا تھا۔ جناب ابراہیم کی بیوی اور اسحٰق علیہ السلام کی والدہ کو اللہ نے حسن دیا تھا۔ اور مردوں میں یوسف علیہ السلام کو حسن دیا تھا۔ اور اللہ نے یوسف علیہ السلام جیسا حُسن مرد کو دینا ہے۔ اور کب دینا ہے؟ آواز آتی ہے اے میرے بندے! اگر تم یوسف علیہ السلام کا حسن چاہتے ہو تو میں بتا دیتا ہوں۔ جیسا کردار یوسف علیہ السلام نے ادا کیا ویسا کردار تم ادا کر دو۔ کیا مطلب؟ مولا کریم فرماتے ہیں اے میرے بندے اپنی آنکھ نہ میلی کیا کرو یوسف علیہ السلام کو میں نے صرف حسن دیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب میں تمہیں جنت دوں گا۔ 60 ہاتھ قد آدم علیہ السلام کا 33 برس کی جوانی، عیسیٰ علیہ السلام کی، میٹھی آواز داؤد نبی علیہ السلام کی دوں گا۔ داؤد نبی جب زبور پڑھتے تھے تو پہاڑ وجد میں آ جاتے تھے۔ جوانی عیسیٰ علیہ السلام کی قد آدم علیہ السلام کا اور عربی زبان اور اخلاق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوں گا۔ اور تمہیں جنت میں داخل کروں گا۔ ایک بوڑھی عورت یا مرد اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بوڑھا جنت میں نہیں جائے گا۔ وہ رونے لگے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہم کیا کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم یونہی پریشان ہو گئے ہو جب اللہ تعالیٰ نے تمھیں جنت دینی ہے تب تم جواں ہوں گے۔ اللہ پاک جنت نصیب فرمائے، آمین!

جناب یوسف علیہ السلام کا سبب دیکھنا۔ امام قرطبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے پاک نبی یعقوب علیہ السلام تہجد پڑھ رہے تھے اور جناب یوسف علیہ السلام پاس سو رہے ہیں اور سوتے ہوئے خراٹے لے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نبی کی کال عرش والے سے ملی تھی۔ تہجد پڑھ رہے تھے۔ بیٹے نے خراٹے لینے شروع کیے تو نبی کو فکر ہوئی کہ پتہ نہیں یوسف علیہ السلام کو کیا ہوا ہے؟ اُدھر سے دھیان ہٹا کر اِدھر ہو گیا۔ ایک مرتبہ ہوا دو مرتبہ ہوا۔ آسمان والے کو غصہ آ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تمھارے دل میں میری محبت تھی۔ میں تمھارے دل میں رہتا تھا۔ اب اس دل میں یوسف جگہ بنانے لگ گیا ہے۔ عرش والے نے کہا اے میرے یعقوب علیہ السلام چالیس سال تک اس بیٹے کا منہ نہیں دیکھ سکو گے۔ اللہ تعالیٰ سچی محبت نصیب فرمائے۔ آمین! اگر

دل اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تو اس میں محبت بھی اس کی ہونی چاہیے۔ سید میر رحمۃ اللہ نے لکھا ہے۔

دل بستی او مالک مولا دی
اینوں سمجھیں نہ قبر شاہ دولا دی
اوہ رکھیں آس اس اعلیٰ اولیٰ دی
سب ڈھیریاں دل تھیں ڈھادے توں
سائیں وحدت ناد وجادے توں
دل قدسیاں دے تڑپا دے توں

ایسا ذکر کرو کہ فرشتے بھی حیران رہ جائیں۔ اللّٰــہ اکبــر اللّٰـہ! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ﴾ بعض نے لکھا ہے کہ میرے اور آپ کے پیرومرشد کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ جاتے ہیں کہتے ہیں پیارے ہمیں کوئی اچھا سا قصہ سناؤ۔ عرش والے کی کلام اور زبان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ یوسف نازل کر دی فرماتے ہیں۔ ان کو یہ قصہ سنا دو۔ ﴿نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے میرے محبوب میں بہت پیارا قصہ پڑھ کر سنانے لگا ہوں۔ ﴿بِمَاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ وَاِنۡ كُنۡتَ مِنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الۡغٰفِلِيۡنَ۝﴾ (یوسف:3) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں سناتا ہوں تمھیں اس قصہ کے بارے میں پہلے کچھ پتہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اِذۡ قَالَ يُوۡسُفُ لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡ رَاَيۡتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوۡكَبًا وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ رَاَيۡتُهُمۡ لِىۡ سٰجِدِيۡنَ۝﴾ (یوسف:4) اللہ تعالیٰ کے نبی یوسف کی عمر سات سال ہے یا 12 سال ہے۔ شب قدر کی رات ہے۔ وہ رات ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جمعہ کا دن ہے یوسف علیہ السلام ایک خواب دیکھتے ہیں اور صبح یعقوب علیہ السلام کو سناتے ہیں اے میرے ابو جی۔ ﴿يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡ رَاَيۡتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوۡكَبًا﴾ ابو جی میں نے خواب میں گیارہ ستاروں کو دیکھا ہے۔ ﴿وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ﴾ اور سورج اور چاند، ﴿رَاَيۡتُهُمۡ لِىۡ سٰجِدِيۡنَ﴾ ابو جی میں نے دیکھا چاند اور سورج اور گیارہ ستارے مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ یہ

نبی کا خواب ہے اور نبی کا خواب سچا ہوتا ہے۔ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو خواب آیا کہ بیٹے کی گردن پر چھری چلا رہا ہوں سچی ہوئی۔ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب آیا کہ احرام باندھا ہے قربانیاں ساتھ اور کعبۃ اللہ کا طواف ہو رہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیاری کرو۔ سچا خواب ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے تیاری کی۔ انھوں نے حدیبیہ کے مقام پر روک لیا اور وہاں قربانی کیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا خواب سچا نہیں تھا؟ آپ نے فرمایا سچا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ تم احرام باندھ کر طواف کرو گے یہ نہیں کہا کہ اس سال کرو گے۔ ان شاء اللہ۔ آئندہ سال کریں گے۔ اگلے سال میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر طواف کیے۔ یعنی کہ انبیاء کے خواب سچے ہوتے ہیں۔ وحی بھی وحی اور خواب بھی وحی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں حطیم میں سویا تھا۔ میرے پاس دو فرشتے آئے اور کہتے ہیں یہ کون ہے؟ دوسرے نے کہا کہ سارے جہان سے افضل ہے۔ ایک کہتا ہے اس کا وزن تو کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھوں نے وزن ترازو لگا لیا صحیح بخاری میں لکھا ہے ترازو کے ایک پلڑے میں مجھے بٹھا دیا گیا اور دوسری طرف ایک مرد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا وزن زیادہ تھا۔ کہتے ہیں پھر انھوں نے دس مرد بٹھا دیئے آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں پھر بھی ان سے وزنی تھا۔ پھر انھوں نے 100 بیٹھا دیئے۔ میں پھر بھی ان سے وزنی تھا۔ پھر انھوں نے 200 پھر 500 بٹھایا پھر 1000 بٹھا دیئے۔ میرا وزن ہزار انسان سے بھی زیادہ تھا۔ وہ کہتا ہے کہ ایک طرف آمنہ کا لال صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسری طرف زمین و آسمان ڈال لو۔ سارے جہان سے محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم وزنی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور عظمت کے کیا کہنے ہیں؟ یہ میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب آیا ہے۔ جو بالکل سچا تھا۔ اس لئے میرے بھائیو وحی بھی وحی ہے۔ اور نبی کا خواب بھی وحی ہوا کرتا ہے۔

اب یوسف علیہ السلام کا خواب سن لو کہتے ہیں اے میرے ابو جی مجھے یہ خواب آیا ہے جب باپ نے خواب سنا تو نبی تھے سمجھ گئے کہتے ہیں ﴿قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ٥﴾ (یوسف:5)

اللہ تعالیٰ کے نبی فرماتے ہیں اے یوسف یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ بتانا۔ وہ تمھارے لیے مل کر اور بہانے کریں گے کیونکہ شیطان انسان کا دشمن ہے اور جناب یوسف علیہ السلام کا ابو یہ بھی سمجھاتا ہے ﴿وَ كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ عَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝﴾ (یوسف:6) اے میرے بیٹے یوسف علیہ السلام تمھیں اللہ تعالیٰ نے پسند کر لیا ہے اللہ تمھیں علم عطا فرمائیں گے۔ خوابوں کی تعبیر سکھائیں گے اللہ تعالیٰ تمھیں رسالت دیں گے اللہ کے نبی یعقوب علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تم پر اپنی نعمتیں کریں گے تم پر ایسے انعام کریں گے جیسے تمہارے بابا اسحٰق اور ابراہیم علیہما السلام پر انعام کیے تھے۔ تم خواب نہ بتانا اور اللہ تعالیٰ کے نبی یوسف علیہ السلام بتا بیٹھے۔ اور اگر نہ بتاتے تو تختِ مصر کیسے ملتا؟ وہ خواب کیسے پورا ہوتا؟ باپ کہتا ہے کسی کو نہ بتانا لیکن یوسف علیہ السلام نے بتا دیا۔ اور بھائیوں کے دلوں میں حسد اور بغض آ گیا دعا کرو اللہ تعالیٰ حسد کی بیماری سے بچائے۔ آمین! اس زمین پر جو پہلا خون خرابہ ہوا پہلا قتل جو ہوا حسد کی بنا پر ہوا۔ کس طرح؟ جناب آدم علیہ السلام کے دو بیٹے ہابیل اور قابیل تھے۔ ہابیل کی بہن کی شادی قابیل سے ہونا تھی اور قابیل کی بہن کی شادی ہابیل سے ہونا تھی۔ ہابیل کی بہن کالے رنگ کی تھی۔ قابیل کی بہن پیاری تھی۔ قابیل کہتا ہے میں اپنی بہن اپنے پاس ہی رکھوں گا جناب آدم علیہ السلام نے فیصلہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ایسے نہیں ہے۔ بلکہ کہا کہ اگر تم نے یہ فیصلہ کرنا ہے تو پھر تم دونوں قربانیاں کرو، ہابیل نے بڑا پیارا دُنبہ ذبح کیا آسمان سے آگ آئی اور ہابیل کی قربانی جل گئی۔ قابیل نے بری سی چیزوں کی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کی ایسے سمجھو کمزور سی بھیڑ کی قربانی کی۔ آگ نے نہ جلایا اللہ نے اس طرح بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (المائدہ:27) قابیل کی قربانی قبول ہوگئی اور ہابیل کہتا ہے ﴿لَاَقْتُلَنَّكَ﴾ تمہاری قربانی کیوں قبول ہوئی ہے؟ میں تمھیں

قتل کر دوں گا ہابیل کہتا ہے ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ میرے اختیار کی کیا بات ہے؟ اللہ تعالیٰ اپنے متقی بندوں کی قربانیاں قبول کرتا ہے۔ میری بات سنو تم میرے بڑے بھائی ہو۔ اگر مجھے مارنے کی کوشش کی تو سن لو ﴿لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَیَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ﴾ اگر مجھے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھاؤ گے ﴿مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ﴾ جو تمھاری مرضی ہے کر لو۔ میں ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔ ﴿اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَ اِثْمِكَ﴾ میرا ارادہ یہ ہے کہ اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو میرا گناہ بھی تم پر ہوگا اور تمھارا بھی تم پر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے ﴿فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ﴾ اس نے ایک دن موقع پا کر اپنے چھوٹے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا حسد کی بناء پر قتل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا قابیل قیامت تک جتنے قتل ہوں گے تم میں حسد آ گیا ہے جتنا سارے جہاں کے قاتلوں کو گناہ ہوگا۔ تم اکیلے کو اتنا گناہ ہوگا۔ صرف حسد کی بناء پر جہنم میں ڈالے جاؤ گے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ حسد کی بیماری سے محفوظ فرمائے۔ آمین! کچھ لوگ فضول میں دوسروں سے حسد کرتے ہیں۔ کہ اس کا کاروبار کیوں چل رہا ہے؟ یہ کیوں خوشحال ہے؟ حالانکہ اس میں اُس کا کیا جاتا ہے؟ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہانڈی ابالے کھائے تو اپنے ہی کنارے جلاتی ہے۔ امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ ایک اللہ تعالیٰ کا درویش کسی بادشاہ کے دربار میں نیکی کی وعظ کیا کرتا تھا۔ دوسری طرف سے ایک حاسد تھا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

اس وعظ کرنے والے سے حسد کرتا تھا ایسے لگتا ہے کہ ان علماء کے ساتھ اور ان میں خود زیادہ حسد ہے۔ امام دمیری رحمہ اللہ نے حیات الحیوان میں لکھا ہے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کو ایک دن ابلیس ملا۔ دیکھا کچھ گدھوں کو لے کر جا رہا ہے۔ فرماتے ہیں کیا لے کر جا رہے ہو! کہتا ہے تاجر ہوں کچھ سامان ہے بیچنے جا رہا ہوں۔ فرمایا کیا ہے؟ کہتا ہے پہلے گدھے پر ظلم ہے اس نے پوچھا کسے دینے جا رہے ہو کہتا ہے حکمرانوں کو دینے جا رہا ہوں۔ عیسیٰ علیہ السلام نبی نے پوچھا دوسرے پر کیا ہے؟ کہتا ہے اس پر تکبر ہے فرمایا یہ کس کو دو گے؟ کہتا ہے چوہدریوں کو دوں گا۔ تیسرے پر خیانت ہے یہ منشی لوگوں کو دوں گا۔ قلم کی ہیرا پھیری کریں گے۔ اور

چوتھے پر مکر ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ کس کو دو گے؟ کہتا ہے یہ عورتوں کو دوں گا اور پانچویں پر حسد ہے یہ علماء کو دوں گا۔ اس نے سارا حسد علماء کو دے دیا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ حسد کی بیماری سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

میرے بھائیو! یاد رکھو جب تم علماء سے حسد اور بغض رکھو گے تو پھر تم پر کیا عذاب نازل ہوگا۔ آمنہ کے لال علیہ السلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے یہ بات فرمادی۔ لوگو! سن لو۔ ((اِذَا اَبْغَضَ النَّاسُ عُلَمَاءَ هُم.)) جب لوگ اپنے علماء سے بغض رکھیں گے اور اپنے رشتے وہاں کریں گے جہاں سے جہیز کی امید ہوگی۔ علماء سے بغض ایک گناہ اور دوسرا گناہ رشتے وہاں کریں گے جہاں سے جہیز کی امید زیادہ ہوگی۔ اور تیسرا کام یہ کریں گے کہ بازاروں میں رونق اور مسجدوں میں ویرانی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے چار عذاب آئیں گے۔ آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا: تب اللہ ظالم حکمران بھیجیں گے۔ اور اب یہ عذاب آچکا ہے۔ دوسرا عذاب یہ ہوگا کہ بالا افسر راشی ہوں گے۔ چپڑاسی سے لے کر صدر تک سب راشی ہیں۔ ہر انسان راشی ہے اور تھانے یا عدالت جہاں بھی جاؤ سب رشوت خور ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِس قوم کے حال پر رحم فرمائے۔ آمین!

اللہ کے پاک نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمھیں سزا مل رہی ہے تیسرا عذاب یہ ہوگا کہ میرے نبی نے فرمایا چیزوں کے بھاؤ بڑھ جائیں گے۔ اور اب دیکھ لو۔ اور چوتھا عذاب قحط سالیاں پیدا ہوں گی دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی امت پر رحم فرمائے۔ آمین! میرے بھائیو! علماء کی قدر کیا کرو۔ حسد اور بغض نہ کیا کرو۔ امام غزالی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ وعظ کیا کرے ایک حاسد نے کہا کہ ہر بندہ اسے عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے وہ بادشاہ کو کہتا ہے کہ اس کے دل میں تمھارے بارے میں بغض ہے۔ بادشاہ پوچھتا ہے کیا؟ کہتا ہے کہ یہ آدمی کہتا ہے کہ مجھے بادشاہ کے منہ سے بد بو آتی ہے۔ کہتا ہے کل اسے میرے سامنے پیش کرنا۔ اس حاسد نے اس کی صبح دعوت رکھی اور کچا لہسن کوٹ کر اسے کھلا دیا جب وہ بادشاہ کے دربار میں گیا تو اس نے وعظ کی۔ بادشاہ کہتا ہے اسے میرے پاس لاؤ۔ وہ لائے تو اس

نے منہ کے آگے ہاتھ رکھ لیا۔ تا کہ بادشاہ کو بد بو نہ آئے۔ بادشاہ کہتا ہے اس کی بات سچی ہے کہ یہ مجھ سے نفرت کرتا ہے۔

بادشاہ نے ایک خط لکھا کہتا ہے کہ فلاں گورنر کے پاس لے جاؤ۔ یہ خط لے کر جا رہا ہے اور راستے میں وہ حاسد مل گیا۔ اسے یہ پتہ تھا کہ اگر بادشاہ کسی کو خط دے تو اس کو کوئی جاگیر الاٹ ہونی ہوتی ہے۔ وہ ایسے کہتا ہے کہ یہ خط مجھے دے دو میں دے آتا ہوں۔ اللہ والے نے کہا تم لے جاؤ۔ وہ گورنر کے پاس گیا گورنر نے چھٹی پڑھی تو کہتا ہے تیار ہو جاؤ بادشاہ نے لکھا ہے کہ تمھیں ذبح کر کے تمھاری کھال میں توڑی بھر کر اس کے دربار میں پیش کروں۔ تیار ہو جاؤ اس نے بہت منت سماجت کی۔ کہ سرکار یہ خط میں کسی سے مانگ کر لایا ہوں یہ کہتا ہے کہ میں بادشاہ کی حکم عدولی نہیں کر سکتا۔ حاسد بندے کا اس دنیا اور جہان میں کچھ نہیں رہتا حسد نہ کیا کرو۔ اب اس حاسد کو قتل کر دیا گیا۔ اور اس درویش نے جا کر پھر اپنا کام شروع کر دیا۔ وعظ کرنے لگا۔ بادشاہ سوچتا ہے کہ اس کو تو میں نے فلاں گورنر کے پاس بھیجا تھا۔ ابھی بادشاہ سوچ رہا ہے کہ اور کھال میں توڑی بھر کر اس کی لاش آ گئی۔ بادشاہ کہتا ہے بات سناؤ کیا بات ہے؟ کہتا ہے حضرت جی اس نے مجھ سے خط لیا اور میں نے اسے دے دیا۔ بادشاہ کہتا ہے بات کیا ہے؟ کہتا ہے جناب میں آپ کے دربار میں وعظ کرتا ہوں لیکن اسے اچھی نہیں لگتی تھی بادشاہ کہتا ہے پھر میرے سامنے آتے ہوئے منہ پر ہاتھ کیوں رکھا تھا؟ کہتا ہے جناب اس نے مجھے کچا لہسن اتنا کھلا دیا تھا کہ میرے منہ سے بد بو آ رہی تھی، میں نے کہا کہیں بادشاہ کو مجھ سے نفرت نہ ہو جائے۔ بادشاہ نے کہا جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ اللہ تعالیٰ نیکیاں کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! یہ تو حسد کی سزا ہے اور اگر حسد نہ ہو۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں۔ اے میرے بیٹے انس رضی اللہ عنہ جہاں رفع الیدین میری سنت ہے۔ آمین کہنا میری سنت ہے۔ جہاں پاؤں سے پاؤں ملانا میری سنت ہے وہاں کسی کے بارے میں حسد اور بغض نہ رکھنا بھی میری سنت ہے۔ جو میری اس سنت سے پیار کرے گا قیامت والے دن میرے ساتھ ہوگا۔ جو حسد کرے گا وہ

جہنمی ہے اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی یہ دیکھو جناب یوسف علیہ السلام کے بھائی ان میں حسد آ گیا کہتے ہیں۔ ﴿قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّیَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ﴾ (یوسف:10) یوسف علیہ السلام کا سوتیلا بھائی جس کا نام راحیل تھا۔ اس کے گھر بیٹھ کر دس بھائیوں نے مشورہ کیا کہ ہم دس کماتے ہیں۔ کاروبار ہم کرتے ہیں اور عزت یوسف علیہ السلام کی ہے اور ہماری وجہ سے ہے۔ اللہ کے نبی یعقوب علیہ السلام کی عزت ہماری وجہ سے ہے۔ لوگ یعقوب علیہ السلام سے ڈرتے ہیں کہ اس کے دس شیروں کے جیسے بچے ہیں۔ محنت مزدوری ہم کرتے ہیں اور ہمارے باپ کی عقل پتہ نہیں کہاں گئی ہے؟ ہم سے پیار اور ہمدردی نہیں کرتا جو یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائی سے کرتا ہے۔ دیکھ لو حسد آ گیا۔ کہنے لگے: ﴿اقْتُلُوْا یُوْسُفَ﴾ مشورہ کیا کہ یوسف علیہ السلام کو قتل کر دو۔ نہ یوسف علیہ السلام ہوگا نہ بابا دیکھے گا اور نہ پیار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی کے بارہ میں کہتے ہیں اسے قتل کر دو۔ یا پھر جنگل بیاباں میں پھینک دو۔ یا اندھے کنویں میں پھینک دو۔ کنویں میں یوسف علیہ السلام پڑا ہوگا تو روئے گا تو کوئی مسافر نکال کر لے جائے گا۔ ﴿وَ تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ﴾ پھر سوچتے ہیں قتل بہت بڑا گناہ ہے۔ قاتل کو اللہ تعالیٰ نے معاف نہیں کرنا۔ آخر نبی کے بیٹے ہیں کہتے ہیں یوں کرو یوسف علیہ السلام کو دور کسی کنویں میں پھینک دو اور پھر سچی توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں گے۔ پھر توبہ کر لینا۔ اللہ سچی توبہ کی ہمت نصیب فرمائے۔ آمین! میرے بھائیو! تم گناہ کر رہے ہو پتہ نہیں توبہ کا موقع ملنا ہے یا نہیں پھر رب کو کیا جواب دو گے۔ یہ مشورہ کر کے اللہ کے نبی یعقوب علیہ السلام کے پاس گئے اور جا کر بیٹھ گئے اور کہتے ہیں ﴿یٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى یُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ۝﴾ (یوسف:11) ابو جی ہمارا بھائی یوسف علیہ السلام پریشان رہتا ہے کل اسے ہمارے ساتھ بھیجنا۔ ابو جی ﴿اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ﴾ صبح ہمارے ساتھ بھیجنا یہ جنگل میں ہمارے ساتھ کھیل آئے گا۔ ﴿وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ﴾ اور ہم سے بڑھ کر اس کا خیر خواہ کون ہوگا؟ ابا جی ہمارے ساتھ بھیجو حضرت فرماتے ہیں۔ ﴿اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ﴾ بیٹو ہمارے علاقے

میں بہت بھیڑیے ہیں۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں تم دور جاؤ تو میرے یوسف کو بھیڑیے نہ کھا جائیں۔ یہ کہتے ہیں ابو جی ﴿وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ﴾ ابو جی ہماری 10 بھائیوں کی جماعت ہے ہمارے ہوتے ہوئے اگر یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا جائے تو ہمارا ہونا ہی فضول ہے۔ نبی کے بیٹے نبی کے سامنے جھوٹ بول رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! نبی نے بیٹوں پر اعتماد کرلیا۔ کہتے ہیں اچھا پھر لے جاؤ خیال رکھنا پانی پلانا اور جب بھوک لگے تو کھانا کھلانا یہ نہیں کہا۔ کہ یا اللہ آپ کی سپرد میں یوسف کو بھیج رہا ہوں۔ بیٹوں کو خیال رکھنے کا کہہ رہے ہیں اوپر سے آواز آتی ہے کہ جس کے سپرد کر رہے ہو یہ ہی اس کے دشمن بننے والے ہیں یہ ہی ماریں گے۔ باپ نے کھانا دیا، پانی دیا اور باپ نے دیکھا ایک بھائی یوسف علیہ السلام کو کندھوں پر اٹھالیتا ہے۔ بڑے پیار سے اٹھالیتا ہے۔ اور تھوڑی دُور جا کر دوسرا اٹھاتا ہے۔ پھر تیسرا اُٹھائے بڑی محبت اور پیار ہے۔ اور جب باپ سے دور ہوئے تو زمین پر پھینک دیا۔ مولانا نے لکھا ہے۔ کہتے ہیں۔

اوہ بھائی جس نال محبت
تے موڈھیاں اوپر چایا
اوسے بھائی دشمن وانگوں
تے اوپر زمین پٹکایا
تے دوجے دے دل غصہ چڑیا
تے سخت طمانچے مارے
جس دل حضرت یوسف جاوے
اوئے اَگوں دی مارن آوے
جیویں مصیبت اس دن گزری
تے جو قصہ ای کون سناوے
نو کو پینڈا شہر کنانوں

تے یوسف رونڈا جاوے

پانی بھی گرا دیا اور روٹی کتوں کو ڈال دی۔ یوسف علیہ السلام جدھر جائے کہیں اپنے چاند اور سورج کو بلاؤ تمھیں آ کر بچالیں۔ آخر فیصلہ ہوا کہ یوسف علیہ السلام کو شہید کر دو۔ بڑا بھائی جس نے وعدہ کیا تھا کہ قتل نہیں کرنا وہ آگے ہوا کہتا ہے قتل نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کے دربار میں کیا جواب دو گے؟ جب انسان کا دل سخت ہو۔ حسد ہو تب بھائیوں کی محبتیں نہیں سوجھتیں کہتے ہیں پیچھے ہو جاؤ ورنہ تمھیں بھی مار دیں گے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ حسد سے بچائے۔ آمین! کہتا ہے تم نے وعدہ کیا تھا کہ کنویں میں پھینکنا ہے۔ کون سے کنویں میں پھینکیں؟ کہتے ہیں جو نمرود نے کنواں بنوایا تھا جو شداد نے بنایا تھا وہ بہت گہرا تھا اس میں پھینکتے ہیں۔ یہ کنارے پر لے گئے اللہ تعالیٰ کے نبی یوسف علیہ السلام کی ہنسی نکل گئی۔ یہ پوچھتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کیوں ہنستے ہو؟ یوسف علیہ السلام کہتے ہیں بھائیو! ہنسی مجھے اس لیے آتی ہے کہ میں دیکھ رہا تھا میرے دس شیروں جیسے بھائی ہیں۔ میں سوچ رہا تھا ان کے ہوتے مجھے کون کچھ کہہ سکتا ہے؟ اور آج میں اس لیے ہنس رہا ہوں میں نے بھائیوں پر بھروسہ کیا اور بھائیوں نے ہی مجھے مارا ہے۔ وہ اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام کا کرتا اتار لیتے ہیں اور نبی کناروں کو ہاتھ ڈال لیتا ہے یہ ہاتھوں پر چھڑیاں اور پتھر مارتے ہیں۔ اللہ کے نبی کنویں میں گر جاتے ہیں اور بڑا گہرا کنواں تھا اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو آرڈر فرمایا: ﴿ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْۤا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ۝﴾ (یوسف: 15) یوسف علیہ السلام کے کان میں کہتے ہیں گھبرانا نہیں پریشان نہیں ہونا۔ یہ تمہارے بھائی ہیں جو تمہیں کنویں میں پھینک رہے ہیں عرش والے نے کہا ہے کہ میرے نبی کو بتا دو یہ تمہیں کنویں میں پھینک رہے ہیں اور میں تمھیں تخت مصر عطا کروں گا۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حسد اور بغض کی بیماری سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



۲ ...... جناب یوسف علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ o وَ جَآءُوْٓا اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ o قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ مَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ o﴾ (یوسف: 15 تا 17)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار ان گنت درود و سلام سید الکونین رسول الثقلین امام القبلتین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوں۔ بھائیو سورہ یوسف علیہ السلام کا قصہ شروع ہے مولا کریم سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سن سنا کر اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اصل بات عمل سے بنتی ہے عمل نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے عمل ہے تو سب کچھ ہے مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے دوستو جس وقت جناب یعقوب علیہ السلام سے جناب یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائی باپ سے فریب کر کے باپ سے غلط بیانی کر کے لے گئے اور کنعان کے باہر ایک بہت بڑا درخت تھا اس مقام تک جناب یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں کو الوداع کرنے کے لیے گئے یوسف علیہ السلام کے ساتھ بڑا پیار محبت کرتے ہیں اور کہتے ہیں بیٹا تمہاری جُدائی مجھے برداشت نہیں ہے اور بیٹوں کو تاکید کرتے ہیں کہ میرے یوسف علیہ السلام کو پیاس لگے تو پانی پلانا جب بھوک لگے تو کھانا کھلانا باپ نے بڑی تاکید کی کہ اس کا خیال رکھنا لیکن فیصلہ زمین پر نہیں ہوتا

آسمان پر ہوا کرتا ہے انسان کے ذہن میں کچھ ہوتا ہے اور عرش والے رحمٰن کو کچھ اور منظور ہوتا ہے جناب یعقوب علیہ السلام بیٹوں کو تاکید کر رہے ہیں اس کی دیکھ بھال کرنا اس کی بھوک پیاس کا خیال رکھنا بیٹوں نے جب تک یعقوب علیہ السلام دیکھتے رہے بڑے پیار اور محبت سے اٹھاتے ہیں اور لے کر جاتے ہیں باپ دیکھ رہا ہے اور مطمئن ہے کہ میرے بیٹے میرے یوسف علیہ السلام سے بے وفائی نہیں کریں گے بھائیو عقیدہ کی بات سننا اگر جناب یعقوب علیہ السلام کو پتہ ہوتا کہ ان بیٹوں نے میرے یوسف علیہ السلام کو مارنا ہے تو کیا وہ یوسف علیہ السلام کو ان کے ساتھ بھیجتے قطعاً نہ بھیجتے پتہ نہیں تھا کہ جو ظاہری طور پر وفادار ہیں ان کے دلوں میں حسد کی آگ بھڑک رہی ہے آج مجھ سے یہ میرے لخت جگر نور نظر جناب یوسف علیہ السلام کو جدا کر دیں گے اللہ کا قرآن کہتا ہے ﴿ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ ﴾ جب وہ یوسف علیہ السلام کو جنگل میں لے گئے تفاسیر والوں نے لکھا ہے کہ ایک وادی سقم تھی اس طرف گئے اور کنعان سے نو میل دُور چلے گئے اور جو بھائی پیار و محبت ظاہر کر رہے تھے جس نے اٹھایا تھا اس نے زمین پر پھینک دیا امام قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ قریب تھا کہ یوسف کے جوڑ ٹوٹ جاتے دوسرے کی طرف دوڑ کر گئے وہ طمانچہ مارتا ہے تیسرے کی طرف گئے وہ طمانچہ مارتا ہے اللہ کے پاک نبی جناب یعقوب علیہ السلام کا وعدہ یاد کرواتے ہیں کہ بابا کے وعدہ کو کیوں بھول گئے ہو مار مار کر منصوبہ یہ بنایا کہ ان کو قتل کر دیں گے لیکن جو بڑا بھائی تھا کہنے لگا کہ تم نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ اس کو قتل نہیں کرنا بلکہ اس کو کنویں میں پھینکنا ہے تفاسیر والے لکھتے ہیں وہ کنواں بہت گہرا تھا اس کا پانی کڑوا اور اس میں سانپ اور بچھوؤں کی رہائش بھی تھیں ۔ بعض نے لکھا ہے کہ اس کنویں کو نمرود یا شداد نے جہنم بنایا تھا کہ جو نہ مانے اس میں پھینک دیتے بہرکیف قرآن کہتا ہے ﴿فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ﴾ جب یوسف علیہ السلام کو لے گئے ﴿وَ اَجْمَعُوْٓا﴾ اور سب کے پروگرام بن گئے ﴿اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِىْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ﴾ کہ نبی یوسف علیہ السلام کو کنویں میں پھینک دیں ان کا منصوبہ تھا کہ یوسف علیہ السلام کنویں میں گرے گا کوئی سانپ ڈسے گا یوسف علیہ السلام فوت ہو جائیں گے یا کوئی قافلہ آئے گا اور یوسف علیہ السلام کو نکال کر لے جائے گا ان کے پروگرام تھے کہ یوسف علیہ السلام کو ختم

کر دیں گے لیکن آسمان سے آواز آتی ہے جس کو دنیا ختم کرنا چاہے اور اللہ تعالیٰ نہ ختم کرنا چاہے سارا جہان مل کر بھی اُسے ختم نہیں کر سکتا فرعون نے پروگرام بنایا کہ میں نے موسیٰ علیہ السلام کو پیدا نہیں ہونے دینا اوپر سے آواز آتی ہے کہ میں نے پیدا کر کے تمہارے گھر اس کی پرورش نہ کی تو مجھے رب کس نے کہنا ہے نمرود نے پروگرام بنایا کہ میں نے جناب ابراہیم (علیہ السلام) کو پیدا نہیں ہونے دینا آسمان والے نے فیصلے فرما دیئے کہ میں نے ابراہیم علیہ السلام کو پیدا کر کے تمہاری حکومت اس کے ہاتھ سے ختم کروا دینی ہے مکہ والوں کا پروگرام بنا کہ ہم نے دو جہانوں کے پیر کو ختم کر دینا ہے آسمان سے آواز آتی ہے ﴿ وَ اِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ وَیَمْكُرُوْنَ وَیَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ۝﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے محبوب نبی محمد ﷺ انہوں نے تمہارے قتل کے منصوبے بنائے ہیں اور میں نے پروگرام بنائے ہیں کنویں میں پھینکنے لگے بڑا گہرا کنواں ہے عجیب قسم کا کنواں ہے اوپر سے تنگ اور اندر سے بہت بڑا ہے جب پھینکنے لگے تو جناب یوسف علیہ السلام کا کرتہ اُتار لیتے ہیں اللہ کے نبی رو کر فرماتے ہیں میرے بھائیو یہ میرا کرتہ رہنے دو اگر میں مر گیا تو یہ میرا کفن ہوگا اور اگر زندہ رہا تو میں اپنا جسم ڈھانپ لوں گا بھائی کہتے ہیں سورج چاند ستاروں کو کہو آ کر تمہاری مدد کریں رسی ڈال کر کنویں میں ڈال دیتے ہیں اللہ کے پاک نبی یوسف علیہ السلام کناروں کو ہاتھ ڈالتے ہیں بھائیوں کے دل اتنے سخت ہو چکے ہیں کہ انگلیوں پر پتھر مارتے ہیں اللہ کے نبی کنویں میں گر جاتے ہیں شمعون بھائی نے رسی پکڑی ہے جب درمیان میں جاتے ہیں رسی کاٹ دیتے ہیں اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام کنویں میں لٹک جاتے ہیں جبرائیل اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے جبرائیل علیہ السلام جلدی جاؤ اور اپنی تیز رفتاریاں استعمال کرو اللہ جی کیا بات ہے؟ مولا کریم فرماتے ہیں آج میرے یوسف علیہ السلام کے بھائی اُسے کنویں میں پھینک رہے ہیں اور کنواں بہت گہرا ہے میرے نبی یوسف علیہ السلام کے کنویں میں گرنے سے پہلے کنویں میں پہنچ جاؤ کہیں میرے نبی کو کوئی تکلیف نہ آ جائے اللہ کے نبی علیہ السلام ابھی کنویں کے نیچے نہیں پہنچے ایک پتھر پر جبرائیل علیہ السلام

یوسف کو بٹھا دیتے ہیں اور کان سے منہ لگا کر کہتے ہیں یوسف علیہ السلام گھبرانا نہیں دو نبی ایسے گزرے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بچپن میں وحی کی ہے ایک جناب عیسی علیہ السلام اور جناب یحییٰ علیہ السلام اور تیسرے جناب یوسف علیہ السلام ابھی عمر تھوڑی ہے اور جبرائیل علیہ السلام آ کر کان میں کہتے ہیں یوسف علیہ السلام پریشان نہ ہونا یہ تمہارے بھائی مارنے کا پروگرام بنا کر گئے ہیں لیکن عرش والے کا پروگرام تخت مصر پر بٹھانے کا ہے ﴿وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ٥﴾ ان کو نہیں پتہ اگر یوسف علیہ السلام کو کنویں میں پھینکنے سے تخت مصر ملنا ہے تو یہ کبھی نہ پھینکتے دیکھو اللہ نے جب موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی تب کوہ طور کا انتخاب کیا موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر آگ لینے گئے اور اللہ مل گیا اللہ نے نبوت عطا کی اور عیسی علیہ السلام کے لیے نبوت کا انتخاب ماں کی گود میں کیا مریم علیہا السلام کی گود میں یحییٰ علیہ السلام کی نبوت کا انتخاب بچپن میں اور اللہ نے اپنے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت بھیجی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار حراء میں تھے یوسف علیہ السلام کو جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں اللہ کا قرآن کہتا ہے:﴿وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے یوسف علیہ السلام کو وحی کی کہ اے یوسف گھبرانا نہیں اور جبرائیل علیہ السلام فوراً ایک کُرتہ لے آتے ہیں جنت سے ریشمی کُرتہ لے آتے ہیں اور لا کر جناب یوسف علیہ السلام کے گلے میں ڈالتے ہیں بعض نے لکھا ہے کہ یہ وہ کُرتہ تھا جو جناب ابراہیم علیہ السلام کو جب نمرود آگ میں پھینکنے لگا تو اب نمرود کو پتہ تھا کہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ نے نہیں جلانا اس نے یوں کیا کہ ابراہیم علیہ السلام کا کُرتہ اُتروا کر اپنا پہنا دیا کہ اگر بچ گیا تو میں کہوں گا ساری کرامتیں میرے کرتے کی وجہ سے ہیں لیکن اللہ کریم نے فرمایا اے آگ نمرود کا کُرتہ جلا دو اور ابراہیم علیہ السلام کا بال بھی نہ جلانا اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو فرمایا جبرائیل علیہ السلام جاؤ میرے ابراہیم علیہ السلام کو کُرتہ پہنا دو وہ کُرتہ چلے چلتے جناب اسحٰق علیہ السلام کو ملا جناب اسحٰق علیہ السلام کے ذریعے جناب یعقوب علیہ السلام کو ملا اور اس کے بعد یوسف علیہ السلام کو ملا بہر کیف اللہ کے نبی جناب یوسف علیہ السلام کو کُرتہ پہنایا اور جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں یوسف علیہ السلام تمہیں کس نے کنویں کے نیچے پھینکا ہے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں میرے بھائیوں نے پھینکا ہے اور جبرائیل علیہ السلام پوچھتے ہیں کیوں پھینکا

ہے فرماتے ہیں حسد کی وجہ سے جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں یوسف علیہ السلام اب باہر نکلنے کو دل کرتا ہے؟ ہمارے جیسا ہوتا تو کہتا جلدی کرو مجھے نکالو لیکن اللہ کے نبی کہتے ہیں جبرائیل علیہ السلام جس طرح یعقوب کے اللہ یعنی میرے اللہ کو پسند ہے مجھے بھی ویسے ہی پسند ہے اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے مجھے نکالنے پر تو نکال لے اور اگر اور آزمائش کرنی ہے تو کرلے اس کی مرضی ہے جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں پھر یہ دعا پڑھو اور یہ بھی ذہن میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے وہی ہوتا ہے جناب یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے اور کتنی تہوں میں ہیں قرآن نے بیان کیا ہے ﴿وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ٥﴾ مچھلی یونس علیہ السلام کو پانی کی تہوں میں لے گئی قرآن کہتا ہے پانی کے اندھیرے الگ مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے الگ اور رات کے اندھیرے الگ اللہ کے نبی یونس علیہ السلام نے سوچا اس جگہ سے اگر نکال سکتا ہے تو عرش والا مالک نکال سکتا ہے اور پڑھتے ہیں ﴿اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ٥﴾ یا اللہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے مجھے معاف کردو اور پھر اللہ تعالیٰ نے کیسے نکالا اللہ تعالیٰ تو خود فرماتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾ (المؤمن:60) مجھے پکارو میں تمہاری پکار سنوں گا جو مجھ سے نہیں مانگتے میں ذلیل کرکے جہنم میں پھینک دوں گا اللہ تعالیٰ ہمیں مانگنے کی توفیق دے۔ آمین! جناب جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں یوسف یہ دعا پڑھو تفسیر روح المعانی میں لکھا ہے "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَقْنُوْنَ الْمُحَرَّمَ يَابَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تَغْفِرَلِيْ وَاَنْ تَجْعَلَ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَمَخْرَجًا وَاَنْ تَرْزُقَنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَااَحْتَسِبُ." مختصر مفہوم سن لو۔ اللہ مجھے معاف کرکے یہاں سے نکال سکتے ہو نوٹ نکال سکتے ہو یا اللہ مجھے وہاں سے رزق دیں جہاں سے میرے وہم و گمان میں بھی نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور ملک مصر کا رزق عطا فرمایا بھائی

یوسف علیہ السلام کو پھینک کر سارا دن بڑی خوشی سے گزارتے ہیں بڑے خوش ہیں اب نہ یوسف نظر آئیں گے اور نہ بابا اس سے پیار کریں گے انہوں نے سارا دن جنگل میں گزارا اور جب شام ہوئی قرآن نے بتایا ہے کہ سوچ سوچ کر کہتے ہیں یہ سوچنے لگے کہ ہم نے بڑی منت سے یوسف علیہ السلام بابا سے لیا تھا اب جا کر کیا جواب دیں گے اب ہم جا کر کہیں گے ابو جب ہم دُور چلے گئے تو یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا اور کہتے ہیں اس کا کچھ حل بھی سوچیں بعض نے لکھا ہے انہوں نے ہرن ذبح کیا اور بعض نے لکھا ہے کہ اپنی بکریوں سے ایک بکری ذبح کر کے اس کے خون سے جناب یوسف علیہ السلام کا کرتہ بھگولیا اور واپس جا کر جب کنعان کے پاس گئے پیچھے سے خاموش جا رہے ہیں اور خوش جا رہے ہیں اور جب شہر کے پاس گئے تو مولوی عبدالستار مرحوم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ جنابؑ یعقوب علیہ السلام اسی درخت کے نیچے بیٹھے تھے انتظار میں ہیں کہ میرا یوسف آئے گا اور میں جاؤں گا مولوی صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

پیودھی بیٹھے رستے اوپر
تے شام نمایاں پئیاں
غم دے نالِ یعقوب نبی نوں
بہت دلیلاں گئیاں
اُٹھ اُٹھ بہندا مڑ مڑ ویکھے
تے شالا خیریں آون
او جس دی طلب یعقوب نبی نوں
اے تے اونوں کھوہ وچ سٹی جاون

اللہ کے نبی کے پاس پہنچ کر دھاڑیں مارنا شروع ہو گئے قرآن نے کہا ہے۔ ﴿وَجَآءُوٓا۟ أَبَاهُمْ عِشَآءً يَبْكُونَ﴾ یہ سارے رو رہے ہیں۔ اللہ کے نبی نے دیکھا تو فرماتے ہیں ﴿مَا بَالُكُمْ﴾ کیا ہوا ہے؟ بکریوں کو کوئی آفت تو نہیں پڑ گئی۔ کہتے ہیں ابو جی یہ بات نہیں بات کچھ اور ہے فرمایا وہ کیا بات ہے؟ کہتے ہیں۔ ﴿يَٰٓأَبَانَآ إِنَّا ذَهَبْنَا

نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ مَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿ ابو جی ہم دور چلے گئے۔ جب یعقوب علیہ السلام نے دیکھا دس بیٹے نظر آرہے ہیں گیارہواں نہیں ہے پھر پوچھتے ہیں میرا یوسف کہاں ہے؟ یہ کہتے ہیں۔ بابا جی جب ہم میدان میں گئے ہم نے دوڑ لگائی اور تمہارے یوسف علیہ السلام کو سامان کے پاس بٹھا دیا ہم ایک دوسرے سے آگے نکل کر دور چلے گئے بھیڑیا آیا اور یوسف علیہ السلام کو کھا گیا ﴿وَ مَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا ﴾ ابو جی آپ نے ہماری بات پر یقین تو نہیں کرنا لیکن آپ کے بیٹے کو بھیڑے نے کھایا ہے کہا یہ سچ بول رہے تھے؟ جب باپ نے دیکھا تو غش پڑ گئی جب حسین بیٹے کی موت کی خبر سنی تو بابا کو غش پڑ گیا بیٹے ٹھنڈے پانی کے چھینٹے لگاتے ہیں لیکن یعقوب نبی علیہ السلام ہوش میں نہیں آتے نبی کا بیٹا باپ کی نبض دیکھتا ہے نبض بھی بند محسوس ہوتی ہے اور سانس رکا ہوا نظر آتا ہے تو دور ہو کر بیٹھا یہودا رونے لگتا ہے کہتا ہے بھائیو قیامت کو اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دو گے؟ پہلے بھائی کو قتل کیا اور اب بابا فوت ہو گیا ہے ساری رات یوں بیت جاتی ہے نبی لیٹے ہیں آدھی رات ہوئی آسمان سے اللہ کریم نے شبنم یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈالی اور اللہ کی رحمتوں کے نزول کا وقت ہوا تو اللہ کے نبی یعقوب علیہ السلام ہوش میں آئے دیکھتے ہیں کہ بیٹے روحیل کی گود میں سر ہے ہوش میں آکر کہتے ہیں روحیل بتاؤ میرا یوسف علیہ السلام کہاں ہے؟ یہ روحیل کہتا ہے بابا جی ہوش میں آئیں میں بتاتا ہوں اللہ کے نبی فرماتے ہیں بتاؤ یہ کہتا ہے ابو جی ہم دُور چلے گئے پیچھے سے بھیڑیا آیا اور یوسف علیہ السلام کو کھا گیا ابا جی ہمیں صرف یوسف علیہ السلام کا کُرتہ ملا ہے انہوں نے کُرتہ باپ کے سامنے کیا اور قرآن نے یوں بیان کیا ہے کُرتہ بابا جی کو دکھاتے ہیں کہ آپ کے یوسف علیہ السلام کا کُرتہ ہے اللہ کے نبی دیکھتے ہیں وہی کُرتہ معلوم ہوتا ہے لیکن نبی نے کہا میں تحقیق تو کروں یوسف علیہ السلام کو بھیڑیے نے کہاں کہاں سے کھایا جب کرتہ دیکھتے ہیں تو بیٹوں کو گھبراہٹ ہونے لگی اللہ کے نبی کہتے ہیں ﴿بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ﴾ اس کا ترجمہ مولانا عبدالستار مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی یہ ہے۔

تُسی کہو بھگیاڑاں کھادا

تے یوسف بدر منیراں
آ کُرتہ کیویں سلامت رہیا
تے کیوں نہ ہو گیا لیراں
اوہ بھگیاڑ تہاڈے نالوں
تے نکلیا اے عجب نیارا
کُرتے دا تے بے ادب نئیں ہویا
تے یوسف کھا گیا سارا

کہتے ہیں بیٹو بھیڑیا بہت دانا معلوم ہوتا ہے تم لوگوں کے کہنے کے مطابق بھیڑیا جب یوسف علیہ السلام کو کھانے لگا تو اس نے کُرتہ اتار کر رکھ دیا کہیں بے ادبی نہ ہو جائے کُرتہ کہیں سے نہیں پھٹا ذرا سمجھاؤ تو سہی کتنے جھوٹ بولتے ہیں آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا مومن بزدل ہوسکتا ہے ڈرپوک اور بخیل ہوسکتا ہے لیکن مومن جھوٹا نہیں ہوسکتا اللہ تعالیٰ سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین! میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ جھوٹ بولے رحمت کا فرشتہ ایک میل دُور چلا جاتا ہے تمہیں جھوٹ بولنے میں مزہ آتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو تمہارے جھوٹ سے بدبو آتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنی گندی بدبو ہے کہ رحمت کا فرشتہ ایک میل دور چلا جاتا ہے جھوٹ بولنے سے دل پر کالے نقطے لگنے لگتے ہیں اور دل کالا سیاہ ہو جاتا ہے پھر نماز اور قرآن اچھا نہیں لگتا اور نہ مدینہ والی سرکار کا فرمان اچھا لگتا ہے پھر تیسرا حصہ نفاق آجاتا ہے بیٹے کہتے ہیں باباجی یہ یوسف علیہ السلام کا کُرتہ ہے باپ کُرتہ دیکھتے چلا جارہا ہے جب دیکھا کہ کُرتہ صحیح سلامت ہے نبی سمجھ گئے کہ یہ سب فراڈ ان کا ہے کہتے ہیں ﴿بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا﴾ یہ کُرتہ بتارہا ہے کہ یہ سب تمہاری کمائی ہے تمہیں جو اچھا لگا کرلیا اور اب صبر جمیل میرا صبر ہے میں صبر کروں گا اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے۔آمین! نبی صلی اللہ علیہ وسلم جارہے تھے ایک عورت اپنے بیٹے کی قبر پر رورہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اماں جی صبر کرلو کہتی ہے جو میرے ساتھ ہوا ہے تمہارے ساتھ ہو تمہیں پتہ چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے کسی نے

کہا اماں وہ تو اللہ کے رسول ﷺ تھے دوڑ کر گئی اللہ کے نبی ﷺ جی غلطی ہو گئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اماں جی وہ وقت گزر گیا اللہ تعالیٰ صبر کی توفیق دے۔آمین! اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہا ہے جب میرے بندوں کو تکلیف آتی ہے تو کہتے ہیں: ﴿اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ٥ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ٥﴾ یعقوب علیہ السلام صبر کر گئے یا اللہ میرا صبر ہے اور کیا ہوا؟ وقتاً فوقتاً یہ بھائی کنویں پر چکر لگائیں کہ پتہ چلے کیا ہوتا ہے بعض نے لکھا ہے کہ ایک بھائی کھانا بھی کھلا آتا تھا ایک دن گئے دیکھا کہ یوسف علیہ السلام نہیں ہے پھر کیا ہوا؟ قرآن نے یوں بیان کیا ہے ﴿وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ٥﴾ قافلہ آیا انہوں نے اپنے پانی پلانے والے کو بھیجا اور اس نے جب کنویں میں اپنا ڈول لٹکایا تو یوسف علیہ السلام نے سمجھا کہ بھائیوں کے دل میں رحم آ گیا ہے انہوں نے رسّی کو ہاتھ ڈال لیا اور باہر آ گئے جب اس پانی والے نے بڑے حسین وجمیل بچے کو دیکھا تو جا کر ساتھیوں کو کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے لڑکا دیا ہے اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے انہوں نے سمجھا یہ لڑکا بڑا مہنگا بکے گا ان کا پروگرام زیادہ دولت لینے کا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں ان کا پروگرام جانتا تھا اور جب بھائیوں نے دیکھا یوسف علیہ السلام نہیں ہے اِدھر اُدھر دوڑے قافلے والوں کے پاس پہنچے اور ان کا گھیراؤ کر لیا کہتے ہیں ہمارا ایک غلام بھاگا ہے ہمیں باوثوق ذرائع سے پتہ ہے کہ اس کنویں میں تھا اور آپ لوگوں نے نکالا ہے بتاؤ وہ کہاں ہے؟ جب قافلے والوں نے ان کا رعب دیکھا تو جناب یوسف علیہ السلام کو سامنے کر دیا یہ بھائی قافلے کے امیر کو کہتے ہیں یہ ہمارا غلام بہت تیز مکار اور چالاک ہے اور عبرانی زبان میں جناب یوسف علیہ السلام کو کہتے ہیں اگر تم نے کچھ کہا تو تمہیں ہم قتل کر دیں گے تمہیں ماننا پڑے گا کہ تم ہمارے غلام ہو یوسف علیہ السلام خاموش بیٹھے ہیں بھائی جو بھی کہتے ہیں یوسف علیہ السلام مان رہے ہیں یہ قافلے والوں کو کہتے ہیں ہم نے یہ غلام بیچنا ہے اگر تم نے لینا ہو تو بات کرو قافلے والے کہتے ہیں کیا لو گے؟ وہ کہتے ہیں ہم بیس چوانیاں دیں گے تم خود ہی تو

کہتے ہو یہ مکار اور فریبی ہے معاذ اللہ ہم بیس درہم دیں گے اللہ کا قرآن کہتا ہے کھوٹے درہم میں اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام کو بیچ دیا حسد کتنی بُری چیز ہے بیس درہم میں بیچ دیا اور یہ نامہ لکھ دیا کہ یوسف علیہ السلام پر اب ہمارا کوئی حق نہیں قافلے والوں کو کہتے ہیں اسے ہتھکڑی لگا لو یہ بھاگ گیا تو ہمارا ذمہ نہیں ہوگا اللہ کے نبی سب کچھ برداشت کررہے ہیں قافلے والوں کو کہتے ہیں اب تم اسے یہاں سے لے جاؤ ایک طرف قافلے والے جارہے ہیں اور دوسری طرف بھائی جارہے ہیں اور بھائیوں کی کمریں یوسف علیہ السلام کو نظر آرہیں ہیں یوسف علیہ السلام رو رہے ہیں مالک پوچھتا ہے یوسف علیہ السلام کیوں رو رہے ہو یوسف علیہ السلام کہتے ہیں اے میرے مالک اگر مجھے اجازت دو تو میں اپنے بھائیوں کو آخری دفعہ مل لوں الوداع کہہ لوں مالک کہتا ہے تم کیسے ہو وہ تمہیں ہر طرف سے بے اعتبار بنا رہے ہیں اور تم ان سے الوداعی ملاقات کا سوچ رہے ہو۔ مولوی عبدالستار رحمۃ اللہ علیہ یوں فرماتے ہیں۔

اِک دل کوچ کیتاں کرواناں
تے لمبے سفر جناں دے
اِک دل یوسف دیکھے بھائیاں
کنڈ وکھالی جاندے
حکم کرو تے میں چھیکڑ واری
مل لواں ایناں نوں
ہے اک میرا نکڑا بھائی
تے دیاں پیغام تیناں نوں

مالک کہتا ہے مل لو مجھے کوئی اعتراض نہیں اللہ کے نبی علیہ السلام پیچھے دوڑتے ہیں اور آوازیں دیتے ہیں اے یہودا میری بات سنو یہ تیز دوڑتے ہیں اور پیچھے سے آوازیں دیتے ہیں مولانا صاحب کہتے ہیں:

رو کر دوڑیا مگر اوناں دے

تے جلدی قدم اٹھایا
پیراں دے وچ سنگل اڑیا
تے منہ پرنے ڈِگ آیا

یہ کہتے ہی اب ہمارے ساتھ تو جا نہیں سکتا اسے مل لیں دیکھتے ہیں ٹھہر جاتے ہیں پوچھتے ہیں اب کیا بات ہے؟ یوسف علیہ السلام کہتے ہیں "سَلَامٌ عَلَیْکُمْ" تمہیں آخری سلام کرنے آیا ہوں فرماتے ہیں

تساں گھراں وچ خوشیاں ہوسن
تے نال پیاریاں بھائیاں
تے اساں نصیب جدائیاں
رَل کے بین نصیباں والے
تے نال محبت بھائیاں
او ٹھہر کھلے تے آ کر یوسف
کرے سلام تِناں نوں
رب نوں سونپنا کرو اُساڈی
نالے سونپا اسیں تساں نوں
اوہ سر چُمے دستاراں چُمے
تے دیندا اے نیک دعائیں
ایہہ دربار یعقوب نبی دا
تے خوش رکھے رب سائیں

دیکھو نبی علیہ السلام کا کتنا حوصلہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا حوصلہ نصیب فرمائے۔ آمین!
میرے مصطفیٰ ﷺ کی بھی یہی عادت تھی لوگ گالیاں دیتے میرے مصطفیٰ ﷺ دعائیں دیتے آقا نے فرمایا دو انسان جھگڑ پڑیں ایک سچا اور دوسرا جھوٹا ہوتا ہے اگر سچا جھوٹے کو معاف کر

دے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی نیکی اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن جنت سامنے کر دیں گے اور فرمائیں گے یہ ساری جنت دیکھ لو اور جو کوٹھی کہو گے میں تمہیں دے دوں گا کیوں کہ تم نے سچا ہونے کے باوجود معاف کیا ہے اور آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر جھوٹا سچے سے معافی مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکی بھی ضائع نہیں کرتے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جنت کے کسی کنارے پر تم بھی کوٹھی لے لو اور دیکھ لو میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح فرمایا آپ ﷺ کعبۃ اللہ کے دروازے پر کھڑے ہیں سامنے مکہ کے چوہدری اور سردار لوگ کھڑے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے مکہ والو تمہیں پتہ ہے میں نے تم لوگوں سے کیا سلوک کرنا ہے مجھ سے کیا توقع رکھتے ہو وہ کہتے ہیں ﴿قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ ۝﴾ ہمیں امید ہے آپ ﷺ ہمیں معاف فرما دو گے آپ ﷺ نے فرمایا ﴿قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ﴾ جاؤ جس طرح یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو معاف کیا میں محمد ﷺ نے بھی تمہیں ویسے ہی معاف فرما دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

نہ دیوے رب دو ایں جہانیں
تے دُکھ عذاب تسانوں
بھاویں اس تھیں ودھ زیادہ
تے ملن عذاب اساں نوں
او وکدے وکدے عاجز بردے
تے دیس بہ دیسی جاندے
فی امان حوالے رب دے
تے میلے نے زندگیاں دے

کہتے ہیں اللہ کی سپرد اب پتہ نہیں زندگی میں ملاقات ہو یا نہ ہو اللہ اکبر اللہ میرے بھائیو! دیکھو بھائیوں نے ظلم کرنے میں حد کر دی ہے اور یوسف علیہ السلام نے معاف کرنے میں حد کر دی ہے انہوں نے درگزر کر دیا مالک کہتا ہے میں بڑا حیران ہوں وہ تم پر زیادتیاں

کر رہے ہیں اور تم دعا دے رہے ہو کہتا ہے آج تک میں نے ایسا انسان نہیں دیکھا یہ جا رہے ہیں کنعان کے قبرستان کے پاس سے گزرے جناب یوسف علیہ السلام ساتھ ہیں اندھیری رات ہے جناب یوسف علیہ السلام کی اماں جی کی قبر آ گئی اور ماں یاد آ گئی مشکوٰۃ میں لکھا ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو انسان ہر جمعہ والے دن اپنے والدین کی قبر پر جاتا ہے یہ اللہ کے دربار میں والدین کا فرماں بردار لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں اور میرے بھائیو! میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اپنی ماں کی قبر سے ہوا ماں کی محبتیں اور پیار یاد آ گیا للہ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ماں کی قبر کے پاس بیٹھے ہیں اور روئے جا رہے ہیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر رونا ہے تو ہمیں بھی حکم دیں ہم بھی رو لیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ تمہیں نہیں پتہ یہ میری ماں کی قبر ہے ماں باپ کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو قبرستان میں جا کر سوچا کرو کہ یہ تم سے بڑے چوہدری اور سردار ہوتے تھے کسی نے کہا ہے:

کبھی گورے غریباں پہ جاں بہ عبرت
کھل جائے تجھ پہ تیرے دل کی حقیقت
وہاں جا کے ڈھونڈ کسی شاہ کی تربت
پوچھ اس سے کہاں ہے تیری شان و حکومت
کل کیا تھے آج کیا ہو گئے ہو تم؟
ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے ہو تم

اللہ اکبر اللہ قبر پر جانا سنت اور قبر پر بیٹھنا بدعت ہے قبر پختہ کرنی حرام ہے دیا جلانا حرام ہے پیر جیلانی رحمہ اللہ نے غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ قبروں پر جاؤ لیکن ان پر ہاتھ نہ پھیرو بوسہ نہ لو سیدھے الٹے نہ لیٹو اگر لیٹو گے تو یہ یہودیوں کی عیسائیوں کی علامت ہے قیامت والے دن ان کے ساتھ ہو گئے قبروں پر جانا منع نہیں لیکن قبروں پر مجاور بننا منع ہے ان کو پوجنا منع ہے قبروں پر جاؤ تمہارا دل نرم ہو گا تم بھی تصور کرو گے۔ تصور یہ کرو گے۔

جو دنیا وچ غریب نمانے
تے اُو بھی خاک سمانے
ظاہر حال برابر دسے
تے باطن اللہ جانے
اوئے آپو آپ ستے وچ قبراں
تے دھندے چھوڑ وچالے
نموں جونے چپ چپاتے
شہر خاموشاں والے
تے اک دن اساں بھی ایناں وانگوں
ایتھے آ کرنا اے ڈیرا
چپ چپاتے چھوڑ علاقے
تے فر نئیں نہیں دنیا پھیرا

ایک دن تم نے بھی قبر میں جانا ہے اور میں نے بھی امیر غریب سب نے جانا ہے اور قبر میں جانے کی تیاری کرو اللہ اکبر اللہ میرے بھائی یوسف علیہ السلام ماں کی قبر پر رو رہے ہیں اور دعائیں کر رہے ہیں اللہ اکبر اللہ قافلہ والوں نے دیکھا وہ غلام نہیں ہے انہوں نے کہا بات تو سچ ہے وہ رات کے اندھیرے میں بھاگتا ہے ایک آدمی کی ڈیوٹی اس پر تھی وہ بے چارہ ڈھونڈتا پھرتا ہے دیکھتا ہے جناب یوسف علیہ السلام قبر پر بیٹھے رو رہے ہیں بعض نے لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام کی اس وقت چھ سال عمر تھی بعض نے سات لکھی ہے یہ کہتا ہے ویسے ہی نکلے ہو جیسا انہوں نے بتایا تھا اور جناب یوسف علیہ السلام کے چہرے پر طمانچہ مارا اور اونٹ پر بٹھالیا اللہ کے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں بھائی یہ بات نہیں کہ میں بھاگ جانے والوں میں سے ہوں اصل میں بات یہ ہے کہ مجھے میری ماں کی محبتیں یاد آ گئی ہیں جب اس نے طمانچہ مارا اللہ کے نبی علیہ السلام یوسف مٹی سے بھرے ہاتھ آسمان کی طرف کرتے ہیں اپنی نظریں آسمان پر جما کر

کہتے ہیں عرش والے مجھے اتنا تو پریشان اور ذلیل نہ کرو اللہ میں گنہگار ہوں لیکن تیرے نبی یعقوب علیہ السلام کا بیٹا اور تمہارے خلیل علیہ السلام کا پوتا ہوں اللہ مجھے اتنا رسوا نہ کرو اوپر سے آواز آ رہی ہے ﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب کسی کی کوئی بات نہ سنے میں سنتا ہوں ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴾ اللہ کے نبی علیہ السلام آسمان کی طرف چہرہ اٹھا لیتے ہیں اللہ اگر مجھ سے غلطی ہو گئی ہے تو میرا خاندان نبیوں کا ہے مجھے معاف کر دے اللہ یہ مجھے ذلیل بے اعتبار سمجھتے ہیں اللہ آپ سچے خالق و مالک ہو آپ کو پتہ ہے یا اللہ مجھ میں اگر کوئی کمزوری ہے تو اُسے دُور کر دے یوسف علیہ السلام نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے سرخ آندھی بھیج دی قافلے والے اِدھر اُدھر بکھر گئے پریشان ہو گئے کہ کیا ہو گیا ہے کہتے ہیں کسی نے غلطی کی ہے مالک کہتا ہے میں ہر سال اس راستے سے جاتا ہوں کبھی پریشانی نہیں آئی کوئی غلطی ہوئی ہے وہ جو یوسف کی حفاظت پر معمور تھا کہتا ہے جناب مجھ سے غلطی ہوئی ہے میں نے یوسف علیہ السلام کو طمانچہ مارا ہے سارے کہتے ہیں جناب ہم سے غلطی ہو گئی ہے ہمیں پہلے ہی پتہ ہے کہ آپ میں کوئی عیب نہیں آپ فرماتے ہیں اچھا اگر تم مانتے ہو تو میں نے معاف کیا نبی کے کتنے حوصلے ہیں اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بھی صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



۳ ...... جناب یوسف علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ o وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ o وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ o﴾

(یوسف: 22تا24)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار ان گنت درود و سلام سیدالاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوں بھائیو جناب یوسف علیہ السلام کا قصہ شروع ہے انشاء اللہ اللہ مالک کی توفیق سے عرض کروں گا اللہ تعالیٰ مجھے صحیح بیان کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین! اور ہم سب کو اللہ تعالیٰ عمل کی بھی توفیق عطا فرمائے دوستو جس وقت اللہ کے پاک نبی جناب یوسف علیہ السلام کو مصر میں لے جایا گیا ان قافلے والوں نے دریائے نیل جس دریا کی لوگوں کے ذہن میں رسم بن چکی تھی کہ یہ دریائے نیل اس وقت تک نہیں چلتا جب تک اس دریا میں کسی نوجوان لڑکی کو ہار سنگھار کر کے دریا بُردہ نہ کیا جائے لیکن جب اسلام آیا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور آیا اللہ تعالیٰ نے مصر فتح فرمایا اور یاد رکھنا مصر کو مصر اس لیے کہا جاتا ہے جناب نوح علیہ السلام کے پوتے کا نام مصر تھا مصر شہر کو بھی کہتے ہیں لیکن تفاسیر والوں نے لکھا ہے کہ مصر کو مصر اس لیے کہا جاتا ہے کہ جناب نوح علیہ السلام کے

پوتے کا نام مصر تھا اسے وراثت میں یہ علاقہ ملا اس لیے مصر کہا جاتا ہے اور مصر میں بڑے بڑے ظالم اور نیک اور اللہ والے بھی آئے اکثر بڑے بڑے انبیا علیہم السلام کا تعلق مصر اور شام کے علاقے میں سے تھا اور مصر میں ایک ظالم حکمران فرعون بھی گزرا ہے جس کی بیوی اماں جی آسیہ علیہا السلام کو اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام کا کلمہ نصیب فرمایا ہے اور فرعون نے بی بی آسیہ کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ ان کے جسم میں سوراخ کر کے میخیں گاڑیں گئیں اور یہ آسمان کی طرف منہ کر کے ایک دن دعا فرماتی ہیں ﴿ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ﴾ (التحریم :11) آسیہ علیہا السلام کے جسم میں میخیں گاڑھی جا رہی ہیں لیکن آسیہ علیہا السلام آسمان کی طرف منہ کر کے کہتی ہے اللہ اب میں چاہتی ہوں جو تمہارے عرش کے نیچے جنت ہے وہاں مجھے گھر مل جائے جب آسمان کی طرف دیکھتی ہے تو ہنس پڑتی ہے فرعون کہتا ہے اس کا دماغ ختم ہو گیا ہے اماں جی آسیہ علیہا السلام فرماتی ہیں فرعون دماغ ختم نہیں ہوا مجھے تو ہنسی اس لیے آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان پھاڑ کر مجھے میری جنت والی کوٹھی دکھا دی ہے اس مصر میں آج جناب یوسف علیہ السلام کو بلایا گیا آج اُس دریائے نیل میں یوسف علیہ السلام کو انہوں نے نہلایا جس دریائے نیل کی عادت بن چکی تھی کہ اُسے جب تک کنواری لڑکی سے بُردا نہیں کیا جاتا تھا اس وقت تک وہ چلتا نہیں تھا لیکن سیدنا عمر فاروق علیہ السلام کا زمانہ آیا فاتح مصر نے خط لکھا کہ سرکار لوگوں کا ذہن ایسا ہے سیدنا عمر علیہ السلام نے خط لکھا اور فرمایا آئندہ ایسی رسم نہیں کرنی ہے وہ لوگ کہتے ہیں سرکار دریا نہیں چلے گا ہم کھیتوں کو پانی کیسے دیں گے آپ نے ایک خط لکھا۔ یہ چھٹی اللہ کے بندے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف سے دریائے نیل کے پاس جا رہی ہے مضمون کیا ہے؟ لکھتے ہیں "اِنْ کُنْتَ تَجْرِیْ مِنْ قَبْلُ مِنْ قِبَلِیْ" اے دریائے نیل اگر آج سے پہلے تم اپنی مرضی سے چلتے تھے "فَلَا تَجْرِیْ" پھر تمہارے پانی کی ہمیں ضرورت نہیں اور "وَاِنْ کَانَ یُجْرِیْکَ نَزَلَ لِلّٰهِ" اور اگر تمہیں عرش والا مالک چلاتا ہے پھر ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ تمہیں چلا دے آپ فرماتے ہیں یہ خط لے جا کر دریائے نیل میں پڑھ کر پھینک دینا اور یوں

ہی ہوا جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خط گیا تو وہ فاتح مصر یا خط لے جانے والے قاصد نے خط دریا میں پڑھ کر پھینک دیا راوی بیان کرتا ہے یہ خط پڑھ کر باہر نکلا اور پانی سولہ سولہ فٹ اونچا بہنا شروع ہوگیا اس دریائے نیل میں یوسف علیہ السلام کو غسل دیا گیا اور یوسف علیہ السلام تو پہلے ہی بہت پیارے تھے اپنے زمانے کے حسین ترین تھے اللہ تعالیٰ نے آدھا حسن یوسف علیہ السلام کو دیا تھا جب سفر کی دھول ختم ہوئی تو یوسف علیہ السلام چاند کی طرح چمکنے لگے اور مصر کے بازار میں گئے تو دیکھنے والوں کا تانتا بندھ گیا کوئی ادھر سے آیا کوئی ادھر سے آیا لوگوں کی بھیڑ لگ گئی قافلے والا پریشان ہوا اس نے ایک ایک اشرفی ٹکٹ لگا دی کہ جس نے یوسف علیہ السلام کو دیکھنا ہے پہلے ایک اشرفی ادا کرے اشرفیوں کی بارش ہونے لگی وہ مالک کہتا ہے میں نے یوسف علیہ السلام کو بیچنا ہے گاہک آئے اور کیا سودا ہوا ؟ مختلف تفسیروں والوں نے مختلف بیان دیئے ہیں بعض نے لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام کے ذہن میں آیا کہ کوئی میرا بھی سودا اور کر سکے گا پھر کیا ہوا بازار لگا ہے اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام بک رہے ہیں لوگ جمع ہیں اور کیا دیکھتے ہیں ایک طرف ایک عورت شور مچا رہی ہے اس نے ہاتھ میں سوتر کی اٹی پکڑی ہے لوگوں کو کہتی ہے کہ یہ سوتر لے لو اور مجھے یوسف علیہ السلام دے دو انہوں نے کہا اماں یہاں لاکھ پتی کی بس ہوگئی ہے اور تمہارے سوتر سے یوسف علیہ السلام بک جائے گا اماں کہتی ہے مجھے بھی پتہ ہے کہ یوسف علیہ السلام نہیں ملنا لیکن میں چاہتی ہوں کہ خریدنے والوں میں میرا نام بھی لکھا جائے اللہ اکبر اللہ کہتے ہیں ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں ایک پھونک مارتا تھا اور ایک پانی ڈالتی تھی ۔کرلا پھونک مارتا اور چڑیا پانی ڈالتی تھی کسی نے ۔کرلے سے کہا آگ تو پہلے ہی بہت زیادہ ہے تم پھونکیں مارو گے اور ہو جائے گی وہ کہتا ہے میں نے جلانے والوں میں نام لکھوانا ہے اور چڑیا کو کسی نے کہا کہ اتنی آگ تمہاری چونچ میں پانی سے بجھ جائے گی کہتی ہے مجھے پتہ ہے آگ تو نہیں بجھی لیکن میں چاہتی ہوں آگ بجھانے والوں میں میرا نام بھی لکھا جائے اللہ اپنے نیک بندوں میں شامل فرمائے۔ آمین! اب جناب یوسف علیہ السلام کی بولیاں لگ رہی ہیں مصر کا وزیر اعظم یا وزیر خزانہ آیا اور اس مالک کو کہتا ہے یوسف علیہ السلام کے کتنے پیسے لو گے؟ یہ کہتا ہے ایک طرف یوسف علیہ السلام

اور دوسری طرف ترازو میں پیسے ڈال دو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تین بندے ایسے ہیں جنہوں نے پہلی نظر میں اللہ والوں کی پہچان کر لی فرماتے ہیں ایک عزیز مصر جس نے پہلی نظر میں یوسف علیہ السلام کو پہچان لیا دوسرا فرماتے ہیں وہ عورت جو موسیٰ علیہ السلام کو لینے گئی تھی جس نے ان کی بکریوں کو پانی پلایا اور شعیب نبی علیہ السلام کی بیٹی نے سارا ماجرہ دیکھا قرآن نے یوں بیان کیا ہے: ﴿فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ٥﴾ موسیٰ علیہ السلام ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر دعائیں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ سے کھانا مانگ رہے ہیں یا اللہ میں تمہارا نبی ہوں دس دن کھانا کھائے بغیر گزر گئے ہیں اللہ بھوک لگی ہے میرے کھانے کا بندوبست کر دو رب کا نبی کہتا ہے ﴿فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ٥﴾ اتنی دیر میں وہ عورت بھی آ گئی اللہ کے نبی کی نظریں آسمان پر جمی ہیں عرش والے ان جنگل بیابانوں میں اگر کوئی بندوبست کر سکتا ہے تو صرف تو ہی کر سکتا ہے یہ عورت جا کر کہتی ہے ﴿اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ﴾ اے بھائی تمہیں میرے باپ بلا رہے ہیں اللہ کے نبی فرماتے ہیں اے عورت تمہارا والد مجھے کیا کہے گا یہ فوراً کہتی ہے ﴿لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا﴾ اے بھائی تم نے ہماری بکریوں کو پانی پلایا ہے میرا باپ تمہیں اس کی مزدوری دے گا یہاں مولوی عبدالستار مرحوم رحمہ اللہ نے بڑی عجیب بات کہی ہے۔

موسیٰ اجر نہ لینا چاہے
پر بھک نے بہت ستایا
اگے لگ او بی بی ٹر دی
تے موسیٰ مگر سدھایا

موسیٰ علیہ السلام اس عورت کے پیچھے چلتے جا رہے ہیں اب موسیٰ علیہ السلام کی پہچان یہ عورت کرنے لگی ہے ہوا چل رہی تھی اس عورت کی پنڈلی ننگی ہوتی ہے جناب موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اے

عورت تم پیچھے ہو جاؤ اپنی گود میں کنکر ڈال لو اگر میں راستہ بھول جاؤں تو کنکریاں مار کر بتا دینا ہم نے کبھی غیر عورتوں کی آواز سُننی بھی پسند نہیں کی جب باپ کے پاس گئی ساری بات ہوئی تو شعیب علیہ السلام نے پوچھا کہ کہاں سے ہو؟ کیا حسب ونسب ہے؟ ساری بات ہوئی وہ عورت جلدی سے بولی اس نے پہلی نظر میں موسیٰ علیہ السلام کو پہچان لیا کہ یہ کوئی کرم والا ہوسکتا ہے اور کیا کہتی ہے ﴿قَالَتْ اِحْدٰهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ﴾ ابا جی کوئی آدمی رکھنا ہے مزدور رکھنا ہے تو اسے رکھ لیں اور تیسرے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے جنھوں نے اپنے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد کیا سیدنا عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا یہ تین بندے بڑے دانا ہیں عزیز مصر نے پیسے دے کر جناب یوسف علیہ السلام کو خرید لیا اور اپنے گھر لے گئے اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے۔ ﴿وَ قَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ وَ لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ عزیز مصر یوسف علیہ السلام کو گھر لے گیا بہت سمجھدار تھا اپنی بیوی کو کہتا ہے ہماری اولاد نہیں ہے اور دیکھو اللہ تعالیٰ نے کتنا پیارا بیٹا عطا کر دیا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللہ کہتا ہے یہ پتہ نہیں کتنے نخروں میں پلا ہے اس کو اس کے والدین یاد نہ آنے دینا اس کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنا ہمیں یہ بہت نفع دے گا اور ہماری اولاد نہیں یہ اولاد کا کام دے گا معلوم ہوتا ہے اولاد دولت سے نہیں ملتی ورنہ کوئی بے اولاد نہ ہوتا دعا کرو جس کے پاس اولاد نہیں اللہ تعالیٰ نیک اولاد عطا کرے۔ آمین! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انہوں نے اپنا بیٹا بنا لیا لیکن میری مرضی کچھ اور تھی میں نے اپنے یوسف علیہ السلام سے جو وعدے کیے تھے وہ وعدے پورے کرنا ہیں جو خواب دکھائے تھے اللہ اکبر اللہ اللہ کے نبی جناب یوسف علیہ السلام اب شاہی گھرانے میں ہیں قرآن نے نبی علیہ السلام کی جوانی بیان کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ﴿وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا﴾ جس وقت یوسف علیہ السلام جوان ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے یوسف علیہ السلام کو بہت پیاری جوانی عطا کی نبی تو سارے پیارے ہوتے ہیں لیکن یوسف علیہ السلام

کمال تھے اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کو بڑی پیاری جوانی عطا کی اے نوجوانو تم بھی اپنی جوانی کو سنبھال کر رکھا کرو ورنہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں پوچھا جائے گا۔ تم نے اپنی جوانی کہاں خرچ کی تھی۔ جب تک جواب نہیں دو گے رہائی نہیں ملے گی نبی یوسف علیہ السلام جوان ہوئے تو ایک اور آزمائش آ گئی قرآن کہتا ہے۔ ﴿وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ هَیْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ٥﴾ جو عورت ماں بنی تھی منہ بولی ماں ہے یہ عورت اللہ کے نبی کا حسن دیکھ کر رہ نہ سکی۔

اور یوسف علیہ السلام کو اپنے ساتویں مکان میں لے گئی اللہ کے نبی نے دیکھا کہ یہ عورت بڑی مکار تھی اس نے اپنی چادر اُتار کر لکڑی یا پتھر کا بت بنایا تھا پہلے اُس کی آنکھوں پر پٹی باندھتی ہے پھر ایک چادر اس پر ڈالتی ہے اللہ کے نبی فرماتے ہیں اے عورت یہ کیا ہے یہ عورت کہتی ہے اے یوسف علیہ السلام یہ میرا خدا ہے میں اس کی عبادت کرتی ہوں اور آج مجھے شرم آتی ہے کہیں گناہ کرتے دیکھ نہ لے اللہ کے نبی کہتے ہیں معاذ اللہ اے عورت تمہارے رب کی آنکھوں پر کپڑا بند گیا وہ نہیں دیکھ سکتا اور میرے رب سے کوئی چھپ نہیں سکتا کہتے ہیں ایک استاد اپنے شاگرد سے بڑا پیار کرتا تھا دوسرے شاگردوں نے رشک کیا حضرت اس سے پیار کرتے ہو ہم سے نہیں استاد نے ایک ایک جانور اور چھری دی اور کہا وہاں ذبح کرنا جہاں کوئی نہ دیکھے وہ گئے کسی نے دیوار کی اُوٹ میں ذبح کیا کسی نے کسی گڑھے میں ذبح کیا اس شاگرد نے جانور اور چھڑی ویسے ہی پکڑی اور واپس آ گیا کہتا ہے حضرت آپ کا حکم تھا جہاں کوئی نہ دیکھے وہاں ذبح کرنا ہے اس کو شاید کوئی جگہ مل گئی ہو جہاں کوئی نہ دیکھتا ہو مگر میں جہاں جاتا میرا رب مجھے دیکھ رہا ہوتا تھا اللہ تو سب کو دیکھ رہا ہوتا ہے میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ ہندوستان کا ملک ہے اور میاں نذیر حسین کا مدرسہ ہے ایک نوجوان کا جنازہ نکلتا ہے تو جنازے کے ساتھ سارے مدرسے کا حال خوشبو سے بھرا ہوا ہے ہر طرف خوشبو ہے لوگ کہتے ہیں میاں جی آج تو عجیب جنازہ دیکھا ہے اس سے پہلے ایسا کبھی نہیں

دیکھا حضرت جی اس نوجوان کے جنازہ سے بڑی خوشبو آرہی ہے میاں جی فرماتے ہیں لوگو میرے اس شاگرد کا کسی کے گھر میں کھانا لگا تھا وہ عورت اس کو دیکھ کر فریفتہ ہوگئی ایک دن اکیلی کو موقع ملا میرے شاگرد کو کمرے میں بند کر کے اس نے بُرائی کی دعوت دی اس اللہ والے نے انکار کیا آخر اس نے مجبور کیا ۔ تمہیں بدنام کردوں گی یہ کہتا ہے مجھے باتھ روم کی حاجت ہے میں نے جانا ہے یہ عورت کہتی ہے ہمارے مکان کی چھت پر بندوبست ہے اوپر چلے جاؤ یہ میرا شاگرد اوپر جا کر دیکھتا ہے کہ گندگی پڑی ہے یہ اپنے جسم پر لگا لیتا ہے نیچے آتا ہے یہ عورت کہتی ہے یہ تو بڑا گندہ انسان ہے اُسے گھر سے نکال دیتی ہے میاں نذیر حسین رحمۃ اللہ فرماتے ہیں سردی کا موسم تھا میرے اس شاگرد کے پاس صرف ایک لباس تھا آکر اس نے غسل کیا گیلے کپڑے پہنے بیمار ہوگیا آج زندگی نے وفا نہیں کی بدبو لگا کر ایمان بچا لیا ہے آج اللہ تعالیٰ نے اس بدبو کو خوشبو میں بدل دیا ہے اللہ تعالیٰ ایمان اور یقین نصیب فرمائے ۔ آمین! اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے ۔ ﴿وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا﴾ یوسف علیہ السلام کو اندر لے جا کر کہتی ہے یوسف علیہ السلام تمہاری ناک کتنی پیاری ہے تمہارے دانت کتنے پیارے ہیں تمہارا چہرہ کتنا پیارا ہے تمہاری زلفیں کتنی پیاری ہیں جناب یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں اے عورت میں جتنا بھی پیارا ہوں ایک دن قبر میں جانا ہے [illegible] ہے ۔

سوہنے سوہنے تے من موہنے
منہ ویکھیاں بھک جاوے
ہن ٹویاں دے وچ ٹیراں تھلے
تے کدی شکل نہ چیتے آوے
او ٹھنڈے شربت پیون والیاں
تے اجل پیالے پیتے
نازک سونے بدن اوناں دے
تے خاک حوالے نے کیتے

کدی نہ آیا جُسے اُوپر
تے میلا داغ جناں نوں
جا تقدیر دھرے وچ گوراں
تے کھاوے خاک تناں نوں

یہ عورت کہتی ہے تمہارا چہرہ تمہاری زلفیں کتنی پیاری ہیں اللہ کے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں اے عورت سب کچھ مٹی میں جانے والا ہے یہ عورت بن سنور کر اللہ کے نبی علیہ السلام کے سامنے کھڑی ہے نبی یوسف علیہ السلام اوپر نہیں دیکھتے یہ عورت منت کر رہی ہے یوسف اوپر دیکھ تو سہی اللہ کے نبی علیہ السلام کہتے ہیں معاذ اللہ اے عورت میں تمہیں دیکھوں یا اللہ کو دیکھوں؟ اللہ تعالیٰ حیا نصیب فرمائے۔آمین! بخاری شریف میں لکھا ہے ایک ولی اللہ نے ساٹھ سال عبادت کی ایک دن بازار حسن سے گزرا ایک بے حیا عورت سے بُرائی کر بیٹھا وہاں سے جو کی روٹی لی اور جا کر گندے پانی میں غسل کر رہا تھا ایک سوالی آیا اس نے صدا کی اُسے اشارے سے کہتا ہے کہ میرے کپڑوں میں روٹی ہے لے جاؤ وہ لے گیا عزرائیل علیہ السلام نے جان قبض کر لی جب اللہ تعالیٰ کی عدالت میں گیا اللہ کریم نے فرمایا تمہاری ساٹھ سالہ عبادت ایک گناہ نے ختم کر دی ہے اب میں نے تمہیں جنت صرف ان دو روٹیوں کی وجہ سے دینی ہے تم صدقہ کر بیٹھے ہو جہانوں کے پیر نے فرمایا ایک دن میں سویا تھا کہ جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام آئے ایک نے دایاں بازو پکڑا اور دوسرے نے بائیاں پکڑ لیا کہتے ہیں جناب آپ کو سیر کروانی ہے آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آگ کے صندوق ہیں ان میں ننگے مرد اور عورتیں جل رہی تھیں آگ ان کو اوپر اُٹھا لیتی یوں لگتا جیسے باہر گر پڑیں گے لیکن یہ پھر اس کے اندر گر جاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون بندے ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا پیارے تمہاری امت کے وہ مرد اور عورتیں ہیں جو غیر عورتوں اور غیر مردوں کے پاس رات گزارتے تھے سوہنے ان کی قبریں قیامت تک یوں ہی جلتے رہیں گی اللہ تعالیٰ حیا نصیب فرمائے۔آمین! یہ عورت منتیں کر رہی ہے اے یوسف علیہ السلام کس کا ڈر ہے؟

اس گھر کی مالکہ میں ہوں تمہیں میں نے خریدا ہے یوسف علیہ السلام تمہیں کس کا ڈر ہے اوپر دیکھو اللہ کے نبی فرماتے ہیں اے عورت نہیں دیکھنا میں نے حرام نہیں دیکھنا اللہ کے نبی کہتے ہیں مَعَاذَ اللّٰہِ اس کا معنی مولوی عبدالستار رحمہ اللہ کی زبانی سنیئے۔ کہتے ہیں۔

نال فریب لیائیں ایں مینوں
تے اندر واڑ زلیخا
چھوڑ پلا میں باہر جاواں
نہ کر خوار زلیخا
آپ پیغمبر جد پیغمبر
تے باپ پیغمبر میرا
حق میرے وچ ٹھیک ارادہ
تے نیں زلیخا تیرا

اے عورت اللہ کی پناہ اللہ کا قرآن کہتا ہے۔﴿ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَ هَمَّ بِهَا ﴾ یہ عورت راستہ نہیں چھوڑتی اور یوسف علیہ السلام اس کی طرف نہیں دیکھتے آسمان کی طرف منہ کر لیتے ہیں اے عرش والے ایمان پر ڈاکہ ڈلنے والا ہے اب کیا کروں ؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یوسف علیہ السلام بھاگ جاؤ یا اللہ تالے لگے ہیں اور چابیاں اس کی جیب میں ہیں اللہ اب کیا کروں آسمانوں والا کہتا ہے یوسف (علیہ السلام) تم بھاگو دروازے میں کھولوں گا یوسف علیہ السلام بھاگ جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں پہلا دروازہ خود بخود کھل جاتا ہے اگلے دروازے پر گئے وہ بھی کھل گیا جب ساتویں دروارے پر گئے وہ بھی کھل گیا یہ عورت بھی پیچھے بھاگ رہی ہے یوسف علیہ السلام کا پیچھے سے کرتہ پکڑ لیتی ہے نبی یوسف علیہ السلام کہتے ہیں کرتہ پھٹتا ہے تو پھٹ جائے لیکن ایمان نہ جائے قرآن کہتا ہے ﴿ وَ اسْتَبَقَا الْبَابَ وَ قَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ اور جب باہر آئے تو عزیز مصر سے ملاقات ہوگئی یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو حیران رہ گیا

اس عورت نے سمجھا میرا راز کھل جائے گا یہ عورت پلٹ گئی کہتی ہے اے عزیز ﴿مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوٓءًا﴾ اے عزیز مصر میں بڑی مشکل سے بچی ہوں عزیز مصر اور چوکنا ہو گیا کہتا ہے زلیخا کیا ہوا؟ یہ کہتی ہے یوسف علیہ السلام نے مجھ پر ہاتھ ڈالنا چاہا تھا میں بڑی مشکل سے بچی ہوں اللہ اکبر اللہ یوسف علیہ السلام نے دہائی دی ﴿هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ﴾ عزیز مصر سارے تمہاری بیوی کے کمال ہیں یہ خود مجھے لے کر گئی اور دروازے بند کیے ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا﴾ لیکن پردیسی یوسف علیہ السلام کی کون سنتا پھر عزیز مصر کے گھر اور اس کی بیوی کی عزت کا مسئلہ تھا زلیخا کے خاندان کا مسئلہ تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا یوسف علیہ السلام پریشان ہوا کہ اس نے عورت کی بات مان لینی ہے گھر ویسے بھی عورتوں کی زیادہ سنی جاتی ہے یوں ہی شور مچادیں لوگ اعتبار کر لیتے ہیں اللہ کے نبی سمجھ گئے میری یہاں نہیں چلنی یہ اپنی بیوی کے پیچھے لگ جائے گا کیونکہ معلوم ہوتا ہے رن مرید ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے یوسف علیہ السلام گھبرانا نہیں جس کے ساتھ میں ہوں اس کا بادشاہ بھی کچھ نہیں کر سکتا میں تمہارے ساتھ ہوں اللہ اکبر اللہ پھر کیسے نجات دو گے؟ اللہ کو بہت طریقہ ہے قارون بے ایمان موسیٰ علیہ السلام کا قریبی رشتہ دار اور تورات کا حافظ تھا ایک ناچ گانے والی سے بات کرتا ہے کہ تمہیں ہزار دینار دوں گا جب موسیٰ علیہ السلام وعظ کرنے لگیں تو تم اُٹھ کر کہنا مجھ سے موسیٰ علیہ السلام نے بے غیرتی کی ہے مَعَاذَ اللّٰهِ موسیٰ علیہ السلام وعظ کرنے لگے قارون نے اس عورت کو مجبور کر کے کھڑا کیا جس کی اللہ عزت رکھنے والا ہو اسے کون ذلیل کر سکتا ہے یہ عورت اُٹھ کر موسیٰ علیہ السلام کو کہتی ہے حضرت اس نے تمھیں بدنام کرنے کے لیے مجھے ایک ہزار دینار عطا کیا ہے جس کو اللہ رہائی دے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے یوسف علیہ السلام گھبراؤ نہیں یا اللہ میں پردیسی غلام ہوں میں کسی کو کیا منہ دکھاؤں گا آخر نبوت کا دعویٰ کرنا تھا لوگوں نے کہنا تھا یوسف علیہ السلام تم وہی ہو سفید چادر پر لگا ہوا داغ بھی نہیں اُترتا یوسف علیہ السلام سوچتے ہوں گے کہ اللہ جب میں نبوت کا اعلان کروں گا لوگ کیا کہیں گے اوپر سے آواز آتی ہے۔ ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا﴾ چار ماہ کا بچہ کبھی بولتا نہیں لیکن جب اللہ بولانے پر آئے تو پھر بولنا پڑتا ہے اس زمین پر

گیارہ بچے ایسے آئے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بولنے کی ہمت دی کوئی دو دن کا بولا کوئی چھ ماہ کا بولا کوئی چار ماہ کا بولا چھوٹے چھوٹے بچوں نے بول کر جواب دیا مریم علیہا السلام اللہ کی نیک بندی نے عیسیٰ علیہ السلام کو اُٹھایا ہے جب شام کی بستی میں پہنچی کوئی ادھر سے آواز لگاتا ہے اور کوئی ادھر سے آواز لگاتا ہے ﴿يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا﴾ اے مریم علیہا السلام نیکوں کی بیٹی اور ہارون کی بہن ہو۔ کہتے ہیں۔

نیکاں دیے جایئے ہارون دیئے بھنے
نی بی بی لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا
تو مریم نوں کہا نہ بولیں کسے سنگ
بلاواں کے فِي الْمَهْدِ عیسیٰ صَبِيًّا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مریم علیہا السلام تم نے نہیں بولنا یا اللہ انہوں نے مجھے زندہ نہیں چھوڑنا۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مریم علیہا السلام اشارہ تم کرو دو چار گھنٹوں کے عیسیٰ علیہ السلام ماں کا دودھ پی رہے ہیں ماں اشارہ کرتی ہے۔

اشارہ کیتا ماں نے تاں بولے عیسیٰ علیہ السلام

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں عیسی علیہ السلام اب دودھ پینا چھوڑ دو اور ماں کی صفائیاں پیش کرو کہیں میری بندی مجھ سے بدظن نہ ہو جائے پھر کسی وقت اللہ تعالیٰ نے موقع دیا تو تفصیلی گفتگو ہو گی کہ اللہ نے کن گیارہ بچوں کو بولنے کا موقع دیا تھا اللّٰہ اکبر اللّٰہ تفسیروں والوں نے مختلف لکھا ہے کسی نے کہا اس عورت کے چچا کا بیٹا کسی نے کہا ماموں کا بیٹا تھا قرآن نے یوں ہی کہا ہے ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا﴾ اس عورت کا رشتہ دار بولا اس نے دیکھا عزیز مصر یوسف علیہ السلام کو کوئی سزا دینے والا ہے اور اللہ کے حکم سے۔ وہ بولتا ہے کہتا ہے عزیز جلدی سے سزا نہ سُنا دینا میں بتا دیتا ہوں اور جھگڑا ہم ختم کر دینا کبھی کبھی اللہ چھوٹے لوگوں کو بھی سمجھا دیتا ہے جناب داوٗد علیہ السلام کی عدالت میں ایک مقدمہ آیا چار انسان ایک نیک عورت پر الزام لگاتے ہیں کہ اس عورت نے کتے کے ساتھ بُرائی کی ہے اللہ کے نبی داوٗد علیہ السلام نے حد جاری

کرنے کا حکم دیا سلیمان علیہ السلام کی عمر ابھی تیرہ سال ہے داؤد علیہ السلام کے بیٹے ہیں جو بات عدالت سے سنی باہر جا کر ایک جگہ ڈھیر بنا کر اوپر بیٹھ کر لڑکوں میں ویسے ہی فیصلہ کر دیا جناب سلیمان علیہ السلام کتنے دانا اور سمجھدار تھے چار بندے آئے کہتے ہیں حضرت آج ایسا مقدمہ آیا ہے کہ فلاں عورت نے کتے کے ساتھ بُرائی کی ہے جناب سلیمان علیہ السلام کی دانائی دیکھو تین کو دُور بٹھا کر ایک کو کہتے ہیں تم نے خود دیکھا ہے کہتا ہے ہاں جی فرمایا بتاؤ اس کُتے کا رنگ کیسا تھا یہ کہتا ہے کالے رنگ کا اس کو دُور بٹھا کر دوسرے کو پوچھتے ہیں تم بتاؤ کتا کس رنگ کا تھا یہ کہتا ہے گورے رنگ کا تیسرے سے پوچھا اس نے کہا سفید رنگ کا اللہ کے نبی نے یہ فیصلہ کیا تو داود نبی کو پتہ چلا انہوں نے اپنا فیصلہ واپس لے لیا کبھی یوں بھی ہوتا ہے یہ چار ماہ کا بچہ کہتا ہے ﴿وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ﴾ پہلے اپنے رشتہ دار کی بات کی اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا اگر پہلے یوسف علیہ السلام کی بات کروائی تو عزیزِ مصر یہ نہ سمجھ جائے کہ پہلے یوسف کا نام لیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا پہلے اپنے رشتہ دار سے جھگڑا شروع کر دے ادھر سے مقدمہ کی سماعت شروع کر دے یہ کہتا ہے۔ ﴿اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ﴾

اے عزیزِ مصر اگر یوسف علیہ السلام کی قمیض آگے سے پھٹی ہے تو تمہاری بیوی سچی ہے یوسف علیہ السلام نے واقعی ایسا کیا ہوگا اور فرمایا ﴿وَ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ﴾ عزیزِ مصر اگر کرتہ پیچھے سے پھٹا ہے تو تمہاری بیوی جھوٹی اور یوسف علیہ السلام سچا ہے یوسف علیہ السلام دوڑے ہیں اور اس نے پیچھے سے کرتہ پکڑ لیا ہے کرتہ پھٹ گیا ہے اللہ کا قرآن کہتا ہے۔ ﴿فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ○ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا سكته وَ اسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ﴾ جب عزیزِ مصر نے کرتہ پیچھے سے پھٹا دیکھا تو سمجھ گیا کہ سارے کمال میری بیوی کے ہیں کہتا ہے ﴿اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ﴾ اپنی بیوی کو کہتا ہے سارے تمھارے فریب ہیں اس اکیلی کو نہیں کہا بلکہ سارے زمانے کی عورتوں پر الزام لگا دیا تم ساری فریبی ہو مکار ہوتی ہو اس نے ساری نسل پر تہمت لگا دی اور کہتا ہے۔ ﴿اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ﴾ تمہارے فریب بہت بڑے ہوتے

ہیں اور یوسف علیہ السلام کی طرف منہ کر کے کہتا ہے۔ ﴿یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا﴾ یوسف علیہ السلام بات چھوڑ دو کسی کو نہ بتانا اور بیوی کو کہتا ہے۔ ﴿وَ اسْتَغْفِرِیْ لِذَنْبِكِ﴾ تم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لو ﴿اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِیْنَ﴾ ساری غلطی تمہاری ہے لیکن ایسی باتیں چھپی نہیں رہتیں جو گھر میں نوکریں تھیں جھاڑو لگاتیں تھیں کنگھی کرتی تھیں چوتھی جو منشی کی بیوی تھی انہوں نے اس بات کو اُڑانا شروع کر دیا مشہور کر دیا لوگوں کی بیویوں کو بتایا وزراء مشیروں کی بیویوں کو بتایا انہوں نے گھر بیٹھے آوازیں لگائیں کہتی ہیں۔

پھل کھایئے تے باغوں کھایئے
تے قاتل غیر نہ کھایئے
نیوں لایئے تے لاویں لایئے
عزت فرق نہ پایئے

اور اللہ کے قرآن نے یوں کہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اِنَّا لَنَرٰهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۝ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَیْهِنَّ وَ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّیْنًا وَّ قَالَتِ اخْرُجْ عَلَیْهِنَّ فَلَمَّا رَاَیْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ۝﴾

(یوسف: 30،31)

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو غیرت نصیب فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



4 ...... جناب یوسف علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥ مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

﴿وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اِنَّا لَنَرٰهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ٥ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّ قَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ٥﴾

(یوسف: 30تا31)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو! بزرگو جناب یوسف علیہ السلام کریم ابن کریم ابن کریم کا قصہ شروع ہے۔ اس مالک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ایسے واقعات بیان کرنے کا کچھ مقصد ہے اس مقام پر اللہ ذوالجلال والاکرام نے جناب یوسف علیہ السلام کی جوانی کا تذکرہ فرمایا ہے۔ کہ نبی کی جوانی بے داغ تھی ہر نبی بے داغ، بے عیب اور لا ریب ہوتا ہے۔ نبی میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں ہوتا ہے۔ کسی بھی گناہ کی آمیزش نہیں ہوتی۔ صرف اور صرف ایک نبی کی ذات معصوم اور خطا سے پاک ہوتی ہے نبی کی سیرت میں اور صورت میں ذرہ بھر بھی نقص نہیں ہوتا۔ اور خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی جناب محمد کریم ﷺ کی زندگی ہمارے لیے نمونہ

پیش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کی جوانیاں بے داغ فرمائے۔ آمین! اگر اس دور میں کوئی آدمی اپنی جوانی سنبھال لے صحیح بخاری میں لکھا ہے۔ ((رَجُلٌ شَابٌ نَشَأَ فِی عِبَادَۃِ اللّٰہِ .)) جونوجوان اپنی جوانی میں عبادت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق زندگی گزارتا ہے۔ اپنی من مانی نہیں کرتا آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا جونوجوان اپنی جوانی سنبھال کر رکھے۔ قیامت کے دن یہ نوجوان اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے کھڑا ہوگا۔ کتنی بڑی بات ہے۔ اگر نہیں تو پھر نوجوان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کے سامنے کھڑے کر لینا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاؤ نہ ادھر کا پاؤں ہلانے کی اجازت ہوگی۔ نہ ادھر کا پاؤں ہلانے کی اجازت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے جوانی دی تھی کہاں خرچ کی ہے؟ یہاں جناب یوسف علیہ السلام کی جوانی کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ جس وقت پورے شہر میں مشہور ہوگیا۔ پانچ عورتوں نے یہ کردار ادا کیا۔ زلیخا کو بدنام کیا۔ پورے شہر میں انھوں نے یہ ڈھنڈورا پیٹ دیا کہ زلیخا بھی کوئی عورت ہے۔ عزیز کے غلام، باورچی، ساقی، داروغہ اور وزیران کی بیویوں نے یہ کردار ادا کیا اور زلیخا کو پتہ چل گیا کہ میری بدنامی پورے مصر میں ہوگئی ہے اور اس مصر کی جوشہزادیاں تھیں وزراء کی بیگمات انھوں نے طعنہ مارا کہ عزیز مصر کی بیوی بھی کوئی عورت ہے۔ قرآن نے ان کی زبان ان کی باتیں یوں بیان کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَ قَالَ نِسْوَۃٌ فِی الْمَدِیْنَۃِ﴾ شہر کی عورتیں کہنے لگیں: ﴿امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰھَا﴾ عزیز مصر کی بیوی بھی کوئی عورت ہے۔ خود ہی زرخرید اغلام ہے اور خود ہی اس پر فریفتہ ہوگئی ہے۔ یہ بھی کوئی عورت ہے۔ ﴿تُرَاوِدُ فَتٰھَا عَنْ نَّفْسِہٖ قَدْ شَغَفَھَا حُبًّا اِنَّا لَنَرٰھَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾ کہتی ہیں وہ غلام جس کو خریدا ہے۔ اس پر مرمٹی ہے۔ ہم نے تو اس جیسی گمراہ عورت نہیں دیکھی۔ اور جس وقت ان کی باتوں کی خبر عزیز مصر کی بیوی کو پہنچی اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے: ﴿فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَکْرِھِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَیْھِنَّ﴾ جب زلیخا نے یہ باتیں سنیں تو اس نے ایک دن مقرر کر دیا۔ وقت مقرر کیا اور دعوت نامے چھپوا یے اور ان عورتوں کو دعوت نامے بھیجے اور سرکاری طور پر حکم کی تعمیل کروائی۔ عزیز مصر کو کہتی

ہے میں ان عورتوں کی دعوت کرنا چاہتی ہوں اور ان کو سرکاری طور پر مدعو کیا جائے ان سب کو پابند کیا جائے۔ جب شاہی حکم نامہ جاری ہوا ان عورتوں کو دعوت نامے مل گئے۔ جس طرح اب ہم ولیمے یا بیٹے کی شادی کے کارڈ چھپواتے ہیں۔ اس طرح دعوت نامے پہنچ گئے۔ اور پھر شرکت بھی کرتے ہیں چاہے شادی جمعہ کے دن ہی کیوں نہ ہو؟ چاہے جمعہ خراب ہی کیوں نہ ہو۔ جمعہ چھوڑ دیں گے لیکن شادی نہیں چھوڑیں گے۔ اللہ کے نبی نے فرمایا ایک جمعہ چھوڑنے سے دل میں تیسرا حصہ نفاق آ جاتا ہے۔ دو چھوڑنے سے دو حصہ نفاق اور تین چھوڑنے سے تین جمعے مسلسل چھوڑنے سے میرے نبی کا فرمان ہے بندہ ایسی کتاب میں منافق لکھا جاتا ہے۔ جس سے کوئی تبدیل نہیں کرسکتا۔ تمہیں پتہ ہے منافق کا جنازہ میرے مصطفیٰ ﷺ 70 مرتبہ پڑھانے کو تیار ہو گئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پیارے اگر تم ستر 70 مرتبہ پڑھاؤ میں تب بھی معاف نہیں کروں گا۔ تم کہتے ہو میری ایک چھٹی نہ ضائع ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مسلمان بنا لے۔ آمین! ہمارے ملک میں سارے رواج غلط ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جمعہ والے دن جمعہ سے پہلے جمعہ کی تیاری کرو۔ صحابی کہتا ہے ہمیں جمعہ کے علاوہ اور کوئی فکر نہیں ہوتا تھا۔ اور بعد میں جب جمعہ ادا کر لیا جائے۔ قرآن کے الفاظ نوٹ کرلو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: پہلے دو کانیں بند رکھو جمعہ ادا کرنے کے بعد دوکانیں کھولو اور پھر کیا کرو؟ روزی تلاش کرو کاروبار کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں تمھارے تھوڑے کاروبار میں بھی برکت فرماؤں گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین! ان عورتوں کو شاہی پروانے مل گئے۔ عورتوں نے دیکھا کہ یہ دعوت دینے والا کون ہے؟ ہمارے دعوت نامے کے نیچے لکھا ہے یا بلانے والا یا اور پھر بیگم وفلاں چوہدری۔ پتہ نہیں بیگم کا نام کیوں لکھتے ہیں؟ اگر تم صرف اپنا لکھ دو تو کیا وہ نہیں آئیں گے؟ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کے حال پر رحم فرمائے۔ آمین! عورتیں اب زور آور ہیں۔ انھوں نے یہ دعوت نامے پڑھے تو نیچے لکھا تھا۔ بیگم عزیز مصر۔ عزیز مصر کی بیگم کی طرف

سے پیغام ہے۔ وہ سب تو پہلے ہی چاہتی تھیں کہ اس کے منہ پر جا کر باتیں کریں گی۔ اور جب مقررہ دن آیا تو مصر کی چالیس عورتیں وزراء کی بیگمات چالیس عورتیں مدعو تھیں۔ ان کو حکم تھا کہ کسی کا عذر، بہانہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہ ساری عورتیں ضرور آئیں۔ زلیخا بڑی مکار اور چالاک عورت تھی۔ اس نے جناب یوسف علیہ السلام کو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ تم میرے زرخرید غلام ہو جب میں تمھیں بلاؤں تو تم نے میری بات سننی ہے۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں کہ میں ضرور آ جاؤں گا۔ یہ عورت زلیخا اونچے اونچے بستر تکیے لگا کر بچھاتی ہے ایسی چادریں بچھا دیتی ہے۔ اور پھل کاٹنے کے لیے سب کو تیز چھریاں دیتی ہے۔ انکے سامنے پھل رکھے ہیں۔ دسترخوان بہت سجا ہے بہار لگی ہے۔ بڑا سماں ہے۔ جب زلیخا نے دیکھا کہ سب کھانے پینے میں مصروف ہوگئیں ہیں تو اس نے یوسف علیہ السلام سے کہا۔ ﴿وَّ قَالَتِ اخْرُجْ عَلَیْهِنَّ﴾ اے یوسف علیہ السلام باہر آ ؤ۔ بعض نے لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام مٹی میں کام کر رہے تھے۔ بعض نے لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام کو زلیخا نے کنگن پہنا کر بڑا سنہری لباس پہنوایا تھا۔ اور یوسف علیہ السلام کو یہ پتہ نہیں تھا کہ آج فریب کاری اور دھوکا پھر ہونے والا ہے۔ نبی کو نہیں پتہ تھا۔ یہ جناب یوسف علیہ السلام سے کہتی ہے۔ اے یوسف ﴿اخْرُجْ عَلَیْهِنَّ﴾ باہر تشریف لائیں اللہ کے نبی دیکھتے ہیں اور فتنہ کھڑا ہے عورتیں بن ٹھن کر بیٹھی ہیں۔ اللہ کے نبی نے پھر نظریں جھکا لیں۔ اور یہ عورتیں جب یوسف علیہ السلام کو دیکھتی ہیں اللہ کا قرآن کہتا ہے: ﴿فَلَمَّا رَاَیْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ﴾ ان کے ہوش اڑ گئے۔ یوسف علیہ السلام کے حسن کا چمکارا ایسا تھا جیسے شرابی بے ہوش ہوتا ہے۔ یہ ایسے بے ہوش ہوگئیں۔ اَكْبَرْنَهٗ جب دیکھا تو بہت بڑا پایا۔ ﴿وَ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ﴾ چھریاں بڑی تیز تھیں سارا چمڑا کاٹ کر چھریاں ہڈیوں تک پہنچ گئیں۔ اور ان کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ یوسف علیہ السلام کا حسن دیکھ کر حیران رہ گئیں اور خون کے فوارے چھوٹ پڑے۔ اور کہتی ہیں ﴿وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ﴾ اللہ کی پناہ ﴿مَا هٰذَا بَشَرًا﴾ اے زلیخا یہ مرد نہیں ﴿اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ ۝﴾ یہ تو کوئی نوری فرشتہ ہے۔ یہ مصر کی عورتوں نے کہا۔ اصل میں انھوں نے سمجھا انسان اتنا پیارا نہیں ہو سکتا۔ اور اللہ کا

قرآن کہتا ہے: جتنا پیارا انسان ہے اتنا نوری نہیں ہو سکتا۔ نوری تو بشر کے پاؤں کے نیچے اپنے پر بچھا کر خوش ہو رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی طالب علم مدرسہ جاتا ہے علم پڑھنے جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فرشتوں لوگوں کے پیر جائیں تو وہ چادریں بچھاتے اور سڑکیں صاف کرتے ہیں یہ میرا مہمان ہے تم اس کے پاؤں کے نیچے پر بچھا دو۔ ایک موذی اٹھا اور کہتا ہے۔ اپنے جوتے کو لمبے لمبے کیل لگوا لیے کہتا ہے میں طالب علموں کے ساتھ چلوں گا اور فرشتوں کے پر زخمی کروں گا۔ نبی ﷺ کی حدیث کا مذاق اڑایا اور میرے نبی ﷺ کی حدیث کا مذاق کر کے کوئی بچ سکتا ہے۔ میرے نبی ﷺ کی بات تو اللہ کی بات ہے۔ ایک عالم دین محدث حدیث پڑھا رہا تھا۔ پڑھاتے پڑھاتے ایک حدیث آئی جس کا معنی یہ ہے کہ کوئی بندہ اگر امام سے پہلے رکوع اور سجدہ کرے امام سے آگے جانے کی کوشش کرے تو آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کا منہ گدھے کا بنا دے۔ تمھارے دل میں آ سکتا ہے کہ امام کمہاروں کا حافظ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا مقام بہت اونچا ہے۔ اللہ نے تمھیں اس کے پیچھے لگا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن قسمت میں فرمائے۔ آمین! اللہ کی نعمتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان غرباء کے لیے قرآن رکھا ہے۔ فلاں مسجد میں کمہار حافظ ہے۔ دوسری میں ترکھان حافظ ہے۔ کہیں لوہار ہے۔ کبھی دیکھا ہے کہ کسی چوہدری کا بیٹا حافظ قرآن ہو؟ جس کو تم کمی سمجھتے ہو وہ دین کی دولت لے کر جنت کے بادشاہ بنے بیٹھے ہیں۔ تم اپنی چودھراہٹ میں ہو۔ اللہ پاک قرآن ہماری قسمت میں فرمائے۔ آمین! یہ شیخ الحدیث صاحب حدیث پڑھا رہے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا اگر کوئی امام صاحب سے آگے جانے کی کوشش کرے گا تو اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو اس کا منہ گدھے کا بنا دیں عالم دین تھا مگر تجربہ میں پڑ گیا کہ تجربہ کر کے دیکھ لوں۔ تجربہ کرنے لگا امام صاحب ابھی سجدے میں نہیں گئے شیخ الحدیث سجدے میں چلے گئے اور نماز میں کھڑے ہی اللہ تعالیٰ نے گدھے کا منہ بنا دیا۔ اب یہ پردہ میں حدیث پڑھاتا ہے۔ شاگرد پوچھتے ہیں استاد جی پردہ تو عورتوں کے لیے ہے۔ آپ کیوں پردہ کرتے ہیں۔ یہ شیخ الحدیث رونے لگتا ہے کہتا ہے بیٹو

کیا پوچھتے ہو؟ جہانوں کے پیر کے فرمان کا تجربہ کیا تھا نبی کی حدیث کا تجربہ کیا تھا اب میرا منہ گندھے کا بن گیا ہے۔ میرے بھائی نبی کی حدیث کو مذاق نہ سمجھا کرو۔ کہیں اللہ تعالیٰ کو غصہ نہ آ جائے۔ اللہ کے نزدیک میرے نبی کی قدر بہت زیادہ ہے۔ ایک آدمی وحی لکھتا تھا لکھتے لکھتے اس کا دماغ کھل گیا۔ یہ مرتد ہو گیا لوگوں کو جا کر کہتا ہے نبی کو کیا آتا ہے۔ وہ مجھ سے پوچھ کر وعظ کرتا ہے۔ قرآن سناتا ہے۔ نبی ﷺ بڑے پریشان ہوئے یا اللہ میرا کاتب وحی باغی ہو گیا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اس نے میری توہین کی ہے اسے اللہ کی زمین قبول نہیں کرے گی۔ یہ مر گیا اس کے ساتھی اسے دفن کرتے ہیں۔ صبح کو اس کی لاش باہر پڑی ہوتی ہے۔ پھر دفن کرتے ہیں پھر لاش باہر آ جاتی ہے۔ ان کے ذہن میں تھا کہ مسلمان باہر نکالتے ہیں۔ ایک دن گہرا کنواں کھود کر جہانوں کے پیر کے گستاخ کی لاش کو دباتے ہیں اور اوپر پہرے دار بیٹھتے ہیں وہ دیکھتے ہیں کہ مٹی پھٹ رہی ہے اور لاش باہر آ رہی ہے۔ اللہ اپنے محبوب کے فرمانوں کی قدر کرنے کی توفیق دے۔ آمین! نبی ﷺ کا گستاخ؟

سڑ جائے زبان اس گستاخ نکارے دی
کردا اے توہین جہڑا جگاں دے لاڑے دی
لعنت تمام اس تے رب جبارے دی
ڈھوئی نہ مل سوں جگوں اوترا ای جاوناں
پیر حقانی دسے خواب سہاوناں
اوئے سورج تے چن جس دے حسن تے نے جھول دے
جسدا فرشتے وی نئیں حکم عدولدے
زمین آسمان ایسے گل تے نیں پھولدے
روزہ رسول ﷺ چاتی رج رج پاوناں

یہ طالب علم جا رہا ہے یہ جوتے کو کیل اگا کر ساتھ ساتھ چلتا ہے کہ فرشتوں کے پر چھلنی

کروں گا۔ آسمانوں والے کو غیرت آئی یہ مرگیا لوگ جوتا اتارتے ہیں لیکن جوتا اترتا نہیں۔ قبر میں جوتے سمیت گیا وہ کیل ہمیشہ چبھتے رہے۔ میرے بھائی نوری کیا چیز ہے؟ ان کو تو اللہ تعالیٰ نے تمھارا نوکر بنادیا ہے۔ دیکھو تم نماز پڑھ رہے ہو وہ تمھارے لیے دعا کر رہے ہیں۔ تم نماز پڑھ رہے ہو وہ رکھوالی کر رہے ہیں۔ تم ذکر اذکار کر رہے ہو وہ پہرہ دے رہے ہیں۔ اللہ اکبر اللّٰہ ۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ انسان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! یہ عورتیں شور مچا دیتی ہیں ﴿مَا هٰذَا بَشَرًا﴾ یہ انسان نہیں ہے۔ ﴿اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ﴾ یہ کوئی فرشتہ ہے اور زلیخا کا داؤ لگ گیا کہتی ہے۔ ﴿قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ﴾ کہتی ہے۔ اے عورتو! یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی ہو ﴿وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ﴾ میں نے اس کو اپنی طرف مائل کیا ہے لیکن یہ بچ گیا ہے۔ اگر یہ وہ کام نہیں کرے گا۔ جس کا میں اسے حکم دیتی ہوں تو اس کو ضرور جیل میں داخل کیا جائے گا اور یہ ذلیل ہو جائے گا۔

جب یوسف علیہ السلام نے یہ بات سنی تو کہا۔

میرے بھائیو اللہ کے قرآن نے کیا کہا ہے۔ اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام نے وہیں کھڑے ہی آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا لیے کہتے ہیں ﴿قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ﴾ زلیخا کہتی ہے اگر یوسف علیہ السلام نے میرا کہنا نہ مانا تو میں ہار ڈال کر مصر میں ڈھول بجا کر یوسف علیہ السلام کو ذلیل کروں گی۔ وہ چالیس عورتیں کہتی ہیں بی بی ہم سمجھاتی ہیں تم شور نہ کرو۔ جلدی نہ کرو۔ ایک عورت یوسف علیہ السلام کو کہتی ہے اے یوسف علیہ السلام دیکھو اس نے تم پر کتنی رقم خرچ کی ہے۔ تمھارے سارے نخرے برداشت کیے ہیں یوسف تمھیں کیا ہوا ہے؟ اور ساتھ اپنا کپڑا اتار کر اپنا حسن دکھاتی ہے اگر وہ پسند نہیں تو میری طرف دیکھ لو کتنی مکار یہ عورت ہے۔ اللہ کے نبی کہتے ہیں یا اللہ اور مصیبت نازل ہو گئی ہے، یہ عورت سمجھا کر بیٹھی تو دوسری دُور لے گئی کہتی ہے یوسف علیہ السلام اگر وہ نہیں پسند تو مجھے دیکھ لو۔ تفسیروں والوں نے لکھا ہے یہ چالیس کی چالیس

عورتیں یوسف علیہ السلام کو ہی کہتی ہیں ہمیں دیکھو ورنہ جیل جانے کے لیے تیار رہو جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرآن نے بیان کیا ہے۔ اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام نے وہیں کھڑے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا لیے اور کہتے ہیں ﴿قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ﴾ یا اللہ اس سے مجھے قید اچھی ہے۔ اللہ یہ قید کی دھمکیاں دے رہی ہیں۔ پہلے ایک تھی اب چالیس ہیں۔ اللہ مجھے قید اچھی ہے۔ اس شاہی گھرانے اور نعمتوں سے مجھے جیل اچھی ہے۔ اللہ ایمان بچالے۔ یا اللہ ایمان کو چور اور ڈاکو لگ گئے ہیں۔ یا اللہ ایمان بچا دیں چاہے جیل کی کوٹھری میں بچالیں۔ یا اللہ اگر مجھے آپ نے نہ بچایا تو میں نہیں بچ سکتا۔ مولانا عبدالستار رحمہ اللہ نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے فرماتے ہیں۔

ہتھ اٹھا کر طرف رب دی
تے آکھے نبی سچاواں
او قید بھلی اس مجلس نالوں
جے منظوری پاواں

اے عیاشی کرنے والے یوسف علیہ السلام کی جوانی دیکھ لو۔ اور فوراً یوسف علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی۔ آگے فرماتے ہیں۔ پھر کیا ہوا؟

او جبرائیل سلام لیا یا
تے حکم ہو یا رحمانی
کیتی رب منظور تساڈی
تے جو کچھ کہیا زبانی

جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں حضرت جی دعا قبول ہوگئی ہے اور افسوس کرتے ہیں۔ یوسف علیہ السلام قید نہیں مانگنی تھی اللہ نے ویسے ہی تمھیں بچالینا تھا۔ اللہ ویسے ہی بچا سکتا ہے یہ دیکھ اللہ کے پاک نبی کی پاک مسجد میں نبی نے دیکھا کہ ایک طالب اداس بیٹھا ہے اور پریشان ہے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں تم کون ہو؟ کہتا ہے اے اللہ کے رسول ﷺ مرصد ہوں۔ فرمایا کیوں پریشان بیٹھے ہو؟ پیارے چوری کی عادت تھی۔ بے ایمانی، ڈاکے اور فریبی کی عادت تھی۔ جھوٹ کی عادت تھی۔ پیارے اسلام قبول کرلیا ہے ساری پابندیاں لگ گئی ہیں۔ اس لیے بیٹھا سوچ رہا ہوں پچھلی زندگی کے لیے جو گزر گئی ہے آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا اگر تمھارا دل مطمئن نہیں اور تمھیں پچھلی باتیں یاد آتی ہیں۔ مرصد رضی اللہ عنہ آؤ پھر میں تمھیں اس طرح کا کوئی کام ڈھونڈ دوں مرصد رضی اللہ عنہ کہتا ہے۔ پیارے کیا کام ڈھونڈیں گے؟ فرمایا تم چوری کیا کرو۔ مرصد رضی اللہ عنہ چونک کر کہتے ہیں اسلام میں چوری کہاں؟ چوری سے ایمان تو نہیں رہے گا۔ چوری کرنے گیا مر گیا تو سیدھا جہنم میں جاؤں گا آپ ﷺ فرماتے ہیں مرصد رضی اللہ عنہ مکہ کی جیلوں میں غریب غرباء کمزور لوگ بند ہیں۔ جاؤ مکہ کی جیلوں میں جا کر رات کے اندھیرے سے فائدہ اٹھا کر قیدی چھڑوا کر مدینہ کے راستے ڈالا کرو۔ سیدنا مرصد رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کہا کہ پیارے میرے پاس وقت نہیں گھر اکیلا ہے۔ دوکان پر کون بیٹھے گا؟ مرصد رضی اللہ عنہ نے پانچ سو کلو میٹر سفر پیدل طے کیا۔ مکہ گئے۔ سیدنا مرصد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میرا گزر اس محلے سے ہوا جس میں میری جاہلیت کے دور کی محبوبہ عناق عورت رہتی تھی۔ یہ اپنے چوبارے پر تھی چاندنی رات تھی اس نے مجھے دیکھ کر پہچان لیا۔ کہتی ہے مرصد رضی اللہ عنہ ہو؟ میں نے کہا ہاں مرصد ہوں۔ عناق کہتی ہے۔ مرصد رضی اللہ عنہ میں تو کب سے انتظار میں تھی آج پھر تمہاری رات میرے گھر بسر ہوگی مرصد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اے عناق سن جس رب کا قرآن میں نے پڑھا ہے۔ اس نے غیر عورتوں کے پاس رات گزارنے کو حرام قرار دیا ہے۔ یہ عناق کہتی ہے مرصد رضی اللہ عنہ اگر آج رات میری بات نہ سنی تو میں شور کروں گی۔ کہ تمہارے قیدیوں کو لے جانے والے مرصد رضی اللہ عنہ ہے۔ سیدنا مرصد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اے عورت جب سے میں نے قرآن پڑھا ہے۔ جب سے آمنہ کے لال علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اب مجھے اپنی جان کو کیا کرنا ہے۔ یہ عورتیں بڑی بے وفا ہوتی ہیں۔ وہ بھی اندر منتیں کر رہی تھی اور یہ بھی چوبارے پر منتیں کر رہی ہے۔ سید میر رحمہ اللہ نے بڑی پیاری بات لکھی ہے:

بندہ بن جا رب نوں سور میاں
جندے بن نہ دوجا ہور میاں
پراں چھڈ دے چٹنی گور میاں
پڑھ لا الہ الا اللہ
بھوک لیندی نئیوں کھیہ کھانے تھیں
او رس کدی نہ نکلے کانے تھیں
او نفع کوئی نئیوں عشق زنانے تھیں
پڑھ لا الہ الا اللہ

یہ کہتی ہے مرصد رضی اللہ عنہ میں شور کردوں گی اور اس نے یوں ہی کیا شور مچا دیا کہ قیدی لے جانے والا چور آ گیا۔ مرصد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آٹھ مرد میرے پیچھے دوڑ پڑے کہتے ہیں میں بھی بھاگ اٹھا اور اللہ کی مدد آ گئی اللہ تعالیٰ نے مجھے بچا لیا۔ جب وہ مجھے ڈھونڈ کر تھک کر واپس گئے تو میں نے اٹھ کر اس کمرے میں چھلانگ لگائی جہاں قیدی قید تھے اور ایک قیدی اٹھا کر مکہ سے باہر لا کر اس کے تالے کاٹے اور کہا یہ مدینہ کی سڑک ہے تم جاؤ اور میں اور لاتا ہوں۔ اللہ اکبر اللہ ! میرے بھائیو جناب یوسف علیہ السلام نے دعا کی کہ عزیز مصر کے گھر سے مجھے جیل اچھی ہے۔ ان کو پتہ چل گیا کہ ہماری عورتیں قصور وار ہیں۔ انھوں نے اپنے ہاتھ بھی لیے ہیں۔ اور بغیر کسی گناہ کے یوسف علیہ السلام کو جیل میں کیسے بند کریں؟ انھوں نے یوں سوچا کہ اللہ کے نبی کو گدھے پر بٹھا دیا اور ڈھول والا ساتھ لے کر جلوس نکالا اور ساتھ اعلان کیا۔ کہ یہ وہ بندہ ہے جس نے اپنی مالکہ کی نافرمانی کی ہے۔ جناب یوسف علیہ السلام پیچھے کو منہ کر کے کہتے ہیں مجھے یہ بدنامی اچھی ہے۔ لیکن جہنم کی آگ اچھی نہیں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مشہور صحابی یہ روایت بیان کر کے ساتھ رونے لگتے ہیں اور ساتھ کہتے ہیں جناب یوسف علیہ السلام کتنے حوصلے والے ہیں۔ اعلان ہو رہا ہے کہ یہ یوسف علیہ السلام وہ ہے جس نے اپنی مالکہ کی نافرمانی کی ہے۔ اور یوسف علیہ السلام چہرہ پیچھے کر کے کہتے ہیں لوگو! یہ بدنامی اچھی ہے۔ جہنم کی

آگ نہیں اچھی ہے۔ جہنم کی آگ بہت سخت ہے۔ وہاں کھانا پینا، سونا جاگنا اور بستر اور کمرے تک آگ کا ہے۔ کس کس چیز سے بچو گے؟ اللہ ایمان نصیب فرمائے۔ آمین!

جناب یوسف علیہ السلام اب جیل میں ہیں۔ جیل میں گئے تو قیدیوں نے پوچھا سرکار تمھارا کیا نام ہے؟ یوسف علیہ السلام نے پہلے نہیں بتایا۔ یہ پوچھتا ہے آپ کا نام کیا ہے؟ اور یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں میرا نام یوسف علیہ السلام اور میرے باپ کا نام یعقوب علیہ السلام ہے۔ اس کے باپ کا نام اسحٰق اور اس کے باپ کا نام ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہے۔ میں انبیاء کی لڑی سے ہوں۔ جناب یوسف علیہ السلام نے اپنا تعارف کروایا اور جب جیل کی کوٹھڑی میں گئے تو اللہ کے نبی کے ذہن میں یہ بات آئی یا اللہ جیل میں پہنچا دیا ہے۔ عرش والے مجھے یہاں کون کھلائے گا؟ کون پلائے گا؟ اللہ یہاں میری ملاقات کون کرے گا؟ اللہ جبرائیل علیہ السلام کو فرماتے ہیں اے جبرائیل علیہ السلام دوڑ کر جاؤ میرا بندہ فکر مند ہو گیا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام آ کر یوسف علیہ السلام سے ملاقات کرتے ہیں۔ اور حال پوچھتے ہیں یوسف علیہ السلام کیوں پریشان ہو؟ یوسف علیہ السلام کے سامنے جبرائیل علیہ السلام اس طرح زمین پر پر مارتے ہیں اور زمین پھٹ جاتی ہے۔ اللہ کے نبی دیکھتے ہیں ایک کیڑا ہے جس کے منہ میں دانہ ہے اور اس طرح کان نیچے لگاتے ہیں تو کیڑا خدا کی صفتیں بیان کر رہا ہے۔ "سُبْحَانَ مَنْ یَرَانِیْ ، وَیُعَارِفُ مَکَانِیْ وَیَسْمَعُ کَلَامِیْ وَ یَرْزُقُنِیْ فِیْ قَلْبِ حَجَرِ ." پاک ہے وہ اللہ جو مجھے دیکھ رہا ہے اللہ ہمیں بھی دیکھ رہا ہے۔ اگر وہ کیڑوں کو دیکھتا ہے تو تمھیں بھی دیکھتا ہے۔ کیڑا تسبیح بیان کر رہا ہے۔ پاک ہے وہ اللہ جو مجھے دیکھ رہا ہے۔ اسے میرے مکان کا پتہ ہے۔ "وَیَسْمَعُ کَلَامِیْ" اور میری باتیں سن رہا ہے۔ "وَیَرْزُقُنِیْ فِیْ قَلْبِ حَجَرِ ." اور پتھر کی تہہ میں میری روزی کا بندوبست کرتا ہے۔ جناب یوسف علیہ السلام کو یقین ہو گیا کہ اگر ان کیڑوں کو اللہ دے سکتا ہے تو مجھے بھی دے گا۔ ایک اور عجیب بات ہو گئی قرآن نے یوں بیان کیا ہے ﴿وَ دَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَیٰنِ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴾ بادشاہ بڑی عمر کا

ہو گیا اور تخت نہیں چھوڑ رہا تھا۔ کئی لوگوں نے مشورہ کر کے بادشاہ کے باورچی اور ساقی کو قائل کیا کہ جتنے پیسے لینے ہیں لے لو۔ اللہ کا نام ہے۔ اس بادشاہ سے جان چھڑاؤ۔ اس ساقی اور باورچی نے پوچھا کیا کریں؟ یہ کہتے ہیں اسے زہر دے کر مار دو جو ساقی تھا کہتا ہے میں نے بادشاہ کا نمک کھایا ہے۔ میں نے نمک حرام نہیں بننا ہے۔ باورچی نے کھانے میں زہر ملا دیا جب کھانے لے کر گئے ساقی نے پانی پکڑا تھا باورچی نے کھانا رکھا تو ساقی کہتا ہے بادشاہ یہ کھانا نہ کھانا اس میں زہر ہے۔ اور باورچی کہتا ہے بادشاہ یہ پانی نہ پینا اس میں بھی زہر ہے۔

اب بادشاہ تھا اسے مالک نے کچھ عقل دی تھی۔ بادشاہ ساقی کو کہتا ہے یوں کرو یہ شراب تم خود ہی پی لو وہ سچا تھا اس نے وہ سارا جگ پی لیا۔ اور باورچی کو کہتا ہے تم نے زہر نہیں ڈالا تو کھانا کھاؤ۔ اس نے کہا میں نے نہیں کھانا۔ وہ کھانا کسی جانور کو کھلایا گیا تو وہ مر گیا۔ بادشاہ نے دونوں کو جیل میں بند کر دیا۔ جب یوسف علیہ السلام جیل میں گئے تو ساقی اور باورچی بھی گئے۔ قرآن نے ان دونوں کی بات کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ﴾ دونو جوان جیل میں گئے۔ رات ہوئی تو ان دونوں کو خواب آئی۔ ایک کہتا ہے ﴿اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا﴾ یہ اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام کے سامنے جا کر بیٹھ گئے اور کہتے ہیں سرکار مجھے خواب آیا ہے کہ میں باغ میں ہوں اور باغ کی تین ٹہنیاں ہیں اور ان تینوں کو گوشے لگے ہیں میں نے تینوں گوشے نچوڑے اور اپنے بادشاہ کو یہ شراب پلائی ہے۔

اور دوسرا کہتا ہے۔ ﴿اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ﴾ مجھے یہ خواب آیا ہے کہ میں نے سر پر روٹی اٹھائی ہے۔ ﴿تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ﴾ اور جانور روٹی کھا رہے ہیں۔ یہ خواب ہیں اور کہتے ہیں ﴿نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ﴾ یوسف علیہ السلام پوری جیل میں ہمیں اچھے تم نظر آئے ہو۔ ﴿اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ یوسف علیہ السلام تم بہت اچھے ہو اور اچھے کیسے تھے؟ اگر کوئی بیمار ہوتا تو یوسف علیہ السلام دوائی لا دیتے۔ اگر کمزور ہوتا تو یوسف علیہ السلام مدد کرتے۔ غم زدہ کے غم دور کرتے کسی کو پریشانی ہوتی تو یوسف علیہ السلام ہمدردی کرتے۔ جیل کا داروغہ اتنا خوش ہوا کہ کہتا

ہے حضرت جی اگر مجھے اجازت ہو تو میں آپ کو رہا کر دوں لیکن آپ پر کوئی پابندی نہیں آزاد پھرو۔ یوسف علیہ السلام سارا دن خیر خواہی کرتے ہیں اور جب رات ہوتی ہے تو مصلے پر اتنا روتے ہیں کہ دیواریں بھی رونے لگتیں ہیں، اللہ کے سامنے عاجزی و انکساری کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے۔ آمین! رات کو رونے میں بڑی لذت ہے۔ سید میر رحمہ اللہ نے کہا ہے:

واہ واہ لذت ای رات قیام اندر
واہ واہ گھٹ نیں پاک کلام اندر
او نشے واہ واہ نیں اس جام اندر
ساقی دے اک پیاس بجھانے نوں
ربا دے دیدار دیوانے نوں
گت خیر ملنگ مستانے نوں

اللہ جاگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! کبھی کہتے ہیں۔

چھڈ منجی نیند نہ پیاری کر
اُوئے اُٹھ سجا تے اسواری کر
وچ سجدے دے رو رو زاری کر
اوہدا رو رو تخت ہلا دے توں
او سائیں وحدت ناد و جادے توں
دل قدسیاں دے تڑپا دے توں
اُوجھڑی اکھ جگراتے کٹ دی نئیں
جتھوں روکی گئی اوتھوں ہٹ دی نئیں
وچ سجدے دے اتھرو سٹ دی نئیں
تا سربل اس وچ لا دے توں

اوہ جہڑا رب دے ذکروں کورا اے
پاویں ٹڈ وڈھا رنگ گورا اے
اونوں سمجھیں اوہ گند دا بورا اے
ویکھ چہرہ نہ دل پرمادے توں

باقی ان شاء اللہ آئندہ جمعہ میں بیان کروں گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



5 ...... جناب یوسف علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥ مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

﴿ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ٥ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ٥ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ٥﴾ (یوسف: 39تا41)

اللہ پاک کی حمد و ثناء اور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام کے بعد جناب یوسف علیہ السلام کا قصہ شروع ہے۔ان شاء اللہ! اللہ کی توفیق سے بیان کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو اللہ پاک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

اس مقام پر اللہ ذوالجلال والاکرام نے اپنے نبی جناب یوسف علیہ السلام کا جیل کی کوٹھڑی میں جو پہلی وعظ کی تھی، اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر یوسف علیہ السلام کی پہلی وعظ بیان فرمائی ہے اور توحید کی وعظ ہے، انبیاء کی پہلی وعظ توحید کی وعظ ہی ہوا کرتی ہے۔ ہر نبی کی پہلی وعظ ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾

اے دنیا جہان والو! صرف اور صرف عبادت کے لائق ایک اللہ پاک کی ذات ہے اور جتنا مسئلہ توحید کا اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے، اتنا کوئی مسئلہ بیان نہیں فرمایا۔ اصل میں بات

یہ ہے کہ لوگوں کو صرف دکھ اس بات کا ہے کہ اللہ ایک کیوں ہے؟ اللہ بھی کئی ہونے چاہیے تھے۔ اگر ایک نہ مانے تو انسان دوسرے کو منالے، تیسرے کو منالے، چوتھے اور پانچویں کو منالے۔ اس طرح مکہ کے مشرکوں نے ۳۶۰ بت بنا کر رکھے تھے۔ ہر روز نئے بت کو خدا بنا کر اس کی پوجا کرتے۔ دعا کرو اللہ پاک توحید کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین!

دوستو، بزرگو! اگر توحید نہیں تو کچھ بھی نہیں، توحید ہے تو سب کچھ ہے، مواحد انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے۔ اے میرے مواحد انسان تمہارے گناہ جتنے بھی ہوں لیکن شرک کی ملاوٹ نہ ہو عرش والے رب نے فرمایا میں سارے معاف کردوں گا۔ لیکن میں نے مشرک کو معاف نہیں کرنا۔ دوستو! شریک اپنا شریک برداشت نہیں کرتا۔ اللہ ذوالجلال والاکرام اتنی بڑی ذات اپنا شریک کیسے برداشت کرے؟ اور اللہ تعالیٰ نے مثال دے کر سمجھایا ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں: ایک مالک ہو اس کے بے شمار نوکر ہوں، اور ایک نوکر کے مالک بے شمار ہوں، وہ اچھا ہے یا جس کے مالک بے شمار ہوں، ایک مالک کے لاکھوں ہزاروں نوکر ہوں وہ جس کو مرضی بلا لے، وہ کہتا ہے میں حاضر ہوں، اور اگر مالک زیادہ ہوں اور نوکر ایک ہو تو ایک ادھر سے آواز دے ابھی اس کے پاس نہ پہنچے اور دوسرا آواز دے، ابھی اس کے پاس نہ پہنچے تو تیسرا آواز دے، وہ کہے یا اللہ اس سے میں مر ہی جاتا تو اچھا تھا۔ اس غلامی سے تو بہتر ہے کہ میں مر ہی جاؤں۔

دوستو! اللہ بادشاہ ایک ہے اور مخلوق ہزاروں ہے، جس طرح مرضی مخلوق پکارے جائے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ساری کائنات مجھے ایک ہی دفعہ بلائے تو میں سب کی ایک ہی دفعہ سننے کو تیار ہوں، اللہ تعالیٰ توحید کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین! جناب یوسف علیہ السلام جب جیل میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے

﴿وَ دَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ﴾ (یوسف: 36)

اور دربار کے دو سرکاری ملازم اللہ کے نبی کے ساتھ ہیں، ایک ساقی اور دوسرا باورچی، باورچی کو لوگوں نے کہا کہ اس بادشاہ کا قصہ ختم کرو، بڑی لمبی حکومت ہوگئی ہے اور یہ زندگی

جان چھوڑنے پر آمادہ نظر نہیں آتا۔ لوگوں نے باورچی اور ساقی کو کہا کہ زہر دے کر مارو، باورچی مان گیا اور ساقی نہ مانا، جب بادشاہ کے پاس یہ کھانا لے کر گئے، ساقی کہتا ہے اے بادشاہ اس کھانے میں زہر ملا ہے، باورچی کہتا ہے بادشاہ اس پانی میں بھی زہر ملا ہے۔ بادشاہ بڑا سمجھدار تھا کہتا ہے ساقی پانی خود پیئے گا اور باورچی کھانا خود کھائے گا، ساقی پی لیتا ہے اسے کچھ نہیں ہوتا، بادشاہ باورچی کو کہتا ہے کھانا کھاؤ، باورچی کو پتہ تھا اس میں زہر ہے اس نے کھانا نہ کھایا، بادشاہ نے دونوں کو جیل میں ڈال دیا۔ یہ بھی یوسف علیہ السلام کے ساتھ ہیں جناب یوسف علیہ السلام جیل میں دو کام کرتے ہیں، سارا دن جیل میں جو بے سہارا، کمزور اور بیمار ہوتے تھے یا تو ان کی خدمتیں کرتے یا پھر جب رات ہوتی تو ساری رات مصلےٰ پر کھڑے گزار دیتے، دن میں خدمت خلق اور رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادتیں کرتے ہیں۔ یہ اللہ کے نیک بندے ہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے، اللہ تعالیٰ رات کی نماز کی توفیق دے۔ آمین!

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ چالیس سال گزر گئے ان کی کبھی تہجد قضا نہیں ہوئی، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بھی ہیں۔ ایک دن تہجد رہ گئی، اور بڑا روئے یا اللہ میری تہجد رہ گئی ہے۔ دوستو! دنیا میں کئی ایسے لوگ آئے ہیں جن کی کبھی تہجد قضا نہیں ہوئی تھی۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ جب فوت ہونے لگے تو انہوں نے ایک وصیت لکھی کہ میری نماز جنازہ وہ پڑھائے جس کی پوری زندگی میں کبھی تہجد قضا نہ ہوئی ہو۔ یہ اللہ کے ولی ہیں۔ دوسرا لکھتے ہیں میری نماز جنازہ وہ انسان پڑھائے جس کے کبھی عصر کی نماز سے پہلے چار نفل نہ رہے ہوں، چار سنتیں پڑھتا ہو۔ تیسرا لکھتے ہیں میری نماز جنازہ وہ انسان پڑھائے جس نے ہوش سنبھالنے کے بعد بُری نظر سے کسی غیر عورت کو نہ دیکھا ہو۔ تین وصیتیں لکھتے ہیں خواجہ صاحب کا جنازہ پڑا ہے نہ کوئی مولوی آگے آتا ہے، نہ کوئی پیر، کون ہے جس میں یہ تین خاصیتیں ہوں اور وہ نماز جنازہ پڑھائے، وقت کا حکمران شمس الدین التمش تھا، یہ خواجہ صاحب کا مرید تھا، یہ جنازہ کے سامنے آکر کھڑا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں کہتے ہیں خواجہ صاحب جاتے جاتے میرا پردہ ظاہر کر گئے ہو، اللہ نے یہ تین

صفتیں مجھ میں ڈال دی ہیں، یہ وقت کا حکمران ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ کوئی ایسا حکمران نصیب فرمائے۔ آمین!

میرے بھائیو! سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی کبھی تہجد قضا نہیں ہوئی، دوسرا دن ہوا تہجد کا وقت ہوا، آواز آتی ہے معاویہ رضی اللہ عنہ اُٹھو، اُٹھ کر تہجد پڑھ لو جلدی سے جاگے گھبرا گئے، اِدھر اُدھر دیکھا کوئی نظر نہ آیا، فرماتے ہیں تم کون ہو؟ مجھے تہجد کے لیے جگانے والے، تم فرشتے ہو؟ کہتا ہے سرکار میں شیطان ہوں، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں شیطان سے نیکی کی توقع؟ وہ تو اذان ہو تو سُلاتا ہے، کہتا ہے سرکار میں نے خوشی سے نہیں جگایا۔ کہتا ہے کل آپ کی تہجد رہ گئی اور آپ اتنا روئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ سو تہجد کا ثواب دے دیا ہے۔ میں نے سوچا اگر آج بھی رہ گئی تو کہیں کل والا مقام نہ مل جائے۔ اللہ تعالیٰ تہجد پڑھنا نصیب فرمائے۔ آمین!

جناب یوسف علیہ السلام دن میں لوگوں کی خدمت اور رات کو مصلےٰ پر اتنا روتے ہیں، تفاسیر والوں نے لکھا ہے کہ ساتھ دیواریں رونے لگتیں تھی، کیونکہ اللہ کا ولی، نبی رو رہا ہے، یہ جو دو قیدی داخل ہوئے تھے ان دونوں کو خواب آیا اور خواب کیا ہے؟ ان کی بڑی پریشان کن خواب ہے۔ آ کر کہتے ہیں:

﴿قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا وَ قَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ۝﴾ (یوسف: 36)

ایک کہتا ہے میں نے اپنی آنکھوں سے انگور کا پودا اُگتے دیکھا ہے، میرے دیکھتے دیکھتے اس کی تین شاخیں نکلیں میں نے ان شاخوں پر سے پھل توڑ کر رس نچوڑا ہے۔ دوسرا کہتا ہے حضرت جی میں نے خواب دیکھا ہے میں نے سر پر روٹی اٹھائی ہے اور جانور ٹکڑے اُٹھا کر لے جا رہے ہیں۔ اللہ کے نبی علیہ السلام نے موقع غنیمت سمجھا کہ ان مشرکوں کو وعظ کردوں۔ اللہ کے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں:

﴿قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ

يَاْتِيَكُمَا ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِىْ رَبِّىْ اِنِّىْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ﴾ (یوسف: 37)

ان نوجوانوں کو اللہ کا نبی علیہ السلام کہتا ہے مجھے تمہارے خواب سمجھ میں آ گئے ہیں، میں عنقریب تعبیر بتاؤں گا، جب روٹی کھانے کا وقت ہوگا یہ سارے اللہ کے فضل ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے دین دے دیا ہے، مجھے علم دیا ہے کہ میں نے مشرکوں کا دین چھوڑ دیا ہے۔ نبی علیہ السلام کو وعظ کرنے کا موقع مل گیا۔ فرماتے ہیں:

﴿وَ اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ﴾

(یوسف: 38)

''لوگوں میں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے دین کی پیروی کروں گا۔''

﴿مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ﴾ (یوسف: 38)

''ہمیں یہ لائق نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک سمجھیں۔''

﴿ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ﴾ (یوسف: 38)

''یہ اللہ کے خاص انعام ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں مواحد بنایا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں جہان میں سے چن لیا ہے۔''

جناب یوسف علیہ السلام کتنی حکمت بھری زبان سے وعظ کر رہے ہیں؟ فرماتے ہیں ﴿يٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ﴾ اے میرے قیدی ساتھیو! ﴿ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ﴾ جو تم نے بہت سے رب بنا لیے ہیں یہ بہتر ہیں ﴿اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ﴾ یا جو سارے جہان کا خالق و مالک ایک ہے وہ اچھا ہے؟ وہ بہتر ہے؟ اللہ کا کتنا شکر ہے کہ رب ایک ہے، کوئی اماں چرخہ کات رہی تھی کسی نے دیکھا اور پوچھا اماں صرف چرخہ کاتنا آتا ہے یا اللہ کی پہچان بھی ہے؟ اماں کہتی ہے۔ اس چرخے سے مجھے اللہ ملا ہے۔ وہ کہتا ہے، کیسے؟ اماں کہتی ہے میں نے خدا یوں تلاش کیا ہے کہ اگر میرے ساتھ کوئی اور عورت ہوتی تو وہ چرخہ اس طرف

چلاتی اور میں دوسری طرف سب ٹوٹ جاتا تھا۔ اب میں اکیلی ہوں جدھر چلاتی ہوں چل رہا ہے۔ اگر اللہ کے ساتھ کوئی اور رب ہوتا، ایک نے کہنا تھا میں نے بارش برسانی ہے اور دوسرے نے کہنا تھا آج دھوپ نکالنی ہے۔ جھگڑا ہو جانا تھا، میرے بھائی یہاں گورنر اور وزیراعظم کی نہیں بنتی۔ اور سارے جہان کے خالق اور مالک دو ہوتے تو ان کی کیسے بنتی؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہا ہے اگر دو الہ ہوتے زمین اور آسمان آپس میں پھٹ کر ختم ہو جاتے۔

جناب یوسف علیہ السلام کا انداز دیکھو فرماتے ہیں:

﴿ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ ﴾ زیادہ خدا بہتر ہیں۔

﴿اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ ﴾ (یوسف: 39تا40)

''جن کی تم پوجا کرتے ہو، ان کا خود سے نام پکارتے ہو۔''

﴿اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ ﴾ (یوسف: 40)

''یہ تمہارے اور تمہارے والدین کی ایجاد ہیں۔''

جناب یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں میں صرف ایک رب کی پوجا کروں گا، اور تعبیر بتانے لگے ہیں۔ مسئلہ ہے کسی کو خواب آئے اور خواب اکثر آتے رہتے ہیں، کچھ خواب شیطانی ہوتے ہیں، کچھ تخیلات ہوتے ہیں، اور کچھ اللہ رب رحمٰن کی طرف سے ہوتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو خواب آئے اور وہ نیند سے بیدار ہو، تو پڑھے ''اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس خواب کا نہ نفع ہوگا اور نہ نقصان ہوگا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواب اس کو بتاؤ جس کو تعبیر کا پتہ ہے، جس کو نہیں پتہ اس کو خواب نہ بتاؤ۔ اور اگر بتاؤ تو تعبیر کرنے والے کو سوچ کر تعبیر کرنی چاہیے، دو جہانوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسے تعبیر کرنے والا تعبیر کرے پھر اللہ ویسے ہی فرماتے ہیں۔

جناب یوسف علیہ السلام ان کے خواب کی تعبیر بتانے لگے ہیں، سارے قیدی اکٹھے ہیں فرماتے ہیں: ﴿ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا﴾ اے میرے ساتھی تم میں سے ایک اپنی

ملازمت پر بحال ہو جائے گا ﴿ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ ﴾ اور دوسرا فَیُصْلَبُ دوسرا سولی چڑھ جائے گا۔ اللہ کے نبی نے فرمایا ﴿قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ؀﴾ جو میرے سے تعبیر پوچھی ہے یہ اللہ کی طرف سے کام مکمل ہو چکا ہے۔ اور نبی کی حکمت دیکھ لو، یہ نہیں کہا کہ تم پھانسی لگو گے اور تم آزاد ہو گے، بلکہ عام سی بات کی ہے کہ تم دونوں میں ایک پھانسی لگے گا اور دوسرا آزاد ہوگا، اور اگر اُسے کہتے کہ تم نے پھانسی لگنا ہے تو اس نے کھانا چھوڑ دینا تھا۔

اس لیے اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں: ﴿ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ؀﴾ جو مجھ سے تعبیر پوچھی ہے یہ اللہ کی طرف سے کام مکمل ہو چکا ہے، تین دن کے بعد جو رہا ہوا، آزاد ہوا، اور جیل جیل ہی ہے، جیل میں چاہے آزادی ہو پھر بھی جیل ہی ہے۔ نبی علیہ السلام نے کچھ سال گزارے اور جس نے رہا ہونا تھا اُسے ایک پیغام دیا، کہ تم رہا ہو جاؤ گے اور تم نے بادشاہ کا ساقی بننا ہے، اور جو بادشاہ کے قریب ہوں ان کا بادشاہوں سے تعلق ہوتا ہے، یوں سمجھ کہ جج کے ریڈر کا جج سے تعلق ہوتا ہے۔ جج کو اس کی بات ماننی پڑتی ہے۔

جناب یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں:

- ﴿وَ قَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ؀﴾ (یوسف:42)

اللہ کے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک بندہ جیل میں بغیر کسی گناہ کے ہے، عرش والے کو غصہ آ گیا کہ میرے نبی علیہ السلام مجھے چھوڑ کر اس کو کہہ رہے ہو اب تمہاری سات سال قید اور بڑھا دی گئی ہے، میرے ہو کر کسی اور کو کہہ رہے ہو، یہ بات اچھی نہیں لگتی، اے یوسف علیہ السلام فیصلے زمین پر نہیں آسمان پر ہوتے ہیں، یہ اپنی ملازمت پر بحال ہو گئے، اور جناب یوسف علیہ السلام کو جیل میں بارہ سال گزر گئے، میرے نبی علیہ السلام کا کوئی قصور نہیں، اب اللہ نے وہ خواب بھی پورا کرنا تھا، اِدھر سے جناب یعقوب علیہ السلام کا رو رو کر آنکھوں کا نور ختم ہو چکا ہے ﴿ وَ ابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ ﴾ اللہ کا قرآن کہتا ہے یعقوب علیہ السلام کی رُو رُو کر آنکھیں سفید ہو گئیں تھیں۔ اللہ نے نبیوں کے دُکھ بھی تو ختم کرنے تھے، چالیس سال کے قریب مدت گزری جا

رہی ہے، یوسف علیہ السلام کا کئی دفعہ ارادہ بنتا ہے کہ اپنے باپ کو خط لکھ دوں، قاصد بھیج دوں لیکن جب خط تیار کرتے ہیں اللہ کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام آتا ہے کہ ابھی اللہ کا حکم نہیں ہوا۔ مولانا عبدالستار رحمہ اللہ نے یوں ترجمہ کیا ہے:

او اِک دن خط یعقوب نبی ول
تے لکھیا نبی پیارے
امروں باہر طاقت کس نوں حاکم دی سرکارے
جدوں تیار لفافہ کیتا تے قاصد پیش بلایا
خبر نہ بھیج یعقوب علیہ السلام نبی نوں امر خدا فرمایا
تے سن کے حکم الٰہی یوسف علیہ السلام تے حمد ربانا کیتا
دلوں بہ جانوں امر رضا پر
تے صبر پیالہ پیتا

نبی اللہ کے حکم کا پابند ہوتا ہے، اپنی مرضی نہیں کرتا۔ اب یوسف علیہ السلام کی جیل کی مدت پوری ہوتی جا رہی ہے، وقت کے بادشاہ کو ایک خواب آتا ہے اور دیکھتا ہے:

﴿وَ قَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ۝﴾ (یوسف: 43)

بادشاہ نے عجیب خواب دیکھا، دیکھو جب بات شروع ہوئی ہے خواب سے ہوئی ہے یوسف علیہ السلام کے خواب سے اور دیکھنا بات بھی خواب سے بنی ہے، بادشاہ دیکھتا ہے دریائے نیل سے سات گائیں بڑی موٹی تازی نکلی ہیں اور دیکھتا ہے پھر سات سوکھی گائیں نکلی ہیں، جن کے پاؤں یوں ہیں جیسے کتوں کے پاؤں ہوتے ہیں، عزیز مصر نے دیکھا جو سوکھی گائیں ہیں یہ ہری گائیں کھا گئی ہیں۔ اور پھر دیکھتا ہے سات سٹے بڑے سر سبز ہیں اور سات بڑے سوکھے ہیں یہ سوکھے سٹے سبز کے ساتھ ہوتے ہیں اور سبز بھی سوکھ جاتے ہیں۔

بادشاہ اُٹھا تو بڑا پریشان ہوا، فوراً سارے وزراء کو بلا لیا، نجومی بھی آ گئے، علم کے بڑے بڑے ماہر آ گئے اور بادشاہ اپنا خواب سناتا ہے، اور کہتا ہے ﴿یٰٓاَیُّھَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ کُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ﴾ اس خواب کی تعبیر بتاؤ، سب بیٹھے ہیں بادشاہ دھمکیاں دے رہا ہے اگر خواب کی تعبیر نہ بتائی تو وزارتیں چھین لوں گا۔ انہوں نے سوچا کہ کسی طرح وزارتیں بچائیں۔ کہتے ہیں ﴿قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ﴾ بادشاہ ہمیں بہت تعبیروں کا علم ہے لیکن آپ کا خواب ذہنی خیال ہے۔ اس خواب کی کوئی حقیقت نہیں اور جس نے خواب دیکھا تھا اُسے چین نہیں آ رہا تھا۔ بادشاہ کہتا ہے:

او دولت میری ورت گنوائی
تے عقل تساں نہ آئی
اوئے عقل تساڈی مشکل ویلے
تے میرے کم نہ آئی

کہتا ہے تمہارا مجھے کچھ فائدہ نہیں ہوا، وہ تعبیر کیسے بتاتے؟ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے یوسف علیہ السلام کو جیل سے نکالنا تھا، اور ساقی جو رہا ہو کر آیا تھا اُسے سات سالوں بعد یاد آیا۔ قرآن کہتا ہے:

﴿وَ قَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْھُمَا وَ ادَّکَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُکُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ o﴾ (یوسف: 45)

یہ کہتا ہے بادشاہ جی انہوں نے تعبیر نہیں بتائی میرے پاس ایک آدمی ہے جو سب بتا دے گا۔ وہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دے گا آپ مجھے بھیجو، بادشاہ بڑا بے تاب ہے۔ جناب اسمبلی ہال سے آٹھ میل دور جیل خانہ تھا، بادشاہ کہتا ہے اسے جلدی سے کوئی تیز سواری دو، ابھی جا کر پتہ کرو، یہ بڑی تیز رفتاری سے جاتا ہے اور جا کر بڑی شرمساری سے کہتا ہے "یُوْسُفُ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ" اے سچے یوسف علیہ السلام، یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں کیا بات ہے؟ کہتا ہے:

﴿اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْکُلُھُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ

خُضْرٍ وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ لَّعَلِّيْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾

(یوسف:46)

اب نبی علیہ السلام کی صداقت اور علم کا وزن ہونے لگا ہے، علم بڑی چیز ہے یہ جا کر جناب یوسف علیہ السلام کو خواب سناتا ہے، اور کہتا ہے یوسف جلدی تعبیر بتاؤ لوگ بڑے پریشان ہیں میں ان کی پریشانی دور کروں، اور نبی علیہ السلام کا حوصلہ دیکھو، یہ نہیں فرمایا کہ میں نہیں بتاؤں گا کیونکہ تم نے میرا پیغام نہیں دیا۔ میرے بھائیو! آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا: یوسف علیہ السلام نے بڑی جلدی تعبیر بتا دی۔ آپ نے فرمایا اگر میں یوسف علیہ السلام کی جگہ ہوتا تو میں نے شرط رکھنی تھی کہ پہلے مجھے رہا کرو پھر تعبیر بتاؤں گا۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یوسف علیہ السلام بڑا سخی تھا، بڑے حوصلے والا تھا کہتا ہے جاؤ اپنے بادشاہ کو کہہ دو، سات سال بڑی کھیتی ہوگی، بڑی بہار ہوگی اور اس کے بعد سات سال قحط سالیاں پڑ جائیں گی اور وہی کھاؤ گے جو پہلے سال جمع کیا ہوگا، زمین سے کچھ نہیں اُگے گا، بارش کی کوئی بوند نہیں پڑے گی، اس نے تعبیر لی، دوڑ کر آیا آ کر بادشاہ کو بتایا بادشاہ کہتا ہے ﴿وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ﴾ اتنا اچھا بندہ جیل میں کس نے ڈالا ہے؟ یہ اتنا قیمتی انسان جیل میں کس نے ڈالا ہے؟ یہ تو پولیس والوں کی مرضی ہوتی ہے، ایک دن ہم نوشہرہ تقریر کر کے آ رہے تھے پہلے ناکے پر انہوں نے گاڑی روک لی۔ کہتے ہیں تلاشی لینی ہے ہم نے کہا لے لو اور ہمارے پاس لائسنس والا اسلحہ تھا۔ کہتے ہیں اس کا پرمٹ دکھاؤ میں نے کہا پرمٹ تو نہیں ہے کہتے ہیں ہم آپ کا پرچہ کرتے ہیں، یقین جانو انہوں نے گھنٹہ ہمیں پریشان کیا، بلاوجہ بٹھائے رکھا۔ دعا کرو اللہ اس ملک کے حال پر رحم فرمائے۔ آمین! مطلب کیا تھا؟ کہ کوئی جیب گرم ہو۔ اور پھر سب ٹھیک ہوگا۔ اس ملک کا قانون قانون نہیں، اس ملک کا قانون قائداعظم رحمہ اللہ کی تصویر والا نوٹ ہے اور کوئی قانون نہیں، اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ آمین!

میرے بھائیو! بادشاہ کہتا ہے اتنا قیمتی انسان کس نے جیل میں بند کیا ہے؟ ائْتُوْنِيْ بِهٖ اس کو کہتا ہے جلدی جاؤ اور اس کو میرے پاس لے آؤ۔ صحیح بخاری میں لکھا ہے جہانوں کے

پیر، رب کے حبیب جناب محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اگر قاصد میرے پاس آتا اور آواز دیتا تو میں دوڑ کر دروازے سے نکل جاتا، لیکن یوسف علیہ السلام کا بڑا حوصلہ تھا، قاصد جا کر کہتا ہے، یوسف علیہ السلام آپ کو بادشاہ بلا رہے ہیں، اور یوسف علیہ السلام کہتے ہیں:

﴿وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ٥﴾

(یوسف:50)

نبی علیہ السلام کو پتہ تھا میں خود نبی علیہ السلام ہوں، میرا باپ نبی علیہ السلام ہے، میرا دادا اسحٰق نبی علیہ السلام ہے، میرے پردادا خلیل نبی ہیں۔ اگر میں نے کل کسی کو وعظ کی میں نے نبوت کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہنا ہے یوسف علیہ السلام تم وہی ہو جس پر عورتوں نے تہمت لگائی تھی۔ اللہ کے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں: ﴿ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ﴾ اپنے بادشاہ کے پاس چلے جاؤ ﴿فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ﴾ ساری عورتوں کو اکٹھا کرلو جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے جن عورتوں نے مجھ پر الزام لگایا تھا، جنہوں نے مجھے برائی کی دعوت دی تھی، بادشاہ کو کہہ دو، ان کو بلا کر دودھ، دودھ کردے اور پانی پانی کردے۔ میں نے جیل سے نہیں جانا جب تک تحقیق نہ ہو جائے، موقع بنا ہوا تھا، یہ قاصد واپس آیا، کہتا ہے حضرت جی جناب یوسف علیہ السلام نے یہ شرط رکھی ہے۔ یہ بادشاہ بڑے غصے میں تھا، ساری عورتوں کو بلا لیا، وزیروں کی بیویاں اکٹھی کرلیں، عزیز مصر کی بیوی بھی آ گئی۔ یہ بادشاہ کہتا ہے: ﴿قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ﴾ سچ بتاؤ، جب یوسف علیہ السلام پر تم نے الزام لگایا تھا، سچ بتا دو، یہ بادشاہ بڑے جلال میں تھا یہ ساری عورتیں کہتی ہیں ﴿قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ﴾ یہ کہتی ہے اے بادشاہ! اللہ کی قسم ﴿مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ﴾ یوسف علیہ السلام کا بالکل کوئی گناہ نہیں۔ جن کی دوستیاں رب سے ہوں، اللہ اپنے دوستوں کی کبھی بے عزتی نہیں ہونے دیتا، یہ عورتیں میدان میں ہیں، سارا زمانہ اکٹھا ہوگیا، سارا مصر اکٹھا ہے، لوگ ہیں، اخباری نمائندے اکٹھے ہیں، اشتہارات اکٹھے ہیں، سارا زمانہ اکٹھا ہے۔ بادشاہ پوچھتا ہے ﴿قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ

نَّفْسِہٖ ﴿ صاف صاف بات کرنا، ساری حلف اُٹھاتی ہیں، اللہ کی قسم ﴿مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ﴾ یوسف علیہ السلام کا بالکل کوئی گناہ نہیں ہے، یہ ساری عورتوں نے بیان قلمبند کروا دیئے۔ بادشاہ کی عدالت میں بیان ہو گئے، وہ عورت زلیخا دور کھڑی تھی، بادشاہ کہتا ہے اے عورت تم بھی صاف صاف بات کر دو، سچی بات کرو، یہ عورت بھی اپنی زبان کھولتی ہے، کہتی ہے:

﴿قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَo﴾ (یوسف: 51)

یہ عورت کہتی ہے آج حق حق ہو گیا ہے، حق ظاہر ہو گیا ہے ﴿اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ ﴾ اس کا کوئی گناہ نہیں، سارے گناہ میرے ہیں، اے بادشاہ میں پاپی ہوں ﴿اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ ﴾ سارے کمال میرے ہی ہیں ﴿وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴾ اور یوسف سچا ہی سچا ہے۔ سچ سچ ہے اور جھوٹ جھوٹ ہے۔ ﴿وَ مَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ﴾ بعض کہتے ہیں یہ یوسف علیہ السلام کی کلام ہے اور بعض کہتے ہیں یہ زلیخا کی کلام ہے۔ بہرکیف ﴿وَ مَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ﴾ ﴿وَ مَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ﴾ کہتی ہے اے بادشاہ میں کہوں کہ میں بڑی نمازن ہوں، میں بڑی حاجن ہوں، میں گنہگار ہوں ﴿ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ ﴾ یہ میرے دل نے مجھے پریشان کیا اور میں نے یوسف علیہ السلام کو پریشان کیا، یہ جو یوسف علیہ السلام ۱۲ سال جیل میں رہا ہے، یہ سارا میرا قصور ہے۔ جناب یوسف علیہ السلام آئے کیسی بہار سے آئے؟ میرے یوسف علیہ السلام کی وجہ سے ۳ مرتبہ مصر کے بازار میں جلوس نکلا، اب تو جتنے مرضی جلوس نکالو کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا، ایک مرتبہ تب جناب یوسف علیہ السلام بازار بکنے گئے، دوسری مرتبہ تب جب یوسف علیہ السلام بے گناہ جیل میں گیا، انہوں نے ڈھول بجا کر ذلیل کیا، اور آج جب جیل سے نکل رہا ہے، جیل سے نکل کر یوسف علیہ السلام گھوڑے پر بیٹھا ہے اور شاہانہ لباس پہنا ہے اور جا رہا ہے۔ جناب یوسف علیہ السلام جا رہے ہیں اور لوگ سڑک کے دائیں بائیں کھڑے ہیں یوسف علیہ السلام تم سچے ہو، تمہیں مبارک ہو۔ یوسف علیہ السلام تم سچے اور عزیز مصر کی بیوی جھوٹی ہے، جس وقت بادشاہ کے پاس پہنچا، اللہ کا قرآن کہتا ہے:

﴿وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ﴾ (یوسف: 54)

بادشاہ کہتا ہے اسے میرے پاس تخت پر بٹھا دو، میں اس کو اپنا خاص وزیر بنا لوں، تخت پر جناب یوسف علیہ السلام بیٹھ گئے اور عزیز مصر کہتا ہے مجھے اب تعبیر بتاؤ یوسف علیہ السلام نے اللہ پاک کے حکم سے جیسے خواب آیا تھا، خواب بھی بتایا اور تعبیر بھی بتائی، وہ کہنے لگا، اب پھر کیا کریں؟ عزیز مصر کہتا ہے اب کیا کریں؟ یوسف علیہ السلام نے کہا یوں کرو بہت بڑے بڑے گودام بنواؤ، اور زمینداروں میں اعلان کردو، جتنا بیج چاہیے لے لو اور جتنی کھاد چاہیے لے لو، جو چاہیے حکومت سے لو، اور خوب زمینداری کرو، بادشاہ سمجھ گیا کہ یہ کام صرف اور صرف یوسف علیہ السلام کرسکتا ہے۔ اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام کہتے ہیں اگر تم سے یہ کام نہیں ہوگا تو یوں کرو: ﴿قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ﴾ یوسف علیہ السلام کہتے ہیں اے بادشاہ مجھے وزیر خزانہ بنا دو، اور اللہ کے نبی کہتے ہیں اگر یوسف علیہ السلام یوں نہ کہتے کہ مجھے وزیر خزانہ بنا دو تو یوسف علیہ السلام کو بادشاہ بنا دیا جانا تھا۔ تم ہی حکمران بن جاؤ، معلوم ہوتا ہے جب سارے حیوان ہوں جنہیں حکومت کرنے کا پتہ نہ ہو، جس وقت اس طرح کا موقع آجائے کہ کوئی انسان سمجھدار ہو جائے تو اس کو حکومت کی بھاگ دوڑ اپنے ہاتھ میں کر لینی چاہیے۔ اللہ کے نبی علیہ السلام کہتے ہیں:

﴿قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ۝﴾

(یوسف: 55)

میں تمہارے خزانوں کی حفاظتیں کروں گا، مجھے اللہ تعالیٰ نے بڑا علم دیا ہے، بادشاہ یوسف علیہ السلام کو وزیر خزانہ بنا دیتا ہے، یوسف علیہ السلام نے زمینداروں کو بلا کر حکم دیا کہ فصلیں پیدا کرو، اوپر سے رحمت کی بارشیں ہو رہی تھیں، بڑی پیداوار ہوئی ہے۔ اللہ کے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں جتنی فصلیں، جتنی گندم تم لوگوں نے کھانی ہے وہ رکھ لو، باقی سِٹوں میں رہنے دو، بڑے بڑے گودام بنا کر بھر دیئے گئے، ایک سال گزرا، بادشاہ نے سارے ملک کی بادشاہت یوسف علیہ السلام کو دے دی۔ یوسف وزیر خزانہ بھی تم اور حکمران بھی تم ہو، سب کچھ تم ہو، تمہارے ہوتے ہوئے کسی اور کو حکمران ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور یوسف علیہ السلام نے پھر کیا کیا؟ آج

ہمارے اخبار کی خبر ہے ہمارے حکمران کے کھانے کی ٹیبل ۲ لاکھ اور ۲۷ روپیہ اس کی میز پر خرچ ہونا ہے۔ مگر ادھر کیا ہے؟

کیا غلاماں یوسف میاں
ایہہ مال غلہ سب تیرا
کیوں مُڑ رج نہ کھاویں یوسف
جھلیں درد کنیڑا
تے یوسف کیا جے رج کھویساں
مڑ بھکے یاد نہ آون
کی جواب دیاں دا اس دن
جس دن پکڑ جاوں

دعا کرو اللہ تعالیٰ نیک حکمران نصیب فرمائے۔ آمین! باقی انشاءاللہ پھر بیان کروں گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



٦ ...... جناب یوسف علیہ السلام

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿وَ جَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَ هُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ o وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَ اَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ o فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَ لَا تَقْرَبُوْنِ o﴾ (یوسف: 58تا 60)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ رحیم و کریم کے لیے ہے بے شمار ان گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستوں اور بزرگو! جناب یوسف علیہ السلام کا قصہ شروع ہے اور امید ہے کہ آج ان شاء اللہ اللہ پاک کے فضل و کرم سے مکمل کیا جائے گا۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یوسف علیہ السلام کا واقعہ شروع کرنے کا کیا مقصد ہے؟ اللہ پاک قرآن کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ہوسکتا ہے وہ یہ بھی کہہ دیں کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کا واقعہ کیوں بیان فرمایا ہے؟ اپنی اپنی پسند ہوتی ہے لیکن یہ بات نہیں اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو احسن القصص کہا ہے بہت ہی پیارا قصہ ہے۔ اور اس میں اللہ پاک نے بے شمار چیزیں رکھی ہیں۔ لیکن سمجھ ان لوگوں کو آتی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کچھ دماغ دیا ہے۔ بہر کیف وہ وقت آیا کہ جناب یوسف علیہ السلام پر کبھی وہ دن تھا کہ کنویں میں مظلوم پھر مصر کے بازار میں ہجوم میں بکے پھر وہ وقت بھی آیا کہ مصر کی جیلوں میں کئی سال گزرے آج وہ وقت ہے کہ اس مالک نے جیل سے نکال کر تخت مصر عطا کر دیا ہے۔ یہ اس کا انعام ہے۔ ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ

مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌo تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍo﴾ (آل عمران: 26 تا 27) جس کو چاہے تخت دے جسے چاہے تختہ دے۔ چاہے تو بادشاہی دے۔ چاہے تو گلیوں میں رول دے۔

وہ چاہے تو جیل سے نکال کر مصر کی حکومت دے دے۔ وہ چاہے تو یتیموں کو خاتم الانبیاء بنا دے۔ اس کی مرضی ہے۔ دیکھو ﴿تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾ یہ دن ہیں کبھی اچھے کبھی بُرے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں دنوں کو پھیرتا رہتا ہوں۔ جناب یوسف علیہ السلام تخت پر بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مصر کی بادشاہی عطا کر دی ہے۔ سات سال تک یوسف علیہ السلام نے بڑی توجہ سے بنجر زمین آباد کر کے زیادہ سے زیادہ سہولتیں دے کر زیادہ محنت کر کے فصل اگائی اور اللہ تعالیٰ کے نبی نے اتنا غلہ جمع کیا کہ آئندہ سات سالوں میں کام آتا رہا۔ قحط سالی پڑی۔ دریائے نیل کا پانی خشک ہو گیا۔ فصلیں ختم ہو گئیں۔ زمین بنجر ہو گئی۔ زمین میں کھیتی نہیں ہے اور مصر والوں نے سارا مال وزر جناب یوسف علیہ السلام کے پاس جمع کروا دیا۔ اور غلہ خریدا اور وہ غلہ کھاتے رہے۔ ایک سال اپنا پورا مال دے بیٹھے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے دوسرے سال اپنی زمین ادھار دے دیں۔ تیسرے سال اپنے مویشی دے دیئے۔ چوتھے سال زیورات جو جمع پونجی تھی وہ دے دی۔ اور اگلے سال آنے پر بچے بھی اور اس سے اگلے سال خود بھی جناب یوسف علیہ السلام کے غلام بن گئے۔ اللہ اکبر اللہ.

جناب یوسف علیہ السلام تخت پر بیٹھے ہیں۔ ہر چیز کا مالک یوسف علیہ السلام ہے۔ اور ریان بادشاہ سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ وہ کہتا ہے حضرت میں بھی آپ کا غلام اور سارا مصر بھی آپ کا غلام ہے۔ جس طرح آپ کی مرضی ہے کر لو یوسف علیہ السلام نے حکم دیا کہ سارا جہان ایک کھلے میدان میں جمع ہو جائے۔ سارے لوگ جمع ہو گئے کیوں کہ بادشاہ کا حکم تھا۔ جناب یوسف علیہ السلام سارے مصر کے لوگوں کو وعظ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی فرماتے ہیں۔ اے مصر والو جاؤ میں نے تم

سب کو آزاد کر دیا ہے تمھارا مال و متاع واپس کر دیا ہے۔ اور ایک بات کی اے مصر والو! یہ جو تم بت پوجتے ہو یہ چھوڑ دو۔ میں اللہ کا سچا رسول علیہ السلام ہوں۔ اور جتنا مجمع جمع تھا۔ سمیت اس بادشاہ کے سب نے لا الــه الا اللــه یوسف رسول اللــه کا کلمہ پڑھ لیا۔ سارے مسلمان بن گئے۔ اب اس قحط کی زد میں اللہ کی پوری زمین آ رہی ہے دور دور تک قحط سالی پڑ گئی ہے۔ لوگ آتے ہیں جناب یوسف علیہ السلام سے غلہ لے جاتے ہیں۔ ایک دن ایک قافلہ آیا۔ انھوں نے رات کنعان میں گزاری۔ جناب یعقوب علیہ السلام سے ملاقات کی اور جناب یعقوب علیہ السلام کو اس قافلے والوں نے بتایا کہ مصر میں ایک ایسا نیک حکمران ہے جس نے انصاف کے ساتھ پورے مصر کی زمین بھر دی ہے لوگ قحط سالیوں میں جاتے ہیں اور غلہ لے آتے ہیں نیکیاں بہت کرتا ہے صدقہ خیرات کرتا ہے۔ انصاف کرتا ہے۔ جناب یعقوب علیہ السلام نے ساری باتیں سنیں کہ اتنا نیک، عادل اور منصف حکمران جو لوگوں کو غلہ دے رہا ہے۔ اگر کسی کے پاس روپیہ پیسہ ہے تو بھی دے رہا ہے اور اگر نہیں ہے تو بھی دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی یعقوب سمجھ گئے کہ ان صفتوں والا صرف اور صرف رب کا نبی ہو سکتا ہے۔ یہ صفتیں اللہ تعالیٰ کے نبی میں ہو سکتی ہیں۔ لیکن میرے دوستو! نبی کو یہ یقین نہیں کہ ہو سکتا ہے وہ میرا یوسف علیہ السلام ہو۔ یہ نہیں پتہ یعقوب علیہ السلام فرماتے ہیں اگر میں بوڑھا نہ ہوتا اور اگر میری عمر زیادہ نہ ہوتی۔ 125 سال جناب یعقوب علیہ السلام کی عمر تھی۔ آپ فرماتے ہیں اگر میری عمر زیادہ نہ ہوتی تو میں اس جیسے انسان کی ضرور جا کر زیارت کرتا۔ اور اپنے بیٹوں سے کہتے ہیں۔ میں نے سنا ہے مصر میں بہت مصنف اور عادل حکمران ہے۔ اور ہم پر بھی قحط سالی پڑ گئی ہے مصیبتیں، مشکلیں آ گئی ہیں۔ اے میرے بیٹو! تم بھی مصر میں جا کر میرا تعارف کراؤ۔ یہ بتانا کہ ہم یعقوب علیہ السلام نبی کے بیٹے ہیں۔ اسحٰق علیہ السلام کے پوتے ہیں۔ جاؤ تم بھی جا کر غلہ لاؤ۔ مجھے امید ہے جب اس نے انبیاء کا نام سنا تو ضرور تم سے نیکی کرے گا۔

یوسف علیہ السلام کے بھائی غلہ لینے آ جاتے ہیں اور یوسف علیہ السلام بھی انتظار میں تھے اللہ چالیس سال بیت گئے ہیں ان بھائیوں کو نہیں دیکھا۔ باپ کو نہیں دیکھا۔ اللہ ہو سکتا ہے میرے باپ کو

بھی ضرورت پڑے اور میرے بھائی غلہ لینے آئیں قرآن نے یوں نقشہ کھینچا ہے۔ ﴿وَ جَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَ هُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ۝﴾ (یوسف:58) یوسف علیہ السلام کے بھائی 10 بھائی مصر کے دروازے پر پہنچ گئے۔ اور منشی نام لکھتے ہیں کہ تمھارے نام پتے درج کرنے ہیں اپنے نام درج کروائے اور یوسف علیہ السلام کے دس بھائی اپنے نام یہودا، شمعون، روحیل بن یعقوب بن اسحٰق لکھوائے۔ یہ دس نام جناب یوسف علیہ السلام کے سامنے پیش کیے گئے کہتے ہیں سرکار یہ دس نوجوان غلہ لینے آئے ہیں ان کے نام پڑھ لو۔ اللہ کے نبی نے اپنے بھائیوں کے نام دیکھے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کہتے ہیں اللہ یہ قحط میرے باپ کے شہر تک جا پہنچا ہے اللہ کے نبی فرماتے ہیں ان کو شاہی مہمان خانے میں لاؤ۔ جب ان کو لایا گیا تو اللہ کے نبی ان کی عبرانی زبان میں ان سے باتیں کرتے ہیں کہ تم کون ہو؟ اور کہاں سے آئے ہو؟ تمھارا تعارف کیا ہے؟ یہ اپنا تعارف کرواتے ہیں کہ ہمارے باپ کا نام یعقوب علیہ السلام ہے۔ اس کے باپ کا نام اسحٰق علیہ السلام ہے اس کے باپ کا نام ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہے اور اللہ کے نبی کو پتہ تھا تو پوچھتے ہیں تم سارے کتنے بھائی ہو کہتے ہیں ہم 10 ایک ماں سے ہیں اور 2 ایک ماں سے تھے۔ اور ہمارا ایک بھائی ہمارے ساتھ جنگل میں گیا۔ اسے بھیڑیا کھا گیا اور ہمارا سب سے چھوٹا بھائی ہم اسے باپ کی حفاظت اور خدمت کے لیے کنعان میں چھوڑ آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی نے بڑی خدمت کی۔ آخر بھائی تھے۔ یہ نہیں کہا کہ ان لوگوں نے ان بھائیوں نے مجھے بڑے طمانچے لگائے تھے تو ان کو لٹا لو۔ بڑی سزائیں دی تھیں۔ نبی میں بڑا حوصلہ تھا۔ کھانے کھلائے شاہی مہمان خانے میں رکھا۔ اپنے بھائیوں کی بڑی خدمتیں کیں اور فرماتے ہیں۔ اے قافلے والو! غلہ لینے والو۔ اب تم آؤ تو اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو ساتھ لانا۔ اور اگر نہ لے کر آئے تو ﴿فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَ لَا تَقْرَبُوْنِ۝﴾ (یوسف:60) اگر اسے نہ لاؤ تو تمھیں غلہ نہیں ملنا اور نہ آنے کی کوشش کرنا۔ اور جب ان کی بوریاں بھر گئیں وہ کچھ مال لے کر آئے تھے۔ کچھ پیسے لے کر آئے تھے۔ اس بوریاں بھرنے والے کو جناب یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یوں کرنا یہ سکے، پیسے ان بوریوں میں

واپس ڈال دینا۔ یہ مال جو لے کر آئے ہیں یہ مال ان کی بوریوں میں ڈال دینا جناب یوسف علیہ السلام کے دل میں بات آئی کہ پتہ نہیں میرے باپ اور بھائیوں کے پاس ان سکوں کے علاوہ اور کچھ بھی ہے یا نہیں فرماتے ہیں ﴿وَ قَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ﴾ (یوسف: 62) یہ سکے ان کی بوریوں میں ڈال دینا جب ان کو غلہ دے دیا اور بھائیوں نے اپنا سامان اٹھالیا اور خوشی کے ساتھ اپنی منزلیں طے کرنے لگے آپس میں باتیں کرتے ہیں یہ بڑا خیر خواہ بندہ ہے۔ بڑا نیک حکمران ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے لمبی زندگی نصیب فرمائے۔ نبی کے بیٹے دعائیں دے رہے ہیں او جب کنعان پہنچے اللہ کا قرآن کہتا ہے ﴿فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ٥﴾ (یوسف: 63) اور باپ کے پاس جا کر کہتے ہیں ابو جی ہماری بہت عزت ہوئی ہے بادشاہ نے ہماری بڑی خدمت کی ہے۔ لیکن ابو جی ایک بات سن لیں انھوں نے غلہ بھی بند کر دیا ہے کہتے ہیں کہ اب غلہ لینے آؤ تو اپنے چھوٹے بھائی کو بھی ساتھ لے کر آنا اور کہتے ہیں ابو جی اب ہمارے بھائی بنیامین کو بھی ساتھ بھیجنا۔ ﴿وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ ابو جی ہم بنیامین کی بہت زیادہ حفاظت کریں گے۔ اور جناب یعقوب علیہ السلام کو آج سے چالیس سال پہلے کا منظر یاد آ جاتا ہے کہتے ہیں ﴿قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ٥﴾ (یوسف: 64) اے بیٹو! تم حفاظت نہیں کر سکتے حفاظت صرف اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے۔ مجھے تم پر یقین نہیں۔ دیکھا زندگی میں ایک جھوٹ بول لیں تو پھر اعتبار نہیں رہتا 40 سال گزر گئے ہیں لیکن نبی ابھی بھی پریشان ہے نبی کو بیٹوں پر اعتماد نہیں آ رہا۔ 40 سال گزر گئے ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ سچ بولنے کی ہمت نصیب فرمائے۔ آمین! میرے بھائیو! سچ میں بڑی برکتیں ہیں اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے: ﴿وَ لَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ﴾ اور جب بوریاں کھولتے ہیں تو اس میں سے پیسے نکل آتے ہیں۔ جو لے کر گئے تھے۔ کہتے ہیں ﴿يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا

رُدَّتْ اِلَیْنَا وَ نَمِیْرُ اَهْلَنَا وَ نَحْفَظُ اَخَانَا﴾ (یوسف:65) ابو جی ہمیں اور کیا چاہیے یہ دیکھیں پیسے بھی نکل آئے ہیں اور غلہ بھی آ گیا ہے۔ اور اب ہمارے بھائی کو بھیجنا ایک اور اونٹ غلہ مل جائے گا۔ جناب یعقوب علیہ السلام فرماتے ہیں ﴿حَتّٰی تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِیْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ o﴾ (یوسف:66) بیٹو مجھے تم پر یقین نہیں ہے میں تمھارے ساتھ بنیامین کو قطعاً نہیں بھیجوں گا مجھے تم پر کوئی اعتماد نہیں ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

اور فرماتے ہیں ﴿حَتّٰی تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِیْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ o﴾ (یوسف:66) بیٹو مجھے اعتماد دلاؤ کہ میرے بنیامین کو ضرور لاؤ گے۔ الا کہ موت نہ واقع ہو جائے۔ اگر زندہ رہے تو سارے آؤ گے اور سب نے وعدہ کیا کہ ابو جی جو کچھ بھی ہو گیا۔ ہم بنیامین کو ضرور لے کر آئیں گے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ.

جب وعدہ ہو گیا نبی کے بیٹے بڑے پیارے تھے نوجوان، خوبصورت بڑے حسین نبی کے بیٹے تھے۔ اب نبی کو فکر پڑ گئی اتنے پیارے بیٹے اگر ایک دروازے سے داخل ہوئے تو نظر بد نہ لگ جائے۔ صحیح بخاری میں لکھا ہے نظر ہو سکتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نظر بد اتنی سخت ہوتی ہے کہ کئی لوگوں کو قبروں میں پہنچا دیتی ہے اور کئی اونٹوں کو ہانڈیوں میں پہنچا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نظر بد سے محفوظ فرمائے۔ آمین! نبی ﷺ کے صحابی سیدنا سعد رضی اللہ عنہ ایک سفر میں جا رہے تھے بڑے خوبصورت تھے کپڑے اتار کر غسل کرنے لگے۔ ایک عامر رضی اللہ عنہ نامی آدمی گزرا۔ یہ بھی صحابی تھا اس نے دیکھا تو کہنے لگا۔ سعد رضی اللہ عنہ کا جسم یوں چمکتا ہے جیسے چاند چمکتا ہے۔ بہت خوبصورت ہے۔ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کو نظر بد لگ گئی۔ سعد رضی اللہ عنہ کو بخار ہو گیا اللہ تعالیٰ کے رسول فرماتے ہیں سعد کیا ہوا؟ کہتے ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں مجھے ایسے لگتا ہے جیسے تم کو کسی کی نظر لگ گئی ہے۔ تمھیں کس نے دیکھا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ عامر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تھا فرمایا عامر رضی اللہ عنہ کو لاؤ۔ عامر آیا تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تمھارا مقصد یہ ہے کہ نظر بد لگا کر اسے قبر میں پہنچانا ہے؟ فرمایا وضو کرو۔ یہ مسئلہ ہے کسی کی نظر لگ جائے تو اسے وضو کرواؤ۔ اس کو وضو کروا کر جس کو نظر لگی ہے اس کے جسم پر وضو کے پانی کے چھینٹے مارو۔ سعد رضی اللہ عنہ کے جسم پر پانی کے چھینٹے مارے گئے۔ وہ صحابی رضی اللہ عنہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔ نظر لگ جاتی ہے جادو چل جاتا ہے۔ اسی طرح آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا کسی پیاری چیز کو دیکھو تو "مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" پڑھا کرو۔ کتنی پیاری چیز ہے۔ اللہ پاک نظر بد سے محفوظ فرمائے۔ آمین! اور سورۃ القلم 29 پارے میں ہے۔ اس کی آخری آیات ﴿ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ ﴾ اگر کسی کو نظر لگے تو یہ آیت پڑھ کر دم کرو۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

جناب یوسف علیہ السلام کے بھائی جس وقت تیار ہو گئے۔ پہلے دس تھے اب گیارہ ہو گئے اور نبی کو اپنے بیٹوں کی بڑی فکر ہے کہتے ہیں ﴿وَ قَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ﴾ اے میرے بیٹو ایک دروازے میں سے داخل نہ ہونا۔ ﴿وَّ ادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ عَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ٥﴾ (یوسف:67) فرمایا اے میرے بیٹو مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میں تم پر کچھ بھی کفایت نہیں کر سکتا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ میں بھی اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں۔ اور توکل کرنے والے اس پر ہی توکل کرتے ہیں۔ جب یوسف علیہ السلام کے بھائی دربار میں پہنچے۔

تو ان کے نام یوسف علیہ السلام کے سامنے آئے۔ یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں کے نام پڑھ لیتے ہیں حکم ہوتا ہے۔ ان کو شاہی مہمان خانے میں داخل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حکم دیتے ہیں اے مسافرو۔ اب تم کھانا کھاؤ اور دو، دو بیٹھ کر کھانا۔ یوسف علیہ السلام کے دو دو بھائی بیٹھ گئے دس بیٹھ گئے اور بنیامین گیارہواں تھا یہ اکیلا رہ گیا۔ بنیامین اکیلے کھڑے ہیں۔ یوسف علیہ السلام کو یاد کر رہے ہیں اور رو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کیسی فرماتے ہیں تم کیوں نہیں کھا رہے؟ یہ کہتا ہے

اللہ مولانا عبدالستار رحمہ اللہ کی قبر نور سے منور فرمائے۔ آمین! کہتے ہیں

تازہ زخم لگا وچ سینے
تے کیتا اے اثر جدائی
او میں کیوں اَج اکیلا رہندا
جے ہوندا میرا بھائی
اوئے ہر کم اندر ویر پیارے
تے یاد شتابی آون
ہووے قدر معلوم کدائیں
جد قبراں وچ جاون
روئے بنیامین کھلوتا
تے پیش نہ جاوے کوئی
درد فراقوں ہنجو برسن
تے بولے بھائی بھائی

اور جناب یوسف علیہ السلام کہتے ہیں چلو پھر تھوڑی دیر مجھے اپنا بھائی سمجھ لو۔ میں تمھیں سمجھ لیتا ہوں۔ تمھاری طرح میرا بھائی بھی مجھ سے جدا ہوا ہے۔ کہتے ہیں۔

میں تیرا توں میرا بھائی
تے یوسف جان آسائیں
مائی جایا بھائی اپنا
تے سمجھ اَساڈے تائیں

کہتے ہیں تم مجھے اپنا بھائی سمجھ لو۔ اور بنیامین کہتے ہیں چاہے کوئی لاکھ بھائی کہے لیکن بھائی بھائی ہوتے ہیں۔ بھائی بھائی ہوتے ہیں لیکن یاد تب آتے ہیں جب بچھڑ جائیں۔ اللہ تعالیٰ ایک دوسرے کی خیر خواہی نصیب فرمائے۔ آمین! میرے بھائیو! جناب یوسف علیہ السلام نے

بنیامین کے ساتھ کھانا کھایا۔ لیکن بنیامین کو تسلی نہیں ہوئی یہ یوسف علیہ السلام ہیں۔ اللہ اکبر اللہ۔ ایک الگ کمرے میں جناب یوسف علیہ السلام لے گئے اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے۔ فرماتے ہیں اے میرے بھائی بنیامین سن لو۔ ﴿قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ﴾ پریشان نہ ہو میں تمہارا بھائی ہوں، ﴿فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۝﴾ بھائیوں نے جو بھی کیا اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے۔ ہم دونوں کی پھر ملاقات ہوگئی ہے۔ 38 سال بنیامین کی عمر ہے۔ 48 یا 38 سال ہے اور 40 سال کے بعد جناب یوسف علیہ السلام کی ملاقات ہوئی ہے۔ جناب یوسف علیہ السلام اپنے بھائی کو بتاتے ہیں۔ یہ میرے وہی بھائی ہیں جنھوں نے مجھے کنویں میں پھینکا تھا۔ جنھوں نے مجھے طمانچے مارے تھے۔ یہ میرے وہی بھائی ہیں۔ جنھوں نے بے اعتبار بنایا اور بنیامین کہتے ہیں یوسف (علیہ السلام) اب میں نے تمھارے پاس رہنا ہے واپس نہیں جانا بڑی مدت بعد ملاپ ہوا ہے۔ یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں پھر میں تمھیں کیسے رکھوں؟ بنیامین کہتے ہیں جیسے بھی ہوسکتا ہے مجھے رکھ لو۔ اُوپر سے اللہ تعالیٰ کی وحی آتی ہے اے میرے یوسف علیہ السلام جس طرح بھی بھائی کو رکھنا ہے رکھ لو، اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے۔ ﴿فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَایَةَ فِیْ رَحْلِ اَخِیْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ۝﴾ (یوسف: 70) یوسف علیہ السلام کہتے ہیں ان کا سامان جلدی تیار کرو۔ ان کی بوریاں بھر دو۔ جناب یوسف علیہ السلام موزوں قیمت رکھ کر غلہ دے رہے تھے۔ تاکہ مصر کے حزانے پر بوجھ بھی نہ پڑے۔ اور جس وقت بوریاں بھر دیں تو اللہ تعالیٰ کے نبی نے حکم دیا۔ کہ یہ شاہی پیمانہ بنیامین کی بوری میں رکھ دینا۔ انھوں نے بنیامین کی بوری میں وہ شاہی پیمانہ رکھ دیا۔ اور قافلے والے چلے گئے۔ عزت بڑی کی اور جس وقت وہ چلے گئے تو اعلان کرنے والوں نے اعلان کیا ﴿اَیَّتُهَا الْعِیْرُ﴾ اے قافلے والو! ﴿اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ﴾ ہم سے اچھا سلوک کیا ہے؟ تم نے ہماری چوری کی ہے۔ ہمارا شاہی پیمانہ گم ہوگیا ہے۔ اور وہ رک گئے۔ کہنے لگے، سرکار کیا گم ہوا ہے؟ ﴿قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا عَلَیْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ۝﴾ (یوسف: 71) کہنے لگے ﴿قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَ لِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِیْرٍ وَّ اَنَا بِهٖ

زَعِيْمٌ﴾ (یوسف:72) کہتے ہیں شاہی پیمانہ گم ہوگیا ہے۔ وہ نبی یعقوب علیہ السلام کے بیٹے کہتے ہیں تم ہماری شرافت کو جانتے ہو۔ ہم انبیاء کے بیٹے ہیں۔ ہم ایسے کام نہیں کرتے۔ ہم چور اور ڈاکو نہیں ہیں۔ ہم انبیاء کی اولاد ہیں۔ کہتے ہیں اچھا پھر تلاشی دو۔ تلاشی لینے لگے ظاہر ہے اگر پہلے بنیامین کی تلاشی لیتے تو پیمانہ مل جانا تھا۔ انھوں نے کہنا تھا انھوں نے خود ہی رکھا ہے۔ قرآن نے اس طرح بیان کیا ہے۔ ﴿فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ﴾ بڑے کی بوری پھولی اور تلاشی لی۔ پھر دوسرے، تیسرے، چوتھے اور سب کے سب کی تلاشی لی۔ اور جب گیارہویں کی باری آئی جناب بنیامین کی بوری سے شاہی پیمانہ مل گیا۔ یہ دیکھو تمھاری بوری سے پیمانہ مل گیا ہے۔ وہ پریشان ہو گئے لیکن بنیامین پریشان نہیں تھا۔ اسے پتہ تھا کام مل جل کر ہوا ہے چلو بادشاہ کے دربار میں چلو۔ سارے چلے گئے اور جا کر کہتے ہیں ملزموں کی حیثیت سے کھڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی سے کہنے لگے جناب یوسف علیہ السلام سے کہنے لگے۔ اے عزیز مصر یہ ایک ماں سے ہے اور ہم دوسری ماں سے ہیں اس کا ایک بڑا بھائی تھا۔ ﴿قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ﴾ کہتے ہیں عزیز مصر ہمیں کچھ نہ کہنا اس کا ایک بڑا بھائی تھا وہ بھی چور تھا۔ یہ ایک ماں کے ہیں اور ہم دوسری ماں سے ہیں۔ اگر یہ چور ہے تو اس کا بھائی بھی چور تھا۔ یوسف علیہ السلام کو بڑی پریشانی آئی بہت دکھ آیا۔ لیکن یوسف علیہ السلام بڑے حوصلے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے۔ ﴿فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِىْ نَفْسِهٖ﴾ یوسف علیہ السلام بات کو پی گئے۔ ظاہر نہیں کیا اور بات کیا تھی؟ یوسف علیہ السلام نے کیا چوری کی تھی؟ مختلف تفسیروں والوں نے لکھا ہے کہتے ہیں یوسف علیہ السلام کے نانا کا ایک بت تھا یوسف علیہ السلام نے وہ توڑ دیا تھا۔ اور بعض کہتے ہیں ایک سوالی آیا اور گھر میں کوئی چیز نہیں تھی تو یوسف علیہ السلام نے مرغی کا انڈہ نکال کر اسے دے دیا تھا۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام کھانا کھاتے ہوئے کچھ کھانا بچا کر فقیروں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ بعض نے لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام کی ماں وفات پا چکی تھی یہ پھوپھو کے پاس چلے گئے اور یعقوب علیہ السلام نے مطالبہ کیا کہ میرا یوسف علیہ السلام واپس کر دو اور اماں جی نے نہ دیا کہتی ہیں کچھ دن رہنے دو۔ جب وعدہ

پورا ہوا اسحٰق علیہ السلام کا ایک پٹکہ ورثہ میں آ رہا تھا اماں جی نے وہ یوسف علیہ السلام کی کمر سے باندھ دیا جب چلنے لگیں تو شور مچا دیا کہ اسحٰق علیہ السلام کا پٹکہ نظر نہیں آ رہا۔ تلاشی لی تو یوسف علیہ السلام سے وہ نکل آیا۔ کہتی ہیں کہ ایک سال یوسف علیہ السلام کو اور رکھوں گی۔ یہ چوریاں میرے یوسف علیہ السلام نے کی ہیں۔ قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ چوری کوئی نہیں تھی۔ یہ جھوٹے تھے اور عزیز مصر کو سمجھ کر انہوں نے جھوٹ ہی بولا تھا۔ یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں ﴿فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَ لَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ۝﴾ (یوسف: 77) ابھی بھی ان کو یہ نہیں پتہ کہ یہ یوسف علیہ السلام ہے۔ ان کے ذہن میں تھا کہ ہم نے یوسف علیہ السلام کو غلام بنا کر بیچ دیا تھا۔ کہیں مزدوری کر رہا ہوں گا یہ کہتے ہیں ﴿يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ﴾ اے عزیز مصر ﴿اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا﴾ اے عزیز مصر اس کا باپ بوڑھا ہے۔ اور اگر اس نے یہ خبر سنی کہ بنیامین قیدی ہو گیا ہے تو اجل پیالہ پی جائے گا۔ ابھی تو اسے یوسف علیہ السلام کا غم نہیں بھولا ہے اگر اس نے یہ بات سنی تو پریشان ہو گا۔ مولوی عبدالستار رحمہ اللہ مرحوم اس طرح ترجمہ کرتے ہیں۔ کہتے ہیں

او زردی ورت گئی اُس ویلے
تے سن کر ساریاں بھائیاں
پیش عدالت حاضر ہو کر
تے عرضاں بہت سنائیاں
اور کیا کہتے ہیں ؟
بڑا ضعیف نہایت بڈھا
تے اس دا باپ نابینا
غم دل گیریاں عاجز کیتا
اُو محبوب نا گینہ
جسے تُساں قید کرایا اس نوں

تے سن کر اتنا حالہ
ختم حیاتی ہو سی اس دی
تے پی وے اجل پیالہ
اس دے پاروں ہور بھی مر سن
تے سبناں عرض سنائی
اس دے بدلے ساڈے وچوں
قید رکھو اک بھائی

کہتے ہیں ہم میں سے ایک رکھ لو اور اسے چھوڑ دو۔ اس کا باپ بوڑھا ہے۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں۔ گناہ کوئی کرے اور سزا کسی اور کو دوں؟ میں تو اسے ہی رکھوں گا۔ اللہ کے نبی کے بھائیوں کو غصہ آیا جوش آیا۔ بڑے غصہ ہوئے۔ تفسیر والے لکھتے ہیں قاضی ثناء اللہ پانی پتی والے لکھتے ہیں کہ یعقوب علیہ السلام کے بیٹے بڑے بہادر تھے۔ ان میں سے ایک ایسا تھا جب وہ بولتا تھا تو عورتوں کے حمل گر جاتے تھے۔ اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا یہ دس بھائی دربار میں گئے بادشاہ کی عدالت میں گئے۔ پہلے منتیں کیں کہ عزیز تم ہمیں اچھے معلوم ہوتے ہو ہم میں سے کسی کو رکھ لو اور اسے آزاد کر دو۔ جب یوسف علیہ السلام نہ مانے تو کہتے ہیں عدالت سے چھین کر لے جاؤ۔ وہ جو بھائی تھا۔ قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ نے لکھا ہے غصہ میں اس کے جسم کے بال کپڑوں سے باہر ہو جاتے تھے۔ اور ساتھ لکھا ہے کہ یعقوب علیہ السلام کی نسل میں سے اس کے جسم پر اگر کوئی ہاتھ لگا تا تو غصہ ٹھنڈا ہو جاتا تھا۔ جب اسے غصہ آیا تو یوسف علیہ السلام نے اپنے ایک بیٹے کو فرمایا۔ تمھارا چچا غصہ میں آنے لگا ہے ذرا جا کر اس کے جسم پر ہاتھ رکھ دینا۔ یوسف علیہ السلام کا بیٹا گیا اس نے جا کر اس کے جسم پر ہاتھ رکھا تو وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر غصہ آنے لگا تو یوسف علیہ السلام نے گریبان سے پکڑ کر زمین پر مارا اور فرمایا تمھارے ذہن میں کیا ہے؟ کیا چاہتے ہو؟ جاؤ دوڑ جاؤ جو ملزم ہوگا اسے پوری سزا ملے گی۔ انھوں نے پھر بھی منتیں کیں۔ لیکن جناب یوسف علیہ السلام نہ مانے۔ یہاں ایک اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ یعقوب علیہ السلام بڑے پریشان تھے۔

یوسف علیہ السلام نے جب بنیامین کو رکھا تو اور پریشان ہوں گے؟ کیا یوسف علیہ السلام جان بوجھ کر باپ کو پریشان کر رہے ہیں؟ نہیں اصل میں یعقوب علیہ السلام کا امتحان ہو رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ چاہتے تھے کہ میرا نبی امتحان سے پاس ہو جائے۔ ان بھائیوں نے بیٹھ کر مشورہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے ﴿فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ٥ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَ مَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَ مَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ٥وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَ الْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ﴾ (یوسف:80تا82) بڑا کہتا ہے تم جاؤ اور میں نے نہیں جانا میں اپنے بابا سے وعدہ کر کے آیا ہوں۔ یا ابو جی فیصلہ کر دیں یا اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے جا کر بابا کے سامنے بیٹھ جانا اور کہنا ابو جی آپ کے بنیامین نے چوری کی ہے۔ ابو جی جس سے آپ کا بہت پیار تھا وہ چور ہے۔ ہم نے بڑی کوشش کی ہے لیکن اس نے شاہی پیمانہ اپنی بوری میں ڈالا تھا۔ ابو جی ظاہر تو یہی ہے اور باطن اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ ہم نہیں جانتے۔ بیٹے واپس یعقوب علیہ السلام کے پاس گئے کہتے ہیں ابو جی ﴿اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ﴾ فرمایا میرا بنیامین کہاں ہے؟ کہتے ہیں ابو جی وہ چور نکلا ہے۔ ابو جی اس نے شاہی پیمانہ چھپا لیا تھا۔ اور پھر یعقوب علیہ السلام کے ساتھ کیا ہوا؟ فرماتے ہیں۔

دل مسکین نبی دا آہا تے درد فراقوں جلیا
پیا دوبارہ تیل غماں دا
تے مچھلی وانگوں تلیا
نبی کو اور پریشانی آئی
تے ہو قربان حبیب خدا دے
تے شکر الٰہی کیتا
سینے زخم جدائیاں والا

تے کدی نہ جاوے سیتا
اکھاں رنگ سفیدی ہویا
تے چھوڑ گئی روشنائی
فَهُوَ كَظِيْمٌ جو صبر نبی دا
تے وچ قرآن گواہی

نبی اور پریشان ہو گیا۔ آپ فرماتے ہیں میرا بنیامین چور نہیں۔ وہ چوری نہیں کر سکتا۔ فرمایا ﴿بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ﴾ معلوم ہوتا ہے۔ جیسا یوسف علیہ السلام کے ساتھ تم نے کیا تھا وہ ہی اب کیا ہے؟ بیٹوں نے بڑی تسلیاں دیں کہ بنیامین علیہ السلام نے چوری کی ہے اللہ کے نبی بڑے پریشان ہوئے۔ قرآن نے کہا ہے کہ اتنے پریشان ہوئے کہ نبی کی آنکھوں کا نور ختم ہو گیا۔ آنکھیں سفید ہو گئیں۔ ایک یوسف علیہ السلام جدا ہیں۔ اور بنیامین علیہ السلام قید میں ہیں۔ بڑا بیٹا مصر میں ہے۔ بڑے پریشان ہیں جناب یعقوب علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ﴿فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ﴾ بیٹو! میرا صبر ہے ﴿عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝﴾ (یوسف: 83) عنقریب امید ہے مجھے میرے سارے بیٹے مل جائیں گے ﴿قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ﴾ اللہ تعالیٰ کا نبی بیٹوں سے دُور چلا جاتا ہے اور رو رہے ہیں کہتے ہیں افسوس یوسف بھی جدا ہے اور بنیامین بھی جدا ہے۔ یہودا بھی جدا ہے ایک بیٹا کہتا ہے ابو جی مدت گزر گئی ہے یوسف علیہ السلام جدا ہے اور آپ یوسف علیہ السلام کو یاد کر کے ختم ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی فرماتے ہیں ﴿اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ﴾ بیٹو میں تو اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی داستانیں بیان کر رہا ہوں۔ میرا غم اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور نبی کے ذہن میں تھا یوسف علیہ السلام کا خواب سچ ہونا ہے۔ اور عزیز مصر کو خط لکھا اور لکھتے ہیں اپنا تعارف کرواتے ہیں:

میں فرزند اسحٰق نبی دا
تے جس دی شان اچیری

ابراہیم خلیل ربانا
تے جد مبارک میری

کہتا ہے پہلے میرا خاندان دیکھو۔ میرے بیٹے کو چور بنانے والے مجھے دیکھو۔ میں کون ہوں؟

میں فرزند اسحٰق نبی دا
تے جس جان دی شان اچیری
تے پڑھ بسم اللہ اس تھیں پچھے
میں لکھاں سلام تسانوں
اے بادشاہ ملک مصر دے
تے تیرا یاد نہ نام اساں نوں
اول یوسف دلبر سوہنا
تے اکھاں دی روشنائی
کھیڈن گیا نہ مڑ کے آیا
تے خبر نہ لگی کائی
جنگل وچ بگھیاڑاں کھادا
تے سوہنا دلُ برجانی
کرتا اس دا لہو بھریا
تے ساڈے کول نشانی

فرماتے ہیں میں اسحٰق علیہ السلام نبی کا بیٹا ہوں، ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا پوتا ہوں۔ میرے بیٹے چوریاں نہیں کرتے۔ میرا بنیامین چوری نہیں کر سکتا۔ اللہ کے نبی نے خط لکھا اور بیٹوں کے ہاتھ بھجوایا۔ کوشش تھی کہ آج ختم کر دیتا اب ان شاء اللہ باقی حصہ اگلے جمعہ میں بیان ہوگا۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

7 ...... جناب یوسف علیہ السلام

﴿اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓی اَبِیْکُمْ فَقُوْلُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَکَ سَرَقَ وَ مَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَ مَا کُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَo﴾ (یوسف: 81)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار اَن گنت درود و سلام سیدالاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر ہوں۔ دوستو اور بزرگو جنابِ یوسف کریم ابنِ کریم کا قصہ شروع ہے۔ اللہ مالک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میرے بھائیو جناب یوسف علیہ السلام کے بھائی جناب یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے اور کہتے ہیں ابو جی آپ کے لاڈلے بیٹے نے چوری کی ہے۔ ظاہر حالات سے تو ہم واقف ہیں اور باطن کو اللہ جانتا ہے۔ یعقوب علیہ السلام فرماتے ہیں بیٹو میرا بنیامین چوری نہیں کر سکتا۔ وہ چور نہیں۔ بہر حال جناب یعقوب علیہ السلام نے فرمایا تم نے میرے یوسف علیہ السلام کا غم دوبارہ زندہ کر دیا ہے ﴿وَ تَوَلّٰی عَنْهُمْ وَ قَالَ یٰٓاَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ﴾ آج مجھے یوسف یاد آ گیا ہے اور بیٹوں سے دور ہو کر کہتے ہیں آج مجھے یوسف علیہ السلام پھر یاد آ گئے ہیں۔ یوسف کا غم پھر یاد آ گیا ہے اور بیٹے کہتے ہیں۔ ﴿قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْکُرُ یُوْسُفَ حَتّٰی تَکُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَکُوْنَ مِنَ الْهٰلِکِیْنَ﴾ ابو جی ہمیں لگتا ہے یوسف علیہ السلام کی جدائی میں آپ ویسے ہی ختم ہو جاؤ گے۔ اور اللہ کے نبی جناب یعقوب علیہ السلام فرماتے ہیں بیٹو اس بات کا تمھیں نہیں پتہ۔ ﴿اِنَّمَآ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَ حُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰهِ﴾ میں تو اپنا شکوہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کر رہا ہوں۔ اپنا غم اپنی فریاد اللہ کے دربار میں پیش کر رہا ہوں۔ جناب یعقوب علیہ السلام رو رہے ہیں

اور اپنا شکوہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش کر رہے ہیں۔ اللہ چالیس سال گزر گئے ہیں۔ پتہ نہیں یوسف کا کیا حال ہے؟ کہاں ہے؟ اس کے پاس دین بھی ہے یا نہیں چالیس سال گزر گئے اور جناب عزرائیل علیہ السلام اللہ کے نبی کے پاس آ گئے اللہ کے نبی یعقوب علیہ السلام عزرائیل کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتے ہیں۔ اے عزرائیل علیہ السلام سچ بتانا میرا یوسف زندہ ہے یا اس کی جان قبض کر چکے ہو؟ جناب عزرائیل علیہ السلام کہتے ہیں۔ اے اللہ کے نبی یعقوب علیہ السلام تمھارا یوسف علیہ السلام ابھی زندہ ہے۔ میں نے ابھی یوسف علیہ السلام کی روح قبض نہیں کی ہے نبی کو یقین تھا کہ جو خواب میرے یوسف علیہ السلام کو آئی ہے وہ ضرور شرمندہ تعبیر ہو کر رہے گی۔ اور جب تسلی ملی تو پوچھتے ہیں بتا دو پھر کہاں ہیں واہ اللہ۔ کیسے کیسے قیمتی نبی ہیں؟ لیکن چھپی چیزوں کا علم تو اس نے انہیں بھی عطا نہیں کیا۔ عزرائیل علیہ السلام کہتے ہیں سرکار اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا تھا یہ بتا دینا کہ زندہ ہے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ بھی بتانا کہ کہاں ہے؟ یہ نہیں بتانا۔ آپ بے فکر رہو۔ یوسف علیہ السلام فوج پر حکم چلا رہا ہے۔ اور ساتھ بتا دیا کہ حضرت آپ کے غم کی مہلت ختم ہونے والی ہے آپ کو عنقریب انعام کا سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ نبی کو مکمل یقین ہو گیا کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہے اور بیٹوں کو بلا کر کہتے ہیں ﴿يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ﴾ اے بیٹو جاؤ اللہ کی زمین پر چلے جاؤ اور یوسف علیہ السلام کو تلاش کرو اور بنیامین کو بھی تلاش کرو۔ ﴿وَ لَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ بیٹو جاؤ یوسف علیہ السلام کو ڈھونڈ کر لاؤ۔ اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو۔ اللہ کی رحمت شامل حال ہے تم یوسف اور بنیامین کو تلاش کرو۔ اور اللہ کی رحمت سے نا امید کافر ہوتے ہیں۔ اور ساتھ ایک چھٹی لکھ دی۔ عزیز مصر کو لکھا اے عزیز مصر! میں خود نبی میرا باپ نبی ہے۔ میرا دادا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بھی نبی ہے۔ میری جد رسولوں کی ہے اور جو تم نے میرے بنیامین پر الزام لگایا ہے وہ سچا نہیں ہے۔ اپنا شجرہ نسب لکھ کر جناب یعقوب علیہ السلام بیٹوں کو خط دیتے ہیں کہ عزیز مصر کے پاس لے جاؤ اور بیٹے سفر طے کر کے جناب یوسف علیہ السلام کے پاس تیسری مرتبہ حاضر ہوتے ہیں اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام کے دربار میں جاتے ہیں اور جناب یوسف علیہ السلام کے پاس جا کر

اپنے بابا یعقوب کا خط دیتے ہیں اور منتیں کرتے ہیں۔ کہتے ہیں عزیز مصر یہ ہمارے بابا کا خط آیا ہے۔ تمھیں اس نے خط لکھا ہے جناب یوسف علیہ السلام اپنے باپ کا خط پڑھتے جا رہے ہیں اور روتے جا رہے ہیں اور خط میں باپ نے لکھا ہے اے عزیز مصر ہمارے پاس کچھ درہم موجود تھے جو ہم نے بھیج دیئے ہیں اب ہمارے پاس کچھ نہیں۔ قحط سالیوں نے ہمیں پریشان کر دیا ہے اور ہم نبیوں کی اولاد ہیں۔ اے عزیز مصر میرے بیٹے کو واپس کر دو۔ اور بھائی جا کر اپنے باپ کی وکالت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں اے عزیز مصر ہم بھی پریشان اور ہمارے اہل و عیال بھی پریشان ہیں۔ عزیز مصر ہم پر مہربانی فرما دو۔ ہمیں غلہ دے دیں اور جناب یوسف علیہ السلام کو پچھلی باتیں یاد آ رہی ہوں گی جب کنویں میں گئے تھے تو انھیں جبرائیل علیہ السلام نے کان میں کہا تھا۔ یوسف یہ بھائی تمہاری منتیں کر رہے ہوں گے۔ تمھیں سلام کریں گے۔ جناب یوسف علیہ السلام ساری باتیں یاد کر رہے ہوں گے۔ جب باپ کا خط دیکھا تو نبی بہت پریشان ہو گیا۔ کہتا ہے اللہ میں یوسف کی وجہ سے میرے بابا کو اتنی تکلیف پریشانی آئی ہے۔ اللہ کے نبی کو اللہ کی طرف سے حکم آیا اے یوسف اب بھائیوں کے سامنے اپنے راز کھول دو۔ جناب یوسف علیہ السلام شاہانہ لباس اتار کر دور رکھ دیتے ہیں بھائیوں کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہیں دانتوں سے چمکار ہوئی تو بھائیوں نے سمجھا شاید یوسف ہے۔

ایک دن میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔ سبحان اللہ اور راوی بیان کرتا ہے ساری رات حویلی میں روشنی رہی۔ سبحان اللہ کتنے پیارے نبی ہوں گے محمد کتنے پیارے ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں زیارتیں نصیب فرمائے۔ آمین! اللہ جنت میں اپنے نبی کا ساتھ نصیب فرمائے۔ اللہ اکبر اللہ۔ جب باپ کا خط پڑھا تو چالیس سال گزر چکے تھے۔ اور وحی آ جاتی ہے اے یوسف علیہ السلام تمہارا امتحان بھی ختم ہو چکا ہے اور تمہارے بابا کا بھی میں نے آزمائشیں کر لی ہیں تم اب راز کھول دو۔ اللہ کے نبی بھائیوں کی طرف منہ کر کے کہتے ہیں۔ تم نے یوسف کے ساتھ کیا کیا تھا؟ کیا تم جانتے ہو؟ جانتے ہو یوسف علیہ السلام کو کیسے سزائیں دی تھیں! وہ جب یوسف علیہ السلام کا تذکرہ سنتے ہیں۔ تو بھائیوں کو پسینہ آ گیا پاؤں تلے سے زمین

نکل گئی کہتے ہیں ہمارے گھر کی خبریں عزیز مصر کو کیسے مل گئی؟ اس کو پتہ کیسے چلا؟ کہ ہم نے یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا کیا تھا؟ اور اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام کا حوصلہ دیکھو۔ جب دیکھا کہ بھائی گھبرا گئے ہیں تو کہتے ہیں ﴿مَا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ﴾ جوتم نے یوسف علیہ السلام سے کیا وہ تم نے بے خبری میں کیا ہے جوتم نے کیا وہ جہالت میں کیا ہے اور نبی کہتا ہے ﴿قَالُوْٓا ءَ اِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ﴾ جب یوسف علیہ السلام نے تاج اتارا اور یوسف علیہ السلام کو چالیس سال بعد دیکھا تھا۔ اور دیکھ کر پہچان جاتے ہیں اور کہتے ہیں ﴿ءَ اِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ﴾

حضرت کہیں تم یوسف علیہ السلام تو نہیں ہو۔ "اللّٰه اکبر اللّٰه" دس بھائی سامنے کھڑے ہیں کہتے ہیں ﴿ءَ اِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ﴾ کہیں تم یوسف تو نہیں ہو؟ آپ فرماتے ہیں ﴿اَنَا يُوْسُفُ وَ هٰذَآ اَخِيْ﴾ میں یوسف اور یہ میرا چھوٹا بھائی ہے اور کہتے ہیں۔ ﴿قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا﴾ یہ ساری کرم نوازیاں میرے اللہ کی ہیں یہ نہیں کہا کہ میں متقی تھا اور اس نے یہ سارا کچھ کیا میں صابر تھا اللہ نے عزت بنا دی۔ یہ نہیں کہا اپنا کمال بیان نہیں کیا نبی کہتے ہیں ﴿قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا﴾ مجھ پر ساری کرم نوازیاں اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ ساری مہربانیاں اللہ تعالیٰ کی ہیں۔

کسی کو اللہ عزت دے اور کسی کو ذلیل کرے یہ سب اس کی مرضیاں ہیں تم یوں ہی جلتے کڑھتے رہتے ہو۔ کہ فلاں کو شان اور مقام کیوں ملا؟ تم اس کو دیکھ کر کیوں روتے ہو؟ اپنی قسمت کو دیکھ کر رو، حسد کر کے کیوں جہنم کا ایندھن بنتے ہو یہ تو اس مالک کی مرضی ہے جس کو مرضی عزت دے اور جس کو مرضی ذلیل کر دے۔ جناب یوسف علیہ السلام کہتے ہیں۔ یہ سب اللہ کی مرضی ہے میری اللہ نے عزت بنائی ہے۔ تم میرے پاس آئے ہو یہ مالک کی مہربانی ہے۔ ساتھ کہتے ہیں:

﴿اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۝﴾

(یوسف:90)

اللہ کے نبی کہتے ہیں جو اللہ سے ڈر جائے اور صبر کرے اللہ اس کو یوں ہی اجر دیتے ہیں جو اونچا ہوا سے رب نیچا اور جو نیچا ہوا سے اللہ یوں ہی عزت بخشتا ہے وہ جو چاہے وہی کرتا ہے۔ جو اللہ سے ڈر کر صبر کرے اللہ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا اور بھائی رُک گئے اور کہتے ہیں۔ انہیں اپنے ظلم یاد آ گئے کہتے ہیں۔

﴿قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ اِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ ۝﴾

(یوسف: 91)

یوسف اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہم پر شان عطا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں مقام دیا ہے اور ہم سے غلطی ہو گئی ہے اور اللہ کے نبی نے یہ نہیں جتایا کہ تم نے مجھے طمانچے مارے تھے تم نے مجھے ٹانگیں ماری تھیں۔ فرماتے ہیں:

﴿لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ (یوسف: 92)

میرے بھائی میں تم سے کچھ نہیں پوچھوں گا۔ جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا اور اللہ مالک سے بھی عرض کروں گا اللہ میرے بھائیوں سے غلطی ہو گئی ہے انہیں معاف کر دو۔

کون معاف کرتا ہے؟ یہ اللہ کے نبی کے حوصلے ہیں۔ مکہ فتح ہوا میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عثمان بن طلحہ کو لے کر آؤ جس کے پاس بیت اللہ کی چابی تھی۔ وہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان ایک دن میں نے تم سے چابی مانگی تھی اور تم نے مجھے چابی نہیں دی تھی اب مجھے چابی دو۔ آقا نے چابی پکڑی اور کعبۃ اللہ کا دروازہ کھول دیتے ہیں اور دروازے میں کھڑے ہو جاتے ہیں سامنے مکہ والے کھڑے تھے۔ نوجوان، مرد اور عورتیں اور بوڑھے ہیں۔ آمنہ کے لال علیہ السلام فرماتے ہیں اے مکہ والو! تم میرے بارے میں کیا سوچتے ہو کہتے ہیں سرکار آپ بھی سخی ہے اور آپ کے والد بھی سخی تھے۔

ہمیں امید ہے جیسے یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے زیادتیاں کیں اور یوسف علیہ السلام نے معافی دے دی آپ بھی ہمیں یوں ہی معاف فرما دو گے۔ آپ فرماتے ہیں۔ "اِذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ." جاؤ میں نے تم سب کو معاف فرما دیا ہے۔ بلکہ معاف ہی نہیں کیا وہ ابوسفیان

جو ہر وقت برا سوچتا تھا۔ میرے محمد ﷺ نے سو اونٹ دیا۔ سبحان اللہ کیسے رحیم و کریم نبی تھے۔ جناب یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں اے میرے بھائیو! میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں معاف کرے اور بھائیوں سے باپ کے بارے میں پوچھتے ہیں اور بھائی کہتے ہیں ہر وقت یوسف علیہ السلام کا نام لیتا ہے۔ اللہ کے نبی آسمان کی طرف دیکھ کر دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ میں تخت پر بیٹھا ہوں اور میرا باپ میرے سامنے نابینا آئے۔ یا اللہ تو ساری کائنات کے مالک و خالق ہے۔ جو چاہیں کر سکتے ہیں یا اللہ میں دعا کرتا ہوں میرا باپ میرے سامنے آئے تو اس کی آنکھیں ٹھیک ہوں وہ اپنی آنکھوں سے مجھے دیکھ لے۔ اوپر سے آواز آئی اے میرے یوسف یہ جو تم نے کرتہ پہنا ہے اللہ جی کیا کروں؟ فرمایا یہ کرتہ اتار کر اپنے بھائیوں کو دے اور جناب یوسف علیہ السلام کرتہ اپنے بھائیوں کو دے دیتے ہیں اور کیا کہتے ہیں؟ فرماتے ہیں:

﴿ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ۝﴾ (یوسف: 93)

اے میرے بھائیو! یہ میرا قمیض لے جاؤ اور ابو کی آنکھوں پر رکھ دینا، بابا کی آنکھوں پر قمیض ڈالنا ٹھیک ہو جائیں گی۔ جاؤ چلے جاؤ اور دیکھنا ایک کُرتہ آیا تو باپ نابینا ہو گیا اور ایک کُرتہ آیا تو باپ کی آنکھیں ختم اور آج جو کرتہ جا رہا ہے وہ بھی یوسف علیہ السلام کا ہے اور اس سے آنکھیں ٹھیک ہو جائیں گی اور یوسف علیہ السلام کے کرتے بڑے قیمتی ہیں۔ یوسف علیہ السلام کا ایک کُرتہ پیچھے سے پھٹا ہے اور یہ عورت شور مچا رہی ہے اس کُرتے نے کہا اے عزیز یوسف جھوٹا نہیں سچا ہے۔ وہ بھی بات کُرتے پر ختم ہوئی۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں:

﴿ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا ﴾

یہ میرا کرتہ لے جاؤ اور بڑا بھائی یہودا کہتا ہے بھائیو! قمیض میں نے لے کر جانا ہے۔ یہ مجھے دو بھائی کہتے ہیں کیوں؟ کہتا ہے خون والا کُرتہ بھی میں لے کر گیا تھا۔ میں نے یہ زیادتیاں اور ظلم ہمیشہ یاد رکھے ہیں اور یہ کرتہ مجھے دو میں اپنے بابا کی آنکھوں پر ڈالوں ہو سکتا ہے اللہ میری

غلطیاں معاف فرمادے۔ جناب یوسف علیہ السلام کا کُرتہ بھائی نے پکڑا ہے اور اللہ کا قرآن کہتا ہے:

﴿وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ﴾ (یوسف: 94)

اور جب قافلے والے کرتہ لے کر مصر سے نکلتے ہیں بعض مفسرین رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ 280 میل کا فاصلہ ہے بعض نے لکھا ہے تین دن کا سفر ہے۔ بعض نے 8 دن کا سفر بتایا ہے بعض نے کہا ہے ابھی دس دن کا سفر موجود ہے۔ یہ بھائی کرتہ لے کر چلے ادھر کنعان میں جناب یعقوب علیہ السلام بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ مولوی عبدالستار رحمہ اللہ کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین! وہ فرماتے ہیں:

مجلس اندر نال خوشی دے
تے خبراں عجب سنائیاں

پوتے، پڑپوتے بیٹھے ہیں مجمع لگا ہے اور جناب یعقوب علیہ السلام انہیں بتاتے ہیں۔

مجلس اندر نال خوشی دے
تے خبراں عجب سنائیاں
اوئے آج پیارے سجناں ولوں
تے سرد ہوائیں آئیاں
کئی زمانے یوسف علیہ السلام تائیں
تے کتنیاں مدتاں گئیاں
اجے یعقوب علیہ السلام نبی دے تائیں تے
حرص امیداں رہیاں

پوتے کہتے ہیں بابا جی عجیب بات ہے کل کی بات ہے کنعان میں یوسف علیہ السلام تین دن کنویں میں پڑا رہا ہے اور آپ کو پتہ نہیں چلا یوسف کہاں ہے؟ اور آج سو میل دور ہے اور آپ کہتے ہیں کہ آپ کو یوسف علیہ السلام کی خوشبو آرہی ہے۔ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: بیٹو! یہ بات

تمہاری سمجھ سے باہر ہے اگر میرا رب بتانا چاہے تو سینکڑوں میل سے بتا دیتا ہے۔ اگر نہ بتائے تو دیوار کے پیچھے پڑی چیز کا نہیں بتاتا۔ یہ مالک کی کرم نوازی ہے کہ مجھے آج یوسف علیہ السلام کی خوشبو آ رہی ہے۔ ''اللّٰہ اکبر اللّٰہ'' پوتوں نے بہت پوچھا کہ بابا جی یوسف علیہ السلام کہاں ہے؟ اور جناب یعقوب علیہ السلام کہتے ہیں پاگلو! تم نے کہنا ہے کہ بابا کا دماغ ٹھیک نہیں رہ گیا اور سچ پوچھو تو مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔ پوتے کہتے ہیں۔

﴿قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ﴾ (یوسف: 95)

بابا جی یہ آپ کی پرانی بھول ہے یوسف کہاں سے آئے گا مدتیں گزر گئی ہیں وہ پتہ نہیں کہاں ہوں گے؟ زندہ بھی ہیں یا نہیں اور جناب یعقوب علیہ السلام کو امید ہو گئی اتنی دیر میں قافلے والے بھی پہنچ گئے۔ فرماتے ہیں:

﴿فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (یوسف: 96)

جب بیٹے پہنچے تو بیٹے نے جناب یعقوب علیہ السلام کے منہ پر کرتہ ڈالا تو کیسے روشنائی ہوتی ہے بابا جی نے یوں ترجمہ کیا ہے۔

کرتہ ہن یوسف والا
تے پکڑ حبیب حقانی
پڑھ بسم اللّٰہ اکھیاں اوپر
تے لایا پیار نشانی
اوہ پل وچ اکھیں روشن ہویاں
تے زیباں نوروں بھریاں
فر کاری گر قدرت والے
تے رنگ دوشالے بھریاں

آنکھیں ٹھیک ہو گئیں اللہ چاہے تو کر سکتا ہے۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مومنہ لونڈی سیدہ زنیرہ رضی اللہ عنہا کو ابو جہل نے مار مار کر آنکھیں ختم کر دیں اور طعنے مارتا ہے کہ ہمارے لات اور عزیٰ نے تمہاری آنکھیں ختم کر دی ہیں۔ اماں جی زنیرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔لات اور عزیٰ آنکھیں ختم نہیں کر سکتے۔اللہ تعالیٰ نے ختم کی ہیں اور اللہ تعالیٰ درست بھی کر سکتا ہے۔ رات سوئیں اور صبح اُٹھ کر دیکھا تو آنکھیں بالکل ٹھیک تھیں۔ وہ اللہ آنکھیں دے سکتا ہے اور بیٹے کہنے لگے:

﴿قَالُوا يَاأَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ﴾ (یوسف: 97)

ابو جی غلطی ہو گئی ہے معاف کر دیں اور جناب یعقوب علیہ السلام کہتے ہیں:

﴿قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾

(یوسف: 98)

عنقریب میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے معافی مانگوں گا اور اس وقت کیوں نہ مانگی؟ اس وقت اللہ تعالیٰ کو کیوں نہیں کہا؟ تفاسیر والوں نے لکھا ہے کہ جناب یعقوب علیہ السلام کا مقصد یہ تھا یوسف علیہ السلام سے پوچھ لوں کہ کیا کرنا ہے؟ کہیں اس کو وہ صدمے یاد نہ ہوں اور بعض نے لکھا ہے کہ بیٹو گھبراؤں نہ وہ رات آنے والی ہے جب تم نے کہنا ہے کہ یا اللہ معاف کر دو۔ پچھلی رات اللہ زیادہ سنتا ہے۔ اللہ سے تم بھی مانگ لیا کرو۔ اور جناب یعقوب علیہ السلام اپنے بچوں اور پوتوں کو لے کر سارے خاندان کو لے کر یہ 72 لوگ تھے۔ مصر کو چل پڑتے ہیں اور یوسف علیہ السلام کی طرف چلنا شروع کر دیتے ہیں رب کے نبی چل رہے ہیں۔ جب مصر کے پاس پہنچے تو جناب یوسف علیہ السلام کو پتہ چلا کہ میرا باپ آ رہا ہے میرے بھائی آ رہے ہیں۔ جناب یوسف علیہ السلام نے فوج کو حکم دیا کہ تیاری کرو میں نے اپنے باپ کا استقبال کرنے کے لیے جانا ہے اللہ کے نبی اپنے باپ کا استقبال کرنے چلتے ہیں۔شاہانہ انداز سے جا رہے ہیں اور جب پاس پہنچے سامنے باپ نظر آیا تو کہتے ہیں:

حمد خدا کر حضرت یوسف علیہ السلام

تے جلدی قدم اٹھایا

بیت اللہ جیویں حاجیاں کارن
مڑ کر نظریں آیا

اور حاجیوں کو پتہ ہے کہ مکہ کے نزدیک پہنچ کر کیسے دل کرتا ہے کہ اللہ ابھی بیت اللہ دیکھیں ۔ جو گئے ہیں بس انہیں پتہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ سب کو موقع نصیب فرمائے ۔ آمین ! یا اللہ جس نے بیت اللہ نہیں دیکھا اسے دکھا دے یا اللہ آپ کے آگے کیا مشکل ہے یوسف علیہ السلام تخت سے اُتر کر باپ کو ملتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

دونویں طرفوں ملنے کارن
تے گل وچ باہیں پئیاں
او درد فراقوں اوسے ویلے
تے آہیں نکل گیاں
السلام علیکم، السلام علیکم
یوسف تے باپ سنایا ای اونویں
تے رہی سلام زباناں اندر
تے غش وچ ہو گئے دونویں

باپ بیٹا مل رہے ہیں کہتے ہیں۔

گل وچ پکڑ یعقوب یوسف نوں
تے چھڈن وچ نہ آوے
او کون کرے منظور جدائیاں
جے رب یار ملاوے

اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام اپنے باپ کو مل رہے ہیں ۔ جناب یعقوب علیہ السلام ہوش میں آئے تو دیکھا ساری مجلس رو رہی ہے اللہ کے نبی فرماتے ہیں۔

او مڑ مڑ پچھے کیوں کر تینوں

تے بھائیاں دکھ پہنچایا
بے فرمانیوں ڈر دے یوسف
تے تھوڑا حال سنایا
غش پے گیا نبی دردوں دردون
تے طاقت ہوش نہ کائی
حیرت اندر بیٹھا یوسف
تے رو رو راوی خبر سنائی

آگے کیا کہتے ہیں:

دلوں یقین یوسف علیہ السلام نوں ہویا
تے جے اَج حال سناواں
ہوئے شہادت باپ میرے دی
تے روندا ای رہ جاواں

باپ بیٹا مل گئے تو باپ پوچھتا ہے۔اے یوسف علیہ السلام تمہیں بھائیوں نے کیسے مارا تھا؟ اللہ کے نبی ساری باتیں نہیں بتاتے فرماتے ہیں اگر میں نے سب بتا دیا تو میرا باپ ویسے ہی فوت ہو جائے گا کتنا حولہ ہے نبی کا کہتے ہیں ابو جی آئیں اب مصر چلیں۔مصر میں داخل ہوئے۔ بڑے شاہانہ انداز میں اللہ کے قرآن نے یوں بیان کیا ہے۔:﴿فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ﴾ ماں باپ ساتھ ہیں۔اور گیارہ بھائی ساتھ ہیں۔ یہ نبی کے خواب کی تعبیر پوری ہونے لگی ہے۔اللہ کا قرآن کہتا ہے۔﴿فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰۤی اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ﴾ اللہ کے نبی مصر میں داخل ہوئے اور اپنے باپ کو کہتے ہیں اے میرے ابا جی!﴿ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ﴾ ابو جی یہ ساری بادشاہی آپ کے یوسف علیہ السلام کی ہے۔ یہاں یوسف کا حکم چلتا ہے۔ بے خوف وخطر مصر میں داخل ہو جاؤ۔ پھر قرآن کہتا ہے۔

﴿وَ رَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَی الْعَرْشِ وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا وَ قَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ

رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا وَ قَدْ اَحْسَنَ بِیْٓ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَ جَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اِخْوَتِیْ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُo﴾

(یوسف100)

کیسا منظر ہوگا؟ دیکھتے ہیں تخت پر جناب یوسف علیہ السلام ہیں اور سامنے بھائی کھڑے ہیں اور وہ خواب پورا ہونے والا ہے اللہ کا قرآن کہتا ہے: ﴿وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا﴾ سارے بھائی جناب یوسف علیہ السلام کو تعظیمی سجدہ کرتے ہیں۔ وہ ان کی شریعت کا مسئلہ ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ جناب یوسف علیہ السلام قبلہ تھے بہر حال انہوں نے سجدہ کیا یہ ان کی شریعت کا معاملہ ہے۔ اس امت کی شریعت میں کسی کو بھی سجدہ کرنا حرام ہے۔ اگر کوئی کرے گا وہ مشرک اور جہنم کا ایندھن ہوگا سجدہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو جائز ہے۔ اس شریعت میں دو بہنوں کا نکاح ایک گھر میں جائز تھا اس شریعت میں نہیں ہے۔

بہر حال فرماتے ہیں: ﴿یٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ﴾ ابو جی یہ میرے خواب کی تعبیر ہے۔ فرماتے ہیں ابو جی مجھ پر بڑی آندھیاں آئی ہیں ابو جی وہ وقت بھی تھا جب میں کنعان کے کنویں میں تھا۔ وہ وقت بھی تھا میں جیل گیا کبھی منڈیوں میں بکا ابو جی آج وہ وقت ہے کہ آپ آ گئے ہو اس مالک کا شکر ہے کہ ہم سب مل گئے ہیں۔ "اللہ اکبر اللہ" جناب یعقوب علیہ السلام مصر میں پہنچے تو اللہ نے نبی کی برکت سے قحط سالیاں بھی دور فرما دیں۔ پندرہ سال یا اس سے کم وبیش جناب یعقوب علیہ السلام جب مصر گئے تو ان کی عمر ایک سو پچیس سال تھی اور اب باپ بیٹا مل جل کر رہ رہے ہیں۔ بڑی خوشی کے دن گزر رہے ہیں۔ اور وہ دن آیا کہ ایک دن جناب یعقوب علیہ السلام نے خواب میں اپنے باپ اسحاق علیہ السلام کو دیکھا اور ان کے ساتھ دادا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کھڑے ہیں۔ اور مجھے کہتے ہیں۔ اے یعقوب علیہ السلام اب تمہارا ہمیں ملنے کو دل نہیں کرتا آ جاؤ ہمارے پاس ۔صبح ہوئی جناب یوسف علیہ السلام کو خواب سنایا۔ تو یوسف علیہ السلام باپ کو تعبیر نہیں بتاتے ویسے فکر ہوگئی کہ اب باپ مہمان ہے جانے والا ہے "اللہ

اکبر اللّٰہ'' یعقوب علیہ السلام بیمار ہو گئے۔ جبرائیل یوسف علیہ السلام کو آ کر کہتا ہے کہ آپ کے بابا کی تیاری ہو گئی ہے۔ جناب یوسف علیہ السلام بڑے پریشان ہیں اور رو رہے ہیں ساری برادری کو اکٹھا کر کے کہتے ہیں اے میرے خاندان والو سن لو اب میرا باپ ہم لوگوں کے پاس چند منٹ کا مہمان ہے۔ جناب یعقوب علیہ السلام لیٹے ہیں اٹھ کر سبحان اللّٰہ پڑھ رہے ہیں۔ اللہ کی تعریفیں کر رہے ہیں۔ اور فکر پڑ گیا بارہ بیٹے ہیں ان سے اعتماد کا ووٹ لے لوں۔ کہتے ہیں اے بیٹو میں اللہ تعالیٰ کے پاس جا رہا ہوں مجھے بتا دو۔

﴿اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴾ (البقرة:133)

کہتے ہیں میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ اور بیٹوں نے کہا وہ گیارہ ولی اللہ اور ایک بیٹا نبی تھا کہتے ہیں ''نَعْبُدُ اِلٰهَكَ'' ابو جی بے فکر ہو جاؤ اس اللہ کی پوجا کریں گے جو آپ کا مالک اسحٰق کا مالک آپ کے دادا خلیل اللہ کے رب ہے۔ ''وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ'' ابو جی صرف اللہ اللہ کی عبادت کریں گے۔ جناب یعقوب علیہ السلام فرماتے ہیں۔ بیٹو اگر میں فوت ہو گیا تو مجھے میرے آبائی قبرستان میں دفن کرنا۔ ایک لکڑی کا تابوت بنا کر جناب یعقوب علیہ السلام کی لاش مبارک بند کی گئی اور جناب یوسف علیہ السلام نے باقاعدہ سرکاری طور پر اپنے باپ کی میت کو کنعان لے کر گئے اور وہاں جا کر جناب یعقوب علیہ السلام کے جڑواں بھائی جناب عیسیٰ علیہ السلام بھی فوت ہو چکے تھے۔ ان کے کنعان دفنانے کا انتظام ہو چکا تھا اور اسحاق علیہ السلام کی قبر کے ساتھ جناب یعقوب علیہ السلام کو بھی دفنا دیا گیا۔ جناب یوسف علیہ السلام پریشان اور غمگین ہیں کہ یا اللہ باپ چلا گیا ہے۔ پھر جناب یوسف علیہ السلام کو ایک رات خواب میں یعقوب علیہ السلام ملے کہتے ہیں اے میرے بیٹے تمہیں تخت بڑا پیارا لگتا ہو گا یہ چھوڑ کر آنے کو دل کرتا ہے یا نہیں؟ ''اللّٰہ اکبر اللّٰہ'' جناب یوسف علیہ السلام سمجھ گئے کہ تیاری میری بھی ہو گئی ہے۔ تخت پر بیٹھے ہیں اور سامنے بھائی بیٹھے ہیں۔ حکومت کر رہے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔

﴿رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ﴾ (یوسف: 101)

اللہ مصر کی بادشاہی مجھے آپ نے دی ہے۔ ﴿وَ عَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ﴾ اللہ خوابوں کی تعبیر کا علم مجھے آپ نے دیا ہے۔ اس میں میرا کوئی کمال نہیں۔ ﴿اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ﴾ اللہ آپ دنیا اور آخرت دونوں میں میرے والی ہیں۔ اللہ مجھے اور کوئی سہارا نہیں۔ میری مشکلات آپ نے آسان کی ہیں۔ اللہ اب دو اور چیزوں کی ضرورت ہے۔ اللہ وہ بھی دے دو۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں اے یوسف وہ کیا ہے؟ اللہ کے نبی علیہ السلام کہتے ہیں۔ ﴿تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا﴾ اللہ میرے آخری وقت مجھے دنیا سے مسلمان بنا کر لے جانا۔ کیا خیال تھا نبی تو مسلمانوں کا باپ ہوتا ہے اور پھر بھی فکر ہے کہ یا اللہ خاتمہ بالایمان کرنا۔ معلوم ہوتا ہے مشکل وقت ہے قبر کی گھاٹی بہت مشکل ہے۔ بھائی سوچا کرو۔۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام نے قبر سے آواز لگائی تو یحییٰ علیہ السلام زندہ ہو گئے دیکھا کہ داڑھی سفید ہوئی پڑی ہے جب پوچھا کہ کیا بات ہے یہ کہتے ہیں جب آپ نے آواز لگائی میں نے سمجھا کہ قیامت آ گئی ہے۔ فرماتے ہیں اچھا آدھی میری زندگی لے لو اور آؤ اللہ کے دین کی خدمت کریں۔ یحییٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ عزرائیل علیہ السلام کی جھلک ایک دفعہ دیکھی ہے دوبارہ دیکھنے کو دل نہیں کرتا۔

یہ نبی ابن نبی ہے۔ میرے بھائی میری یا آپ کی بات نہیں ہے۔ انبیاء کی قوم ہے اس لیے آدھی رات کو اُٹھ کر دعا کیا کرو یا اللہ خاتمہ بالایمان فرمانا۔ جناب یوسف علیہ السلام کہتے ہیں وہ نبی جس کی جوانی بے داغ ہے حکومت بے داغ ہے۔ جس نبی کا بچپن بے داغ ہے وہ نبی دعائیں کر رہا ہے کہتے ہیں: ﴿تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا﴾ یا اللہ یوسف علیہ السلام کو مسلمان بنا کر لے جانا۔ اور دوسری دعا: ﴿وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ﴾ اللہ قیامت والے دن یوسف علیہ السلام کو نیک انسانوں میں کھڑا کرنا۔ اللہ تعالیٰ ایسی دعائیں ہمیں بھی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سن کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



قرآن پاک و اسلامی کتب کا عظیم مرکز



ڈائریکٹر: میاں حافظ محمد ربانی بن صوفی احمد دین

مکتبہ ربانیہ | منڈی عثمان والا قصور پاکستان
Cell: 0300-6595304